UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224267

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP -880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

عون خاتون کو مکافضل خلاق ازوزماسی

یہ انگریزی کتاب سلیس فرام سکسپیر کی مجموعہ افسانہ دایندیرک بمیس قصون مین کا پہلا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب جے یا کوئی وکیل منصفی بہکا کان
ضلع گورکھپور نے بایاز مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن بہروزیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویرونا مین کیپولیٹ اور مالون ٹیج دو بڑے خاندان تھے جنمین بہت دنون سے مخاصمت چلی آتی تھی اور اب وہ اس درجہ کو بڑھ گئی تھی اور ایسی جانی دشمنی کی حد تک پہونچ گئی تھی کہ انکی اولاد و رشتہ داران قریبی کے خادمون مین بھی صاحب سلامت باقی نہ رہی تھی - اتفاقیہ ایک خاندان والے دوسرے خاندان والے سے کہین مل جاتے تو باہم سخت کلامی اور کبھی کبھی خونریزی بھی ضرور اس اتفاقیہ ملنے پر مترتب ہوتی - غرضکہ اس آپس کے جھگڑے نے ویرونا کے امن و امان مین بہت خلل ڈال رکھا تھا -

ایک رات سردار کیپولیٹ نے بڑی دھوم دھام سے ضیافت کا سامان کیا - جسمین بہت سی حسین عورتین و معزز مہمان مدعو تھے اور تمام حسینان شہر وہان جمع تھے - جو آتا تھا بشرطیکہ خاندان مالون ٹیج سے آنے کچھ تعلق نہ رکھتا بڑی ہی عزت و توقیر سے بلایا جاتا - اس جلسے مین روسی لائن بھی شریک تھی جسپر سردار مالون ٹیج کا لڑکا رومیو عاشق تھا گویا اس جلسے مین مالون ٹیج کے لیے شرکت اچھی نہ تھی - مگر اس جوان کے ایک دوست بنوالیو نے اسے صلاح دی کہ اپنی وضع بدل کر جسمین خاندان مالون ٹیج سے متعین کوئی نہ تھے اس محفل مین شریک ہو اور اپنی معشوقہ کو ویرونا کے دیگر حسینان سے کہ اسوقت سب کے سب جمع ہین مقابلہ کرو تا متعین معلوم ہو کہ تمھاری معشوقہ بمقابلہ اوروں کے کیسی معلوم ہوتی ہے جیسے راج ہنسون کے گروہ مین کوا بیٹھا ہو - بنوالیو کی باتون پر رومیو کو چندان وثوق نہ تھا - مگر روسی لائن کے شوق دیدار نے اسے جانے پر مجبور کیا - رومیو ایک سچا و والہ و شیدا عاشق تھا جسنے اپنی معشوقہ روسی لائن کے پیچھے نیند حرام کر دی تھی - گوشہ نشینی سے رغبت پیدا کر لی تھی اور روسی لائن کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ اسکے درپے تخریب رہتی تھی

اور ایک مرتبہ بھی اخلاص و محبت کے ساتھ پیش آکر اپنے عاشق کو خوش دل نہ کیا تھا۔ بنوالیو نے اپنے دوست کے عشق کھونے کی یہ ایک تدبیر نکالی تھی کہ طرح بطرح کی عورتوں میں اسے لیجاکر دکھلائے کہ دنیا میں ایک سے ایک بڑھکر خوبصورت ہیں۔ رومیو اپنی وضع بدل کر بنوالیو اور مرکٹیو نامے ایک دوسرے دوست کو بھی ساتھ لے کیپولٹ والوں کے جلسے میں آشریک ہوا۔ سردار کیپولٹ نے انکی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا۔ دیکھیے وہ عورتیں رقص و سرود میں مشغول ہیں آپ بھی وہیں جاکر شریک شادی و طرب ہوں۔ وہ سردار اُسوقت انتہا درجہ کو خوش و خرم تھا حتی کہ غایت مسرت میں اپنی جوانی کا ایک واقعہ بھی وہ بیان کر گیا جسمیں ایک حسین عورت سے بیباکانہ ہنسنے بولنے کے لیے یہ تبدیل وضع اُسکی ایک مجلس میں شریک ہونے کا حال تھا۔ سب ناچنے گانے میں مشغول ہوئے اور رومیو ایک حسین عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگیا جو اُنکی نظروں میں ایسی معلوم ہوئی گویا مشعلوں نے جلنا اُسی سے سیکھا ہے اور اندھیری رات میں جسکے حسن کی چمک اسطرح ظاہر تھی جیسے کسی زنگی کے کلے میں دُرِ بے بہا کا مالا پڑا ہو یہ جلوہ کمیاب و حسن نادر دیکھکر عالم بے اختیاری میں بے تحاشا اُسکے منہ سے نکلا اُسکے گرد عورتیں کیا ہیں قمری کو کوؤں نے گھیر لیا ہے۔ سردار کیپولٹ کے برادرزادے ٹائی بلٹ نے یہ آواز سُن پائی اور سُنتے کے ساتھ ہی وہ پہچان گیا کہ یہ آواز رومیو کی ہے اور بسبب اپنی تندمزاجی و بدخوئی کے یہ گوارا نکر سکا کہ ایک ماؤن ٹیچ اسطرح ہمارے مجمع میں آکر ہمارے مذہبی رسوم کی توہین کا باعث ہو۔ اور چاہا کہ وہیں اُسے قتل کرے اُسکا چچا مانع ہوا اور کہا اول تو یہ بات مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ رومیو بذات خود شریف و نیک چلن نوجوان ہے۔ کیونکہ سارے ویرونا والے اُسکے نیک تربیت و تربیت یافتہ ہونے میں متفق اللسان تھے۔ گو اُسوقت ٹائی بلٹ بخلاف اپنی اقتضا طبیعت کے صبر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ارادہ قتل سے باز رکھا گیا۔ مگر اُسنے قسم کھائی کہ کسی اور موقع پر اس ذلیل ماؤن ٹیچ سے اس مداخلت بیجا کا عوض ضرور لونگا۔

ناچ ہو چکنے پر رومیو اُس عورت کی طرف چلا اور اُسی مصنوعی لباس مین جوان سب بیباکیون کی سبب تھی اُس سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا اور کہا اور زیارت گاہ مین ایک گنہگار زائر ہون کفارۂ گناہ کے لیے تیرے پاس آیا ہون - اُس عورت نے جواب دیا خاصے زائر ہین آپ کا طرز زیارت تو بہت معقول و مناسب ہی - زائر ضرور کے ہاتھ البتہ پکڑتے ہین چومتے تو کہین نہین دیکھا - رومیو نے کہا کیا زائر و مزور کے مُنھ نہین ہوتے - جولیٹ بولی ہوتے کیون نہین مگر نماز و دعا کے لیے نہ چومنے چاٹنے کو - رومیو نے کہا اچھا مین دعا کرتا ہون مگر ایسا نہو کہ تم نامنظور کردو - یہ تعشق آمیز باتین و محبت خیز مزاکنائے ہو رہے تھے کہ اُسکی مان نے پکارا اور وہ مان کے پاس چلی گئی - رومیو کو اُسکی مان کا نام دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جسکے حسن لاثانی نے اُسے اپنی طرف مائل کر رکھا ہے وہ اُسکی جانی دشمن سردار کیپولیٹ کی دختر وارثہ جولیٹ نامی ہی اور یہ ناداستگی اُسکے پھندے مین دل دے بیٹھا - ہرچند کہ یہ سنکر وہ کسیقدر ملول خاطر ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا - جب دل ہی قابو سے نکل گیا - اُدھر جولیٹ کو بھی جب معلوم ہوا کہ جس جوان سے مین باتین کرتی تھی وہ خاندان مانٹیگو کا رومیو ہے تو بہت بیچین ہوئی - کیونکہ رومیو کی طرح وہ بھی بادل نگاہ فریفتہ و ازخود رفتہ ہو گئی تھی اور اب اس محبت کا بنا دُسکے نزدیک بہت دشوار نظر آیا جب اُسنے دیکھا کہ مین نے اپنے دشمن ہی سے رشتہ محبت جوڑا اور ایسی بُری جگہ دل پھنسایا کہ سارے کنبے والے اُسے سُنکر نفرت کرینگے -

جب آدھی رات گذر چکی رومیو اپنے دوستون کو لیکر وہان سے روانہ ہوا اور تھوڑی ہی دیر جاکر پھر لوٹ آیا - کیونکہ نہ لوٹتا تب اُسکا دل ہی اُسکے قابو مین نہ تھا - جولیٹ کے پشت مکان پر ایک خانہ باغ تھا جسکی دیوار پھلانگ کر رومیو اندر چلا گیا اور انجام عشق کے سوچ مین کھڑا تھا کہ سامنے کے جھروکے پر جولیٹ دکھلائی دی - دکھائی کیا دی طلوع آفتاب کا دُھکا دیا در ختون کی جھرمٹ سے ماہتاب کی پھیکی روشنی دیکھ رومیو کو ایسا معلوم ہوا - گویا اس آفتاب نو تاب کی بھڑکیلی روشنی کے حسد نے ماہتاب کو کاہیدہ و زرد رو بنا رکھا ہی اور پھر یہ دیکھ کہ

رخسارون کو وہ دونون ہاتھون پر ٹیکے ہوے بیٹھی ہے آتش رشک اُسکی مشتعل ہوئی اور دل مین کہنے لگا اے کاش مین اسکے ہاتھ کا دستانہ ہوتا تو اسوقت کیا اچھا ذریعۂ قربت ہاتھ آتا۔ جولیٹ نے دہان اپنے کو عالم تنہائی مین پاکر ایک آہ سرد سینہ سے کھینچی اور کہا حیف صد حیف رومیو یہ آواز سُنکر بیخود ہوگیا اور بیہوشی جسے وہ سُن نہ سکی بولا۔ او پاک فرشتہ ایک بار پھر اپنی آواز سُنا تیری آواز اسطرح اوپر سے آئی جیسے آسمان سے فرشتون کی آواز جنھین لوگ نہین دیکھ سکتا آتی ہے جولیٹ کو کیا معلوم تھا کہ میری آواز کسی نے سُنی اور پھر انھین خیالات مین مستغرق ہوکر جو اُس شب کے واقعات نے اُسکے دلمین جمار کھے تھے اپنے عاشق کی طرف (فرضی مخاطب ٹھہراکر) متوجہ ہوئی اور بولی رومیو تو کہان ہی میری سچی محبت اپنے دلمین پیدا کرا اور اپنے باپ کے نام سے متنفر ہو اور جو تجھسے یہ نہو سکے تو قسم کھا کہ تو میرا پکا عاشق ہی اور تعصب خاندانی کو تیرے دلمین کچھ بھی دخل نہین اور مین بھی آج سے اپنے خاندانی خیالات دل سے نکالے ڈالتی ہون۔ رومیو یہ سن کر رہ بتا تھا کہ کچھ بولے مگر اس خیال سے کہ شاید میری آواز سُنکر وہ خاموش نہو جائے چپ رہا اور دیر تک کان لگائے سُنا کیا۔ جولیٹ دیر تک آپ ہی آپ عشق کے دلسوز تذکرے کرتی رہی اور کبھی جھنجھلا کے یہ بھی کہتی اے میرے عاشق کا نام رومیو اور اُسکے خاندان کا نام مالگون تیج کیون ہوا کیا اچھا ہوتا کہ وہ اپنا نام بدل ڈالتا اور میرے سوا اور کسی سے واسطہ نہ رکھتا۔ اب رومیو سے نہ رہا گیا اور اسطرح مخاطب ہوکر کہ گویا وہ اُسی سے باتین کر رہی تھی یہ جواب دیا کہ اگر رومیو کا نام تجھے ناپسند معلوم ہوتا ہی تو آج سے فرض کرلے کہ مین رومیو نہین ہون۔ تجھے اختیار ہے جسطرح چاہے پکار عاشق یا اور کوئی۔ بسبب دلخواہ اپنے نام تجویز کرلے۔ جولیٹ ایک اجنبی آدمی کی آواز سُنکر ڈری اور حیران ہوئی کہ میرے افشار راز کے لیے کسے اس اندھیری رات نے ٹھکرا کر یہان تک پہونچایا ہی۔ چونکہ اسکے پہلے تھوڑی ہی دیر تک باتین ہوئی تھین اسلیے پہلی آواز پر وہ نہ پہچان سکی کہ یہ کسکی آواز ہی۔ لیکن دوبارہ سُننے پر تاثیر عشق نے

اُسے پہچنوادیا کہ یہ پیاری بولی روسیو اُسکے عاشق نوجوان کی ہے اور وہ کہنے لگی بھلا قصداً کوئی اپنے آپ کو ایسے خطرناک کام مین پھنساتا ہو۔ تم دیوار پھلانگ کر آئے مگر یہ نہ سمجھے کہ اگر کسی نے دیکھ پایا تو خاندان مایون ٹیج کا سمجھکر مار ڈالیگا۔ روسیو نے کہا کچھ پروا نہین اُنکی تلوارون سے زیادہ تو تیری آنکھون مین دُر ہے۔ تیرا ایک مرتبہ مہربان ہوکر میری طرف تاکنا میرے چٹکارے کے لیے کافی تھا۔ لیکن مین تو یہ سمجھتا ہون کہ اس بُری زندگی سے کہ تیری الفت دل مین نہو مرجانا بہتر ہے۔ جولیٹ نے پوچھا کہ تو یہانتک کیونکر پہونچا اور کس سے میرے گھر کا پتا لگا۔ روسیو نے جواب دیا کہ بخیر حضرت عشق کے اور دوسرا رہنما کہان سے لاتا۔ اور یہ کیا اگر تو مجھسے اتنی دور ہوتی جتنا یہان سے سمندر کا کنارا اور تیرے پاس پہونچنے کے راستے بھی ویسے ہی دشوار گزار ہوتے جیسے سمندر کے قریب پانی کے پہنے سے ناہموار ہوجاتے ہین تو بھی تجھ ایسے مالی تجارت کے لیے باوجودیکہ مین معلم جہاز نہین ہون پھر بھی اپنے کو خطرے مین ڈالنے مین باک نہ کرتا۔ یہ اقتضاء شان معشوقی روسیو کی یہ باتین سُنکر جولیٹ کچھ جھینپ گئی اور رنگ چہرہ متغیر ہوگیا۔ لیکن تار یکی شب نے پردہ داری کی اور روسیو اُسکے چہرے کی سرخی جو خجالت نے پیدا کر رکھی تھی نہ دیکھ سکا۔ جولیٹ کو معلوم ہوگیا کہ روسیو بھی میری عاشقی کا دم بھرتا ہے مگر اُسنے اپنے اس علم کو ظاہر نہ کیا اور چاہا کہ جو کچھ چاہے کہہ گئی تھی وہی پھر کہے۔ مگر اب رعب عشق اُس لمبی چوڑی تقریر کے اعادہ کی کب اجازت دیتا۔ ممکن تھا کہ ایسے موقع پر کچھ کبر و نخوت کو جولیٹ راہ دیتی۔ بے اعتنائی و استغنائی سے کام لیتی جیسا کہ چالاک عورتون کا دستور ہو کہ اول اول عاشقون کے ساتھ خشونت و سرکشی سے پیش آتی ہین۔ چاہنے والون کے ساتھ سخت کلامی ضروریات سے خیال کرتی ہین۔ بے اعتنائی و بیجا جواب دہی پر دلالی یہ سب باتین عین شان معشوقی تصور کرتی ہین تا عاشقون کے دلون مین اُنکی وقعت بڑھے۔ سہل الوصول ہونے کے سبب سے ناقدر و ناچیز نہ معلوم ہون کیونکہ جتنی ہی دقت سے کوئی شے دستیاب ہوتی ہے اُتنی ہی زیادہ قدر و منزلت اُسکی دلمین جگہ

پکڑتی ہے۔ لیکن اُسنے ایسے ناز و نخرہ کیساتھ کہ کر رکھا اور کوئی طریقہ اِس محبت کی عظمت بڑھانیکا نہ برتا۔ رومیو تو پہلے بھی اقرار محبت جولیٹ کے مُنہ سے جبکہ اُسکے نزدیک اُسکا سان و گمان تک نہ تھا سُن چکا تھا۔ اب جولیٹ نے بخلوص دل جو اُسکی ناتجربہ کاری اور بھولاپن کی دلیل تھی اُس معاملہ کی پوری کیفیت سے اُسے آگاہ کرنا چاہا اور کہا اوخوبصورت مایون ٹیچ (محبت سے پکارنے کے ڈھنگ ہی نرالے ہین کہ پورا نام بھی اچھا معلوم ہونے لگے) میرے سہل الوصول ہونے کو میری بد باطنی پر نہ محمول کرنا۔ بلکہ اِسکی بُرائی کو (اگر تمھارے نزدیک اِسمین کوئی بُرائی ہو) اِس ناگہانی رات کے سر رکھنا جسنے اچانک میرے خیالات کو آگھیرا ہے۔ اور پھر کہا۔ گو مین یہ نہین کہہ سکتی کہ تمھارے ساتھ میرا یہ برتاؤ بلحاظ میرے عورت ہونے کے ذرا بے احتیاطی پر مبنی نہین ہے۔ مگر یہ ضرور کہونگی کہ میرا برتاؤ اُسنے کہین اچھا ہے جسکا حجاب و احتیاط مکر و حیلہ سے بھرا رہتا ہے۔

رومیو یہ سُن کہا چاہتا تھا کہ تم ایسی باعصمت عورت کی شان مین خدا شاہد ہے کہ مجھے کوئی خیال فاسد نہین۔ کہ جولیٹ نے اُسے قسم کھانے سے روکا۔ اور کہا۔ یہ رات بڑی ہے تند و تیز و بد لحاظ ہے۔ مین نہین چاہتی کہ اِسمین کوئی قول و اقرار کیا جائے۔ لیکن جب رومیو نے اصرار کیا اور کہا کہ آج ہی رات کو کچھ وعدہ و قول و قرار محبت ہو جاتا تو جولیٹ نے جواب دیا کہ مین تمھاری درخواست کرنے کے پہلے ہی سُنچکی ہون۔ جبسے اشارہ اِن باتون کی طرف تھا جسے رومیو نے آتے ہی چھپ کر سُنا تھا۔ مگر پھر بھی لطف مکرر کے لیے دوبارہ اُسنے عشق و محبت کی باتین کین کیونکہ دریا کی طرح اُسکا لطف ناپیدا کنار اور محبت عمیق تھی۔ یہ باتین سورہی تھین کہ جولیٹ کو اُسکی دایہ نے پکارا۔ کیونکہ وہ اپنی دایہ کے پاس سوتی تھی جسکے نزدیک اُسوقت کا سونا ضروری تھا کہ رات بہت تھوڑی رہگئی تھی۔ جولیٹ اپنی دایہ کے پاس سے ذرا دیر کے بعد پھر لوٹ آئی۔ اور رومیو سے کہنے لگی کہ تین چار باتین اور کرنی ہین۔ وہ یہ کہ اگر تمھاری محبت پاک ہے اور میرے ساتھ تم نکاح کیا چاہتے ہو۔ تو کل ایک

قاصد تمھارے پاس وقت نکاح کے تعین کے لیے بھیجا جائیگا - کیونکہ اپنا نصیب تمھارے پیرون کے پاس رکھنا اور دنیا مین تمھارا تابعدار بنکر رہنا مجھے مرکوز خاطر ہے - اتنے مین جولیٹ کو پھر اسکی دایہ نے آوازدی - غرضکہ وہ کئی مرتبہ آئی اور گئی - رومیو کے جانے مین وہ اسطرح بدگمان تھی جیسے چھوٹی لڑکیان اپنے چڑیون کی طرف سے - کہ ریشمی دھاگے مین انھین باندھ رکھتی ہین - فرا وہ ہاتھ پر سے اُڑین کہ دھاگا کھینچ پھر دہین لوٹ آیا اُدھر رومیو کو بھی اسکی مفارقت گوارا نہ تھی کیونکہ عاشقون کو اچھے سے اچھے نغمہ کا لطف معشوقون کی بات مین حاصل ہوتا ہے - لیکن آخر کار وہ جدا ہوئے کہ بقیہ رات کو خواب نوشین مین گذارین -

کرن نکلتے نکلتے وہ دونون علیحدہ ہوئے - رومیو کہ اپنی معشوقہ کے خیال مین محو ہو رہا تھا بجاے اسکے کہ گھر جاکر سو رہتا سیدھا ایک خانقاہ مین درویش لارنس کے پاس چلا گیا وہ ابھی اپنی عبادت سے فارغ نہوا تھا کہ یہ پہونچا - اسکو دیکھتے ہی وہ تاڑ گیا کہ آج رات بھر یہ سویا نہین ہے - عالم شباب ہے محفل نشاط کہین گرم رہی ہوگی بسبب بیداری تو خوب سمجھا مگر یہ اچھی طرح دریافت نکر سکا کہ کس جگہ شب بیدار رہا اور اسکی معشوقہ (قدیم) روسی لائن کے ساتھ شب گزارنے کا گمان ہوا - مگر جب رومیو نے اُسے جولیٹ کے نئے عشق سے مطلع کیا اور کہا کہ مین آج اُس سے نکاح کیا چاہتا ہون اور استعانت کے لیے تیرے پاس آیا ہون - تو درویش حیرت سے دیکھ کر بولا مجھسے ہمیشہ تو روسی لائن کے عشق و محبت کا تذکرہ اور اسکی بے اعتنائی کا گلہ کرتا تھا - آج کیا ہے کہ دفعتہً اُس سے تیری طبیعت پھر گئی اور پھر اب جولیٹ کے عشق کا دم بھرتا ہی - سچ ہے جوانون کے الفت دل مین نہین ہوتی بلکہ آنکھون مین ہوتی ہے -

رومیو نے جواب دیا - تھین یاد نہین کہ تم ہمیشہ مجھے روسی لائن کے عشق سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ تمکو چاہتی نہین تو تم اُسکے سر بے فائدہ کیون ہوتے ہو

اب کہ مین نے جولیٹ سے رشتۂ الفت جوڑا جسے میرے ساتھ دل سے محبت ہی اور چاہتا ہون کہ اُس سے نکاح ہوجائے تو کیا بیجا کرتا ہون - رومیو کی یہ جست قابل پذیرائی سنکر درویش خاموش ہورہا - اور خیال کیا کیپولیٹ اور مانٹون چ کے باہمی جنگ وجدل کے کھونے کی اس سے بہتر کوئی دوسری حکمت نہین کہ رومیو اور جولیٹ کا باہم عقد کردیا جاے کیونکہ وہ اِن دونون خاندانون کے فتنہ وفساد پر بڑا تاسف کرتا تھا اور ہمیشہ اس فکر مین رہتا تھا کہ کسی طرح اُنکے آپس کے جھگڑون کو فرو کرنا چاہیے - چنانچہ درویش نے نظر باین سیاست ونیز رومیو کی خواہش پر خیال کرکے وہ رونکر سکتا تھا - اُنکے نکاح پڑھا دینے کا وعدہ کیا -

رومیو یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور جولیٹ اپنے آدمی کی زبانی (جسے اُسنے اُس کام کے واسطے سب وعدہ تعینات کر رکھا تھا) یہ خبر سنتے ہی درویش لارنس کے گھر چلی آئی جہان دونون کے ہاتھ بہ رسم نکاح ملا دیے گئے - اور بعد عقد نکاح اُس درویش نے اس کار خیر پر ایک لمبا چوڑا خطبہ پڑھا اور اُسمین اُس عقد کی مبارکباری اور خاندان کیپولیٹ اور مانٹون چ کے وارثون کے باہمی ملاپ کی خوشی جس سے اُنکے خاندان کے قدیم جھگڑے وفساد کی بیخ کنی کی پوری امید کیجا سکتی تھی بڑے شد ومد سے بیان کی -

خطبہ ختم ہونے پر جولیٹ نے گھر کا راستہ لیا - اور گھر پہنچکر رات ہونے کی دھن مین بیٹھی کیونکہ رومیو وعدہ کرگیا تھا کہ آج رات کو جس باغ مین تجھسے ملتا ہون کل رات کو بھی یہین ملونگا - انتظار شب وصل مین وہ روز فراق جولیٹ پر ایسا بھاری تھا - جیسے ناصبری لڑکون کو شب عید کہ نئے نئے کپڑون کو صبح ہوے بغیر وہ پہن نہین سکتے

اُسی دن قریب دوپہر رومیو کے دونون دوست بنوالیو اور مرکیو شہر مین کسی مقام پر ٹہل رہے تھے کہ ٹائی بلٹ مع اپنے دیگر رشتہ داران خاندانی کے سامنے سے گذرا (وہی ٹائی بلٹ جسنے سردار کیپولیٹ کی ضیافت کے دن رومیو کو مار ڈالنا چاہا تھا - اور بڑا ادبی ہے

مارکیٹو کا نام لیکر پکارا اور کہا میں خوب جانتا ہوں کہ تو رومیو کا مشیر ہے۔ مارکیٹو نے کہ ٹای بلٹ سے کم اسمیں جوش جوانی نہ تھا یہ سُنکر بہ تندی و غضبناکی اُسکا مقابلہ کرنا چاہا۔ بنوالیو کو بھی یہ بات ناگوار گذری مگر بمصلحت وقت اُسنے آتشی کو راہ دیا اور دونوں کی تکرار کے رفع کرنے کی فکر میں ہوا۔ یہ چھیڑ چھاڑ ادھر ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے رومیو بھی آن پڑا اب ٹای بلٹ مارکیٹو کو چھوڑکر رومیو کی طرف پھرا اور حرامزادہ رومیو کہکر پکارا یہ سُنکر رومیو نے چاہا کہ اُسکی بات سے درگذر کرے کیونکہ اُسکی معشوقہ جولیٹ کا وہ رشتہ دار تھا اور وہ اُسکو بہت پیار کرتی تھی اور نیز یہ کہ اُسکی طبیعت بڑی ہی سنجیدہ و شائستہ تھی اور خاندانی جھگڑے فساد سے اُسے کچھ تعلق نہ تھا۔ اُس پر یہ سوچا کہ ٹای بلٹ میری معشوقہ کے خاندان سے ہے اُسکے رفع غضب کے لیے سعی کا کام کرگیا اور غصہ کی تمام برانگیختہ کرنے والی باتوں کو بھلاکر رومیو باشتی اُس سے پیش آیا اور نہایت کیپولیٹ کہکر پکارا اور بڑی عاجزی سے سلام کیا اور ایسا ظاہر کیا گویا اُسکے نزدیک وہ سخت الفاظ ہنسی و تمسخر پر مبنی تھے۔ مگر درحالیکہ ٹای بلٹ تمام خاندان مایون ٹیج کو ناری سمجھتا تھا بھلا یہ خوشامدانہ باتیں اُسکی نظروں میں کیا وقعت پیدا کرتیں۔ اُسنے ایک تیز اور تلوار سودت آمقابل ہوا۔ مارکیٹو نے یہ نہ سمجھا کہ اِس صلح جوئی میں رومیو نے کیا مصلحت سوچی ہے۔ اور اُسکے صبر کو داخل عاجزی تصور کرکے ہانت بھرے فقروں میں اپنے ساتھ لڑنے کی ٹای بلٹ کو ترغیب دی اور کہا میرے ساتھ مقابل ہو تو مزہ چکھاؤں میں نے تو تجھے دو ایک فقرے سخت بھی سنائے ہیں۔ رومیو غریب نے تیر کیسا بگاڑا ہے۔ یہ سُنکر وہ مارکیٹو کی طرف متوجہ ہوا اور طرفین سے تلواریں کھینچ گئیں بنوالیو اور رومیو بیچ بچاؤ کی فکر ہی میں تھے کہ مارکیٹو کی لاش زمین پر نظر آئی۔ اِسکا گرنا تھا کہ رومیو جوش غضب سے جامہ کے باہر ہوگیا اور ایک ایسا زخم کاری ٹای بلٹ پر لگایا کہ فوراً وہ بھی زمین پر گر پڑا۔ نان شہر اور نصف النہار کا واقعہ قریب قریب تمام شہر والے

یہ خبر سُنکر تھوڑی دیر میں جمع ہو گئے۔ سردار مانٹون بیچ اور سردار کیپولٹ بھی اپنی بیبیوں کے ساتھ آپہونچے۔ تھوڑی دیر کے بعد سلطان وقت جس سے مارکیٹو کو کچھ واسطہ بھی تھا اور جو اچھی طرح جانتا تھا کہ ان دونوں خاندانوں کے باہمی لڑائی جھگڑے نے شہر میں بڑی بدنظمی پھیلا رکھی ہے۔ آن پہونچا اور مجرم کی تفتیش کرنے لگا تاکہ جیسا جرم ثابت ہو اُسکے ساتھ قانون مجریۂ گورنمنٹ کا پورا برتاؤ کیا جائے۔ بنوالیو بلا روداریت شروع سے اخیر تک سارا حال کہہ گیا جس سے ثابت ہوا کہ رومیو کا کوئی قصور نہیں۔ وہ اور اُسکا دوست مقتول دونوں حق بجانب تھے۔ یہ سُنکر سردار کیپولٹ کی زوجہ جسکے دلمیں انتقام قتل کی لاانتہا آرزو تھی بلٹ (اُسکے رشتہ دار) کے ہجوم غم نے پیدا کر رکھی تھی بولی بادشاہ سلامت اس معاملہ کو خوب جانچیے۔ وہ شان عدل گستری ہمائی بلٹ کے قاتل کو پوری پوری سزا دیجیے۔ فقط بنوالیو کے اظہار پر جو رومیو کا دوست و یک جدی ہے اکتفا نہ کیجیے۔ کیونکہ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اُسنے طرفداری کو راہ نہ دی ہوگی۔ غرضکہ نئے داماد کے پھنسانے میں اُس عورت نے بہت کچھ حجت و دلیل پیش کی۔ مگر یہ نہ سمجھی کہ یہ اُسکا داماد و جولیٹ کا شوہر ہے اُدھر زوجہ مانٹون بیچ اپنے لڑکے کی جان بچانے کی فکر میں تھی اور یہ حجت پیش کرتی تھی۔ کہ اگر رومیو نے بائی بلٹ کو مارڈالا اور اپنے دوست کا قصاص لیا تو قانوناً یہ کوئی جرم نہیں۔ اس حجت و حکایت سے اصلیت معاملہ بخوبی سمجھ میں آگئی۔ اور نواب نے رومیو کے جلاوطن کیے جانے کا حکم سُنا دیا۔

جولیٹ کی حالت قبل عروسی جسے عروس بننے کے دو ہی چار گھنٹہ بعد یہ خبر سُننے میں آئی کہ بادشاہ کے حکم نے اُسکے اور اُسکے شوہر کے درمیان ہمیشہ کے لیے افتراق کرا دیا۔ پہلے تو اپنے پیارے بھائی کی موت کی خبر سُنکر رومیو پر دل میں کڑھی اور دیر تک اُسے بحالت غضب ظالم خوبصورت۔ شیطان ملائک صفت۔ فاختہ خون خوار۔ میش گرگ سیرت خار بصورت گل اور نیز ایسے مستزاد اسمار صفائی سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے نیک و بد

کہنے مین وہ اپنی رائے قائم نہ کرسکتی تھی تعبیر کرتی رہی۔ لیکن آخر کار عشق غالب آیا اور آنسوؤن کے وہ قطرے جو ٹائی بلٹ کے غم مین نکلے تھے اب اس خوشی سے کہ رومیو ٹائی بلٹ کے ہاتھ سے رجنے اُسے ہلاک کرنا چاہا تھا صحیح وسلامت بچا خوشی کے قطرے بنگئے۔ لیکن سب کے آخر مین یہ سوچ کر کہ رومیو اب شہر بدر کیا جاتا ہے پھر نئے سرے اُسے رونا پڑا اور ایسا صدمہ اُسکے دل پر پہونچا کہ اگر ایسے ایسے ہزار ٹائی بلٹ مرجاتے تو ایسا صدمہ نہوتا۔

رومیو اس ہنگامہ کے بعد درویش لارنس کے گھر جا چھپا اور وہین اُسے اپنے شہر بدر کیے جانے کی تجویز کی خبر پہونچی۔ یہ خبر سنکر اُسے موت سے زیادہ صدمہ پہونچا۔ اور ایسا معلوم ہوا گویا دیرونا کی شہر پناہ کے باہر رہنے کے لیے کوئی مقام ہی نہین جولیٹ کی نظرون سے دور بقاء زیست ممکن ہی نہین۔ بہشت ہے تو وہین ہے جہان جولیٹ کا مکان ہے اور ماسوائے اُسکے اور تمام جہان اعراف ہے یا جہنم۔ برعکس اُس درویش نے پند و نصیحت سے تسکین دینی اور رنج والم سے اُسے تسلی دینی چاہی۔ مگر اُس نوجوان نے ایک نہ سُنی اور پکڑے چلانے بال کھسوٹنے زمین پر لوٹنے لگا۔ اور اُٹھانے پر کہنے لگا کہ جس زمین مین مجھے پھینکا جاتا ہے اُسے کیونکر چھوڑ دون۔ رومیو اسی حالت مین تھا کہ جولیٹ کا ایک قاصد پہونچا جسکی نسبت اُسکی کسیقدر تشفی ہوئی اور زمین سے اُٹھ بیٹھا۔ اب یہ وقت درویش لارنس نے اپنے سمجھانے بوجھانے کے لیے بہت مغتنم سمجھا۔ اور اُسکی نامردی و زنانپن پر جو اُسکی حالت بیتابی نے ظاہر کر رکھی تھی بہت ملامت کی۔ اور کہا تو نے ٹائی بلٹ ایک غیر شخص کو ہلاک کیا ہے۔ کچھ اپنے آپکو یا اپنی اُس وفادار بی بی کو جسکی جان تیری جان کے ساتھ وابستہ رہتی ہے ہلاک نہین کیا۔ تجھے معلوم نہین کہ مرد و موم کی ایک ذات ہے۔ جسطرح موم تھوڑی سی گرمی مین ملائم و نرم ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی سردی مین سخت اُسی طرح تھوڑی سی نامردی و بزدلی سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے اور تھوڑی سی

جوانمردی وجرأت مین آدمی کا رعب ودبدبہ قائم رہتا ہے۔ فکر نہین کرتا کہ تیرے ساتھ پورا پورا قانونی برتاؤ نہین کیا گیا۔ ورنہ شہر بدر کیا جانا ہرگز پورا عوض اُس ہلاکت کا جو تیرے ہاتھون سرزد ہوئی نہین ہوسکتا۔ ٹائی بلٹ نے تجھپر تلوار کھینچی تھی اور مار ہی چکا تھا۔ شکر کر کہ تو بچ گیا۔ اور اُسنے اُسی کی جان تو نے لی۔ یہ بات تیرے واسطے کیا کم خوشی کی ہے کہ تیری زوجہ ومعشوقہ جولیٹ قائم ہے۔ درویش کی باتین سُنکر رومیو ایسا شرمندہ و متبنہ ہُوا جیسا اکثر زنا کرنے والے ارتکاب فعل شنیعہ کے بعد۔ اور جب درویش نے اُسمین صبر واستقلال پایا۔ تو صلاح بتائی کہ تم آج جاکر اپنی بی بی کے پاس رات بھر رہو اور صبح ہوتے مانٹا کا راستہ پکڑو اور وہین جاکر قیام کرو۔ مین یہان اس نکاح کی شہرت دینے کی فکر مین ہون۔ میرے نزدیک یہ شہرت تم دونون کے خاندان کے ملاپ کی سبب ہوگی۔ اور سب متفق ہوکر تیرے لیے عفو جرائم کی درخواست کرینگے۔ کیا عجب کہ بادشاہ تیری خطا سے درگذر کرکے شہر مین داخل ہونے کی اجازت دیدین۔ اُسوقت جتنا رنج وغم تجھے یہان سے جانے مین ہے اُس سے کئی حصّہ زائد خوشی کے ساتھ تو پھر یہان واپس آئیگا۔ رومیو کو درویش کی باتین پسند آگئین۔ اور اُس سے رخصت ہوکر بی بی کے مکان کی طرف رخ کیا کہ رات بھر وہین رہے اور صبح ہوتے ہی تنہا شہر مانٹا کا راستہ لے جہان درویش کے خطوط سے حالات وطن معلوم ہوتے رہینگے۔

جب رات ہوئی رومیو اپنی بی بی سے ملنے اُسی باغ مین گیا۔ جہان شب گذشتہ کو عشق کی لذت آمیز باتون نے آنکا دل خوش کیا تھا اور کمرے کے پاس پہونچکر دستک دی یہ شب اُنھین بڑی مسرت وانبساط کی شب تھی۔ مگر افسوس کہ دن کے جانکاہ واقعہ نے اور اس خیال نے کہ کل ہم مین دوامی تفرقہ ہونے والا ہے۔ اُس شب کی لاانتہا خوشی اور بے حد مسرت کو جو اُن عاشقون کو باہم مل بیٹھنے سے حاصل ہوتی۔ بے لطف وبے کیف

کر رکھا تھا۔ اور وہ شب وصال جو بڑی تمنا سے اُنھین نصیب ہوئی تھی شب دیجور و شب فراق کا مزا دکھا رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر تک وہ مل بیٹھنے پائے تھے کہ صورت صبح نمودار ہوئی۔ مرغان سحر بولنے لگے۔ اول اول تو جولیت نے اپنا دل سنبھالا اور سمجھی کہ صدائے مرغ سحر نہین ہی نوائے عنادل ہے جو اکثر کچھ رات رہے سے بولنا شروع کر دیتے ہین لیکن جب بغور سننے پر معلوم ہوا کہ فی الواقع مرغان سحر ہی کی آواز ہے تو سخت مضطرب و پریشان ہوئی۔ جسکے تھوڑی دیر بعد سپیدۂ سحر نے اُسے پورا یقین کرا دیا کہ وقت مفارقت آن پہونچا اور رومیو نے کلیہ تمام حرف رخصت زبان پر لایا اور وعدہ کیا کہ اپنے لمحہ لمحہ کی کیفیتون سے بذریعۂ خط تمھین مطلع کرتا رہونگا۔ اور کمرے سے نکل نیچے زمین پر کھڑا ہوا۔ اُسوقت رنج و بیقراری سے جولیٹ کا عجب عالم تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی عزیز کے تابوت کو قبر مین رکھ مٹی ڈالنے کی منتظر کھڑی ہے۔ رومیو پر بھی جدائی کا کچھ کم صدمہ نہ تھا۔ مگر وہ کیا کرتا جب نواب کا یہ حکم کہ رومیو طلوع آفتاب کے بعد شہر پناہ کے اندر پایا جائے تو قتل کر دیا جائے اُسے بہ عجلت روانہ ہونے پر مجبور کرتا تھا۔

اِن مصیبت زدون کے رنج و محن کی یہ ابتدائی حالت ہی ابھی آگے چلکر انھین کیا کچھ نہ دیکھنا ہوگا۔ رومیو کے جانے کے بعد سردار کیپولٹ کو جولیٹ کے عقد کی فکر (کہ اُس خفیہ نکاح کی اُسے ذرا بھی اطلاع نہ تھی) دامن گیر ہوئی۔ اور امیر پیرس کو اُسکے نکاح کے لیے پسند کیا۔ پیرس ایک بھڑکیلا جوان وچال چلن کا شائستہ مزاج کا تسلیم تھا۔ کاش جولیٹ پہلے سے رومیو کو نہ دیکھے ہوتی تو اُسکے پسند کرنے مین اُسے کچھ تامل نہوتا۔

بیچاری جولیٹ اپنے باپ کے ارادے سے بہت پریشان ہوئی۔ اور التوا نکاح کے لیے ٹائی بلٹ کی موت کا حیلہ پیش کیا۔ اور کہا ٹائی بلٹ کو مرے کئی دن گذرے ہین۔ اُسکے غم والم مین مجھے شادی بیاہ کی کہان سوجھتی ہے اور دوسرے یہ کہ ٹائی بلٹ کے گھر والے جنھین ہنوز رسم تعزیت سے فرصت نہین ملی۔ میرے گھر شادی و خوشی دیکھ کیا برا سمجھینگے۔

غرضکہ اپنے عقد ہو چکنے کا اظہار جو سب حجتوں مین قوی حجت تھی اور جسے بسبب شرم کے وہ کہہ نہ سکتی تھی اور جتنی حجتین اُسکے نزدیک بیاہ نہونے کے لیے پیش ہو سکتی تھین اُنکے پیش کرنے مین دیر نہ کیا - مگر سردار کیپولٹ نے ایک بھی نہ سُنی اور قطعی حکم سنا دیا کہ سہ شنبہ کو تیرا عقد ہوگا تیار رہو رہ - چونکہ پیرس ایک حسین دولتمند شریف جوان تھا (جسکے ساتھ ویرونا کی شکر حسین عورتین بیاہ کی خواہش رکھتی تھین) اسلیے سردار کیپولٹ نے اُسکے نکاح کو ظاہرداری پر محول کیا اور یہ سمجھا کہ دلمین اپنی خوش قسمتی پہ نازان ہوگی مگر شرم سے کہہ نہین سکتی -

جولیٹ بنظر مشورہ درویش لارنس کے پاس (جو اُسکے آڑے وقت مین ساتھ دیتا تھا) گئی اور مفصل کیفیت بیان کی - لارنس نے پوچھا - کیا یہ شادی فی الواقع تجھے منظور نہین ہے جولیٹ نے جواب دیا - شوہر کے جیتے جی دوسرے سے نکاح کرنا زندہ درگور ہونا ہے - درویش نے کہا تیری مخلصی کے لیے مین نے ایک نہایت اچھی تدبیر سوچی ہے - وہ یہ کہ تجھے عرق خواب آور کی ایک شیشی دیتا ہون اُسے لیکر گھر جا - اور باپ کی تجویز پر اپنا اتفاق ظاہر کر شب آخر جسکی صبح ہوتے عقد ہونے والا ہو اِس عرق کو پی جانا - جسکے اثر سے بیالیس گھنٹہ کے لیے تو بیہوش ہو جائیگی اور لوگ تیرے بدن کو بے حس و حرکت دیکھ کر مردہ تصور کرینگے - اور تیرا تابوت مطابق رسم شہر کے (کہ وہان تابوت مٹی سے دباتے نہ تھے) قبر مین لیجا کر رکھ آئینگے - اِس کام مین اُس فطرتی خوف کو جو عورتون مین مردون سے زیادہ رکھا گیا ہے دخل نہ دینا اور دشوار گزار سمجھ کر ہمت کو نہ توڑنا کیونکہ بیالیسوین گھنٹہ تجھے ہوش آئیگا اور تو سمجھیگی کہ مین ابھی سوئی تھی اور رومیو جسے مین پہلے سے مطلع کر رکھونگا اُس رات کو وہان آجائیگا اور تجھے ساتھ لے مانٹوا چلا جائیگا - رومیو کے ملنے کی آرزو اور پیرس کے ساتھ نکاح نہونے کی خوشی نے اُسے ایسے بڑے کام پہ مستعد کر دیا جسکی ہرگز اُس سے اُمید نہ کیجاتی تھی - چنانچہ جولیٹ نے یہ کہکر کہ مُوافق ہدایت

آپ کے کار بند ہونگی وہ عرق کی شیشی اٹھائی۔

خانقاہ سے لوٹتے جولیٹ نے پیرس سے مُلاقات کی اور نہایت شرم سے سر جھکا کر کہا مجھے تیرے ساتھ رہنا منظور ہے۔ جولیٹ کے ماں باپ یہ خبر سُنکر بہت خوش ہوئے اور خاصکر اُسکے بُڈھے باپ کا فرطِ انبساط مین یہ عالم تھا گویا اُسکی جوانی عود کر آئی ہے۔ جولیٹ نے کہ بسبب نافرمانی کے ماں باپ کی نظرون مین اپنے آپ کو حقیر بنا رکھا تھا۔ اُنکے حکم مان لینے سے پھر اپنی اصلی وقعت پیدا کر لی۔ سردار کیپولٹ نے ساری ضروری چیزین پہلے سے مُہیا کر رکھی تھین اور ایسی دھوم دھام سے اس بیاہ کی تیاری کی گئی کہ غالباً اُسکے پہلے کبھی ایسا بیاہ ویرونا مین نہوا ہو۔

شب چہار شنبہ کو وہ دوا جولیٹ نے کھائی۔ پہلے تو اُسے طرح طرح کے توہمات گذرے اُسے یہ خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ دروِیش نے اُس الزام سے بچنے کے لیے جو رومیو کے ساتھ میرا عقد کر دینے سے اُسپر عائد ہوتا اور جسکی وجہ سے لوگ بجاے پاک و مُتبرک سمجھنے کے اُسے ناپاک و قابلِ نفرت تصوّر کرتے مجھے یہ سم قاتل کی شیشی دی ہو یا ایسا نہو کہ وہان رومیو کے آنے سے پہلے میری آنکھ کھل جائے اور اُس مُتعفّن مقام کے خوف و وحشت کے رفع کرنے کے لیے میرے خاندان کی ہڈیون سے بھرے ہوے گڑھے اور رُمائی بلٹ مقتول کی خون آلودہ نعش کفایت نکرے اور پھر اُن تمام خوف دلانے والی حکایتون کو (جیسا کہ لوگ تذکرہ کرتے تھے) کہ مردون کی ارواحین رات کو نکل کر اپنی اپنی قبر کے سامنے ٹہلتی ہین۔ خیال کر بہت ڈری۔ انھین سب خیال مین تھی کہ دفعتہً رومیو کی محبت پیرس کی مخالفت نے دل مین جوش مارا اور دل کڑا کر ایک ہی گھونٹ مین وہ عرق پی گئی جسکے پیتے ہی بے دم تھی۔

پیرس صبح کو گاتا بجاتا اپنی بی بی کے جگانے کو آیا۔ تو کیا دیکھتا ہو کہ بجاے زندہ دل جولیٹ کی ایک خطرناک صورت مُردے کی اُس مکان مین موجود ہو۔ یہ دیکھکر اُسکی آرزو کا چراغ

گل ہو گیا اور تمام گھر مین تہلکہ پڑ گیا۔ بیچارے پیرس کو اپنی بی بی کے مرنے کا سخت صدمہ تھا کہ ہنوز نکاح کی نوبت بھی نہ آئی تھی اور موت کمبخت نے دنیا دی اور ہمیشہ کے لیے اُس سے چھڑا دیا۔ لیکن سردار کیپولٹ اور اُسکی بی بی کے غم و ماتم پر اور بھی ترس آتا ہے کہ صرف یہی ایک لڑکی اُنکے انبساط و مسرت کی بساط تھی۔ بکو بیرحم موت نے یون اُنسے چھین لیا اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ وہ عنقریب اُسے عروسی صورت مین (جیسا کہ وہ خیال کرتے تھے) دیکھنے والے تھے۔ اب جنمی چیزین کہ شادی کے لیے اکٹھا کیگئی تھین اُسکے فاتحہ مین صرف ہوئین۔ شادی کے کھانے غمی کے کھانے قرار پاکر تقسیم کیے گئے۔ شہنائی گتین ماتمی گیتین بنگئین۔ اور شادی کے نغمے ماتمی گھنٹیان۔ پھول جو عروس کے کام آتے اُسکے جنازے پر بکھرائے گئے۔ کہان تو نکاح پڑھانے کو ملا کی ضرورت تھی۔ کہان اب دفن کرنے کو اُنکی تلاش ہونے لگی۔ گرجا مین اُسے لائے تو سہی مگر خوشی بڑھانے کے لیے نہین بلکہ مردون کی تعداد بڑھانے کو۔

بدخبری کا دستور ہے کہ خوش خبری سے کہین جلد پہونچتی ہے چنانچہ یہ خبر رومیو کے پاس قبل اُسکے پہونچ گئی۔ کہ دردانیس لارنس کا قاصد جامفصل کیفیت سے اُسے آگاہ کرتا کہ جولیٹ کی موت ایک مصنوعی موت۔ اور اُسکا جنازہ فی الواقع جنازہ نہین ہے بلکہ مصلحتہً وہ تھوڑی دیر کے لیے باین ہیئت مصنوعی قبرستان مین آئی ہے کہ رومیو کے ساتھ مانٹا چلے جانے کا بآسانی موقع ہاتھ آئے۔ رومیو ذرا دیر پہلے خلاف دستور شادان و فرحان تھا۔ کیونکہ اُسنے رات کو خواب دیکھا تھا کہ مین مرگیا ہون (واہ کیا موت کہ قوت مدرکہ زائل ہوئی تھی) اور جولیٹ میرے پاس آئی اور میرا منھ چوما جس سے مین زندہ ہوگیا اور کہین کا شہنشاہ ہوگیا۔ کہ ایک شخص نے ویرونا سے آبرعکس اُسکے خواب کے جولیٹ کے موت کی بدخبری سُنائی جسے سُنکر رومیو بہت غمگین ہوا اور تعجب کیا کہ کیا اُسنے اپنے مین مسیحا ہی کو مُردہ پایا تھا جسکے لیے میرا پیوند ناممکن ہے نہین کرسکتا اور گھوڑا منگوایا

کہ رات کو وہیں جاکر اُسکی زیارت کرے۔ مانٹا مین کوئی غریب عطّار تھا جسکی پریشان حالی سے صاف اُسکا افلاس ظاہر تھا۔ اُسکی دُکان کی ٹوٹی ہوئی الماریون پر کھلے ہوئے صندوق وغیرہ چند آثار بے سروسامانی کھلی نکبت برسا رہے تھے۔ رومیو نے اُسکی دکان سے گذرتے ہوئے ایک مرتبہ سُنا تھا کہ یہان ایک بدبخت سم قاتل جسکے فروخت کرنے کا حکم نہ تھا فروخت کرتا ہے۔ اگویا شبہہ اُسکے دلمین گذرا کہ اسکی خاص زندگی ایک روز ایسے بدنتیجہ کے پہونچنے کے قابل ہوگی) جس کسی کو ضرورت ہو یہان سے لیجاے قاعدے کی یہ بات ہے کہ مجنون و پریشان کی راے ہمیشہ خطا کی طرف میلان کرتی ہے۔ اس حالت رنج و غم مین رومیو کو اُس زہر فروش کے سم قاتل بیچنے کا خیال آیا۔ اور خیال آتے ہی اُسکی دُکان پر جا اُس سم قاتل کی درخواست کی۔ اول تو اُسنے انکار کیا مگر رومیو کو اشرفی دیتے دیکھ اُسکی مفلسی عقل سلیم کو ہمراہ لے چلنے سے نہ بچا سکی۔ اور ایک ایسے زہر ہلاہل کی شیشی رومیو کے حوالہ کی جسکے خلق تک پہونچتے پہونچتے کیسا ہی زبردست آدمی کیون نہو گرکا تمام ہو جاے

رومیو وہ شیشی لے ویرونا کی طرف بایں ارادہ روانہ ہوا کہ اپنی بی بی کے مزار پر جا اُسے ایک نظر دیکھے اور پھر وہ سم قاتل پی اُسی کی بغل مین آپ بھی سو رہے۔ قریب آدھی رات کے وہ ویرونا مین پہونچا اور جس احاطے مین جولیٹ کا مزار تھا بخط مستقیم وہین چلا گیا۔ اور ساتھ اپنے مشعل چیاؤڑا اور ایک تلوار لیتا گیا۔ مشعل جلا تبر کا چیر چیاڑ دے سے ہٹایا کہ اتنے مین یہ آواز سُنائی دی۔ او ذلیل مانٹون پیچ یہ کیا خلاف آئین حرکت ہے۔ یہ آواز امیر پیرس کی تھی۔ یہ بیچارہ جولیٹ کے عشق و محبت کے جو ہم نسبت ہو جانے سے اُسکے دل مین جم گئی تھی۔ آدھی رات کو خفیہ آیا تھا کہ اُسکے مزار پر پھول چڑھا دو آنسو رو چلے۔ رومیو کے آنے کی غرض اصلی تو وہ نہ دریافت کر سکا۔ اور یہ سمجھا کہ جوان خاندان مانٹون پیچ کا ہے جس سے خاندان کیپولٹ سے دلی عداوت ہے۔ کیا عجب کہ

محمودون کی لاش کو بے عزت و خراب کرنے آیا ہو۔ رومیو کو للکارا۔ اور چونکہ ایسے مجرم کو شہر مین پاکر مار ڈالنا ویرونا کے دستور کے مطابق خلاف قانون نہ تھا۔ اسلیے اسکے ساتھ لڑنے اور اسکے ہلاک کرنے پر وہ بیباکانہ مستعد ہوا۔ رومیو نے اس سے کہا کہ تو اس ارادے سے باز آ۔ اور میرے قتل سے ہاتھ اٹھا۔ دیکھتا نہین ہے ماہی بلبٹ تیرے سامنے پڑا ہے۔ اسکا بار گناہ میرے سر پر کیا کم ہے کہ اپنے قتل پر مجھے مجبور کرتا ہے۔ امیر پیرس نے اسکی باتون کا کچھ خیال نکر اسپر ہاتھ چھوڑا۔ ہاتھ کا چھوڑنا تھا کہ رومیو نے لپک کر ایک ایسا زخم کاری لگایا کہ وہ فوراً جان بحق تسلیم ہوگیا۔ جب اپنے مقتول کے پہچاننے کے لیے رومیو نے مشعل سے اسکا منہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی امیر پیرس ہے جسکو ماتا سے آتے ہوئے راہ مین سنا تھا کہ جولیٹ کا عقد اسکے ساتھ ہونے والا تھا۔ رومیو نے اسکی نعش اٹھا اور دل مین سوچ کہ قسمت راہ عدم کا ساتھی ملا (کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد وہ خود بھی زہر کھاکر مرنے والا تھا) اس سے مخاطب ہوکر بولا خاطر جمع رکھ جولیٹ ہی کی قبر مین تجھے دفن کرونگا۔ جسکو اسنے کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ جولیٹ ایسی تر و تازہ ہے گویا موت اسکے جسم کے ٹرانے اور اسکی ہیئت اصلی کے بدل ڈالنے پر قادر ہی نہین۔ یا یون کہیے کہ موت اسپر عاشق تھی اور اپنی دلبستگی کے لیے یہ تصرف شیطانی اسے اس ڈھنگ سے تہ خاک لائی ہے۔ اور فی الحقیقت اسکی جان نہین نکلی۔ ورنہ کچھ تو اسکے جسم یا صورت پر اختلاف نظر آتا۔ اسکے ایک طرف ٹائی بلبٹ مقتول اپنے خون آلودہ کپڑے سے لپٹا ہوا پڑا تھا۔ جسے دیکھ رومیو نے اپنے جرم سے معافی چاہی۔ اور بسبب خویشی جولیٹ کے کہا بھائی عنقریب تیرے ساتھ مین احسان کیا چاہتا ہون کہ تیرے دشمن کو جسنے تجھے قتل کیا ہلاک کر تیرے پاس لاسلاتا ہون۔ اور پھر اسکے بعد اپنی معشوقہ کے ہونٹ چاٹ سفر آخرت کے لیے رخصت طلب کی اور وہ سم قاتل جو ساتھ لایا تھا پی کر بار زیست سے سبک دوش ہوا۔ کیونکہ وہ سم قاتل تھا۔ کچھ وہ عرق نہ تھا۔

جسے جولیٹ پی تھوڑی دیر کے لیے بیہوش ہو گئی تھی۔ اور پھر ہوش مین آ۔ رومیو کے وقت پر نہ پہونچنے سے اور آنے مین جلدی کر جانے سے دیر تک افسوس کرتی رہی۔

چونکہ درویش کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ اُسکا خط رومیو کو نہین ملا۔ اسلیے جب وقت جولیٹ کے جاگنے کا قریب آیا تو اُسکے اُٹھا لانے کے لیے وہ خود ایک مشعل اور ایک پھاوڑا لیکر قبرستان کی طرف گیا۔ جہان ایک جلتی ہوئی مشعل اور اُسکے پاس خون آلودہ تلوار اور سنگ قبر سے لگی ہوئی رومیو اور امیر پیرس کی نعش پڑی دیکھ اُسے سخت حیرت ہوئی۔

قبل اسکے کہ لارنس کو اُن گھانی موتون کی اصلیت غور کرنے کا موقع ملتا۔ کہ یہ کیونکر واقع ہوئین۔ جولیٹ بیدار ہوئی۔ اول اول تو اُسے اچنبھا ہُوا کہ مین یہان کہان۔ مگر جب لارنس کو دیکھا تو اُس جگہ کی حقیقت اور اپنے وہان آنے کی کیفیت اُسے یاد آگئی۔ اور پہلا سوال یہی کیا کہ رومیو کہان ہے۔ اس آواز سے لارنس کو جولیٹ کے بیدار ہونے کا حال معلوم ہُوا۔ اور جواب دیا۔ تقدیر سے کیا چارہ۔ ہم کیا سمجھے تھے۔ اور پردۂ تقدیر سے کیا دیکھنے مین آیا۔ خیر اُسوقت تو نکل میرے ساتھ ہو پیچھے سے ساری کیفیت بیان کیجائیگی۔ یہ باتین ختم ہوئی تھین۔ کہ آدمیون کی آوازسے معلوم ہُوا کہ کچھ لوگ اِدھر آرہے ہین جنکی آواز سُنتے ہی لارنس وہان سے چل دیا۔ جولیٹ جو اُٹھی۔ اور رومیو کو مردہ۔ اور اُسکے پاس ایک زہر آلودہ جام دیکھا تو سمجھی کہ بیشک اُسی زہر نے اُسکا کام تمام کیا ہے۔ اور خود بھی جان دینے پر آمادہ ہوئی اول تو اُسنے وہ جام جو رومیو کے پینے سے بچ رہی تھی اُلٹ کی۔ اور رومیو کے ہونٹون کو جو ابھی تک کسیقدر گرم تھے یہ سمجھ کہ اُنمین زہر کا کچھ اثر ضرور ہوگا خوب چوسا لیکن جب دیکھا کہ دو اول جنکی آوازین وہ سے آتی تھین بہت ہی قریب آگئے تو جلدی سے نوک خنجر کلیجے مین چبھو اپنے عاشق کی بغل مین جا سو رہی۔

تھوڑی دیر بعد قبرستان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔ کیونکہ امیرس کے غلام نے جو امیر کے ساتھ آیا تھا اور جو اپنے آقا اور رومیو کو آمادۂ جنگ دیکھ شہر کی طرف بھاگ گیا تھا۔ ویرونا کے تمام گلی کوچے مین رومیو اور پیرس کی جنگ جو جولیٹ کی وجہ سے ہوئی تھی مشتہر ہوگئی حتی کہ اس ہنگامہ کی خبر نے سردار مانون ٹیج اور سردار کیپولٹ کو خواب استراحت سے بیدار کر مع نواب کے واسطے تحقیقات موقع کے قبرستان تک آنے پر مجبور کیا۔ درویش لارنس قبرستان سے کانپتا آہ سرد بھرتا بچشم اشکبار بحالت خوف باہر آتا تھا کہ ایک چوکیدار نے اُسے پکڑ پایا۔ اور نواب کے سامنے بھرے مجمع مین اُسے لا پیش کیا۔ نواب نے اُس سے پوچھا کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے تمھین جہانتک واقفیت ہو صاف صاف بیان کرو۔

درویش لارنس نے سردار مانون ٹیج اور سردار کیپولٹ کے روبرو اُنکے لڑکون کے پُرخطر تعشق کی کیفیت از ابتدا تا انتہا کہہ سنائی۔ کہ کیونکر اُنکے دلون مین بنیاد الفت قائم ہوئی۔ اور کیونکر نظر برفع فتنہ و فساد خاندان کہ اس سے بہتر کوئی دوسرا موقع ہاتھ نہ لگتا۔ اُن دونون کا نکاح باہم کر دیا گیا۔ جس سے رومیو جولیٹ کا شوہر اور جولیٹ رومیو کی زوجہ ہوئی اور پھر جولیٹ نے نکاح ثانی کے گناہ سے بچنے کے لیے ایک ایسا عرق پیا کہ اُسے غشی آگئی۔ اور سب نے اُسے مردہ تصور کر اُسے دفن کر دیا۔ مین نے رومیو کو خط لکھا کہ وہ آکر جولیٹ کو خوابگاہ (یعنی قبر) سے اُٹھا لیجائے مگر قاصد کی غفلت و سستی سے وہ خط اُسکے پاس نہ پہونچ سکا۔ درویش لارنس یہانتک کہکر خاموش ہوگیا۔ اور کہا آگے مجھے معلوم نہین کہ کیا کیا ہُوا۔ ہان اتنا جانتا ہون کہ مین یہان جولیٹ کو لینے آیا تو رومیو اور پیرس کو مُردہ پایا۔ مابقی حالات پیرس کے غلام کے زبانی جو اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور جسنے اُسے رومیو کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا۔ اور رومیو کے نوکر کی زبانی جو مانٹا سے اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور ایک خط اُسکے باپ کے نام

لایا تھا مفصل معلوم ہوے - اُس خط کے مضمون سے درویش لارنس کے بیان کی تصدیق ہوتی تھی جسمین اُسنے جولیٹ کے ساتھ اپنے نکاح کر لینے کی کیفیت تحریر کی تھی - اور اُس خود مختارانہ فعل پر باپ سے معافی چاہی تھی - اور غریب عطارے زہر کا خریدنا اور جولیٹ کی قبر پر اس ارادے سے آنا کہ وہان زہر کھا اُسکے پاس سو رہے سب کچھ اُسمین مرقوم تھا یہ سُنکر نواب سردار مائون ٹیج اور کیپولٹ کی طرف مخاطب ہوا - اور اُنکی جہالت و بے عقلی کی خصومت پر ملامت کی - اور کہا دیکھو خدا نے تمھاری عقوبت کے لیے کیسی تمھارے لڑکون کے دلون مین محبت پیدا کی - جس سے تمھارے جھگڑے قضیہ کا یہ انجام بد دیکھنے مین آیا - اُسپر فریقین نے کہ تاب خصومت اُنمین باقی نہ رہی تھی فتنہ و فساد کو گویا لڑکون کی قبر مین دفن کر دیا - اور سردار کیپولٹ نے سردار مائون ٹیج سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا - اور بلحاظ اُس قرابت کے جو رومیو اور جولیٹ کے بیاہ سے اُنمین قائم ہوئی تھی بھائی کہکر پکارا - اور کہا کہ سردار مائون ٹیج کا ہاتھ ہے (بہ یادگاری مصالحہ) اپنی لڑکی کے مہر مین سمجھونگا - سردار مائون ٹیج نے کہا - ابھی کچھ اور اُس سے بڑھکر دونگا - وہ یہ کہ جولیٹ کی مورت ایسی طلا خالص کی بنواؤن - کہ ویرونا کی کوئی مورت اُسکی صنعت و لاگت کو ٹکر نہ کھائے - اُسکے جواب مین سردار کیپولٹ نے کہا - مین بھی ایسی ہی رومیو کی مورت بنوا دونگا - غرضکہ اخیر مین اُن پیارے سردارون مین سے ہر ایک اسطرح خلق مین دوسرے پر سبقت لے گیا - اور کہان اُنمین وہ خصومت و نااتفاقی تھی کہ جز اُنکے لڑکون کی پامالی کے (جنمین اُنکے جھگڑے و فساد کی قربانیان سمجھنی چاہئین) اور کوئی صورت اُن شریف خاندان کے حسد و کینہ دیرینہ کی بیخ کنی کی ہوتی

خاتمۃ الطبع - الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پہلا قصہ جو مجموعۂ مذکور الصدر کے شامل اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکہ عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی - آئی - ای واقع لکھنؤ مین چھپا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام جناب منشی بھگوان دیال صاحب منصرم ماہ جنوری ۱۸۷۴ء مین پہلی مرتبہ چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا

عون خاتون کو مکافضل خلائق میں ان دل افروز ماسی

یہ انگریزی کتاب تیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا

دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

قصہ بادشاہ لیر

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب اکادمی ریڈر مصنفی بہ کالج

ضلع گورکھپور نے بایاء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس اگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن ترقی چھپا

ماہ جنوری ۱۸۸۰ء مین پہلی مرتبہ چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیر شاہ برٹن کی تین لڑکیان تھین گونرل جو نواب البنی کو بیاہی تھی ریگن جو نواب کورنوال کو بیاہی تھی اور کورڈیلیا ایک نوجوان لڑکی جسکی طرف شاہ فرانس و نواب برگنڈی دو شخصون کی طبیعت مائل تھی - اور اسی غرض سے وہ دونون شاہ برٹن کے کورٹ مین آن کر اترے تھے -

بڈھے بادشاہ کی یہ عمر و یہ بار سلطنت - ایک دن اُسکے دل مین آیا کہ اتنی برس تو گذر ہی گئے - اب اس تھوڑی ہی زندگی کو حکمرانی مین کیا ضائع کرون - بہتر ہے کہ انتظام سلطنت نوجوانون پر چھوڑ دون تا کہ سفر آخرت کے لیے وقت ہاتھ لگے اور موت کو کیا آج نہ آئی کل آئی یہ سوچ کر لڑکیون کو بلوایا اور یہ دریافت کرنا چاہا کہ آمنین سے کون اُسکے ساتھ زیادہ اُنس رکھتی ہے - کیونکہ اُسے سلطنت کو اس انداز سے تقسیم کرنا منظور تھا کہ تقسیم مدارج محبت کے مناسب پڑے -

گونرل بڑی لڑکی نے ظاہر کیا کہ مجھے اپنے باپ سے اس درجہ کو بڑھی ہوئی اُلفت ہے کہ اسکے ادا کرنے کے لیے کوئی لفظ میرے خیال مین نہیں پاتی - حتی کہ آنکھون کی روشنی - جان - آزادی یہ سب چیزین اُسکے سامنے ہیچ ہین - اور نیز ایسے ہی چند اور جوش انگیز فقرون مین اپنی فرط محبت کا اظہار اُسنے کیا - جسکو ہم وہان بھی بول سکتے ہین جہان کچھ بھی محبت کا اثر نہو -

بادشاہ کو اُسکی باتون پر یقین آگیا۔ اور یہ باتین محبت کی سُنکر بہت خوش ہُوا۔ اور یہ سمجھکر کہ اُسے دل سے میرے ساتھ اُلفت ہی۔ اپنی وسیع سلطنت مین سے ایک ثلث اُسکو اور اُسکے شوہر کو دیدی ڈالا اب دوسری لڑکی کو اُسنے بُلوایا کہ دیکھیے وہ کیا کہتی ہی۔ رگن نے (کہ بڑی بہن کی طرح خالی دھات وہ بھی تھی) اظہار محبت مین بڑی بہن سے بھی سبقت لیگئی۔ اور اُسکی تقریر سے ایسا معلوم ہُوا کہ بمقابلہ اُسکے بڑی بہن کی محبت کو کچھ بھی وقعت نہ تھی۔ اور جو مسرت کہ اُسے باپ کی محبت مین حاصل ہوتی ہی ساری دنیا کی مسرتین اُسکے سامنے ہیچ و نابود ہین رگن کو اس امر پر کمال نازش تھی کہ اُسکی لڑکیون کو اُسکے ساتھ بدرجۂ غایت اُنس ہے (جیسا کہ اُسکا پندار تھا) اور رگن کی باتون پر یقین کرنے کے بعد بخیر اُسکے وہ اور کیا کرتا کہ بڑی لڑکی کی طرح سلطنت کا ایک ثلث اُسے بھی عطا کیا۔

پھر اپنی چھوٹی لڑکی کورڈیلیہ کی طرف (جسے وہ مایۂ شادمانی سمجھتا تھا) مخاطب ہوکر بولا تم بتاؤ بسبب چند کورڈیلیہ سمجھتی تھی کہ بہنون کی طرح چاپلوسیون سے مین بھی باپ کو خوش کرسکتی ہون بلکہ اُنسے زیادہ کیونکہ جب مین سب مین پیاری ہون تو میری بات بھی بہ نسبت اُنکی بات کے مؤثر و قابل الوثوق ہوگی مگر اُسنے ایسی باتین کرنے سے کہ دل و زبان مین کچھ مناسبت نہو اِستنکاف کیا۔ اور یہ سمجھکر کہ اُنھون نے بڈھے بادشاہ کی سلطنت لینے کے لیے ایسی خوش آمد و چاپلوسیان کی ہین۔ جواب دیا۔ کہ حضور جتنی اُلفت لڑکون کو باپ سے ہونی چاہیے مجھے بھی ہے۔

بادشاہ اپنی پیاری لڑکی کی اِس ناشکر گزاری پر کُڑھا۔ اور چاہا کہ کورڈیلیہ حال کا سوچ کر اپنے کلام کی اصلاح کرے۔ مبادا۔ یہ ناسپاسی اُسکے حصول دولت مین مخل ہو۔ کورڈیلیہ نے یہ سُنکر کہا۔ باباجان۔ مین اچھی طرح جانتی ہون کہ آپ نے کمال اُلفت و محبت سے میری پرورش کی جسکے عوض مین آپ کی اطاعت و محبت تعظیم و تکریم واجب خیال کرتی ہون۔ مگر ساتھ اُسکے اور بہنون کی طرح لمبی چوڑی تقریر سے سخن سازی کرنا

معیوب جانتی ہون۔ کیونکہ اگر اُنکو سب بیان اُنکے بجز آپ کے کسی اور سے اُلفت نہوتی تو اپنے شوہرون سے تعلق جدید کیون پیدا کرتین۔ اگر میرا بھی نکاح ہوگیا ہوتا تو بلاشک آپ کی محبت واطاعت وفکر مین جو میرا ہاتھ پکڑتا اُسے نصف کا شریک بناتی۔ مگر مین اور بہنون کیطرح بیاہ دیا جانا گوارا نہین کرتی تا بہ دل وجان آپ ہی کی محبت سے سروکار رکھون۔

کورڈیلیہ فی الواقع اپنے باپ سے اتنی ہی محبت رکھتی تھی جسکے قریب قریب اِن بہنون نے مبالغے سے بیان کیا تھا۔ جسے ممکن تھا کہ دوسرے کسی وقت لڑکون کی طرح محبت آمیز فقرون مین بغیر اُس حسن جواب کے جو کسیقدر نازیبا دنا ملائم بھی تھا" ظاہر کرتی۔ مگر بہنون کی چاپلوسیان وبناوٹ کی باتین سُن کر اور اُسکے صلے مین اپنے باپ کا یہ جود وکرم دیکھ کر اپنی سچی محبت کا اظہار اُسنے نامناسب سمجھا اور سکوت ورزی اختیار کی۔

کورڈیلیہ کی اِن سچی باتون کو تیرسنے تکبر پر محمول کیا۔ ہمیشہ کا مغلوب الغضب تو تھا ہی کمزوری نے جو ضعیفی مین لابدہے اور بھی اُسکی عقل پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ کہ صدق وکذب دل کی بات وبناوٹ مین فرق نکرسکا۔ اور اُسی جوش غضب مین بقیہ ایک ثلث بھی جواب تک کورڈیلیہ کیواسطے رکھا تھا۔ اُنھین دونون بیٹیون اور اُنکے شوہر نواب البنی وکورنول مین بالمناصفہ تقسیم کردیا۔ اور اراکین سلطنت کو جمع کرکے تاج شاہی اُنکے سر پر رکھا اور تمام اختیارات تحصیل مالگزاری وانتظام سلطنت اُنکو عطا کیے۔ اور آپ صرف نام کا بادشاہ رہگیا۔ اور تمام جلوس شاہانہ چھوڑکر صرف اُسپر قناعت کی کہ اُسکا اور اُسکے ساتھ کے سو سوارون کا ماہواری خرچ باری باری اُن دو لڑکیون کے گھر سے ملا کرے۔

اس بیجا انتقال سلطنت سے جسمین بادشاہ نے عقل کو بہت ہی کم اور خودرائی کو بہت زیادہ دخل دیا تھا تمام اراکین سلطنت متحیر وافسردہ خاطر تھے۔ مگر کسی کی یہ مجال نہ تھی کہ اُس مغلوب الغیظ بادشاہ کے کام مین دخل دیتا بجز ایک ایرکینٹ کے جسنے کورڈیلیہ کی بابت کچھ کہنا چاہا لیکن بادشاہ نے بجملۂ مرض الموت اِس ذکر کے

چھیڑنے سے اُسے باز رکھا۔ امیر گنیٹ کب کا ماننے والا۔ یہ امیر بادشاہ کا قدیم خیرخواہ تھا باپ کی طرح اُسکی محبت بادشاہ کی طرح عزت آقا کی طرح اطاعت کرتا تھا۔ کبھی اُسنے بمقابلۂ اعدا سلطنت اپنی جان کو ایک ادنیٰ پیادے کی جان سے زیادہ قابل توقیع نہ تصور کیا۔ بادشاہ کو اندیشناک حالت مین دیکھ کر جان پر کھیل جانے مین کبھی دریغ نہ کیا۔ بھلا ایسی حالت مین کہ بادشاہ خود اپنا دشمن بن رہا تھا۔ پر اُسنے آئین خیرخواہی کو کیونکر وہ دل سے بھلا دیتا۔ اور کارخیر مین اُس سے بہ دلیری مخالفت نکرنا۔ امیر گنیٹ اسوقت بادشاہ سے کسی قدر گستاخ بھی ہو چلا تھا۔ کیونکہ اُسکی نظر دون مین بادشاہ دیوانہ معلوم ہوتا تھا۔ نہ نظر خیرخواہی کہ پہلے بہت دنون تک وہ مشیر کار بھی رہچکا تھا اُسنے جاکر عرض کیا کہ جو غلطی آپ نے انتقال سلطنت مین کی ہے بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائیگی۔ اور اگر غور کیجیے تو اُسی وقت معلوم ہو جاسکتی ہے کہ اِس موقع پر غضب سلطانی کس درجہ کو ناحق پسندی پر مبنی ہے۔ مجھسے پوچھیے تو بلاِ رورعایت امر حق یہ ہے کہ کورڈیلیہ کو آپ کے ساتھ ہرگز اوروں سے کم اُنس و محبت نہین ہے۔ اور اُن عیارون کو (جنکی مکاری دچاپلوسی اُنکی دبی آواز نے کھلنے نہین دی) ہرگز آپ سے اتنی محبت نہین ہے جتنی اُنھون نے ظاہر کی۔ بادشاہ کو خوشامد کی طرف راغب، پاکر مقتضائے عصمت یہی ہے کہ صاف گوئی کی طرف مائل ہو۔ غرضکہ یہ سمجھ کر کہ جسکی جان بادشاہی کی خدمت کے لیے بنی ہو اُسکا بادشاہ کیا کرسکتا ہے اُسنے کوئی دقیقہ سمجھانے کا نگاہ نہ رکھا۔

امیر کی اِس سچی آزادی نے بادشاہ کی آتش غضب کو اور بھی مشتعل کیا۔ اور اُسی غضب مین مریض مجنون کی طرح کہ طبیب کو مار ڈالتا اور مرض جانکاہ کو پسند کرتا اُسکا کام ہے اُسنے امیر کے ملک بدر کیے جانے کا حکم دیا۔ اور تہیۂ اسباب سفر کے لیے پانچ دن کی میعاد دیکر کہا کہ پانچ دن بعد ملک برٹن مین اگر کوئی اِسے دیکھے تو فوراً قتل کردے۔ امیر چلتے وقت بادشاہ پاس بھی رخصت ہونے گیا۔ اور کہا کہ اپنی اِس

بیباکانہ گفتگو کے پہلے مین سمجھ چکا تھا کہ مین دوسرے ملک مین ہون۔ پھر اُس سے رخصت ہوکر اُس نیک بخت لڑکی کے پاس آیا۔ جسکے خیالات و کلمات بالکل بے ریا تھے اور جسنے اپنی محبت کو اس دھنگ سے صرف اسلیے ظاہر کیا تھا کہ تا اورون کی لمبی چوڑی گفتگو کا جواب کافی ہو۔ اور اُسکو اللہ کی حفاظت مین دیکر ایک نئے ملک مین سکونت اختیار کرنے کو روانہ ہوا۔

شاہ فرانس و نواب برگندی۔ دونون کو بادشاہ نے طلب کیا۔ اور کورڈیلیہ کی بابت جو گفتگو ہوئی تھی اُس سے انھین مطلع کرکے پوچھا کہ اب اس حالت مین کہ کورڈیلیہ مفلس و عتاب سلطانی ہے۔ اور سوائے جسم و جان کے اور کوئی مال و متاع اُسکے پاس نہین ہو تم مین سے کون اپنے عشق پر ثابت قدم ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر نواب برگندی نے اُسکے ساتھ ہونے اور عقد مناکحت مین داخل کرنے سے انکار کیا۔ مگر شاہ فرانس نے کہ اُسکی خطا کی ماہیت سے جسے بادشاہ کو نامہربان بنا رکھا تھا خوب واقف تھا۔ اور اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف سادے فقرون مین جواب دینا اور دوسری بہنون کیطرح چاپلوسی و خوش آمد کی باتون سے زبان کا آراستہ نکرنا موجب زجر سلطانی ہے۔ اُس نوجوان خاتون کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اُسکی نیک نیتی ایک بادشاہت کے جہیز کے برابر ہے اور پھر کورڈیلیہ سے کہا کہ تم جاکر بہنون سے اور باپ سے گو وہ ایک نامہربان باپ ہے رخصت ہولو۔ مین تمھین فرانس مین لیجل ملکہ فرانس بناتا ہون جہان تمکو اپنی بہنون سے زیادہ عمدہ طور پر حکمرانی کا موقع ہاتھ آئیگا اور نظر بہ توہین نواب برگندی کو امیر البحر کہکر پکارا اُس اعتبار سے کہ اُسکے دل سے کورڈیلیہ کی الفت و محبت پانی کیطرح بہ گئی۔

کورڈیلیہ چشم اشکبار بہنون سے رخصت ہونے گئی۔ اور وقت رخصت یہ کلمہ زبان پر لائی۔ دیکھنا بابا جان کو ہر طرح سے آرام دینا۔ جسکے جواب مین اُنھون نے

بہ تکدر خاطر کہا - ہمین سکھلانے کی چنداں ضرورت نہین ہم آپ جانتے ہین بلکہ تمکو بھی ہدایت کرتے ہین کہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمان برداری مین جو قسمتہً ہاتھ لگ گیا ہے بخوبی مستعد رہنا - کورڈیلیہ ان باتون کو دور تک سمجھی و بخاطر حزین وہان سے چلی آئی اور خدا سے دعا کی کہ بابا جان کی صحت و سلامتی مین روز مرہ ترقی ہوتی رہے -

کورڈیلیہ کے جاتے ہی ان دونون کی شیطانی خصلتون نے اپنے رنگ دکھانے شروع کیے - اور ہنوز مہینہ بھی پورا نہوا تھا کہ بادشاہ کو اپنی بڑی لڑکی کے قول و فعل مین (کہ پہلے اُسی کی باری تھی) بہت کچھ اختلاف نظر آیا - اس کمبخت نے اپنے باپ سے کیا کچھ نہ پایا تھا - اُسنے تو اپنا تاج شاہی تک دے ڈالا - اور یہ ایک چھوٹی سی شان حکومت بھی اُسکی نہ دیکھ سکی - جسے اُسنے اپنی انبساط خاطر کا ایک ذریعہ سمجھ کر نگاہ رکھا تھا - یعنے بادشاہ کے ساتھ ان سوارون کا رہنا اُسے بہت ناگوار گذرتا جسکے سبب سے باپ کے سامنے ہمیشہ منھ بنائے رہتی - اور جب کبھی باپ کچھ باتین کرنا چاہتا تو ناسازی طبیعت یا اور کسی حیلے سے اُٹھ جاتی - اور یہ کیونکر نہوتا - جب اُسکی بیری بار اور اُسکی خدمت گزاری ایک کاربے سود اُسے معلوم ہوتی تھی - تنہا گونرل ہی اطاعت مین قصور نہین کرتی تھی - بلکہ دیکھا دیکھی (اُسکے ایما و اشارہ بغیر) تمام ملازمین اُسکی طرف سے پہلوتہی کرنے لگے - کبھی تو اُسکی تعمیل حکم سے صاف انکار کر جاتے - کبھی سُنکر ٹال جاتے - گونرل کی ان بے التفاتیون سے بادشاہ واقف ہوکر حتی الامکان چشم پوشی سے کام لیتا رہا - لیکن تاکے - شدہ شدہ یہ خبر طشت از بام ہوئی - اور اس نحوست و کج خلقی کا جو نتیجہ ہوا اُس سے سب علانیہ آگاہ ہوگئے -

بجاے سچی محبت و خیر خواہی کے بدی کا ظاہر ہونا چنداں قابل استعجاب نہین ہے جتنا کہ خوشامدچی پلوسی کو امر واقعی تصور کر لینا حیرت افزا ہے - خلاف قیاس امیر کینٹ سی

جسکو بادشاہ نے ٹک سے بدر کیے جانے کا حکم دیا تھا۔ اور اشتہار دے دیا تھا کہ اگر وہ پایا جائے تو قتل کیا جائے۔ یہ طور پر میں آیا۔ کہ اُسنے اِس خیال سے کہ شاید میں یہاں رکر بادشاہ کے کام میں آجاؤں وہاں سے جانا پسند نہ کیا۔ اور وہیں چھپا رہا۔ کسی کی خیرخواہی میں وضع لباس کا بدل دینا کیسی ذلیل بات ہے۔ مگر اُسنے بمقابلہ نمک حلالی و شکرگزاری کے اِس ذلت و سبکی کا ذرا بھی خیال نہ کیا۔ چنانچہ خدمت گزاروں کا سا لباس پہن۔ اپنی عظمت و شان پر خاک ڈال۔ بادشاہ کے پاس نوکری کی جستجو میں پہونچا۔ بادشاہ نے اُسے نہ پہچانا۔ اور کچھ پوچھا جسکا جواب اُسنے ایسے صاف صاف طور پر دیا۔ جس سے کسی قدر بے امتیازی ٹپکتی تھی اور جو اُس خوشگوار چاپلوسی و خوش آیندہ خوشامد سے جس سے بادشاہ ابھی دھوکا کھا چکا تھا بالکل مختلف اور لڑکیوں کے طرز کلام سے بالکل علیحدہ تھا۔ بادشاہ کو اُسکی باتیں پسند آئیں اور خدمتگاری میں اُسے بنام سائس جیسا کہ اُسنے اپنا نام ظاہر کیا داخل کر لیا۔ اور مطلق خیال نہ کیا کہ یہ میرا پُرانا رفیق جلیل القدر امیر کیبنٹ ہے۔

سائس کو اپنے آقا رنامدار کے مقابلے خیرخواہی و محبت کے اظہار کا موقع اسطرح بہت ہی جلد ہاتھ آیا۔ کہ ایک دن گورنر کے ایک خادم نے بادشاہ سے گستاخی کی۔ اور چین بجبین ہو کر کلمات سخت منہ سے نکالے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گورنر کا ایما ضرور ہے سائس اپنے آقا کی یہ کھلی توہین نہ دیکھ سکا۔ اور چپکے سے اُٹھکر اُس آدمی کو ایسی زور کی ایک ٹھوکر پیچھے سے دی کہ وہ منہ کے بھل گر پڑا اور پھر بے دردی سے گھسیٹ کر ستون کے پاس ڈال آیا۔ بادشاہ کو اُس دل سوزی و خیرخواہی کے دیکھنے سے بدرجۂ غایت مسرت حاصل ہوئی۔

تنہا امیر کیبنٹ ہی بادشاہ کا رفیق نہ تھا۔ بلکہ ایسا ہی خیرخواہ و آڑے وقتوں میں ساتھ دینے والا جہانتک کہ ایک چھوٹی حیثیت کے آدمی سے ساتھ دینا ممکن خیال

کیا جا سکتا ہے۔ ایک اور غریب و بیوقوف مسخرا تھا جو بادشاہ کے عہد سلطنت میں بہت دنوں تک ساتھ رہچکا تھا۔ جیسا کہ اُس زمانے کے سلاطین و اُمرا کا دستور تھا کہ اُنکے ساتھ ایک نہ ایک بیوقوف ضرور لگا رہتا تھا (جو بیوقوف ہی کے نام سے پکارا جاتا تھا) کہ کاروبار سے فراغت حاصل ہونے پر دو گھڑی بیٹھکر اُس سے دل بہلایا کرتے تھے یہ بیچارہ بیوقوف بادشاہ کے تخت چھوڑ دینے پر بھی اُسکے ساتھ رہا۔ اور اپنے مسخرہ پن سے ہمیشہ اُسے محظوظ رکھتا۔ گو کبھی کبھی بادشاہ کی اس بے امتیازی پر کہ اپنے کو بے دست و پا کر سارا سلطنت لڑکیوں کو دے بیٹھا لعنت ملامت بھی کر جاتا اور اُن لڑکیوں پر ایک گیت بنا کر گاتا جسکا مضمون یہ ہوتا کہ لڑکیاں تو خوشی سے روئیں اور رو دھم سے گانے لگا ایسے بادشاہ کو چاہیے کہ بیوقوفوں کے ساتھ جا کر کھیلے۔ یہ ظریف و بادفا بیوقوف گو نرل کے روبرو سخت کلامیاں کرتا۔ اُسکی توہین کے اشعار پڑھتا۔ اور ایسے تلخ و ناگوار فقروں میں اپنی ظرافت و تسخر کا اظہار کرتا کہ گونرل کو اُس سے سخت صدمہ پہونچتا۔ کبھی کہتا کہ بھاڑی کی چڑیوں کی سی کیفیت بادشاہ کی ہے جو کوئل کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور بڑے ہوتے پر اُنکے رنج و غم میں سر دھنتی ہیں۔ گدھا بھی جانتا ہے کہ گاڑی کھینچنا گھوڑے ہی کا کام ہے۔ (یعنی بادشاہ کے ہوتے ہوئے اُسکی لڑکیوں کو سلطنت نچاہیے) بادشاہ کیا ہمیشہ جینا ہی رہیگا چند روز کا اور مہمان ہے۔ ان بیباکیوں پر وہ ایک یا دو مرتبہ کوڑوں سے دھمکایا بھی گیا مگر وہ کب سننے والا تھا۔

اب تک یہ سب التفاتی و بے تعرضی اُس کم فہم و عاشق باپ کے مقابلے میں اُسکی نالائق لڑکی کی طرف سے دوبدو ظاہر ہوئی تھی۔ مگر ایک دن بڑی لڑکی نے صاف صاف باپ کے منہ پر کہدیا۔ کہ آپ کا یوں قیام کرنا کہ آپ کے ساتھ سو سوار اور ان کی بھیڑ رہے ہمیں پسند نہیں کرتی میرے نزدیک یہ بالکل بے فائدہ و فضول خرچی ہے۔ میرے مکان پر آپ ہی دھوم دھام و کھانا پینا بہت ہے یہ کیا ضرور ہے

کہ آپ کے ساتھ الگ سامان رہے۔ مین التجا کرتی ہون کہ اُنکی تعداد گھٹا دیجیے بجز آپ اور آپ کے ہم عمر دو ایک آدمیون کے اور کوئی نہ رہے۔

تیر پہلے متحیر ہوا کہ مین آنکھون سے کیا دیکھتا کانون سے کیا سنتا ہون۔

اِین - یہ وہی لڑکی ہے جسکے لیے تاج شاہی تک دیدینے مین بھی مین نے تامل نہ کیا۔ اور یہ میرے ہمراہیون کو اور میری چھوٹی سی شان حکومت کو بھی نہین دیکھ سکتی اور اس عالم بے پیری کی عزت و اقتدار پر رشک کرتی ہے۔ جب مکرر سہ کرر اُسنے ایسا ہی کہا تو بادشاہ نے افروختہ ہوکر جواب دیا۔ زخمن کمردہ۔ اب معلوم ہوا کہ سلطنت لینے سے پہلے جتنی باتین تھین سب طمع و دغابازی کی تھین۔ بطون کی کیفیت اب معلوم ہوتی ہے میرے ساتھ جو سوار آدمی ہین وہ سب کے سب مہذب و شائستہ ہین۔ اور اپنے کام سے کام رکھتے ہین۔ شور و غل دھوم دھام ہرگز اُنکا شیوہ نہین ایسی صورت مین تیرا یہ کہنا کہ میرے مکان پر آپ ہی دھوم دھام و کھانا پینا بہت ہے بالکل نارواو سراسر بے معنی ہے۔ اسکے بعد گھوڑون کے تیار کرنے کا حکم دیا کہ مع سو سوارون کے دوسری لڑکی رگن کے گھر اُٹھ چلے۔ اور کہا کہ یہ خیثہ ایسی سنگ دل و بیوفا ہے اور ایسی ظفرین ایذا رسان ہے کہ دریا بُھتنی اسمین سے لاکھ درجہ بہتر ہوگی۔ اور چلتے وقت اُسے اسطرح کوسا کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اور بعد دعا کی کہ خدایا اسکے کوئی اولاد نہو اور ہو بھی تو وہ بھی اُسے اسیطرح ذلیل اور خوار کرے جسطرح اُسنے مجھے کر رکھا ہے۔ تا اسے معلوم ہوجائے کہ ناشکری اولاد کا ہونا نہ ہونا ان مین سے کسقدر زیادہ تر و ایذا رسان ہوتا ہے۔ گونرل کے شوہر نواب النبی نے بادشاہ سے عرض کی کہ خداوند والا کے نزدیک اس خصوص مین اگر کوئی میرا قصور ہو تو معاف فرمائین لیر نے اسپر کچھ خیال نہ کیا اور حالت غضب مین گھوڑون کے پہنچنے کی جلدی کرتا رہا۔ حتی کہ سوار ہوکر مع اپنے ساتھیون کے رگن

اپنی دوسری لڑکی کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ بادشاہ نے اپنے دل مین سوچا کہ دیکھو گونرل کی ایک چھوٹی سی خطا پر مجھے کیسا ملال آگیا۔ کچھ ہی ہو مگر اسکی اور بہنون نے کبھی ایسے کلمات نہ کہے تھے۔ اور سوچ کر رونے لگا۔ پھر اپنے رونے پر بادشاہ کو شرم آئی کہ گونرل کو مجھپر یہ اقتدار کہ اسکے ہاتھون مجھے رونا پڑا۔

رگن مع اپنے شوہر کے محل مین بیٹھی شان و شوکت سے کچہری کر رہی تھی کہ لیر کا ایک خط اس مضمون کا کہ بادشاہ مع اپنے ساتھیون کے رگن کے گھر آتا ہے رگن کو مستعد و منتظر رہنا چاہیے لیے ہوئے ساس وہان پہونچا۔ ساس سے پہلے گونرل کی چٹھی اسکے پاس روانہ ہو چکی تھی جسمین بادشاہ کی سرکشی و کم فہمی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ ان سو سوارون کو جنمین بادشاہ ساتھ لیے جاتا ہے ہرگز اپنے مکان مین جگہ نہ دینا۔ یہ نامہ برساس کے ساتھ ہی وہان پہونچا۔ ملنے پر ساس نے پہچانا کہ یہ گونرل کا وہی نوکر ہے جسے بادشاہ سامنے گستاخی کرنے پر اسنے ایک مرتبہ خوب ٹھونکا تھا۔ اور تعجب کو لگا کہ اسکے آنے مین کچھ نہ کچھ بھید ضرور ہے دل مین کڑھا اور بے اختیار اس سے لڑنے کو اسکا جی چاہا۔ وہ بیچارہ ہان نہین کرتا ہی تھا کہ ازراہ نفسانیت ساس نے اسے مارنا شروع کیا۔ شور و غل کی آواز جو بلند ہوئی تو رگن اور اسکے شوہر کو بھی اسکی اطلاع پہونچی۔ جنھون نے سنکر حکم دیا کہ ساس گو باپ کا آدمی ہے۔ اعزاز و اکرام کا سزاوار ہے۔ مگر ایسی حالت مین بادش اسکے فعل کی یہی ہے کہ مویشی خانہ مین بند کر دیا جاے۔ چنانچہ رگن کے گھر آکر جو چیز بادشاہ نے پہلے دیکھی وہ یہ تھی کہ اسکا وفادار نوکر ساس ایک نہایت ذلیل جگہ بٹھلایا ہوا ہے۔

آنے کے ساتھ یہ شگون بد تو دکھائی دیا ہی تھا۔ اسپر سے طرہ یہ ہوا۔ کہ جب بادشاہ نے رگن اور رگن کے شوہر کے پاس ملنے کے واسطے کہلا بھیجا تو انھون نے یہ جواب دیا کہ ہم سب رات بھر کے سفر کے تھکے ہوے ہین اسوقت ملاقات نہین کر سکتے

اسپر بادشاہ نے جھلا کر کہا جیسا کہ مین اسی وقت ملنا چاہتا ہون۔ جسے سنکر وہ مجبوری بادشاہ کے سلام کو آئے اور ساتھ اپنے گونرل کو بھی لیتے آئے جو پہلے سے اپنے باپ کی شکایت کرنے اور انھین اسکے مقابلے مین برانگیختہ کرنے کو وہان موجود تھی۔

گونرل کو دیکھکر بادشاہ بہت پریشان ہوا اور پھر اسکا رگن کا ہاتھ پکڑ کر ٹہلانا تو نمک پر جراحت کا لطف دکھا گیا۔ وہ افسردہ خاطری بولا۔ گونرل مجھ ایسے ضعیف باپ کے سفید بالون کا تجھے کچھ تو لحاظ چاہیے۔ رگن نے باپ سے کہا کہ گونرل کے خلاف مرضی کوئی کام کرنا آپ کے لیے نتیجہ نیک پیدا نہین کرسکتا۔ آپ کے ساتھیون کو وہ فضول سمجھتی ہے تو انکے نہ رکھنے مین آپ کا کیا حرج ہے۔ میرے نزدیک قرین صواب یہ ہے کہ انمین سے آدھے آپ برخاست کردین۔ اور گونرل سے اپنی خطائین معاف کرائین۔ وہ بعزت و صلح تمام اسکے مکان پر جسطرح اتنے دنون تک رہ آئے اب بھی رہین۔ کیونکہ بسبب ضعف و پیری کے آپکی عقل و فہم مین فتور آگیا ہے۔ (جیسا کہ عام دستور ہے) اور ایسی حالت مین ان لوگون کی ہدایت پر کام کرنا جنکی عقلین درست ہین آپ کے لیے ضروریات سے ہے۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ جسنے ساری عمر سلطنت کی ہو اسے آخر وقت مین بے دست و پا ہو کر اپنی لڑکی سے کھانے کپڑے کی التجا کرنی کسقدر گرانگذرے گی۔ مین کسی کا دست نگر ہو کر رہنا ہرگز پسند نہین کرتا۔ اور اب اسکے گھر لوٹ کر جانا مجھے ہرگز گوارا نہین۔ مین چاہتا ہون کہ اپنے سوارون سمیت تمھارے ہی گھر مین رہون کیونکہ تمھاری سعادتمندی سے مجھے امید ہے کہ میرا نصف سلطنت کا عطا کرنا بڑی بن کیطرح تمھین بھول نہ گیا ہوگا۔ تمھارے آنکھون مین درد و مروت پاتا ہون۔ گونرل کی طرح بے رحم و بے وفا نہین ہین۔ اور پھر کہا آدھے نوکرون کو برطرف کرکے گونرل کے گھر جانا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین شاہ فرانس کے پاس چلا جاؤن (جسنے باطمع ملکیت میری

میری لڑکی سے بیاہ کیا ہے، اور اپنی اوقات بسری کو کچھ وظیفہ مقرر کرالون۔
بادشاہ کی غلطی تھی کہ وہ بہ نسبت بڑی لڑکی گونرل کے جسکی چشت باطنی کا اب اُسے یقین ہوگیا تھا۔ رگن کو سعادتمند و رحیم دل تصوّر کرتا تھا۔ کیونکہ اُسکی باتون سے ایسا معلوم ہوا کہ کج خلقی مین وہ بڑی بہن سے بھی سبقت لیجایا چاہتی ہے۔ چنانچہ اُسنے کہا کہ میرے نزدیک اب بادشاہ کو کوئی جاے شکایت نہین۔ پچاس نوکر جو اُنکے واسطے تجویز کیے جاتے ہین اُنکی خدمت کو بہت ہین۔ حتیٰ کہ اگر اُنکے بھی آدھے کر دیے جائین اور صرف پچیس رہجائین تو بھی کفایت کرینگے۔ گونرل کی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ نے ازراہ طنز کہا کہ رگن کی افراط محبت نے پچاس کی جگہ پچیس مناسب سمجھے۔ تمکو کہ اُنسے دوچند اُلفت ہے چاہیے کہ اسکا نصف ہی انسب سمجھو۔ گونرل نے کہا یہ تو مین نہین جانتی کہ پچیس مناسب ہین یا تیس یا پانچ۔ ہان اسقدر البتہ جانتی ہون کہ میرے اور میری بہن کے ذاتی نوکر چاکر آپ کی خدمت کے لیے کافی ہین۔ الگ نوکر رکھنے کی آپ کو کچھ احتیاج نہین۔ غرضکہ سُیطرح اُن بد ذات لڑکیون نے کہ گویا وہ ٹھان کر آئی تھین کہ مہربان باپ کے ساتھ بیرحمی و بیوفائی مین ایک دوسرے پر سبقت لیجائے یہ چاہا کہ رفتہ رفتہ اُسکے سوارون کو اور اُسکے اعزاز کو جو ایک نمونہ سلطنت تھا اور جسکو اُسنے صرف اِس غرض سے نگاہ رکھا تھا کہ معلوم ہوتا رہے کہ یہ بھی کبھی کا بادشاہ تھا۔ بالکل مٹا دین۔ بادشاہ نے اُن سوارون کو خوش طبعی کے لیے نہ رکھا تھا۔ ادنیٰ سے اعلیٰ تک اِسبات کو سمجھ سکتے ہین۔ کہ جسنے ساری عمر لاکھون پر حکومت کی ہو۔ اگر اخیری وقت مین چند آدمی بھی اُسکے زیر حکم و اطاعت نہ رہینگے تو اُسپر کیا گذریگی۔ لیکن جب اِن لڑکیون نے ناشکری و بیمروتی کو راہ دیا اور اُسکے نوکرون کا بار اُٹھانے سے انکار کیا۔ تو بادشاہ کو جتنا اُن نوکرون کے نہونے سے صدمہ ہوتا اُس سے کہین زیادہ اِس انکار سے ہوا جسے اُسنے خاص اپنی لڑکیون کے مُنھ سے اپنے کانون سُنا۔ اور دل بیحد

کچھ ایسی چوٹ سی معلوم ہوئی کہ مسوس کر رہگیا۔ اپنا بے دست و پا ہوجانا لڑکیون سے متحکی ناشکری کا ظاہر ہونا اپنا بیوقوف و نادان بنکر سلطنت کھونا۔ یہ سب باتین ایک عالم یاس اُسکے سامنے اسطرح آموجود ہوئین کہ وہ متحیر اور اُسکی عقل پریشان ہوگئی۔ افسوس کہ بادشاہ کو اپنی لڑکیون کے حالات آیندہ نہ معلوم ہوسکے کہ آگے چل کر لڑکیون نے اپنے عمل کی پاداش کیونکر پائی۔ کیا کیا ذلتین اور خرابیان اُنھون نے اُٹھائین۔ کیونکر وہ عالم مین ضرب المثل اور اُنکی حالتین لوگون کی تنبیہ کی سبب ہوئین ورنہ کچھ تو اُسکی تسلی ہوتی۔

بادشاہ اُسی فکر و غم مین جسکا علاج اُسکی بیکسی و ناچاری سے ممکن نہ تھا بیٹھا سوچ رہا تھا کہ رات ہوگئی اور زور شور سے مینھ برسنا شروع ہوا۔ رعد و برق بھی اپنی اپنی تیزی دکھلانے لگے۔ جب اُسنے دیکھا کہ لڑکیان ابتک اُن سوارون کے رکھنے کی روادار نہین ہوتین تو اُسنے گھوڑے منگوائے۔ اور اُن نامہربان لڑکیون کے پاس ٹھہرنے سے برق و باران مین سفر کرنا بہتر سمجھا۔ اُن لڑکیون نے یہ کہکر۔ کہ خود رائے اپنی خودرائی و حماقت سے جو تکلیف اُٹھائے وہ اُسکے عمل کی پوری پاداش ہے۔ اُسے باہر جانے دیا۔ اور پھر دونون کیواڑ بھیڑ لئے۔

ہرچند کہ ہوا تند اور برق و باران کا زور تھا۔ مگر بڑے میان چل کھڑے ہوے کیونکہ اُس حالت مین چلنا لڑکیون کے پاس بیٹھکر اُنکی نامہربانیون کے دیکھنے سے کہین اچھا تھا۔ چنانچہ کئی میل بعد ایک جھاڑی نظر آئی جہان اُس شب تیرہ و تار مین ایک درخت تلے بیٹھکر اُس طوفان سے کسیقدر بادشاہ کو نجات ملی۔ مگر رعد کی کڑک ہوا کی سن سناہٹ نے پھر بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ بادشاہ ہوا کی طرف مخاطب ہوکر بولا۔ یا تو زمین کو اُڑا کر سمندر مین ڈال دنیا یا موجون کو اُٹھاکر ساری زمین تہ آب کر دنیا۔ جسمین انسان سی بیوفا خلقت کا کچھ بھی نشان باقی نہ رہجائے۔

اُسوقت بیچارے بیوقوف کے اور کوئی بادشاہ کے ساتھ نہ تھا جسنے اس حالت مین بھی بادشاہ کا ساتھ نچھوڑا اور اپنے سخراپن سے ایسا معلوم ہوتا گویا بدقسمتی کو بھی ہنسی مین اُڑایا چاہتا ہے۔ اور کہتا کہ بڑی ہی اندھیری رات ہے اسمین بھلا کوئی کیسے سفر کرسکتا ہے بہتر ہے کہ بادشاہ لوٹ چلے اور لڑکیون سے امن کا خواہان ہو۔ ورنہ یہ رات تو ایسی ہے کہ عورتون کی نخوت بھی اِس سے ٹوٹ جائے اور یہ نہ سمجھا کہ باد و باران کا ستایا اگر ذری سی بھی عقل رکھتا ہو تو اُسے ضرور ہے کہ اپنی تقدیر پر شاکر رہے گو اُسکی تقدیر ہر روز مینھ کیون نہ برسائے۔

ٹوعوندستا کھوجتا اُسکا وفادار قدیم امیر کینٹ بھی آن ملا جو برابر بادشاہ کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ مگر چونکہ اُسنے اپنے کو ساس مشہور کر رکھا تھا۔ اسلیے بادشاہ کو کبھی خیال نہ آیا کہ یہ امیر کینٹ ہے۔ اور تاسّف کرکے کہا کہ ایسی اندھیری رات اور آپ یہان رات کے پسند کرنے والے جانور بھی اِس اندھیرے نکل نہین سکتے۔ تمام ذرندے اِس طوفان سے چھپے ہوے گھرون مین بیٹھے ہین۔ اِنسان کی سی ضعیف البنیان خلقت کیونکر اِس خوف وخطر کی برداشت کرسکتی ہے۔ بادشاہ نے بتکلف اسکا جواب دیا کہ مبتلاے مرض مہلک چھوٹی چھوٹی بیماریون کو کب خیال مین لاتا ہے۔ نازونزاکت اُسوقت تک کچھ بھلی معلوم ہوتی ہے کہ دلکو چین ہو۔ آزردہ دلون کو سوا اسے اِس تکلیف وصدمے کے جو اندر ہی اندر اُنکا دل دکھاتا ہے اور کسی چیز کی بُرائی بھلائی کا امتیاز نہین رہتا۔ اور پھر اپنی لڑکیون کا شکوہ کرنے لگا۔ کہ یہ وہ بات ہے کہ کسی کے مُنھ مین کوئی لقمہ ڈالے اور وہ دانت سے کاٹ لے۔ ماں باپ آب ودانہ مُہیا کرنے مین ہاتھ کی طرح ہوتے ہین۔ اِنکا ستانا اور کھلانے والے کے ہاتھ مین دانت سے کاٹ لینا دونون یکسان ہین۔

دیر تک وہ وفادار ساس بہ منّت وسماجت بادشاہ سے کہتا رہا کہ باین باد و باران آپ میدان مین نہ ٹھہریے۔ آبادی کی طرف عنان عزیمت منعطف کیجیے مگر بادشاہ نے

نہ سنا۔ جب دیکھا کہ بادشاہ نہین مانتا تو کہا اچھا اُس جھوپڑے مین چلیے پاس ہی ہے۔ اور وہین پناہ لیجیے۔ اسبات کے دیکھنے کے لیے کہ آیا قابل ٹھہرنے کے ہے یا نہین اول بیوقوف اُسمین داخل ہوا اور پھر اُسنے پاؤن بانپتا کانپتا بحالت اضطرار یہ کہتا ہوا باہر نکلا۔ کہ کوئی بھتنا بیٹھا ہے۔ جو بعد دریافت معلوم ہوا کہ کوئی غریب الوطن گدا گر بخوف طوفان آکر پناہ گزین ہوا ہے۔ جسکی ہیئت کذائی و بربراہٹ سے اس بیوقوف کو بھتنے کا گمان ہوا۔ بغور سنا تو وہ بک رہا تھا کہ گدا گر جو دیوانے ہین یا اپنے سے دیوانہ بنے ہین۔ اُنکے لیے رحم دلون سے خیرات وزکوۃ حاصل کرنے کو بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ بحالت افلاس و بیچارگی ہر جگہ دستگیری کی درخواست کرتے پھرین۔ جہان دیکھین کہ کوئی دست گیری مین تامل کرتا ہے تو اُسکے در کے سامنے بیٹھکر سوئی یا برچھی کی نوک یا اور کوئی نوک دار شے اپنے ہاتھ مین چبھو لین جس سے تمام خون آلود ہو جائے۔ اور اُسی حالت مین کچھ دعائین اور جذب کی سی کیفیت پیدا کرکے کچھ گالیان بکنی شروع کرین تو اس حکمت عملی سے کچھ نہ کچھ لے ہی مرینگے۔ اس فقر کی وضع و ڈھنگ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھی اسی طور سے کما کھاتا ہے۔ بادشاہ نے اُسے اُس حالت مین دیکھ کر کہ بجز ایک پھٹی کملی کے جو اُسکی پیٹھ پر پڑی تھی اور کوئی شے اُسکے تن عریانی کی ڈھانکنے والی نہین۔ کہا عجب نہین یہ کوئی غریب باپ ہو کہ سارا مال واسباب اپنی لڑکیون کو دے آپ یون خانہ بدوش بن بیٹھا ہے کیونکہ اُسکی لڑکیون کی ناشکری و سنگ دلی نے اُسے لڑکیون کی طرف سے ایسا بدظن بنا رکھا تھا کہ بجز لڑکیون کی بے رحمی کے اور کوئی شے اُسکے نزدیک ایسی ذلیل حالت کو نہین پہونچا سکتی تھی۔

بادشاہ کی اس گفتگو سے اور نیز ایسی ہی اور بھی چند باولی باتون سے ساس کو ثابت ہوا کہ بادشاہ کا مزاج درست نہین ہے۔ لڑکیون نے بیوفائی و سنگ دلی کے صدمے دے دے آخر دیوانہ ہی بنا کے چھوڑا۔ اُسوقت وفاشعار امیکینٹ کی نمک حلالی

ایسی خیرخواہی و وفاداری پر اُسے آمادہ کیا۔ اور ایسے بڑے کام کی طرف اُسے رغبت دلائی جو کبھی اُسنے نہ کیا تھا۔ یعنی دن نکلتے نکلتے بادشاہ کو وہ مع چند خیرخواہان کے محل ڈاوٹر کی طرف جہان اور بھی بہت سے خیرخواہان دولت رہتے تھے لیچلا۔ اور وہان پہونچکر اُسنے بادشاہ کو چھوڑ خود جہاز پر سوار ہو فرانس کا راستہ پکڑا اور بعجلت تمام کورڈیلیہ کے پاس جا باپ کی حالت بیچارگی ایسی دل سوزی کے ساتھ بیان کی اور بہنوں کے جور و ظلم کا ایسے بڑے طور سے اظہار کیا۔ کہ سُننے کے ساتھ ہی وہ نیک و رحم دل لڑکی بچشم اشکبار اپنے شوہر کے پاس گئی اور انگلینڈ جانے کی رخصت اور بقدر ضرورت فوج ساتھ لیجانے کی اجازت چاہی کہ جاکر اپنے باپ کو وہان کے تخت پر بٹھا آئے۔ چنانچہ اُسکے شوہر نے اوسکی عرض قبول کی اور ایک فوج کثیر ساتھ لیے وہ ڈاوٹر مین آن موجود ہوئی۔

ساس جب فرانس کی طرف چلنے لگا تھا چند محافظ مقرر کر دیے تھے کہ بادشاہ کے جوش وحشت مین اُسکی خبر لیتے رہین۔ ایک دن بادشاہ نے موقع پاکر میدان کا راستہ لیا اور ایک تاج گھاس کا بناکر سر پر رکھا۔ بحالت یاس و بیچارگی گھاس کا تاج سر پر رکھے جوش وحشت مین روز بروز گاتا ہُوا میدان مین قلاچین بھر رہا تھا کہ کورڈیلیہ مع اپنے ساتھیون کے وہان پہونچی۔ اور ولولۂ شوق مین دوڑکر چاہتی تھی کہ باپ سے لپٹ جائے کہ ایک طبیب نے روکا اور کہا کہ جبتک مین ایک بوٹی کھلاکر بیہوش و حواس درست نکردون آپ پاس نجائیے۔ چنانچہ اُس طبیب عاقل کی دوا سے جسے کورڈیلیہ نے بہت کچھ زر و جواہر دینے کا وعدہ کیا۔ تھوڑی ہی دیر مین بادشاہ حالتِ اصلی پر آگیا۔ اُسکے بعد کورڈیلیہ نے جاکر اُس سے ملاقات کی جسکے دیکھنے سے اُسپر عجب ایک حالت طاری ہوگئی۔ باپ بیٹی کی ملاقات عجب کیفیت دکھا رہی تھی۔ اُس بیچارے باپ کو اپنی لڑکی کے دیکھنے سے کچھ تو خوشی حاصل ہوئی اور کچھ شرمندگی کہ یہ وہ لڑکی ہے جسے مین نے ایک

تھوڑے سے قصور پر اور وہ بھی کچھ قصور نہین بلکہ اپنے ہی سمجھ کے پھیر پر گھر سے نکال دیا تھا اور یہ میرے ساتھ کسطرح مہربانی سے پیش آتی ہے - اُن دونون متضاد باتون سے پھر اُسکے حواس مین فرق آگیا کہ دماغ کی بیدستی اچھی طرح رفع نہوئی تھی - اور بہ دیر اُسنے سمجھا کہ مین کون ہون - اور یہ جنے میرے پیر پکڑے اور لطف و احسان کی باتین بیٹھی کر رہی ہی کون ہے - اور پھر اپنے پاس والون سے کہا کہ اگر مین نے اپنی پیاری لڑکی کورڈیلا کو بہ دیر پہچانا تو کوئی ہنسی کا مقام نہین - اور سر جھکا کر باتون باتون کے لیے اپنی پیاری لڑکی سے معافی چاہی - کورڈیلا اپنے باپ کی معافی چاہنے پر شرما گئی اور جواب دیا - کہ آپ کو میرے مقابلے مین معافی چاہنی یا شرم کرنی نازیبا ہے - اسوقت جو کچھ مین نے کیا - فرض عین ادا کیا - مین وہی کورڈیلا ہون جسنے بہ دل آپ کے لطف و عاطفت مین پرورش پائی - کوئی غیر نہین - اور پھر قدمون سے گر کر کہا - بہنون کے دیے ہوئے غم کو آپ دل سے نکال ڈالیے - چہرہ بشاش کیجیے - بیشک بہنون نے بڑی اعتنائی کی - آپ کے سفید بالون کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا - اور ایسی آفت مین گھر سے نکال دیا - کہ دشمن کا کتا بھی اسوقت اُنکے پاس ہوتا - اور کاٹ کھاتا - جب بھی بغیر ہوا تھے - بدن سینکے وہ باہر نجاتا - اور پھر اپنے فرانس سے آنے کی کیفیت - پشت پناہی کو فوج لانے کی حالت ابتدا سے کہ شنائی بادشاہ نے اپنی خطاہاے ماسبق کی بابت معافی چاہی اور یہ کہا کہ مین اب بڈھا اور مجنون ہوگیا مجھے یہ بھی یاد نہ رہا کہ مین نے کیا کیا - ہان اتنا البتہ جانتا ہون کہ میرے ساتھ محبت نہ رکھنے کے وجوہ بہ نسبت اور لڑکیون کے تمھارے پاس زیادہ ہین - کورڈیلا نے یہ سنکر کہا آپ کے ساتھ محبت نکرنے کے وجوہ نہ میرے پاس ہین نہ میری اور بہنون پاس

اب اس ضعیف بادشاہ کو اسکی لڑکی کورڈیلا کی حفاظت مین ہم یہین چھوڑتے ہین جسنے بہ امداد طبیب رفتہ رفتہ اسکی عقل و ہوش کو اچھی طرح درست کیا - اور دو کلمے اُن سنگ دل لڑکیون کے حال مین تحریر کرتے ہین -

جب اُن خبیثوں نے باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسی ایسی بُری حرامیانہ دغابازیاں کیں تو بھلا شوہر کے ساتھ کب وفادار رہنے والی تھیں۔ تھوڑے دن ہی نہ گذرنے پائے تھے کہ دونوں نے اپنے شوہروں سے رشتۂ اُلفت توڑ کھلے خزانہ ایک دوسرے آدمی سے سلسلۂ موانست قائم کیا۔ اور لطف یہ کہ ایک ہی شخص اڈمنڈ پر دونوں کی طبیعت آئی یہ اڈمنڈ گلوسٹر کے امیر سابق کا بیٹا تھا۔ اور یہ دغابازی اپنے بھائی اڈگر حق دار ریاست کو مجرم الارث کرکے بغضب آپ امیر بن بیٹھا۔ گونرل اور رگن کو یہ جوڑا خوب ہاتھ لگا یعنے جیسی وہ خود تھیں ویسا ہی دغاباز و بدذات یار بھی ملا۔ اتفاقاً اُنھیں دونوں رگن کا شوہر نواب گورنوں فوت کر گیا۔ اور رگن اڈمنڈ سے نکاح کرنے کو آمادہ ہوئی گونرل کی آتش رشک مشتعل ہوئی کیونکہ اڈمنڈ نے جسطرح رگن سے نکاح کا وعدہ کیا اُسی طرح گونرل کی محبت کا بھی دم بھرتا تھا۔ گونرل کو اُس وقت سوائے اِسکے کچھ نہ سوجھی کہ اُسنے زہر دیکر رگن کا کام تمام کیا۔ جب نواب البنی کو اِس واقعہ کی خبر ہوئی تو اُسنے گونرل کو محبس میں قید کیا۔ گونرل نے اپنے قید ہو جانے سے زیادہ اِس خیال سے کہ جُرم وقید کی خبر اڈمنڈ کو ضرور پہنچیگی۔ بحالت غصّہ و مایوسی اپنا کام بھی تمام کیا۔ غرضکہ عدل داوری نے اُن بدذات لڑکیوں سے اِسطرح انتقام لیا۔ لوگوں نے جب یہ معاملہ سُنا۔ تو جتنا تعجب اُنھیں اُن کم بختوں کے عمل بد کی سزا دیکھنے پر ہوا۔ اُتنا ہی تعجب عالم بالا کی اُس چھپی ہوئی کارروائی پر ہوا۔ جسنے اُس ذی فہم لڑکی کی بردباری کہ اُسے لوگ اول اول بیوقوفی پر محمول کرتے تھے۔ اچھا نتیجہ دکھایا۔ اور حسن انجام کو پہونچایا۔ ایک کورڈیلا کا انجام یوں بخیر ہوا۔ ورنہ حق تو یہ ہے کہ دُنیا میں دیانت و صفائی کو مرصل الے المقصود ہوتے بہت ہی کم دیکھا۔ اڈمنڈ کے پیچھے گونرل اور رگن کا جو حال ہُوا وہ تو معلوم ہی ہُوا۔ اب اڈمنڈ کا حال سُنئے کہ یہ بسبب اپنی بدذاتی و بلند حوصلگی کے کہ تنہا سارے انگلینڈ میں مستقل

سلطنت قایم کرکے رہنا چاہتا تھا کورڈیلا کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر مارا گیا۔ اسکے بعد کورڈیلا بھی کچھ بہت دنون تک نہ رہی اور عالم شباب ہی مین ملک جاودانی کا راستہ پکڑا مگر اپنے جیتے جی حقوق پدری کے پورے پورے طور سے ادا کرنے مین اپنا نام کرتی گئی۔ وہ بڈھا باپ بھی اپنی مہربان و پیاری لڑکی کے مرنے پر کچھ بہت دنون نہ جیا۔

اُس نیکبخت امیر کینٹ نے جو اُن لڑکیون کی ابتدا رنج خلقی سے بادشاہ کی وفات تک بادشاہ کے ساتھ ہی رہا۔ بادشاہ کی وفات سے چند روز قبل چاہا کہ بادشاہ کو پھیر دے کہ آپ کا وفادار نوکر ساس جو ہمیشہ آپ کی خیرخواہی و جان نثاری مین کمربستہ رہتا ہے۔ امیر کینٹ ہے مگر ساس کی بات اُسکے دلنشین نہین ہوئی اور کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ساس اور امیر کینٹ دونون ایک ہی ہوجائین اور امیر کینٹ نے بھی خیال کیا کہ اب اسوقت کون اُسکی توضیح و تشریح کی وقت اُٹھائے اور اُسکے مرنے کے تھوڑے ہی دنون پیچھے اُس وفادار ساس نے بھی جو اُسکے رنج و غم مین ساتھ دیا کرتا تھا ملک عدم کی راہ لی۔

یہان یہ بیان کرنا کہ عدل کردگاری نے غاصب ریاست اڈمنڈ کو اُسکے عمل کے بدلے کیسا جلد اُسکے بھائی حق دار ریاست کی بغل مین جا سُلایا۔ اور کیونکر گونرل کے شوہر نواب البنی کی طرف جسکو کورڈیلا کے مرنے مین کچھ تعلق نہ تھا اور جسنے اپنی بی بی کو کبھی باپ کے مقابلے مین گستاخی و ناشکری کرنے کی ترغیب نہ دی تھی سلطنت انگلینڈ کی آیر کے مرنے پر منتقل ہوئی۔ غیر ضروری سمجھکر قلم انداز کیا جاتا ہے۔ لیر اور اُسکی تینون لڑکیان تو مرگئین مگر اُنکے معاملات و تذکرے ابتک زبان زد خلایق ہین فقط

یہ خاتون کو مکافضل خلاق مین ن
یہ انگریزی مخلص جلیس نام سکیدیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا تیسرا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے دوسوم یہ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب مخلص یا کوئی وکیل منصفی ہلگاؤن
ضلع گورکھپور نے بیمار مطبع اودھ اخبار مجاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور واقع کانپور مین حسن زیبائی چھپا

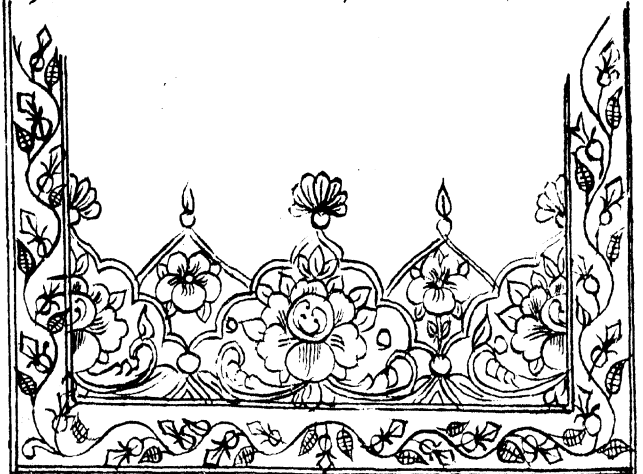

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Othello
Venice
Brabantio
Desdemona

وینس کے ایک امیر بری من ٹیو کی ایک خوبصورت لڑکی ڈس ڈیمونا نامے تھی رجسکی نیک خصلتی و بلند حوصلگی پر وینس کے بہت سے امرا فریفتہ و دارفتہ تھے لیکن اُسکے ہمقوم و ہمرنگ امرا مین سے ایک بھی اُسکی نظرون مین نہ جنچا - کیونکہ چہرے کی صفائی سے وہ دل کی صفائی کو مقدم جانتی تھی - اور یہ جاننا نظر بہ تقلید نہ تھا بلکہ اُسکی دلی تمنا تھی کہ ہمیشہ نیک دل و پاک طینت والے اُسکے پاس رہا کرین - چنانچہ محض دل کی صفائی پر خیال کرکے ایک سیہ فام زنگی کو (جسے اُسکا باپ بہت مانتا تھا اور اکثر اپنے گھر ساتھ لایا کرتا تھا) اُسنے اپنے نکاح کے لیے پسند کیا -

ڈس ڈیمونا اُس زنگی کے ناقابل پسند ہونے مین قابل الزام تو تھی کیونکہ آدھی تو گو ایک سیاہ و بدصورت شخص تھا مگر باعتبار اپنے اوصاف حمیدہ کے بڑی بڑی گھر والی عورتون کی صحبت کے لائق تھا - آدھی تو ایک شجاع سپاہی تھا جسنے ایک مرتبہ ترکون اور وینس والون کی لڑائی مین بمقابلہ ترکون کے ایسے ایسے کارہاے نمایان کیے تھے

کہ گورنمنٹ وینس نے اُسی دفعہ ایک ادنیٰ سپاہی سے جنرل فوج کا بنا دیا تھا غرضکہ یہ شخص تھا جسکے دم سے وہان کے شاہ کو بڑی تقویت رہتی تھی اور وہان کی گورنمنٹ کو اُسکی ذات پر بہت کچھ بھروسا تھا۔

اوتھی لو نے بڑے بڑے سفر کیے تھے۔ ڈس ڈیمونا (جیسا کہ عورتون کا دستور ہی) اُسکی سرگذشت سفری سُننے کی بڑی مشتاق تھی کہ ابتدا عمر سے کیا کیا واقعے اُسپر گذرے کتنی لڑائیون مین اُسے شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ کن کن وسیلون سے دشمنون کے حملے اور محاصرے سے اُسنے نجات پائی۔ بری و بحری سفرون مین کن کن بلاؤن مین مبتلا ہوا و گھاٹیون کی فتح و تو پون کی لڑائی مین کیا کیا حکمتین کرتا تھا۔ کیونکہ ایک بار ایسے دشمنون کے ہاتھ لگ گیا تھا جنھون نے غلام بنا کر اُسے فروخت کیا۔ اور پھر چھوٹا تو کیونکر چھوٹا۔ سوا اُسکے اور بہت سے عجائب و غرائب جو غیر ملکون مین جاکر اُسنے دیکھے تھے وہ سُننا چاہتی تھی وسیع میدانون کے حالات۔ حیرت انگیز غارون کی کیفیت معدنیات و چٹانون کی حیرت افزا باتین۔ کوہستان فلک شکوہ کی دلچسپ حکایتین سُننے کو اُسکا جی بہت چاہتا تھا۔ جانوران جنگلی۔ مردمان صحرائی۔ درندگان بیابانی کے تذکرے سُننے کی بڑی تمنا رکھتی تھی۔ باشندگان افریقہ مین سے کسی خاص قطعہ کے رہنے والے ایسے ہین جنکے سر دونون مونڈھون مین ہوا کرتے ہین۔ اور گردن نام کو بھی نہین ہوتی ایسے عجیب الخلقت نوع انسانی کے حیرت افزا حالات کے سُننے کی بہت ہی شائق تھی اوتھی لو جب کبھی اپنے حالات بیان کرنے لگتا تو وہ بیٹھکر بڑے غور سے سُنتی اور اگر کسی گھر کے کام کو بلائی بھی جاتی تو فوراً اُسے انجام دیکر وہین آن بیٹھتی۔ ایک وقت موقع پاکر ڈس ڈیمونا نے اوتھی لو سے التجا کی کہ ایک دن اپنی پوری کیفیت سفر و حضر از ابتدا تا انتہا (جسمین سے گو مین بہت کچھ سُن چکی ہون مگر غالباً پوری کیفیت سے اُسے کوئی نسبت نہو) مجھے کہ سناؤ۔ اوتھی لو نے تعمیل ارشاد مین کچھ تامل نہ کیا اور اپنے

مصائب سفری کی رام کہانی سُناکر ڈس ڈیمونا کو خوب رُلایا۔

سرگذشت کے ختم ہونے پر اُسکے مصائب و تکالیف پر ڈس ڈیمونا نے بڑا افسوس کیا اور قسم کھاکر کہا کہ بیشک تمھاری سرگذشت واقعات حیرت افزا و حالات دردانگیز و قابل ترحم سے بھری ہوئی ہے۔ پہلے تو فقط مجکو اُسکے سُننے کی خواہش تھی اور اب سنانیوالی کی خواہش پیدا ہوئی۔ اگر تم سا بہادر انسان کہین میرے ہاتھ لگ جاتا تو کیا خوب تھا۔ کسی اپنے دوست کو جسے مجھے بھی محبت ہو تم یہ کہانی سکھاکر اور اپنا لہجہ گفتگو بتاکر میرے ساتھ نکاح کرنے کی اُسے ترغیب دو تو مین تمھاری کمال مشکور ہونگی ان کنایون سے (کہ بہ سبب شرم و لحاظ کے وہ کھُل کر نہ کہسکی کہ اُسکا کیا مطلب ہے مگر بخوش اسلوبی تمام شرم آمیز باتون مین اپنی دلی محبت و تمنا کا اظہار کرگئی) اوتھی لو کو اسبات کا یقین ہوگیا کہ ڈس ڈیمونا میرے ساتھ محبت رکھتی تھی کیونکہ اب اس سے زیادہ کھُل کر کیا کہہ سکتی تھی۔ اور انداز سے اُسے معلوم ہوا کہ ڈس ڈیمونا اُسوقت کو بہت ہی متنعم سمجھتی تھی۔ اور چاہتی تھی کہ اسوقت نکاح ہوجائے۔

اوتھی لو نہ تو ایسا حسین تھا اور نہ کچھ بہت مال و متاع اُسکے پاس تھا جس سے یہ خیال کیا جاتا کہ بڑی من ٹیو اُسکو اپنی دامادی مین قبول کریگا۔ گو اُسنے اپنی لڑکی کو اسبارے مین خود مختار کر رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ شہر کی لڑکیون کی طرح اپنے برابر والون مین سے یہ بھی کسی کو پسند کریگی۔ لیکن خلاف اُسکی توقع کے ظہور پذیر ہوا کہ اُسکی لڑکی نے ایک زنگی کو اپنے لیے پسند کیا۔ گو وہ سیہ فام تھا مگر اُسکی بہادری و جرأت پر ڈس ڈیمونا اپنا دل و جان نثار کرتی تھی۔ اور اُسکے وہم و خیال پر اُسکی محبت ایسی مستقل ہوگئی تھی کہ بخلاف اقتضاء فطرت اُن نوجوان حسینون کی گوری چٹی رنگت سے جو اُسکے ساتھ نکاح کرنے کی تمنا رکھتے تھے اُسکی سیاہ رنگت اُسے بھلی معلوم ہوتی تھی۔

اُنکے نکاح کی خبر (گو اُنھون نے اُسکا اخفا بہت چاہا) تھوڑے دنون مین طشت از بام

ہوگئی اور شدہ شدہ بری من ٹیو کے کان تک پہونچی جسنے سنکر ایک مجلس مذہبی ترتیب دی اور اُس زنگی پر یہ الزام قائم کرانا چاہا کہ اُسنے قصہ خوانی وفسون گری سے (جیسا کہ اُسکا خیال تھا) ڈس ڈیمونا پر قابو حاصل کرکے اُس سے خفیہ نکاح کرلیا۔ اور مجھے اطلاع تک ندی اور میرے احسانون کا بدلہ اور مسافر نوازیون کا اجر یہی خیال کیا کہ اتنا بڑا کام بلا میری اطلاع کے کرگذرا۔

اتفاقاً انھین دنون مین گورنمنٹ وینس کو اوتھی لو کو لڑائی پر بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گورنمنٹ کے حضور مین مخبرون نے پرچہ گذرانا کہ ترکی جہازون کا ایک بیڑا جزیرۂ سائپرس پر (جو اُسوقت گورنمنٹ وینس کے زیر حکومت تھا) چڑھائی کرنے کو آرہا ہے یہ سنکر گورنمنٹ کو اُسکی محافظت کا خیال ہوا اور اوتھی لو کو وہان تعینات کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ترکون کے مقابلے کو اور جزیرۂ سائپرس کی حفاظت کو یہ کافی ہے۔ اب وہ وقت آن پہونچا کہ اوتھی لو اُس مجلس مین جسکا ذکر ہم اوپر کرچکے ہین طلب کیا گیا۔ اور جواب دہی کے لیے یون کھڑا کیا گیا۔ جیسے کسی حاکم ذی اقتدار کے سامنے کوئی اُمیدوار پرورش یا کسی ایسے جرم کا مجرم کھڑا ہوتا ہے جسکے لیے از روے قانون مجریۂ گورنمنٹ سزاے موت مقرر ہو۔

بیری من ٹیو کی حالت ضعیفی ونیز اب مجلس شوریٰ کا یہ اقتضا تھا کہ بکمال تحمل وسنجیدگی اُس جلسہ مین سوال وجواب ہوتے۔ مگر اس غضب ناک باپ کے غصہ وتند مزاجی نے اُسے نہایت افروختگی کے ساتھ تقریر کرنے پر مجبور کیا۔ اور ایسے ایسے شبہات وقرائن اُسنے اپنے ثبوت دعوی مین پیش کیے کہ اوتھی لو نے سواے اقبال جرم کے اور کوئی مفر نہ دیکھا۔ اور اپنے عشق کی کیفیت ابتدا سے انتہا تک ساری کہ سنائی۔ اُسکی صدق بیانی پر (جس سے از سر تا پا صداقت ٹپکی پڑتی تھی) میر مجلس نواب ڈیوک نے فیصلہ کیا کہ اُسکی خوش بیانی وخوش تقریری ڈس ڈیمونا کو پسند آگئی ہوگی اسلیے اُسنے نکاح کرلیا ہوگا

الفت میں جو سچے طریقے معشوقہ کے متوجہ و رحم دل کرنیکے ہوتے ہیں اُسنے بھی اُنکا برتاؤ کیا ہوگا تم اِس برتاؤ کو جادو سے تعبیر کرو چاہو سحر سے سحر تو نہیں ہاں یہ کہو کہ اُسکی سحر بیانی نے اُسے دلچسپ قصوں سُننے کی طرف ایسا متوجہ کیا کہ قصہ خوانسے بھی اُسکو ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا۔

اوتھی لو کے بیان کی تائید ڈس دیمونا کی تقریر سے بھی ہوئی جسنے کچہری میں آکر پہلے اپنے باپ کی تعلیم و تربیت کا اظہار اور اُسکے احسانات کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُسکے بعد اپنے باپ سے درخواست کی کہ میں چاہتی ہوں کہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنے باپ کے حکم پر مقدم سمجھوں جیسا کہ میں نے اپنی ماں کو دیکھا ہے کہ اپنے شوہر (بری من ٹیو) کی اطاعت کو اپنے باپ کی اطاعت پر مرجح خیال کرتی ہے۔

جب مرد ضعیف نے دیکھا کہ میری کوئی رجحت پیش رفت نہیں جاتی تو اوتھی لو کو قریب بُلایا اور اپنا رنج و الم بہت کچھ ظاہر کر کے کہا کہ حالت مجبوری ہے کہ اپنی لڑکی کو میں تمھیں دے دیتا ہوں۔ اور اگر میرا بس چلتا تو میں کبھی ایسا نہ دیتا۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک ہی لڑکی اُسنے مجھے عنایت کی تھی جسکے ہاتھوں یوں نالاں و گریاں ہونا پڑا۔ میرا دل کہیں ایک اور ہوتی تو ڈس ڈیمونا کا حال دیکھکر خیال کرتا ہوں کہ اُسکے سبب سے بھی مجھے یوں ہی رنج و غم اُٹھانا پڑتا۔ اور پھر کہا کہ تم دونوں کو اختیار ہے جہاں چاہو جاؤ مجھے کوئی واسطہ نہیں۔

جب یہ مرحلے طے ہو لیے تو اوتھی لو جو کھانے پینے کی طرح مصائب سفری اُٹھانے کا بھی عادی ہو رہا تھا جنگ سائپرس کے تہیہ سامان میں مشغول ہوا۔ اور ڈس ڈیمونا نے بھی اپنے شوہر کی عزت و حرمت اگر وہ حالت خطرہ ہی میں کیوں نہ ہو اُس عیش و نشاط پر جسمیں نئے بیاہے لوگ مشغول ہو کر عموماً تضیع اوقات کرتے ہیں مقدم سمجھا اور بخوشی سفر کرنیکی رائے دی۔

اوتھی لو اور اُسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی سائپرس سے یہ خبر آئی کہ ہوا سے تند نے ترکوں کے جہاز کو بالکل ابتر و پریشان کر دیا ہے۔ اِس غیبی امداد کی خبر سُننے سے یکگونہ اطمینان حاصل ہوا اور اُنکے اچانک حملہ آور ہونے کا جو خوف تھا وہ جاتا رہا۔

وہ لڑائی جسکے لیے آوتھی لوگیا تھا ابھی شروع ہونے ہی کو تھی کہ اُسکی پاک دامن عورت
کے مقابلے مین چند دشمنون نے ایسی ایسی افترا پردازیان کین کہ ڈس ڈیمونا کو اُسوقت وہ
اجنبی و بیرون دشمن جسکے مقابلے مین لڑائی ہونے والی تھی کہین اچھے معلوم ہوتے تھے۔
تمام رفقا رزمجی مین کیشیو سے بڑھکر کوئی دوسرا اوتھی لو کا ہوا خواہ و معتمد نہ تھا۔ یہ کیشیو
خندہ پیشانی و نوجوان سپاہی تھا خوش طبعی و شیرین کلامی مین مثل نہین سکتا تھا جو صورتی و
خوش تقریری مین شہرۂ آفاق و عیاشی و عشق بازی مین طاق تھا حتی کہ جب کوئی سن رسیدہ
(قریب قریب جیسا کہ اوتھی لو بھی تھا) کوئی کم سن عورت بیاہ لاتا تو ضرور وہ اُسکی طرف
سے اندیشہ مین رہتا مگر چونکہ اوتھی لو نہایت ہی شریف و خوش نیت آدمی تھا اسلیے اُسنے
اپنے دوست کیشیو کی طرف سے کبھی اپنے دلمین بدگمانی کو جگہ نہ پکڑنے دی۔ دستور ہے
کہ بُرے کامون سے بچنے والے دوسرون کی طرف جلد گمان بد نہین کرتے۔ علاوہ برین
کیشیو اُسکا محرم راز بھی تھا اور ڈس ڈیمونا کے معاملے مین وہی ابتدا ً درمیانی تھا اور اُسی کی
کوشش و پیروی کا یہ نتیجہ تھا کہ ڈس ڈیمونا کی طبیعت اوتھی لو کی طرف مائل ہوگئی تھی۔ اس
ملک کا دستور تھا کہ قبل از نکاح زوج و زوجہ آپس مین تخلیہ کرتے تھے اور ہر طرح دیکھ بھال
ایک دوسرے کو پسند کرتا تھا۔ ایسی حالت مین نہایت ہی خوش تقریر و چرب زبان آدمی کا
کام ہے کہ عورتون پر اپنے عیوب کھلنے نہ دے۔ اور اپنی لسانی سے عورتون کو پھانس لیا کرے
اوتھی لو ایسا لسان و فضول گو نہ تھا جس سے یہ اُمید کبھی کیجا سکتی کہ ڈس ڈیمونا کو اپنی طرف
مائل کر لیگا اسلیے اپنے دوست کیشیو کو کہ اُس فن مین اُسے ایک خاص ملکہ حاصل ہوگیا تھا
ان مدارج کے طے کرنے کے لیے جنکا طے ہوجانا قبل از نکاح ضرورت سے تھا اپنی طرف
سے مختار عام کرکے بھیجا کرتا۔ بوجوہات متذکرۂ صدر اوتھی لو اس خصوص مین لایق الزام
نہ تھا بلکہ یہ نیک طینتی اُسکی صاف باطنی کا ثبوت تھی جس سے اور بھی اُسکی وقعت و عزت کو
زیادہ ہونا چاہیے اور یہ بھی کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔ اگر عصمت و پاک دامنی کے خلاف ہو

کہ ڈس ڈیمونا عادہ اوتھی لو کے کیشیو کو بھی قابل اعتماد اور اپنا راز دار سمجھتی تھی۔ اور قبل از نکاح جو آن تینوں کا طریقہ برتاؤ تھا اُسمین فرق نہ آنے دیتی۔ چنانچہ کیشیو میاکانہ اُسکے گھر مین جاکر غپ شپ کیا کرتا اور اُسے دیکھکر اوتھی لو ذرا بھی بُرا نہ مانتا۔ کیونکہ وہ نہایت ہی رحم دل و سادہ مزاج تھا اور ایسی طبیعت والے اکثر دیکھے گئے ہین کہ مخالف چیزون سے خوش و محظوظ رہتے ہین۔ حق تو یہ ہے کہ یہ عیب کی بات ہے۔ خیر جہان سیکڑون بھلائیان تھین وہان دو چار عیوب کیونکر نہون۔ غرضکہ ڈس ڈیمونا اور کیشیو بعد نکاح کے بھی ویسے ہی ہنسی اور مذاق کیا کرتے جیسا قبل از نکاح جب کیشیو درمیانی ہوکر اوتھی لو کے ساتھ اُسے بیاہ کرنے پر راضی کرنے جایا کرتا تھا۔

اوتھی لو نے کیشیو کی ترقی کی اپنی فوج کا لفٹنٹ جو نہایت معزز عہدہ تھا اور سوائے جنرل کے جسکے اوپر کوئی دوسرا افسر نہ تھا مقرر کیا۔ کیشیو کی یہ ترقی دیکھکر آئی گو کہ پرانا ملازم تھا اور اپنے کو اس عہدے کا مستحق جانتا تھا اپنے دلمین بہت کڑھا۔ اور زبطر حقارت یہ کہنا شروع کیا کہ سوائے عورتون کی مصاحبت کے کیشیو کو اور کسبات کی قابلیت ہی کہ وہ اس عہدہ لفٹنٹی کو انجام دیگا۔ اسکے جنگی معلومات کی تو یہ کیفیت ہو کہ اگر کسی نادان سے نادان لڑکے کے ساتھ بٹھاکر اُسکا امتحان لیا جائے اور پوچھا جائے کہ فوج کو وقت جنگ کسطرح ترتیب دینی چاہیے کہ اور بحالت جنگ لفٹنٹ کو کیا کرنا چاہیے تو غالباً اُس لڑکے کو بھی زیادہ تر حاصل نہ کرسکے۔ جب کیشیو نے یہ سنا تو بطرز تسخر و تضحیک (و نیز یہ کہ آئی گو کی باتون کا یہی جواب بھی تھا) اوتھی لو کے ساتھ آئی گو کی بی بی امی میلا کو متہم کرکے یہ کہنے لگا کہ دونون مین آشنائی ہے اور ایک دوسرے پر از خود رفتہ ہو رہے ہین۔ یہ سنکر آئی گو کے کینہ کو اور بھی ترقی ہوئی اور اب وہ اس فکر مین ہوا کہ اوتھی لو اور ڈس ڈیمونا اور کیشیو تینون کو کسی طرح پھنسانا اور اُنسے اپنی دل آزاری و رنج رسانی کا عوض لینا چاہیے۔

آئی گو بڑا چالاک و خصائل انسانی سے خوب واقف تھا اور جانتا تھا کہ آدمی کے

تمام دل دکھانے والی اذیتون سے (جو جسمانی تکلیف سے بڑھکر ہین) رشک وحسد کا درد زیادہ ناقابل معالجہ ونیش عقرب سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہے۔ اور اوتھی لو کے دل مین کیشیو کی طرف سے رشک وحسد کے پیدا کردینے مین کسی طرح مین کامیاب ہوجاؤن تو عوض لینے کو اس سے اچھی کوئی دوسری حکمت نہین کہ جسکا اختتام اوتھی لو اور کیشیو مین سے کسی ایک یا دونون کی جان گئے بغیر نہین ہونے کا۔

ساپرس مین جنرل اوتھی لو اور اسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی جو یہ خبر سننے مین آئی کہ دشمنون کے جہاز ابتر وپریشان ہوگئے تو ساری فوج ونیس مین ایک عید کی سی کیفیت نظر آنے لگی۔ ہر ایک نے مجلس عیش ونشاط ترتیب دی۔ ساری فوج والے جشن وشادی مین مشغول ہوے۔ اوتھی لو اور اسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے درمیان بھی کشتی کے چکر مین آئی دور ساغر چلنے لگا۔

اسی شب برات مین اوتھی لو نے کیشیو کو فوج کا نگہبان مقرر کیا اور حکم دیا کہ دیکھو ایسا نہو کہ اہل فوج بکثرت شراب خواری کرین اور یہان کے باشندون کو انکی مہمانداری ومدہوشی سے کسی قسم کا نقصان پہونچے۔ اب اسوقت آئی گو کو اپنی خبث باطنی کے اظہار کا پورا موقع ہاتھ لگا اور کیشیو کے پاس پہونچکر اسنے بکمال دل سوزی وہواخواہی بادہ نوشی کی ترغیب دی (حالانکہ بادہ نوشی محافظون کے لیے روا نہ تھی) پہلے تو اسنے کچھ تامل کیا لیکن آئی گو نے جب نشہ صہبا کے لطف یاد دلائے تو آخر اسے پیتے ہی بنی اور پیہم کئی گلاس چڑھا گیا۔ (جہان آئی گو خود بھی شریک بادہ نوشی ہوا اور پھر گانے بجانے کی طرف اسے متوجہ کیا) جب نشہ جما تو بحالت ذوق وشوق اسنے ڈس ڈیمونا کی مدح خوانی شروع کی اور اسی کے نام پر جام شراب پینے لگا۔ اور بار بار اسی کی خوبی بیان کرتا۔ یہ سب باتین اسکی اسکے لیے زہر ہوئین جس سے اسکے دلی راز کا لوگون پر افشا ہوگیا۔ اسکی باتین سنکر کسی عہدہ دار (جسے آئی گو نے بھی اشارہ کردیا تھا

چاہا کہ اِن فضولیات سے اُسے باز رکھے - دیوانہ راہوئے بس ست - کیشیو اُسکی بات کب خاطر مین لاتا - سُنتے ہی غصہ مین آگیا اور نوبت بانجا رسید کہ فوراً تلوار مین سُت گھسین اور اُسی کشاکش مین بیچ بچاؤ کرتا ہوا ایک مغز عہدہ دار زخمی ہوا - اِس جرنیلی کی شہرت عام ہوئی - اور آئی گو نے (کہ خود ہی اِس فتنہ و فساد کا بانی تھا) اُسکی شہرت دینے مین سبقت کی - اور فوراً محل شاہی کے گھنٹہ کو جا ہلایا - جسکا ہلانا ایسی باتون کے لیے روا نہ تھا - بلکہ معاملات جنگ کی نازک حالتون مین ہلانے کے لیے وہ بنایا گیا تھا - اِس گھنٹہ کی پرخطر آواز سنتے ہی اوتھی لو تمہیا نید محل سے نکل پڑا اور موقع واردات پر آن کر کیشیو سے استفسار حال کرنے لگا - کیشیو کا نشہ تو کم ہو ہی چلا تھا - اُوتھی لو کو دیکھکر اور بھی رہا سہا جاتا رہا اور شرم سے سر جھکا کر رہگیا - اور کوئی جواب نہ دے سکا - آئی گو اسوقت کیشیو کی طرف مخاطب ہوکر کچھ کلمات زجر و ملامت منہ سے نکال رہا تھا کہ اوتھی لو نے اُسے دیکھ پایا اور اِس واردات کی کیفیت کہ سُنانے پر اُسے مجبور کیا - جسنے واقعات مستفرہ کی شروع سے اخیر تک پوری کیفیت کہ سُنائی لیکن اپنی ترغیب دینے کا ذکر کہین بھی بیان نہ کیا - اور بجاے اِسکے کہ وہ کیشیو کے جرم کو خفیف کرکے بیان کرتا جیسا کہ لوگون کو اُمید تھی اُسنے بڑی شد و مد سے بیان کیا جس سے اوتھی لو کی نظرون مین وہ ایک بڑا سنگین جرم معلوم ہوا - اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوتھی لو کی دیانت داری نے کہ وہ ضابطہ کا بڑا پابند تھا اُس حکم کے صادر کرنے پر اُسے مجبور کیا کہ کیشیو عہدہ لفٹنٹی سے تنزل کیا جائے -

غرضکہ اُوتھی لو کو پہلے ہی مرتبہ اپنی فطرت مین یون پورے طور سے کامیابی حاصل ہوئی - اور ہر چند کہ اپنے محسود رقیب کی بنیاد وہ کھود چکا اور عہدے سے اُسے تنزل کرا چکا - مگر اُسکا دل نہ بھرا اور اِس فکر مین ہوا کہ اُس کم بخت رات کے واقعے

کچھ اور بھی کام نکالے۔

کیشیو جسکے نشہ کو اس کم بخت واقعہ نے بالکل اُتار دیا تھا اب اپنے ظاہری دوست آئی گو کے سامنے بیٹھکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے کیا ایسی حماقت سوجھی کہ مین جامۂ انسانیت سے بالکل باہر ہوگیا۔ اب مین اپنا ناکردہ خطا ہونا جنرل پر ثابت کرکے کیونکر اپنی جگہ پھر حاصل کرسکتا ہون۔ کیونکہ وہ یہ ضرور کہیگا کہ تمنے شراب خواری کی اور پھر اپنی حالت پر افسوس کرنے لگا۔ آئی گو اس جرم کی خفت ظاہر کرنے کو بولا۔ تم یا جو آدمی جان رکھتا ہے وہ خواہ مخواہ ہی شراب پیے گا۔ تمنے پی لی تو کیا بیجا کیا۔ اب اس حالت مین صورت صواب یہ ہے۔ کہ جنرل کی بی بی اسوقت گویا خود جنرل ہے اور جو کچھ چاہتی ہے اپنے شوہر سے کرالیتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ تم جاکر ڈس ڈیمونا سے عرض حال کرتے اور وہ اپنے شوہر سے تمھارے لیے سفارش کرتی۔ وہ ایک بے تکلف و بامروت عورت ہے۔ اس قسم کے سلوک پر فوراً آمادہ ہوجائیگی۔ اور جنرل کو تمسے پھر خوش کرادیگی۔ جس سے دلون کی کدورتین ہمیشہ کے لیے رفع ہوجائینگی۔ آئی گو نے یہ ترکیب اچھی بتائی تھی بشرطیکہ اسمین کوئی غرض ناجائز نہوتی جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا۔

کیشیو حسب ہدایت آئی گو کے کاربند ہوا۔ کہ ڈس ڈیمونا سے جاکر عرض حال کیا جسکا اچھی باتون پر مستعد ہوجانا نہایت آسانی سے ممکن تھا چنانچہ اُسنے وعدہ کیا کہ مین تمھارے لیے جنرل سے سفارش کرونگی۔ اور اپنے جیتے جی مین تمھین غیر خاطر الملاحم نہ رہنے دونگی۔ چنانچہ اُسی وقت جاکر اُسنے ایسی دل سوزی و خوش اسلوبی سے اس بات مین گفتگو کی کہ اوتھی لو ہر چند کہ کیشیو سے سخت بیزار ہوگیا تھا۔ اُسکی بات کو رد نہ کرسکا اوتھی لو نے بہتیری حجتین پیش کین اور کہا کہ اتنا بڑا گناہ یون معاف کردینا بیجا ہے مگر وہ عورت نہ ہٹی۔ اور کہنے لگی کہ کل تک پر سون تک یا جبتک تم معاف نہ کروگے

مین نہین ہنسنے کی۔ اور پھر کیشیو کے حلم و فروتنی کو بیان کرنے لگی اور کہنے لگی کہ اُسکی خطا ایسی سخت سزا کی سزاوار نہین ہے۔ آوتھی لو اُسکی باتین سُنکر اُٹھا چاہتا تھا کہ اُسنے پھر کہا۔ کیون صاحب کیا مین اُسی کیشیو کی سفارش کرتی ہون جو تمھاری طرف سے پیغام شادی لیکر میرے پاس ایام دوشیزگی مین آتا تھا۔ اور جب مین تمھاری بُرائی کچھ بیان کرتی تو مجھ سے وہ لڑنے کو تیار ہو جاتا یہ ذری سی ایک بات ہے جسے مین آپ سے پوچھتی ہون اور جب مجھے آپ کی طبیعت کا امتحان کرنا ہو گا تو اور بھی سوالات آپ سے کیے جائینگے۔ آوتھی لو اس تقریر کا کچھ جواب نہ دے سکا اور ڈس ڈیمونا کی طرف متوجہ ہو کر صرف یہ بولا کہ اسوقت مجھے معاف کرو۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ کیشیو کے ساتھ اپنا قدیم برتاؤ قائم رکھونگا۔

اتفاق سے ایک دن آوتھی لو اور آئی گو ساتھ ایک کمرے مین ایسے وقت داخل ہوئے کہ ڈس ڈیمونا وہان بیٹھی تھی اور کیشیو کہ اُسکے پاس کچھ اپنی سفارش کے لیے کہنے سُننے آیا تھا سامنے کے دروازے سے نکل رہا تھا۔ آئی گو کہ فتنہ سے بھرا تھا یہ موقع دیکھکر دبی آواز سے گویا اپنے آپ کو کہہ رہا ہے بولا۔ مین تو یہ پسند نہین کرتا مگر آوتھی لو نے اُسے نہ سمجھا۔ اور اُسکے بعد ہی بیوی سے باتین شروع ہو جانے سے اور بھی اُسکا خیال نہ رہا۔ لیکن من بعد یہ الفاظ اُسے یاد پڑے۔ کیونکہ ڈس ڈیمونا جب اُٹھ گئی تو آئی گو نے (گویا محض اپنے خیال کی تصدیق کے لیے) آوتھی لو سے پوچھا۔ کیا آپ جب ڈس ڈیمونا سے شادی کرنے کی فکر مین تھے تو کیشیو کو آپ کے میلان خاطر کی کیفیت معلوم تھی۔ آوتھی لو نے کہا معلوم ہونا کیا مراتب نکاح کے طے کرنے کے لیے کتنی دفعہ وہ ہم دونون کے درمیان اِدھر سے اُدھر پیغام لایا اور لے گیا ہو گا۔ یہ سُنکر آئی گو نے بھوین سکوڑ لین گویا کہ اُسے کسی سخت واقعہ کا کچھ پتا لگا۔ اور بولا۔ بیشک۔ اسپر آوتھی لو کو اُن الفاظ کا دھیان آیا جو کمرے مین

آتے وقت آئی گو نے ڈس ڈیمونا اور کیشیو کو یکجا دیکھکر منھ سے نکالے تھے - اور سمجھا کہ اسمین ضرور کچھ بھید ہے کیونکہ آئی گو کو وہ بہت اچھا آدمی سمجھتا تھا - جتنی باتین کہ دغابازون مین شرارت خیال کیجاتی ہین اُسمین وہ سچے دل کی کارروائیان تصور کیجاتی تھین - اور نواب نے اس سے بہتیرا چاہا کہ اپنے خیالات کو وہ لفظون مین ظاہر کرے - آئی گو نے کہا میرے خیالات و توہمات فاسد پر آپ نہ جائیے - وہ کون سی جگہ ہے جہان بُری چیز نہین ہوتی اور پھر یہ کہنے لگا کہ اگر میرے خیالات خام سے آپ مبتلا ء آلام ہون تو کیا بُری بات ہے میرے خیالات کا ظاہر ہونا - آپ کے آرام و چین مین مخل ہوگا - اور علاوہ بریں ذرہ سے شک سے کسی کو بدنام کر دینا اچھا نہین - جب آئی گو نے دیکھا کہ ان باتون سے اوتھیلو کا استقلال تنفس بڑھا تب اُسنے اس تمہا پر تقریر اُٹھائی گویا اوتھیلو کی دلجمعی و آرام کا اُسے بہت خیال ہے - اور یہ عرض کی کہ آپ کو شک دل سے نکال ڈالنا چاہیے - یہ بہت بُری شے ہے - اور وہ ہر شک کے خلاف تقریر کرنے سے اور بھی اوتھیلو سادہ کی بدگمانی کو ترقی دی - اوتھیلو یہ سب باتین سن گیا اور آخر مین بولا - اسمین شک نہین کہ میری بی بی خوبصورت ضرور ہے - جلسہ و دعوت مین شریک بھی بہت ہوتی ہے ناچنے گانے کا بھی شوق رکھتی ہے باتین بھی اُسکی دلکش ہوتی ہین لیکن جب وہ پاکدامن ہے تو اُسکے سارے حرکات پاک خیال کیے جائینگے اور اُسکے بے عصمت سمجھنے کے لیے ضرور ہے کہ مین پہلے ثبوت دیکھ لون - اس گفتگو سے آئی گو بہت خوش ہوا کہ اُسکی بی بی کی بے عصمتی اُسپر ثابت کر دینی کیا بڑی بات ہے - اور صاف صاف طور پر کہنے لگا کہ مین ثبوت تو کوئی نہین رکھتا ہان آپ التزاماً اُسکے انداز کو دیکھیے جب کیشیو اُسکے پاس موجود رہتا نہ تو ہر وقت بدگمان رہنا چاہیے نہ اتنا بے خبر - اور مجھ سے جو پوچھیے تو یہان کی عورتون کی طبیعت سے کہ میری ہمقوم ہین آپ سے کہین زیادہ مین واقفیت رکھتا ہون - وینس مین عورتین بہتیری باتین ایسی کھلے خزانے کرتی ہین جسے اپنے شوہرون کے سامنے ہرگز نہین

کرسکتین اور پھر اُسنے نہایت خوش اسلوبی سے یہ بیان کیا کہ دیکھیے آپ ہی کے ساتھ نکاح کرنے مین ڈس ڈیمونا نے اپنے باپ کو کیسا دھوکا دیا اور کیسا جلد نکاح کر لیا جس سے اُس بڈھے باپ کو سحر کر دینے کا آپ پر صاف گمان ہُوا۔ اِس پچھلی تقریر سے جو خود اُسپر گذر چکی تھی اوتھی لو کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور دلمین سوچنے لگا کہ بیشک جب وہ اپنے باپ کی نہوئی تو میری کب کی ہونے والی۔

آئی گو نے اِس تکلیف دہی پر اوتھی لو سے معافی چاہی لیکن اوتھی لو نے کہ اُسکی طبیعت مین اُسکی باتون نے بڑا فرق ڈال دیا تھا اور اندرونی غم سے وہ بہت افسردہ خاطر ہو رہا تھا چاہا کہ آئی گو کچھ اور اپنے خیالات کو ظاہر کرے۔ آئی گو نے بظاہر داری یہ عذر کیا کہ کیشیو کو مین اپنا دوست کہتا ہون۔ اُسکی نسبت مجھے ایسی باتین نکرنی چاہیے بعد اصرار کے آئی گو پر مطلب آیا اور کہنے لگا۔ کہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ جب آپ سے اُسکی طبیعت لگی تو اپنی قوم و ہمرنگ کی گوری چٹی رنگت سے آپ کی سیاہ رنگت اُسے پسند آئی اور پسند بھی آنا کیسا کہ بڑے زور شور سے۔ ایسی حالت مین یہ بات خلاف قیاس نہین ہے کہ اُسکی تجویز بدلجائے اور اپ کی سیاہ رنگت اپنے ملک کی صاف و چٹی رنگت سے اُسے بُری معلوم ہونے لگے۔ اِن سب باتون کے کھل جانے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ بندے آپ اور اپنی ناخوشی کیشیو کے حال پر قائم رکھیے اور پھر بغور اُن باتون کو سُنیے جو کیشیو کی شفاعت مین ڈس ڈیمونا کے مُنہ سے نکلتے ہین۔ کیونکہ اُسپر غور کرنے سے آپ کو بہت کچھ اطمینان میری باتون پر حاصل ہوگا۔ غرضکہ اِس خوبیان النفس آئی گو نے یہ ایسی تدبیر نکالی جس سے اُس باعصمت عورت کی ساری خوبیان اوتھی لو کی نظرون مین بُری معلوم ہون اور خود اُسکی نیک کرداریان اُسے آفت مین پھنسانے کو جال ہون۔ اُسکی شرارت دیکھیے وہان تو کیشیو کو اُس عورت کی شفاعت سے کام نکالنے کی ترغیب دی اور یہان اِس فکر مین ہُوا کہ وہ شفاعت اُس عورت کی تباہی کا سبب ہو۔

اخیر مین آوتھی لو سے بالتجا آئی گو نے یہ کہا کہ آپ جبتک اچھی طرح دیکھ نہ لین اُس بیچاری عورت کو بے عصمت نہ سمجھے گا۔ آوتھی لو نے وعدہ تو کیا کہ اچھا جبتک مین آنکھ سے کچھ دیکھ نہ لونگا اُسکی نسبت کسی قسم کا گمان بد نہین کرنے کا۔ لیکن اُسی وقت سے آوتھی لو کی طبیعت کو انتشار لاحق ہو گیا۔ اور ایام گذشتہ کی سی نیند پھر آسے نہ آئی۔ گو آسنے نیند لانے والی چیزون کا بہت استعمال کیا۔ خمس، عرق منڈرگورا کو بہت صرف کیا۔ اُسکی ہمت بالکل پست ہو گئی۔ ہتھیار کی طرف سے بالکل برداشتہ خاطر ہو گیا۔ اُسکا دل جسکو فوج۔ علم۔ فوجی قواعد کی طرف بہت رغبت تھی۔ نفیری و طبل جنگ سے بہت خوش ہوتا تھا گھوڑون کی آواز سے پھول اُٹھتا تھا۔ اب ایسا معلوم ہونے لگا کہ اسمین ذرا اُمنگ و خود بینی جو فوجی افسرون کے لیے جوہر ذاتی خیال کیجاتی ہے باقی نہ رہی۔ اور اُسکے جنگی خیالات نے اور تمام دنیا کی مسرتون نے دفعتہً اُس سے کنارہ کر لیا۔ کبھی تو اُسکے دلمین اپنی بی بی کی پاکدامنی کا خیال آتا اور کبھی اُسکی بے عصمتی کا۔ کبھی تو آئی گو کی باتون کو وہ سچی خیال کرتا کبھی جھوٹی۔ کبھی جھنجھلا کے اپنے دلمین کہتا کہ آئی گو نے مجھ سے ایسی باتین کیون کین میری بی بی اگر کیشیو کو پیار کرتی ہے تو اسمین کیا قباحت ہے۔ غرضکہ انھین خیالات سے گھبرا کر اُسنے ایک مرتبہ لپک کر آئی گو کا گلا تھام لیا اور کہنے لگا کہ ڈس ڈیمونا کی شان مین جو باتین تم نے کین مجھے اُنکا ثبوت دو ورنہ ابھی گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہون۔ آئی گو یہ کیفیت دیکھکر غصہ مین آگیا تا معلوم ہو کہ آئی گو کی باتین ایسے سلوک کی سزاوار نہین ہین۔ اور کہنے لگا کیا آپ نے ایک جھاڑدار رومال اپنی بی بی کے ہاتھ مین اکثر نہین دیکھا ہے۔ آوتھی لو نے کہا دیکھنا کیا معنی خود میرا ہی دیا ہوا ہے۔ پہلے مین نے وہی نشانی اپنی بی بی کو دی تھی۔ آئی گو نے کہا وہ رومال آج مین نے کیشیو کے ہاتھ مین دیکھا تھا کہ وہ اُس سے اپنا مُنہ پوچھ رہا تھا آوتھی لو نے کہا اگر تمھارا یہ بیان صحیح ہے تو مین اُن دونون سے اسکا سخت بدلہ لیے بغیر نہین رہنے کا۔ تمھاری راست بیانی سے مجھے اُمید ہے کہ تین ہی دن کے اندر کیشیو ہلاک کیا جائیگا۔ اور اُس چڑیل (یعنی اپنی بی بی)

کے لیے کوئی آسان تدبیر ہلاکت کی نکالونگا۔

تھوڑی سی بات بعض وقت ہوا کی طرح بدگمانی کے استعمال کے لیے بہت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ اوتھی لو کے دل مین یہ بات جم گئی کہ کیشیو کے ہاتھ مین اُسکے رومال کا دیکھا جانا دونون کی ہلاکت کے لیے کافی وجہ ہے۔ استفسار و تحقیقات مزید کی کچھ احتیاج نہین۔ ڈس ڈیمونا نے یہ رومال کیشیو کو دیا تھا۔ اور دیتی کیونکر کیا وہ اتنا نہین سمجھتی تھی کہ یہ میرے شوہر کی نشانی ہے دوسرے آدمی کو دینا نہ چاہیے۔ ڈس ڈیمونا اور کیشیو دونون اس معاملے سے بالکل بے خبر تھے۔ اُس بدذات آئی گو نے جو فتنہ و فساد کے خیالات سے کبھی غافل نہ رہتا تھا۔ اپنی بی بی سے (گو وہ نیک طینت تھی مگر سادہ لوحی کے ساتھ) آکر یہ کہا کہ ڈس ڈیمونا کے گھر سے اسکا رومال چپکے سے اُٹھا لاؤ کہ اُسی نمونے کا ہم دوسرے رومال پر کام بنوانا چاہتے ہین۔ اور اصلی غرض یہ تھی کہ اُس رومال کو کیشیو کے راستے مین چھوڑ دے جسے راہ مین پڑا پاکر کیشیو خواہ مخواہ اُٹھا لیگا اور آئی گو کے خیال کے مطابق ڈس ڈیمونا کی نشانی اُسکے پاس پایا جانا صادق آجائیگا۔

اوتھی لو نے اپنی بی بی کے پاس جاکر دردسر کا بہانہ کیا اور سر باندھنے کے واسطے اُسکا رومال طلب کیا۔ بی بی نے سنتے ہی وہ رومال لا سامنے رکھدیا۔ اوتھی لو نے کہا۔ یہ نہین۔ وہ رومال لاؤ جو مین نے تمھین دیا تھا۔ ڈس ڈیمونا کے پاس وہ رومال کہان تھا جو وہ لاتی وہ تو چوری جا چکا تھا۔ اوتھی لو نے یہ سنکر کہا تمنے یہ بڑی غلطی کی۔ وہ رومال ایک مصر کی عورت نے میری مان کو دیا تھا وہ عورت ساحرہ تھی اور انسان کے دل کی بات خوب سمجھتی تھی۔ دیتے وقت اُس ساحرہ نے میری مان سے یہ کہا کہ تم اسے اپنے پاس رکھو جبتک یہ تمھارے پاس رہیگا تمھارے شوہر کو تمھارے ساتھ کمال اُنس رہیگا لیکن دیکھنا احتیاط سے رکھنا گم نہونے پائے۔ اگر گم ہوا تو یاد رکھو کہ جتنا تم تمھاری طرف اُسکا التفات ہے اُتنی ہی نفرت اُسکے گم ہوجانے پر اُسکے دلمین بیٹھ جائیگی۔

مرتے وقت وہ رومال ماں نے مجھے دیا اور کہا کہ تم جب اپنا بیاہ کرنا تو اپنی بی بی کو دے دینا چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا۔ تمکو اُسے بڑی خبرداری سے رکھنا تھا۔ ڈس ڈیمونا گھبرا کر بولی بھلا یہ بات قیاس مین آتی ہے۔ اوتھی لو نے کہا قیاس مین نہ آنے کی کیا وجہ۔ یہ طلسمی رومال ہی ایک باخدا عورت نے جسکی عمر دو سو برس کی تھی حالت جذب مین یہ رومال بنایا تھا۔ متبرک کیڑون کے ریشم سے یہ کاڑھا گیا۔ دوشیزہ عورتون کے دل کی مومیائی سے مصبوغ کیا گیا۔ ڈس ڈیمونا رومال کی یہ کیفیت سُن بہت گھبرائی۔ اور قریب تھا کہ اُسکی جان خوف سے نکل جاتی کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ رومال کھو گیا اور رومال کے ساتھ اب شوہر کی محبت بھی جایا چاہتی ہے۔ اوتھی لو نے کچھ ایسی نظر بدلی جس سے ظاہر ہوا کہ کوئی فعل خلاف شان کیا چاہتا ہے اور رومال کی خواہش بھی ظاہر کی جسکا حاضر کر دینا ڈس ڈیمونا نے محال سمجھ کر یہ چاہا کہ اپنے شوہر کے خیالات کو بدل دے۔ اور ہنس کر بولی مین دیکھتی ہون کہ رومال کا ذکر صرف اسلیے تمنے اُٹھایا ہے تا مین کیسیو کی بابت کچھ سفارش نکرون۔ اور پھر کچھ کیلات کیسیو کی تعریف مین کہنے شروع کیے۔ جسے سُنکر تکدر خاطر وہان سے اوتھی لو اُٹھ گیا۔ اور اُسکے اُٹھ جانے پر ڈس ڈیمونا نے یہ خیال کیا کہ شاید کسی قسم کی بدگمانی اسکی طبیعت مین بیٹھ گئی ہے۔

لیکن اُسکے ذہن مین اصلی سبب اسکا بخوبی آتا نہ تھا۔ کبھی اوتھی لو کی شان مین الزام بدگمانی قائم کرتے رکتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ کچھ بعید نہین ہے کہ وہان سے کوئی ایسی خبر آئی ہو یا کوئی ایسی فکر اسکے حواس پر مستولی ہوئی ہو جس سے اُسکی طبیعت مین کچھ فرق آگیا۔ اور وہ اگلی لطافت باقی نہ رہی۔ اور پھر اپنے دل سے بولی۔ مرد خدا تو ہوتے نہین۔ یہ کیا ضرور ہے کہ نکاح ہو چکنے پر بھی اُنکی وہی نگاہین رہین جو قبل از نکاح عقد کے دن دیکھی جاتی ہین اور پھر بمقابلہ شوہرون اپنے کو بدگمان پاکر اپنے خیال پہ بہت جھنجھلائی۔

اسکے بعد اوتھی لو اور ڈس ڈیمونا مین پھر ملاقات ہوئی اور اس ملاقات مین صاف صاف اوتھی لو نے اُسکی بیوفائی اور ایک دوسرے مرد پر اسکا عاشق ہونا ظاہر کیا۔ لیکن یہ نہ بتایا

کس پر۔ اور پھر وہ خود ہی رونے لگا۔ ڈس ڈیمونا اُسے رُوتے دیکھ بولی آہی کیا منحوس دن ہے تم روتے کیون ہو۔ آوتھی لو نے کہا مین ہر قسم کی مصیبت۔ افلاس۔ مرض۔ رسوائی برداشت کرسکتا ہون۔ مگر تیری بیوفائی جس سے میرے دلمین سوراخ ہوگیا برداشت نہین کرسکتا۔ تیری کیفیت بالکل وینڈیسی ہے کہ ظاہرا تو بہت خوش نما ہوتا ہے۔ مگر اُسکی بو فوراً دردِ سر پیدا کردیتی ہے کیا خوب ہوتا جو تو پیدا نہوتی۔ آوتھی لو کے چلے جانے پر اُسکی باتون اور بدگمانیون پر ڈس ڈیمونا ایسی متحیر و انخود رفتہ تھی اور کچھ ایسی بیہوشی اُسپر طاری تھی کہ سونے کو اُسکا جی چاہا۔ اور اپنے نوکرون کو اُسنے بچھونا درست کرنے اور عروسی چادر لگانے کا حکم دیا۔ اور کہنے لگی کہ جب کوئی بچون کو سکھلاتا ہے تو سہولت و آسان طریقون سے کام لیتا ہے۔ آوتھی لو کو بھی میرے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا تھا جب اُسکی تنبیہ کے وقت مین باعتبار اپنی نیکی و وفاشعاری کے مثل بچون کے تھی۔ غرضکہ آوتھی لو کی اتنی سب باتون پر اُسکی عورت زبان پر کلمات شکایت بھی لائی تو بس اُسی قدر۔

ڈس ڈیمونا چارپائی پر جا اپنے شوہر کے آنے کے انتظار مین تھی کہ بسبب کسل طبیعت کے اُسکی آنکھ لگ گئی جسکے تھوڑے عرصے بعد آوتھی لو اُسکی ہلاکت کا خیال بدل مین لیے اس کمرے مین داخل ہوا اُسے سوتے دیکھ اول تو اُسکے دلمین آیا کہ کیا اسکا خون بہاؤن۔ اِسکے جسم کو جو سنگ مرمر سے بھی زیادہ سفید ہے کیا داغ لگاؤن لیکن اخیر مین اُسنے سوچا کہ اگر مین نے اُسے چھوڑ دیا تو میری طرح کتنون کو یہ دنیا مین رہکر خراب کریگی۔ اُسکے بعد اُسنے زمانہ گذشتہ کی یاد مین (اپنے خیال کے مطابق) اُسے بوسہ دیا۔ اُسوقت وہ بوسہ ایسا بھلا معلوم ہوا کہ پھر ایک مرتبہ اُسکا دل چاہا۔ اور اُسکی آنکھون سے قطرات اشک بے اختیار نکل پڑے جنکو اُسنے بیرحم قطرون کا خطاب دیا۔ بوسون سے ڈس ڈیمونا کی آنکھ کھل گئی۔ اور اُسنے دیکھا کہ آوتھی لو کھڑا لب زیرین چباتا اور آنکھین پھیرتا ہے جسکو دیکھکر اُسنے سوچا کہ آوتھی لو کی نگاہ ارتکاب قتل کیوقت

ہوتی ہے۔ آدھی لو نے اس سے کہا کہ مرنے کو مستعد ہو جا اور جو کچھ دعا مانگنی ہو تو مانگ لے کیونکہ تیری روح مین نہین ہلاک کرنے کا۔ ڈس ڈیمونا یہ کیفیت دیکھ اسکے رحم کی خواہان ہوئی اور پوچھا کہ میری خطا کیا ہے۔ اسپر آدھی لو نے کیشیو کا نام لیا اور اس رومال کا ذکر کیا جو ڈس ڈیمونا نے (اسکے خیال کے مطابق) اسے دیڈالا تھا۔ یہ سنکر اپنی صفائی کی بات وہ بے خطا عورت کچھ کہا چاہتی تھی کہ اسنے دفعتہً لپکر بچھونے مین اسے لپیٹ دیا اور اوپر سے ایسے روزے دیا یا کہ اسکا دم گھٹ کر نکل گیا۔ اور اسکی آہ وزاری پر خیال نہ کیا۔

اسی حالت مین کیشیو مجروح وخون آلودہ کمرے مین داخل ہوا جسکی ہلاکت کے لیے آئی گو نے کوئی اپنا آدمی متعین کیا تھا لیکن وہ آدمی کیشیو کے ہلاک کرنے پر کامیاب نہوا (زخمی تو کیا مگر زخم کاری نہ لگا) اور آئی گو نے افشاے راز کے خوف سے خود اس آدمی کو قتل کر ڈالا۔ جسکی پاکٹ مین چند خطوط ایسے نکلے جنسے آئی گو کی شرارت اور کیشیو کی عصمت صاف صاف کھل گئی۔ اور اسنے اب آدھی لو سے خواستگار معافی ہو یہ معلوم کرنا چاہا کہ کس خطا پر اسنے اسکے قتل کے لیے آئی گو کو تعینات کیا تھا۔

اسبات کے ظاہر ہونے پر آدھی لو کو بجلی سی مار گئی اور صریحی معلوم ہوا کہ اسکا خون کرنا سراسر خطا اور اسکی بی بی (بیچاری معصوم صفت عورت) ہمیشہ اسکی وفادار رہی۔ اور اس صدمۂ جانکاہ سے اپنے تن کو بازیست کی برداشت کے ناقابل دیکھ اسنے نوک خنجر کلیجے مین چبھالی اور اپنی مظلوم و پیاری بی بی کی لعش پر اپنے کو گرا کر خود بھی وہین جہان دی۔

اس سخت واقعہ سے تمام لوگون کو کمال ہول و اضطراب ہوا۔ کیونکہ آدھی لو بڑا نیکنام آدمی تھا۔ اور قبل اسکے کہ اسے یون مکر و فریب سے جسکا اعتبار اسکی فطرتی نیکی نے جلدی نہ کیا دھوکا دیا جاتا وہ عاشق و دل دادہ شوہر تھا اسکا عشق گو خلاف دانش تھا مگر نہایت اچھی حالت مین تھا۔ اور اسکی مردانہ آنکھون سے (غلطی کے کھل جانے پر) جو

ذری ذری باتوں پر اشکبار ہوتی تھیں۔ ایسے جلد قطرات اشک بہ نکلے جیسے کھجور کے درختوں سے تاڑی اور مرنے پر تمام اسکی شجاعت و زمانۂ ماسبق کی خوبیاں یادگار رہیں۔ اب اُسکے قائم مقام کو بجز اُسکے اور کچھ کرنا نہ پڑا۔ کہ قانون مجریہ کے مطابق الزام سخت اُسنے آئی گو پہ قائم کیا جو انواع انواع اذیتوں سے قتل کیا گیا۔ اور دربار و نیس کو اُسکا نامدار سپہ سالار کے غم انگیز موت سے اطلاع دی۔

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ یہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا تیسرا قصہ جو مجموعہ کے ساتھ پہلے اس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ میں بکوشش جناب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای چھپ کر طیار ہو چکا تھا۔ منشی مطبع مذکور الصدر واقع کانپور میں پہلے مرتبہ چھپنے کو بھیجا گیا۔ اتفاقاً وہاں بھی چھپکر طیار ہو گیا۔ مدیال سنہ ۱۸۷۱ء سے بموجب آرام و خواہش مالکان مطبع ہر دو مطبع طبع ہوا۔

عون خالق کو ومکافضل خلائق مین ن

یہ انگریزی کتاب سلیکٹ ٹیلس فرام سکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا چوتھا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب مجیے پاکوں وکیل مصنف ہیسکا
ضلع گورکھپور نے بایا مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسب الخواہش چھپا

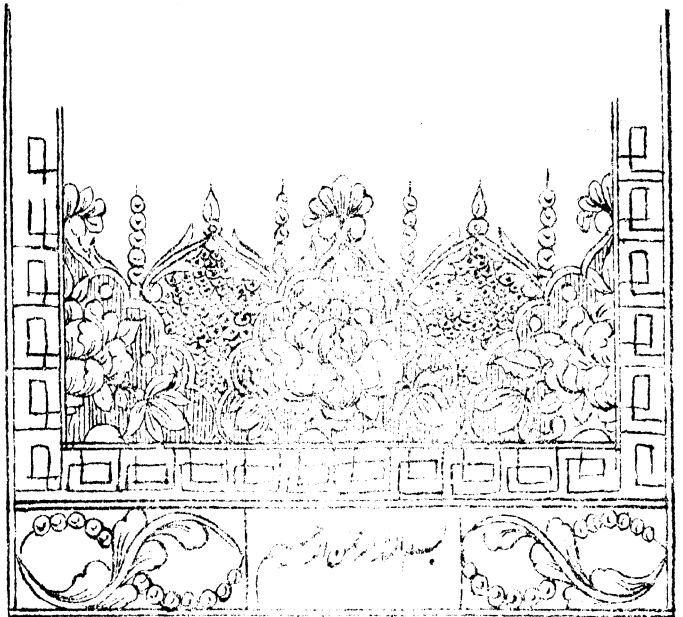

ٹامس ہیسٹنگس ایسقدر اپنے ہندوستانی ہمراہیون پر بدرجہ غایت سخاوت اختیار کی کہ اسکی لاانتہا دولت بھی اسکے لئے ناکافی ہوئی اگر وہ ہر قسم کے آدمیون کو ایسی کشادہ پیشانی سے نہ لیتا۔ صرف غریب ہی اسکے دسترخوان سے بہرہ یاب نہوتے بلکہ بڑے بڑے امرا بھی اسکے مصاحب و ہمنشین بننے مین اپنی عزت نہ سمجھتے۔ اسکی دستخوانی و فضول خرچی جیسین تالیف قلوب کے لیے اسکی دولت کے شامل ہوتی۔ تو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگ اسکی اطاعت کو آمادہ ہوتے۔ کچھ خوش آمد کرنے والے ہی جنکے چہرون مین دولتمند کی خوش طبعی آئینہ کی طرح منعکس ہوتی ہے نہ کرتے۔ بلکہ سچی نیک فرقے کے حکما تک جو انسان کو برا سمجھتے ہین اور دنیا کی تمام چیزون کو حقارت سے دیکھتے ہین نواب کے امیرانہ انداز و سخاوت کو پسند کرتے اور بخلاف اپنی عادتون کے اسکے جلسون مین شریک ہوتے۔ اور اسکے ذرا سے دیکھنے اور جواب سلام مین ہاتھ اٹھا دینے کو بڑی دولت سمجھتے۔

اگر کوئی شاعر کوئی چیز تصنیف کرتا اور تمہید مین کسی بڑے آدمی کے نام لکھنے کی اُسے ضرورت ہوتی۔ تو صرف ٹامن کا نام لکھدینا اُسے کفایت کرتا۔ اور پھر اُسکے فروخت کی فکر اُسے نہ کرنی پڑتی۔ وہ خواہ مخواہ بک جاتی۔ اور علاوہ قیمت کے انعام و خلعت بھی ملتا۔ دربار و دسترخوان تک رسائی جو ہوتی وہ مزید براں۔ کوئی مصوّر جسکو کوئی تصویر بنانا۔ تو صرف اِتنی تکلیف اُسے اُٹھانی پڑتی کہ ٹامن کے سامنے وہ پیش کرتا اور کہتا کہ مین نے آپ ہی کے لیے بنائی ہے اور اتنا ہی کہنا اُس فیاض دل کو غریبا یہ کی طرف مائل کر لینے کے لیے کافی ہوتا جب کسی جوہری کو کوئی قیمتی پتھر ہاتھ لگتا یا کسی تاجر کے پاس کوئی بیش قیمت کپڑا ہوتا جو اپنی بیش قیمتی کی وجہ سے زیادہ دنوں تک رہجاتا تو نواب کا گھر ایک کھلی دُکان تھی جہان وہ اپنا کپڑا یا وہ پتھر خوشی سے جا کر جس قیمت پر چاہتا بیچ لاتا۔ اور نواب اُسکا شکریہ ادا کرتا اور ایسا ظاہر کرتا گویا اُس بیش قیمت چیز کو خرید کر بہت بڑا احسان ہی غرضکہ اسی طرح نامُلائم و بے موقع شوکت کے بڑھانے کے لیے وہ ہمیشہ فضول خرید و فروخت جاری رکھتا۔ اور ہر وقت اُسکے گرد فضول ملاقات کرنے والے۔ دروغ گو شاعر۔ مصوّر۔ ہر قسم کے اہل حرفہ۔ خان۔ خانم۔ محتاج اور امید وار ان پر ورش جمع رہتے اور تملق و چاپلوسی کی باتین کیا کرتے۔ کبھی اُسپر خدا کی طرح قربان ہوتے۔ کبھی اُسکے گھوڑے کی رکاب کو متبرک جانتے۔ غرضکہ اُنکی حرکات سے ایسا ظاہر ہوتا کہ وہ جو کچھ پیتے ہین تو نواب ہی کی اجازت و توجہ سے۔

روز کے حاضر باشون مین چند ایسے بد قسمت بھی تھے۔ (جو بسبب اُسکے کہ اُنکی آمدنی اُنکی فضول خرچیون کو کفایت نہ کرتی تھی) قرضخواہون کی اصرار سے ڈگری مین گرفتار ہونے پر نواب کی نوازش سے چھوٹے تھے۔ اور تاریخ پر ادا کرنے سے نواب ہی کے پاس رہتے تھے جو اپنی ہم مزاجی سے تمام ایسے لوگون مین بہت معزز خیال کیا جاتا تھا۔ جنھون نے باعتبار دولت اُسکی پیروی کرنی بسبب اپنی تنگدستی کے غیر ممکن سمجھکر صرف فضول خرچی و مال غیر کے اُڑانے مین

اسکی تقلید آسان سمجھی چنانچہ منجملہ ان گوشت کی مکھیوں کے ایک شخص وین ٹی ڈیس نام تھا جسکو پہلے اپنی
ضمانت پر نواب نے قید سے چھوڑا یا پھر پانچ ٹی ٹمنٹ اپنی تحویل سے اسکے قرضخواہ کو دلوا دیے۔
ان حاضر باشوں مین سے زیادہ مزے مین وہ رہتے جو نواب کے پاس تحفہ و ہدیہ بھیجتے۔ اگر انکے کتون یا
گھوڑون یا ایسے ہی اور کسی کم قیمت چیز کی طرف نواب کی رغبت ہوتی تو انکی بن پڑتی۔ اور جس چیز کیطرف اسکی
توجہ دیکھی جاتی دوسرے ہی دن اسی نواب کے پاس وہ بھیجتے۔ اور اسکے ساتھ بڑے تپاک کا سلام و اپنی چیز کی
ناقابلیت کی معذرت کہلا بھیجتے۔ اُنکا ایک گھوڑا یا کتا نواب سے اجو سلوک مین دوسرے کو اپنے سے بڑھتا
ہُوا دیکھ نہ سکتا تھا۔ بس گھوڑون یا کتون سے کم دلوائے بغیر نہ رہتا جنکی مالیت اُس سے کہین زیادہ
ہوتی۔ جیسا کہ وہ دغا باز دینے والے پہلے سے جانتے کہ اس معاملے مین سود بہت جلد و بہت زیادہ حاصل ہوگا۔
اسی طرح لارڈ لکیس نے حال مین چار گھوڑے سپید رنگ کے نقرئی زیورات
سے مرصع نواب کے پاس بھیجے تھے۔ جنکی تعریف اُسنے نواب کی زبانی کسی موقع پر سُن پائی
تھی۔ اور ایک دوسرے لارڈ لکیولس نام نے اسی طور سے شکاری کتون کی ایک
جوڑی جنکی نسل و تیزی کی تعریف نواب کے مُنھ سے ایکبار اُسنے سُنی تھی۔ ارسال حضور کی نواب
نے بھی اُنکے تحفے بالحاظ اُنکی اغراض ناجائز کے بڑی خوشی سے قبول کیے۔ اور تحفہ بھیجنے والون
کے پاس ایسا ہیرا یا کوئی اور بیش بہا پتھر ارسال کیا جو اُنکی پیشکش کی بست گونہ قیمت کے برابر تھا
بعض وقت یہ لوگ ایک بہت آسان طریقہ اختیار کرتے اور کھلی کھلی چال چل جاتے جسکے
دیکھنے کو سادہ لوح ٹامن کے پاس آنکھین نہوتین یعنی ٹامن کے پاس کوئی چیز دیکھ کر اسکی
تعریفین کرتے یا کسی حال کی خرید و فروخت کی عمدگی پر اپنی مسرتین ظاہر کرتے۔ جنھین سُنکر
وہ بارضا و رضا باطن نواب فوراً وہ چیز جسکی وہ تعریفین کرتے اُنکے حوالے کر دیتا۔
اور اس چیز کے حاصل کرنے مین بجز صریح وارزان چاپلوسیون کے اور کوئی شے اُنھین
خرچ نکرنی پڑتی اس واسطے سے عمدہ سے عمدہ گھوڑے پر ایک روز سے زیادہ ٹامن کو
چڑھنا نصیب نہوتا کہ اُسکے بدذات مصاحبون مین سے کوئی اُسکے حسن و سبک خرامی کی

تعریف سے اُسے خوش کرتا اور وہ یہ سمجھکر کہ تعریف اُسی شے کی کیجاتی ہے جو مرغوب ہوتی ہے اُسے وہ گھوڑا دے ڈالتا۔ کیونکہ وہ اپنے دوستون کی محبت کو اپنی محبت پر قیاس کرتا تھا اور دینے کا ایسا شائق تھا کہ اگر ان فرضی دوستون کو وہ ساری ریاست کٹا دیتا جب بھی اُسکا دل نہ بھرتا۔

کچھ انھین بدذات خوشامدیون کے مالدار بنانے مین ٹائمن کی ساری دولت خرچ نہین ہوئی بلکہ اچھے اچھے کامون مین بھی اُسنے صرف کی جب اُسکے ملازمین مین سے کوئی کسی مالدار لڑکی کے ساتھ عشق رکھتا اور بسبب اپنے بے بضاعت و کم پایہ ہونے کے اُسکے وصل سے مایوس ہوتا۔ تو ٹائمن اُسے تین ٹی لنٹ بہ کشادہ پیشانی عطا کرتا تا وہ اُس چیز کے لینے کی حیثیت اپنے مین پیدا کرے جو اُس لڑکی کے باپ سے دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن دغابازون اور مفت خورون کے پیچھے اُسکی دولت زیادہ برباد جاتی ہیرو فادوستون کو جنکے عیوب اُسپر کھلے نہ تھے اسوجہ سے کہ وہ ہمیشہ اُسے گھیرے رہتے وہ جانتا کہ یہ میرے ساتھ محبت رکھتے ہین اور اسوجہ سے کہ وہ ہمیشہ اُسکے ساتھ ہنسی مذاق و بیہودی کی باتین کرتے وہ سمجھتا کہ یہ مجھے نیک و دانشمند خیال کرتے ہین۔ جب وہ اُسکے ساتھ بیٹھکر کھانا کھاتے اور شراب کے بڑے بڑے گھونٹ مین اُسکی دولت برباد کرتے تو اُسے دوستون اور خوشامدیون مین امتیاز نہ ہوتا۔ اور اُسکی چشم فریب و فاخوردہ مین رہ اس لطف کے دیکھنے سے متکبر ہو رہی تھی) یہ بات بہت ہی بھلی معلوم ہوتی کہ اُسکے گرد اتنے بہت سے لوگ بھائیون کی طرح ایک دوسرے کے مال کو اپنا سمجھے ہوئے (گو صرف اُسی کے روپیہ سے سارا خرچ تھا) بیٹھے ہین اور اسیطرح حالت ذوق و شوق مین مست ہین گویا عید ملنے یا برادری کے جلسے مین آئے ہین۔

جب اُسنے اسطرح فیاضی و کرم پر کمر باندھی گویا مال و دولت کا دیوتا اُسکے خزانہ کا داروغہ ہے اور اسطرح بے پروائی و کشادہ پیشانی سے خرچ کرنا شروع کیا

کہ کبھی خبر بھی نہوتا اور نہ کبھی دھوم دھام سے کم کرنے کی فکر کرتا تو اُسکی دولت کچھ لا انتہا
تو تھی ہی نہین بھلا کب تک اس فضول خرچی و اسراف کا مقابلہ کرتی۔ لیکن اُس سے
کہتا تو کون کہتا۔ کیا یہ خوشامدیلے۔ یہ تو اور بھی چاہتے تھے کہ اُسکی آنکھین بند رہین۔
ہان اُسکے پاس ایک خیرخواہ خانسامان فلے ویس نام تھا جسنے اُسکی حالت سے اُسے
بارہا مطلع کیا۔ حساب آمد و خرچ بھی پیش کیا۔ منتین بھی کین۔ خوشامدین کین۔ اس طور پر
کہ دوسرے موقع پر اگر وہ اتنا کرتا تو بلحاظ اُسکے عہدہ ملازمت کے یہ بے ادبی پر محمول
کیا جاتا۔ رویا گڑگڑایا سبھی کچھ کیا مگر ٹامن نے اُسکی ایک نہ سُنی۔ ٹامن کا دستور تھا کہ
جب وہ اُس سے آکر ایسی باتین کرتا تو اُن باتون کو وہ ٹال کر دوسرا ذکر شروع کر دیتا
جو کہ عرض شکایت سُننے مین بیبہ بگوش۔ اپنی حالت پر غور کرنے سے کارہ۔ اپنی سچی
حالت سے غافل و انقلاب زمانے کا غیر معتقد۔ ایسا کوئی نہین ہوتا۔ جیسا وہ مالدار۔
جسکی دولت مین تباہی کی صورت نظر آنے لگی۔ اکثر یہ خیرخواہ خانسامان اپنے مالک
کے کمرون کا دم مفت خورون کی کثرت سے گھٹتا اور فرش کو مے خوارون کے شراب
گرانے پر روتے اور سارے مکان کو روشنی دگانے بجانے سے گرم پاکر بہت افسوس
کرتا اور کبھی اپنے آقا کے اس دیوانہ پن پر گوشہ مین چھپ کر گریہ وزاری بھی کرتا جہان
اُسکے آنسو فضول خرچ پیپون کی شراب سے بھی زیادہ جلد جلد ڈھلتے۔ اور یہ خیال کرتا
کہ جب اُن مفت خورون کی تعریف کرنے کا سبب جاتا رہیگا تو دیکھنا کیسا جلد اُنکی چاپلوسیان
اُنکے دم کے ساتھ اور کھانے کی تعریف کھانے کے ساتھ جاتی رہتی ہے۔ ذرا موسم بدلا
کی ہوا سرد کا انتظار ہے۔ تو پھر ایک ہی جھونکے مین اِن مکھیون کا نشان تک نہین رہنے کا
بارے وہ وقت آگیا کہ اپنے وفادار خانسامان کی عرضداشت پر اُسے توجہ کرنی پڑی
روپیہ چک گیا۔ اور فلے ویس کو اُسنے حکم دیا کہ تھوڑی سی زمین فروخت کر ڈالو فلے ویس
نے عرض کی کہ مین نے بہتیری دفعہ آپ کی خدمت مین اطلاع دی کہ اکثر حصہ زمین کا

بیع و رہن ہو چکا اور جو اب موجود ہے وہ نصف زر قرضے کے ادا کو کافی نہیں۔ یہ سُنکر تو ٹامن کی آنکھیں کھلیں اور گھبرا کے بولا۔ این میری زمین تو اتھنس سے لیسیڈیمن تک ہے فلے دیس نے کہا یہ کیا اگر ساری دنیا آپ کی ہوتی جب بھی کوئی انتہا ہوتی اور دینے پر آتے تو ایکدم مین ڈیڈ الیتے۔

ٹامن اپنے دلمین سوچنے لگا کہ مین نے بُری جگہ اپنی دولت صرف نہین کی بجا طور پر برباد نہین کی۔ زنبورون کے پیٹ بھرنے مین خرچ نہین کی۔ بلکہ دوستون کے پیچھے صرف کی۔ اور اپنے مہربان خانساماں کی طرف (جو کھڑا رو رہا تھا) متوجہ ہو کر بولا تم اتنا گھبرائے کیون جاتے ہو۔ خاطر جمع رکھو مین کبھی محتاج نہین ہونے کا۔ دیکھو کیسے کیسے امرا و شرفا میرے یار غار ہین۔ پھر اُس فریب و فاخوردہ نے اپنے دل مین سوچا کہ اسوقت مجھے صرف اتنا کفایت کریگا کہ مین قرض سے کام نکالون۔ اور ہر شخص کی مال و دولت سے (جسنے میرے جود و کرم کا مزا اُٹھایا ہے) اسحالت بیچارگی مین کچھ فائدہ اُٹھاؤن۔ اور ذرا تکلف کو راہ نہ دون۔ چنانچہ بلا تامل بامید قوی لارڈ لوسی لس لارڈ لکیوس اور لارڈ سمیرونیس کے پاس جنکو بے حد و حساب تحفہ و ہدیہ زمانۂ گذشتہ مین اُسنے دیے تھے۔ اور وین ٹی ڈلیس کے پاس جسکا قرضہ اپنے پاس سے ادا کر اُسے زمانۂ سابق مین چھوڑوایا تھا اور جو اپنے باپ کے ذریعے اب ایک بہت بڑی دولت کا مالک ہو گیا تھا اور ٹامن کے سلوک کے عوض دینے کی قابلیت اُسے بخوبی حاصل ہو گئی تھی۔ الگ الگ قاصد روانہ کیے۔ وین ٹی ڈلیس سے تو اُس پانچ ٹی لنٹ کی درخواست کی جو اُسکی طرف سے اُسنے ادا کیے تھے اور بقیہ تین امرا سے پچاس پچاس ٹی لنٹ بطور قرض طلب کیے۔ ٹامن یہ سمجھتا تھا کہ پچاس ٹی لنٹ کیا اگر پچاس ہزار ٹی لنٹ کی مین درخواست کرونگا تو [illegible] شکران نعمت سے امید قوی ہے کہ [illegible]

پہلے لکیوتس کے پاس آدمی گیا۔ اُس بدذات نے رات کو خواب دیکھا تھا کہ چاندی کا کا ایک پیالہ میرے ہاتھ لگا ہے۔ جب ٹائمن کے آدمی کی اطلاع ہوئی تو اُس بدطینت نے سمجھا کہ بیشک میرا خواب سچا ہوا۔ ٹائمن کا آدمی آیا ضرور نقرئی جام لایا لیکن جب اُسکی زبانی سُنا کہ ٹائمن نے روپیہ طلب کیا ہے تو اُسکے ناپائدار و ناتوان دوستی کی حقیقت کھُل گئی اور نہایت راست بازی کے ساتھ اُسنے اُس آدمی سے یہ بیان کرنا شروع کیا کہ تمھارے آقا کی دولت کی بربادی کے آثار مجھے پہلے ہی سے دکھائی دیتے تھے۔ بہتیری مرتبہ مین دوپہر کو اُسکے کھانے مین صرف اُسے متنبہ کرنے گیا۔ اور پھر بارہا مین رات کے کھانے مین فقط اِسلیے شریک ہوا کہ کم خرچی کی اُسے ترغیب دون۔ مگر میری باتون پر اُسنے ذرا دھیان نہ دیا۔ اتنا تو صحیح کہا کہ وہ ٹائمن کا وفادار دوست (بقول اپنے) تھا۔ اور اُسکے بدون اُسنے خوب مزے اُڑائے۔ لیکن یہ امر کہ وہ بغرض نصیحت اُسکے پاس آتا تھا اور اُسکی بھلائی کے لیے اصرار کرتا تھا سراسر کذب و خلاف۔ غرضکہ یہ سب کہہ سُنکر اُس نوکر سے کیا مزے مین کہتے ہین کہ بھئی۔ ٹائمن سے کہ دینا کہ لکیوتس سے ملاقات نہوئی اور پھر اُسکے صلہ مین ہم تمھین خوش بھی کرینگے۔

آدمی جو لارڈ ویسی لیس پاس بھیجا گیا تھا۔ وہ بھی ناکامیاب لوٹا۔ اِس فضول گو لارڈ نے جو ٹائمن کے کھانے سے پلا تھا اور قریب قریب ٹائمن ہی کے بیش بہا تحفون نے اُسے مالدار بنایا تھا جب دیکھا کہ ہوا بدل گئی اور ایسے جود و کرم کا چشمہ دفعتہً بند ہوگیا۔ تو پہلے اُسے یقین نہ آیا لیکن آخر مین اُسکے متیقن ہونے پر اُسنے بڑے افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کیا کہ مجھ مین اُسوقت اتنی استطاعت نہین کہ لارڈ ٹائمن کی کچھ خدمت کرسکون کیونکہ اپنی بدبختی سے (جو سراسر غلط و خلاف واقع بات تھی) مین نے کلیہ ایک مُعاملہ خرید و فروخت کا ایسا کر گیا جس سے فی الحال میرے پاس کوئی ذریعہ

ٹائمن کی دستگیری کا باقی نہ رہا مجھ سا نالائق کیا کوئی ہوگا کہ مین اپنے پیارے دوست کے وقت پر کام نہ آسکا۔ اور اپنے باتون سے ایسا ظاہر کیا گویا اُسکو اِس امر کا سخت صدمہ ہے کہ ایسے ایک ذی رتبہ نواب کی خدمت سے وہ قاصر رہا۔

کیا صرف ایک جا کھانے پینے سے کوئی کسی کا دوست ہوجاتا ہی۔ ہرگز نہین۔ خوشامدیون کی بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے۔ دیکھو سب جانتے تھے کہ ٹائمن نے باپ کی طرح لارڈ لوسی لیس کی سرپرستی کی۔ جب لارڈ لوسی لیس کی خود بینی نے آسے ایک عمدہ مکان بنانے کی ترغیب دی تو ٹائمن نے نہایت سیرچشمی سے اُسکے بنانے مین اپنی دولت صرف کی۔ لیکن اِسکو کوئی کیا کرے کہ ناشکر گزار ہونے پر انسان شیطان سے بھی بڑھجاتا ہے۔ مقام غور ہے۔ کہ اِس لارڈ لوسی لیس نے ٹائمن کے مقابلے مین اتنی تھوڑی مقدار کے لیے صاف انکار کیا جو باعتبار ٹائمن کے احسانات کے اتنا بھی نہ تھا جتنا سخی لوگ گدا گرون کو دے ڈالتے ہین۔

سمپرنیس و نیز دیگر خود غرض امرا نے بھی جنکے پاس ٹائمن نے درخواست بھیجی تھی۔ جواب فریب آمیز یا انکار صاف کہلا بھیجا حتی کہ وین ٹی ڈیس نے جسے ٹائمن نے زر دیکر چھڑایا تھا اور جو اب باپ کے مرنے پر مالدار ہوگیا تھا اُسنے پانچ ٹی لنٹ کو بطور قرض دینے سے بھی انکار کیا۔ جسکو ٹائمن نے بطور قرض نہین بلکہ اُسے مصیبت مین گرفتار دیکھ فیاضانہ طور پر دے ڈالا تھا۔

ٹائمن کے اچھے دنون مین لوگ جتنی تپاک سے اُس سے ملتے تھے و بکثرت آمد و رفت رکھتے تھے اتنے ہی اب اُسکے بُرے دنون مین اُس سے دور بھاگنے لگے وہ السنہ جو اُسکی تعریفون مین پہلے بلند آواز تھین۔ اُسکے جود و کرم اور سخا کی ثنا خوان تھین اب یہ کہتے شرماتی نہ تھین کہ بہت سلوک کرنا حماقت ہے اور زیادہ سخاوت کرنی اسراف و فضول خرچی ہے۔ گو سلوک کی حماقت اُس سے زیادہ کسی دوسرے

امر مین نہ تھی کہ اُسنے اُنکے ایسے نالایقون کو اپنے لیے منتخب کیا۔ اب ٹامن کا وہ شاہانہ محل خالی و سُن سان پڑا رہتا۔ اب وہ بات کہان کہ آیند و روند آئین۔ ٹھہرین۔ مہمانین تحف کرین۔ ہان اُدھر سے راستہ البتہ جاری تھا۔ یا بجاے سامان ضیافت اور مہمانون کی بھیڑ بھاڑ کے بے صبرو غوغائی قرضخواہ سود خور ستمگر اور بیرحم و سخت گیر لوگون کا ہجوم البتہ رہتا۔ کوئی تمسک لیے چلا آتا ہو۔ کوئی سود کا ذکر چھیڑ رہا ہے کوئی رہن کی بحث پیش کرتا ہے۔ غرضکہ ان سنگ دل طلبگارون سے کہ نہ وہ ٹامن سے ٹلتے نہ انکار سے انتے ٹامن سخت عاجز آیا۔ اُسکا مکان اُسکے لیے محبس ہوگیا۔ نہ باہر جانے کی صورت نہ اندر رہنے کی حالت نہ اُنکے ٹالنے کی مقدرت ابھی ایک اپنے پچاس ٹی لنٹ کا تقاضا اچھی طرح کرنے نہین پایا کہ دوسرا پانچ ہزار کرون کا حساب لے پہونچا۔ اور بھی ایسی حالت مین کہ وہ اپنے خون کے قطرے بھی انھین دینا چاہتا تو اتنے قطرے اُسکے بدن مین نہ نکلتے جو اُنکے مطالبہ کو پورے اُترتے۔

اس گئی گذری حالت پر بھی اُس ڈوبتے ہوے آفتاب نے تھوڑی دیر کے لیے ایک ایسی نئی روشنی اپنی دکھلائی کہ جس سے تمام لوگون کو حیرت سی ہوگئی۔ یعنی ایک مرتبہ پھر ٹامن نے سامان ضیافت درست کیا جسمین تمام معمولی امرا اور اُنکی بیبیان اور جتنے بڑے و با وضع لوگ اتھنس مین تھے سب مدعو کیے گئے۔ لارڈ لوسی یس ولکیوس۔ وین تی دیس۔ وسیمیرونیس و دیگر احباب سب کے سب آموجود ہوئے۔ اُن بدذات خوشامدیون سے زیادہ کسے رنج ہوتا جنکو یہ گمان ہوا کہ ٹامن کی مفلسی حیلۂ ظاہر کی گئی تھی جس سے مقصود ہلوگون کا امتحان لینا تھا۔ افسوس کہ یہ چال سمجھ مین نہ آئی ورنہ وہ کیا چیز تھی جو ٹامن نے طلب کی تھی اور پھر ایک اعتبار سے اُنھون نے زیادہ مسرت بھی کسی کو حاصل نہین ہوئی جو دیکھا

کہ چشمۂ بود و کرم جسے وہ سمجھتے تھے کہ خشک ہو گیا ہنوز ویسا ہی تازہ و رواں ہے۔ آنے پر اُنھوں نے بہت شرم اور رنج سے اِس بات کو ظاہر کیا کہ جب ٹائمن کا آدمی آنکے پاس پہونچا اُسوقت اُنکے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس سے اپنے معزز دوست کی ضرورت وہ رفع کر سکتے۔ ٹائمن نے اِسپر کہا کہ آپ صاحب اِسکا خیال نہ کرین مجھے یاد بھی نہین کہ مین نے کب روپیے مانگے تھے۔ ان بدذات و بیحیا امیرون کو دیکھیے کہ اُسکی تباہی کے وقت تو یون کھینچ بیٹھے۔ اور جب اُسکے دن پھرے یون بے تامل آموجود ہوئے۔ ایسے لوگون کا دستور ہے کہ یہ اہل دول کے پیچھے ایسی خوشی سے دوڑتے ہین جیسے ابابیل موسم گرما کے تواقب مین۔ اور پھر جہان ذری صورت انقلاب نظر آئی تو ایسے جلد الگ کہ ابابیل بھی چار دن سے بھانپ اُنکا ساتھ نہ پا سکے۔ اب ناچ و رنگ و دیگر سامان ضیافت کے ساتھ گرما گرم کھانے پہنچے گئے۔ سب کے سب حیران تھے کہ اِس دیوانے نے ایسی عمدہ ضیافت کے سامان کیونکر بہم پہونچائے بعضون کو یہ شبہہ تھا کہ فی الواقع جیسا مین دیکھتا ہون ویسا ہی ہے۔ یا کہین آنکھ خطا تو نہین کرتی۔ کہ اتنے مین سرپوش کے اُٹھنے سے ٹائمن کی غرض ظاہر ہوئی۔ یعنی بجاے نادر و مزیدار چیزون کے جنکی اُنھین اُمید تھی اور جنھین وہ ہمیشہ ٹائمن کی وسیع میز پر پاتے تھے۔ وہ لوگ کیا دیکھتے ہین رکابیون مین کچھ مختصر سامان ٹائمن کے افلاس کے مناسب کچھ نہین صرف تھوڑا تھوڑا گرم پانی بھاپ دیتا ہوا رکھا ہے۔ یہ دعوت ٹائمن نے اُن مُنھ دیکھے دوستون کے واسطے جنکا شیوہ مثل دُخان۔ اور دل مثل شیر گرم پانی کے تھا خوب تجویز کی۔ اور اُنکے رُکنے پر کہا۔ کتّو دیکھتے کیا ہو مُنھ کھول کر چھپڑ چھپڑ چاٹتے جاؤ۔ ہنوز اُنکی حیرت کم نہوئی تھی کہ اُنکے مُنھ پر تمام اُسنے وہ پانی اُٹھا کر چھڑک دیا تا اچھی طرح دوسرا اِسکا استعمال کر لین۔ اور جب وہ یہ کیفیت دیکھ اپنی اپنی ٹوپیان سنبھال گھر کا رُخ کر وہان سے نکل بھاگے تو اُسنے رکابیان زمین پر دے مارین اور پھر جہان کین اور تھوڑی دور تک

اُنکے تعاقب مین رکابی مذہب - قاتل خوش اخلاق گرگ متین - خرس حلیم - دولت کے مسخرے - کھانے کے دوست اور وقت کی کمی کے نام سے اُنھین پکارتا ہُوا خود بھی بھاگا اُن سب نے اپنے آنے کے بہ نسبت زیادہ خوشی سے اُسکے پاس سے چلا جانا مغتنم سمجھا گو اُس جلدی مین کوئی اپنا کپڑا کوئی ٹوپی کوئی زیور بھی بھول گیا مگر اُس دیوانہ نواب سے اور اُسکی جھوٹی دعوت سے بامن و امان نکل جانے پر سب محظوظ تھے -

ٹامن کا یہ آخری جلسہ تھا - اور اُسی کے ساتھ وہ اُنتھینس اور تمام انسان کی صحبت ہی سے مستعفی ہوگیا - کیونکہ اُسکے بعد اُسنے جنگل مین اپنی سکونت جاکے اختیار کی شہر اور نوع انسانی کی طرف سے مُنھ پھیر لیا - دُعائین مانگتا تھا کہ خدایا یہ مکروہ شہر غارت ہو جائے اُسکے مکانات تلے دیکر باشندگان شہر نیست و نابود ہو جائین - نوع انسانی کی ایذا رسانی بلائین از قسم جنگ بلوہ افلاس عوارض مہلکہ باشندگان شہر پر نازل ہوئین شہر کے چھوٹے بڑے امیر غریب سب کے سب مُبتلاے آلام ہون غرضکہ یہ سب بد دُعائین دیتا وہ جنگل کی طرف روانہ ہُوا جہان وہ کہتا تھا کہ وحشی چوپائے نوع انسانی سے کہین زیادہ مجھے مہربان معلوم ہونگے - وہان پہونچکر اُسنے کپڑے پھاڑ بہنگی اختیار کی تا نوع انسانی کی وضع اُسمین باقی نہ رہے - اور ایک گدھا کھودا اُسمین رہنے لگا - چوپایون کی طرح تنہا پڑا رہتا - بھوک لگتی تو جنگلی درختون کی جڑین کھاتا اور اوپر سے پانی پی لیتا - اپنے ہمجنسون کو دور سے دیکھکر بھاگتا - جنگلی جانورون کے ساتھ خوشی خوشی دوڑتا پھرتا اور بہ نسبت انسان کے اُنھین زیادہ مہربان حال و بے ضرر تصوّر کرتا -

واہ کیا انقلاب زمانہ ہے - کہان ٹامن مالدار - ٹامن انسان دوست اور کہان اب ٹامن عریان ٹامن انسان دشمن کہان گئے اُسکے خوشامدی کیا ہُوا اُسکا تزک و احتشام - کیا جنگل کی تیز و سرد ہوائین اُسکے جسم کو سردی سے بچانے مین قمیص کا

کام دینگی کیا عقاب کے بسیرے لینے کے وہ سخت درخت اُسکی خدمت و پیغام لیجانے کے لیے جھک کر چھوٹے غلام کی صورت مین آجائینگے۔ جب رات کے زیادہ کھا جانے سے اُسکی طبیعت کچھ بدمزہ ہوجائیگی تو کیا وہان کے چشمون کا سرد سے جاہوا پانی گرم شوربے کا کام دیگا۔ یا وہان کے وحشی جانورون مین یہ سلیقہ آجائیگا کہ پاس آ اُسکے ہاتھ چومین اور خوشامد کی باتین کرین۔

ایک روز وہ اپنے کھانے کو کسی چیز کی جڑ کو کھود رہا تھا کہ اُسکا پھاوڑہ کسی سخت چیز سے رُکا۔ جو دیکھنے سے ایک بہت بڑا ڈھیر سونے کا نکلا۔ جسے غالباً کسی بخیل نے کسی آفت کے وقت یہ سمجھ کر دفن کیا ہوگا کہ یہان کسی کو خبر تو ہونے ہی کی نہین جب موقع ہوگا چپکے سے آکھود لیجائینگے۔ اور پھر موقع ہاتھ آنے سے پہلے وہ مرگیا۔ اور جہان وہ زیر زمین (جیسے ماں کے پیٹ مین لڑکی) اسطرح بے پروائی سے خموش پڑا تھا گویا ٹائمن کے ناگہانی پھاوڑہ کھائے بغیر باہر آتا ہی نہین۔

اس خزانے کی مقدار اتنی تھی کہ اگر ٹائمن کا اگلا سا دل ہوتا تو وہ اُسکے دوستون اور خوشامدیون کے پھر جمع ہوجانے کو بہت تھا مگر ٹائمن اس بیوفا دنیا کا ایسا غیر معتقد تھا اور مال و دولت کی طرف سے اُسے ایسی نفرت ہوگئی تھی کہ قریب تھا کہ وہ پھر اُسے وہین دفن کردیتا لیکن صرف اس خیال سے اُسنے ایسا نہ کیا کہ لاانتہا بلائین انسان پر زر و مال کے سبب سے نازل ہوتی ہین لوٹ۔ ظلم۔ ناانصافی۔ رشوت۔ جبر۔ خانہ جنگی یہ سب برائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین۔ اگر اُسکے ذریعہ سے مین چاہونگا تو بآسانی تمام ذی معلوم اپنے ہمجنس سے کیا ایسی عداوت آسے ہوگئی تھی، نوع انسانی کو انواع انواع تکالیف وایذا پہونچاسکونگا۔

چند فوجی سپاہی اُسی زمانے مین اُنکے غار کی طرف سے ہوکر گذرے۔ اور بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ وہ السبی پیڈیس سپہ سالار اتھنس کے فوجی جوان ہین جو

اتھنس کے اہالی محلس سے کسی بات پر بگڑ کر کہ اتھنس والے اپنے سرداروں اور اچھے دوستوں کے مقابلے مین اپنے ناشکر گزار و بیوفا ہونے مین سدا سے مشہور تھے) اُنکے مقابلے مین وہی فوج ساتھ لیکر جارہا تھا۔ جنکی سپہ سالاری مین پہلے اُسنے ایک مرتبہ اُنکی طرف سے دشمنون کا مقابلہ کیا تھا۔ ٹائمن اُنکا ارادہ سُن بہت خوش ہوا اور وہ سارا سونا اُٹھا کر اُنکے سپہ سالار کے حوالہ کیا۔ کہ وہ اپنی فوج کا خرچ اُس سے چلائے۔ اور یہ درخواست کی کہ وہ اپنے لشکر ظفر پیکر سے سارے شہر کو میدان کردے۔ اُسکے تمام باشندون کو جلا بھنا کاٹ چھانٹ برابر کردے۔ ایسا نہو کہ کوئی اُنمین سے بچ جائے۔ اور اُس سے کہا کہ تم وہان کے بڈھون کی سفید داڑھیون کا ذرا خیال نکرنا کیونکہ وہ سب کے سب سود خور ہین۔ اور نہ ننھے بچون پر جانا کیونکہ بڑھنے پر وہی بغاوت پر کمر باندھینگے۔ ایسا نہو کہ لڑکیون لڑکون اور ماؤن کا شور و غل تمھین خونریزی سے باز رکھے۔ بلکہ اُنھین بھی تہ تیغ کرنا۔ اور جب وہ یہ ارادہ فتح آگے بڑھے تو یہ خدا سے اُنکے لیے دعائین مانگنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ خدایا تو اُنکے شامل حال رہیو۔ اب اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ شہر اتھنس باشندگان اتھنس بلکہ تمام نوع انسانی کی طرف سے ٹائمن کے دلمین کس درجہ نفرت مستقر ہو گئی تھی۔

ایک دن وہ اسی حالت بیکسی مین وحشیون کی طرح اپنے غار مین بیٹھا تھا کہ در غار پر ایک آدمی بحیرت نگران اُسے نظر پڑا۔ جسے دیکھکر اُسے سخت حیرت ہوئی یہ آدمی اُسکا وفادار خانساماں فلیو کس تھا جو اپنی دلی محبت و سچی وفاداری کی رہنمائی سے اپنے آقا کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اُس کمبخت غار تک پہونچا کہ اپنا حق خدمت ادا کرے۔ اور اول ہی نگاہ مین جو اپنے آقا کو جو کسی زمانے مین عالی مرتبہ ٹائمن تھا اُسنے ایسی بُری حالت مین دیکھا کہ بدن پر ایک سوت تک نہین بنگا در زاد

حیوانون کی صحبت و شیونون کی سی بود و باش آنکھون مین وہ وحشت و اُداسی جیسے اپنی تباہی و دیرانی کی یادگار۔ تو اُسے سکتا سا ہوگیا اور دیر تک بعالم حیرت ٹامن کی طرف دیکھتا رہا۔ اخیر مین جب اُس خانساماں نے کچھ بولنا چاہا تو فرط گریہ سے اُسکی آواز گلے مین ایسی پھنسی کہ ٹامن کو اُسکے پہچاننے مین یا اِسبات کے جاننے مین کہ یہ کون شخص (دیکھو نوع انسانی کے پہچاننے سے بھی اُسکی جبلیت کس درجہ دور بھاگتی تھی) میری حالت ناچارگی مین میرا ساتھ دینے آیا ہے۔ بڑی دقت اُٹھانی پڑی۔ اور چونکہ شکل و صورت اُسکی انسان کی تھی اِسلیے ٹامن نے اُسکی باتون کو مکر اور آنسوؤن کو جھوٹھا تصور کیا۔ لیکن اُس خیرخواہ ملازم نے جب اپنی نمک حلالی کے ثبوت پیش کیے اور ٹامن پر اچھی طرح ثابت کر دیا کہ صرف آقا کی محبت و خیرخواہی اُسے اتنی دور لائی تو ٹامن کو بمجبوری یہ اقرار کرنا پڑا کہ ہان دنیا مین ایک اچھا آدمی بھی ہے۔ لیکن چونکہ وہ آدمی کی صورت و شکل مین تھا۔ اِسلیے اُسکی طرف وہ نفرت کیے بغیر نہ دیکھ سکا اور نہ اُسکے انسانی ہونٹھون کی باتین کراہت کیے بغیر سُن سکا۔ اور وہ وحید العصر ملازم بجبر اُسکے پاس سے رخصت کیا گیا کیونکہ گو اُسکا دل بہ نسبت اور آدمیون کے زیادہ ملائم و پُر درد تھا مگر اُسکے ظاہری چہرے کو کیا کیا جاتا کہ وہ انسان ہی کا سا مکروہ تھا

اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد اُس بیچارے خانساماں سے کمین بڑے بڑے ملاقاتیون نے ٹامن کے اُس چپ چاپ و تنہائی کی گوشہ نشینی مین خلل اندازی شروع کی۔ کیونکہ وہ دن آگیا کہ اتھینس کے ناشکر گذار امرا کو اپنی اُن بے انصافیون پر جو بمقابلہ ٹامن اُنھون نے کی تھین پشیمان ہونا پڑے۔ الی بیڈیس نے وہان پہونچکر جنگلی سور کی طرح اُنکی شہر پناہ پر حملہ کرنا اور اپنے سخت محاصرے سے اُنکے شہر کی حاکم تک اڑا دینے کی دھمکی دینی شروع کر دی اب یہ کیفیت دیکھکر ٹامن کی پہلی قوت و جنگی طبیعت جسے عرصے سے اُنکے دلون نے بھلا دی تھی پھر تفین یاد پڑی۔ کیونکہ سابق مین

ٹامن انکا سپہ سالار رہچکا تھا اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ ایک بہادر و دوراندیش سپاہی ہے حتی کہ انکے نزدیک اُن محاصرین کے مقابلہ کرنے کو جو یون انھین دھمکیان دے رہے تھے اور الیسی ہیڈیس کے سے سخت حملے کے رد کرنے کو جو یون بڑھتا چلا آتا تھا وہ تنہا کافی تھا اس آفت مین وہان کے اہالی محلس نے ٹامن کے پاس حاضر ہونا ضرور سمجھا - دیکھیے جب اپنے اوپر پڑی تو یون ڈورے آئے اور جب اُس غریب پر وقت تھا تو کسی نے بھی توجہ نہ کی - اُنکی سمجھ تو دیکھیے کہ جسکو یون رنجیدہ کیا اُس سے اُمید خیر رکھتے تھے - اور اپنی ایسی کج خلقی و بدسلوکی پر بھی اُس سے نیکی کی چشم داشت رکھتے تھے -

اُنھون نے آکر بہتیری منتین کین اور کہنا چاہا کہ وہ شہر کیطرف چل کر شہر و باشندگان شہر کو بچائے - وہی شہر جہان سے اُنکی ناسپاسیون نے یون بُری طرح اُسے نکالا تھا - مال و دولت و عزت کا لالچ دکھایا - گو ہان ماسبق پر ندامت بھی ظاہر کی - ہر شخص کی نظرون مین اُسکی وقعت دلون مین اُسکی محبت اُسے جتائی گئی سب نے اپنی ذات - زلیست - مال و دولت اُسکے قابو مین دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ اُنکے ساتھ چلکر اُنکو دشمنون سے بچائے - لیکن ٹامن کا وہ اگلا دل کہان تھا جس سے وہ معدن جود و زمیب شجاعت خیال کیا جاتا تھا - زرم مین اُنکی پناہ بزم مین اُنکی زینت سمجھا جاتا تھا - اب تو اُسکی یہ کیفیت تھی کہ نوع انسانی سے اُسے قلبی عداوت تھی وحشیون کی طرح تن عریان رہتا تھا - اگر الیسی ہیڈیس اُسکے سارے ہموطنون کو تہ تیغ کردے تو اُسے ذری پروا نہین - اگر اُنھیں کو برباد کردے اُسکے چھوٹے بڑون کو قتل کردے تو بجاے غم کے بلکہ اُسے مسرت ہو - غرضکہ اُسنے اُنھین ایسا ہی جواب صاف سُنایا اور یہ بھی کہا کہ لشکر مین کوئی بھی چھری ایسی نہوگی جسے مین اُنھیں کے بڑے بڑے لوگون نے گلو سے زیادہ موقر نہ سمجھون -

وہ نامراد اہالی مجلس یہ جواب سُنکر چلنے لگے۔ تو ٹامن نے اُنسے کہا کہ اہل شہر سے میرا ذکر کرنا اور کہنا کہ اس حالت یاس و اضطراب سے بچنے۔ اسی بدیس خونخوار کے قہر سے نجات پانے کی ایک صورت اُسے معلوم ہے۔ کچھ ہی ہو پھر بھی اپنے ہموطنون سے اُسے اتنی محبت ہے جس سے وہ چاہتا ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اُنکے ساتھ کچھ بھلائی کر چکے۔ اُسکے سُننے سے اہالی مجلس کو کچھ تسکین ہوئی اور سمجھے کہ وطن کی محبت نے اُسکے دل مین جوش کیا۔ پھر ٹامن اُنسے کہنے لگا کہ میرے غار کے پاس ایک درخت ہے جسے عنقریب مین کاٹنے والا ہون۔ مین چاہتا ہون کہ اُسکے کٹنے کے پہلے تمام میرے رفقاے اٹھنیں چھوٹے بڑے جو اس مصیبت سے بچنا چاہتے ہین آکر اُسکا مزہ چکھین۔ یعنی آئین اور گلے مین پھانسی لگا لگا اُسی درخت پر لٹک جائین تا اس طریقے سے اُنھین مصیبتون سے نجات ملے۔

انسان کے ساتھ یہ ٹامن کا آخری احسان تھا اور اپنے ہموطنون سے اخیر ملاقات کیونکہ اُسکے تھوڑے ہی دن بعد ساحل دریا پر گذر کرتے جو ٹامن کے جنگل سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا ایک سپاہی نے ایک قبر دریا کے کنارے دیکھی جسکے کتبہ سے معلوم ہوا کہ یہ ٹامن انسان دشمن کا مزار ہے جو جیتے جی تمام آدمیون سے دلی عداوت رکھتا تھا اور مرنے پر ایک ایسے وبال کی تمنا دل مین لے گیا جو تمام مردون کی بربادی کا سبب ہو۔

یہ امر کہ آیا وہ بجبر و ظلم ہلاک کیا گیا۔ یا زیست کی بے لطفی و استکراہ نوع انسانی نے اُسے اس حال کو پہونچایا۔ ظاہر نہو سکا۔ تاہم اُسکے کتابہ کی درستی اور اُسکے انجام کے بخیر ہونے پر سب کو حیرت رہی کہ مرنے پر بھی آدمیون سے ویسی ہی عداوت اُسنے ظاہر کی جیسے جیتے جی تھی۔ اور بعضون کے نزدیک ساحل بحر پر قبر بنانی یہ اشارہ تھا کہ دریا ہمیشہ میری قبر پر آنسو گرا گرا کر مکار و دغاباز انسان کے ظاہر پرست و چند روزہ اشک کی اہانت تحقیر کرتا رہیگا

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے جس قصون مین کا چوتھا قصہ جو مجموعۂ مذکور کی ساتھ پہلے اس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ معلوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین زیور طبع سے آراستہ ہوچکا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ع مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال سلمہٗ المتعال سے بصحت تمام طبع ہوکر مطبوع طبایع خاص وعام ہوا۔

عون خاتون کو مکافضل خلائق زوزمانہ ان

یہ انگریزی کتاب سلیکٹ فرام شیکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلچسپ ہے جس قصون مین کا پچواں
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز ایک زنانہ ہے موسوم بہ

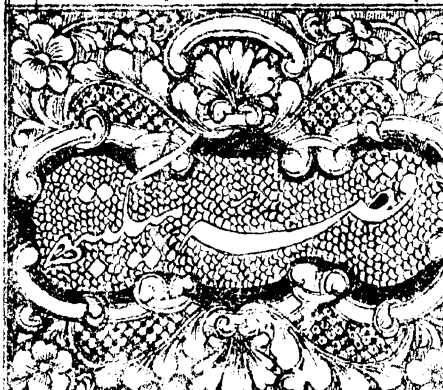

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب نے کوئی وکیل مصنفی ہر کانہ
ضلع گورکھپور نے بیمار مطبع اودھ اخبار بمجاورات سلیکٹ انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور واقع کانپور مین حسن آرائی چھپا

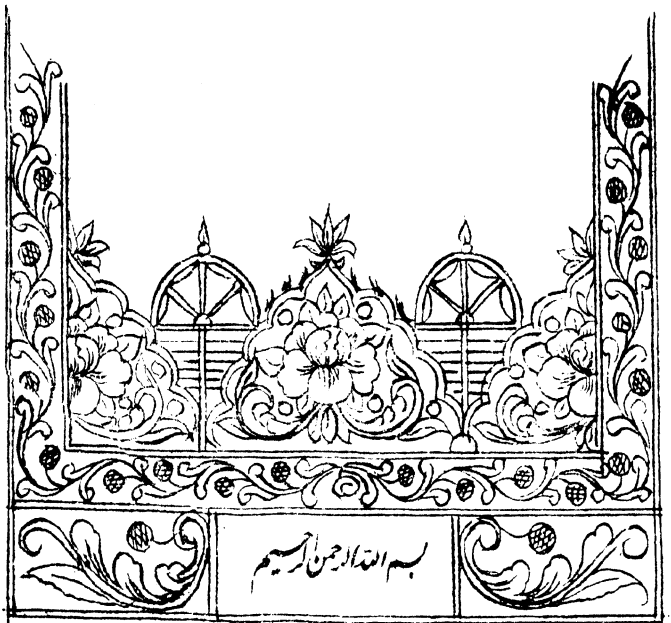

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسکاٹلینڈ کے بادشاہ ڈنکن رحم دل کے وقت مین میکبتھ نامے ایک امیر سلطنت
تھا میکبتھ بادشاہ کا رشتہ دار تھا۔ اور اپنی شجاعت و جنگی طبیعت واقع ہونے
سے دربار مین مغز خیال کیا جاتا تھا چنانچہ اُسکی شجاعت کی ایک تمثیل فی الحال
یہ تھی کہ باغیون کی فوج کو جنکی کمک پر ناروے کی فوج کثیر ساتھ تھی دم کے
دم مین شکست دے دی۔

میکبتھ اور بنکو یہ دو سپہ سالار اس لڑائی سے ظفر یاب ایک غارت شدہ جنگل
کی راہ سے آرہے تھے کہ اُنھین تین عجیب الخلقت عورتین دکھائی دین جنکے ساتھ
اور بھی چند داڑھی والے مرد تھے کہ اُنکے چہرے کی جھبریان و مُتوحش صورتین صاف
کہے دیتی تھین کہ خاکی پیدایش کے لوگ یہ نہین ہین۔ میکبتھ یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا۔
اور اُن عورتون کی طرف جو ظاہر اخوف زدہ انگشت بلب کھڑی تھین۔ مخاطب ہُوا۔
اُن تینون مین سے پہلے ایک نے میکبتھ کو بلقب وزیر گلیمس پکار کر سلام کیا۔ میکبتھ کو

آنکے اس غیبی معلومات سے تھوڑا تعجب ہوا پھر دوسری نے وزیر کاوڈر کمکو سلام
کیا جسے سنکر اسکی حیرت اور بڑھی کیونکہ یہ خدمت اُسے تفویض ہوئی تھی۔ اسکے بعد
تیسری بولی مبارک بادشاہ سلامت کہ عنقریب آپ بادشاہ ہوا چاہتے ہین۔
یہ بشارت سنکر تو اُسے حد سے زیادہ تعجب ہوا اور اُسنے سوچا کہ بادشاہ
کے لڑکون کے ہوتے ہوے مجھے تخت سلطنت ملنے کے کیا معنی۔ پھر نیکو کی طرف
مخاطب ہو وہ معمے مین کہنے لگین کہ تو میکبتھ سے چھوٹا پر بڑا ہے ویسا خوش نہین
اور ایک اعتبار سے اُس سے بھی زیادہ اور پھر یہ بشارت دی کہ تم تو نہین مگر
تمھارے بعد تمھارے لڑکون کی قسمت مین اسکاٹلینڈ پہ سلطنت کرنا لکھا ہے۔ یہ
کہہ وہ سب ہوا ہوئین اور نظرون سے غائب ہوئین۔ جس سے اُن سردارون کو
معلوم ہوا کہ یہ جادوگرنیان تھین۔

اس حیرت انگیز ماجرے پر وہ دونون غور کر رہے تھے کہ بادشاہ کے قاصد نے
کاوڈر کی صوبہ داری کا مژدہ میکبتھ کو سنایا۔ اس واقعہ کو جو اُسنے جادوگرنیون کی
پیشین گوئی سے معجزانہ طور پر مطابق پایا۔ تو اُسے حیرت سی ہوگئی۔ اور فرط انبساط
سے اُن قاصدون کو جواب تک نہ دے سکا۔ اور اُسی حالت مین اُسے یہ اُمید
قائم ہوئی کہ تیسری جادوگرنی کے قول کی بھی اُسی طرح ایک نہ ایک دن صداقت ظاہر
ہوگی اور اسکاٹلینڈ کے تخت پر کسی زمانے مین بیٹھنا نصیب ہوگا۔

پھر نیکو کی طرف مخاطب ہو کہنے لگا میرے لیے جو پیشین گوئی جادوگرنی نے کی وہ تو
تمنے دیکھ لی۔ کیا ایسی صورت مین تمھین یہ اُمید نہین ہوتی کہ تمھارے لڑکون کو سلطنت
نصیب ہوگی۔ اُسنے جواب دیا تمھین سر پر سلطنت کا خیال اُس امید پر پیدا ہوا
لیکن اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ جھوٹی جھوٹی باتون کو یہ سچ بنا دیتی ہین جس سے بڑے
بڑے کامون مین دھوکا دینے کا اُنھین موقع ہاتھ لگے۔

لیکن اُن جادوگرنیون کی بے اصل باتون نے اُسکے دلمین ایسا وثوق پکڑا کہ وہ
جلکو کو الاقتضطوا کا سبق دیتا اُسی وقت سے اُسکے تمام خیالات اِس بات کی طرف
متوجہ ہوئے کہ کسطرح اُسکا لینڈ کی سلطنت ہاتھ آئیگی۔

میکبتھ نے اپنی بی بی سے جاجادوگرنی کی حیرت افزا پیشین گوئی سُنائی۔ اور ساتھ ہی
یہ بھی کہا کہ اُسکے ایک جزو کی صداقت دیکھنے مین آئی۔ وہ عورت بڑی عالی حوصلہ تھی
اور ہمیشہ اِس فکر مین رہتی کہ کسی طرح اپنے اور اپنے شوہر کو اعلیٰ درجے پر پہونچائے یہ خبر
سُنکر اُسنے میکبتھ کو جو خود اِن باتون سے ڈرتا تھا یہ ترغیب دی کہ اِس پیشین گوئی کے
پورے اُترنے کے لیے ضرور ہے کہ تو بادشاہ کو قتل کرے۔

اِتفاق سے اُنھین دنون مین ڈنکن شاہ اسکا لینڈ جو غایت فروتنی سے اپنے
اُمرا کے ساتھ پیش آتا مع اپنے دو لڑکون میلکام اور ڈونلبین و دیگر چند وزرا و
مُصاحبین کے میکبتھ کے مکان پر حسن ظن بابی کی شرکت کو آیا۔

میکبتھ کا مکان نہایت فرحت افزا مقام پر واقع تھا۔ قرب وجوار کی ہوا بڑی خوشگوار
و مُفرح تھی۔ کیونکہ اُسکے بیرونی جانب کو تمام اردن اور پشتون پر جہان
کمین موقع پاتا یا ابابیلون نے اپنے گھونسلے بنا لیے تھے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہان اِن پرندون
کی آمد و رفت و بود و باش ہوتی ہے وہان کی آب و ہوا نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ بادشاہ
وہان پہونچکر مکان و مُصاحبین و اپنے سردار میکبتھ کی بی بی کی آؤ بھگت سے بہت خوش
ہوا۔ اور اُس عورت نے اپنے اِرادون کے چھپانے کے لیے اخلاق و خندہ پیشانی
مین بڑا مُبالغہ کیا۔ اور بظاہر بادشاہ کو ایک خوش نما پھول کی صورت مین دکھائی دی
جسکے زیر دار خار سے وہ مُطلع نہ تھا۔

بسبب ماندگی سفر کے سویرے ہی بادشاہ سونے گیا۔ اور سونے کے کمرے
مین دو پاسبان (جیسا کہ دستور تھا) اُسکی مُحافظت کو پاس سوئے۔ بادشاہ اُنکی مہمانداری

پر اُس روز بہت خوش تھا۔ اور قبل سونے کے اپنے خاص خاص عہدہ دارونکو تحائف دیے تھے۔ اور ایک بیش قیمت ہیرا میکبتھ کی بی بی کے پاس اُسنے بڑے تپاک سے بھیجا تھا یہ رات کا وقت تھا۔ آدھی رینا سے زیادہ مُردہ معلوم ہوتی تھی۔ کمبخت نیند ہر شخص پر غالب تھی بجز بھیڑیے اور خونیون کے کوئی گھر سے باہر نہ رہا ہوگا۔ کہ میکبتھ کی بی بی بادشاہ کے قتل کو اُٹھی۔ وہ ایسا کام جو اُسکی زنانی حالت کے بالکل نامناسب تھا وہ ہرگز اختیار نکرتی اگر اپنے شوہر کی طبیعت سے اُسے کھٹکا نہوتا کہ اُسکی حلیم و مہربان طبیعت مبادا اس قتل مین ہرج و تامل کرے۔ اِسکے بہادر ہونے مین اُسے شک نہ تھا۔ مگر ساتھ ہی اُسے پرلے سرے کا دہمی بھی جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ اتنا بڑا جرم جسے ذی حوصلہ اخیر مین کر بیٹھتے ہین اِس سے نہو سکیگا۔

ممکن تھا کہ اِس قتل پر وہ اُسے راضی کرلیتی۔ مگر اُسکے ارادے پر اُسے اطمینان نہ تھا اور ڈرتی تھی کہ کہین اُسکی طبیعت کا فطرتی حلم اُسے اپنی طبیعت مین کہین کم پاتی تھی مانع ہُوا تو سارا کھیل بگڑ جائیگا۔ غرضکہ یہی سب سوچ سمجھ خود تلوار لے وہ بادشاہ کے بالین پر جا کھڑی ہوئی۔ اور پاسبانون کا ذرا بھی ڈر نہ کیا جنھین پہلے ہی شراب پلوا کر مدہوش نبار کھا تھا اور وہ اپنے کار منصبی سے غافل پڑے سو رہے تھے۔ ڈنکن ماندگی سفر کی وجہ سے غافل پڑا خراٹے لے رہا تھا اُسکے چہرے کو جو بغور اِس عورت نے دیکھا تو ایسا معلوم ہُوا کہ خاص اُسکا باپ وہان سو رہا ہے۔ ڈنکن کی صورت اپنے باپ سے مشابہ پاکر اُس عورت کے پیر ڈگمگے۔ اور اُسکی ہلاکت پر وہ حرات نکر سکی۔

لوٹ کر یہ کیفیت اُسنے اپنے شوہر سے بیان کی جسے سُنکر اُسکی ہمت پست ہوئی اور سمجھا کہ بیشک اِسکی کوئی بڑی علت ہے۔ مین کچھ بادشاہ کا ماتحت ہی نہین بلکہ اُسکا قریبی رشتہ دار ہون۔ اور آج مین اُسکا میزبان ہون۔ شرط مہمانی یہ ہے کہ اگر کوئی اُسکے قتل کا اِرادہ کرے تو مین روکون نہ کہ مین خود ہی خون کا پیاسا بنجاؤن

پھر اُسے یہ خیال آیا کہ نکن کیسا رحم دل و منصف مزاج بادشاہ ہے۔ اپنے ماتحتون کی کیسی رعایت مدنظر رکھتا ہے۔ سردارون پر کیسا التفات۔ مجھپر کیسی خاص توجہ رکھتا ہے۔ ایسے بادشاہون پر خدا کا سایہ رہتا ہے۔ رعایا اُنکے قتل کا ضرور انتقام لیتی ہے۔ علاوہ بریں صرف بادشاہی کی توجہ ہی نہیں بلکہ مجھپر تو میری وقعت بڑھی سب کی نظر و یقین مین معزز معلوم ہوتا ہون اگر مین قتل سلطان کا مرتکب ہوا تو میری ساری وقعت خاک مین ملجائیگی۔

اپنے شوہر کے اِن تخیلات سے وہ عورت سمجھی کہ راہ راست پر یہ مائل ہوا اور اسبارے مین کوئی رسمی اِس سے نہوسکیگی۔ مگر وہ عورت نہایت مستقل مزاج تھی۔ ایسی باتین کرنی شروع کین جس سے اُسکے خاصہ طبیعت کا کچھ اثر اُسکے دلپر پڑے۔ اور بستری دلیلین اِس امر پر پیش کین کہ اُسے اپنے اِرادے سے پھرنا نچاہیے۔ اور کہنے لگی دیکھ کتنا آسان کام ہے۔ ذرا دیر مین طے ہوسکتا ہے۔ آج رات کی ذراسی ہمت مین کتنے ایام و لیالی تک مستقل حکومت و سلطنت کرنے کی بنیاد قائم ہوجاتی ہے۔ اور پھر اخیر مین اُسکی نااستقلالی پر ملامت کی۔ اُسکی تلون مزاجی و نامردی پر افسوس کیا۔ اور کہا کہ اچھی طرح مجھے معلوم ہے کہ ماؤن کو اپنے بچون سے کیسی اُلفت ہوتی ہے۔ لیکن مین اگر اپنے شیرخوار بچے کے مارڈالنے کی ایسی قسم کھاتی جیسی تمنے بادشاہ کے ہلاک کرنے پر کھائی تو تم دیکھتے کہ ہنستا کھیلتا بچہ مین گود سے ٹپک دیتی جس سے اُسکا سر پاش پاش ہوجاتا۔ اور ذرا تامل نکرتی۔ اور پھر ایسا موقع جلد ہاتھ نہین آنے کا کہ الزام قتل اُنھین میخوار پاسبانون کے سر پڑیگا۔ غرضکہ اپنی طلاقت لسانی سے اُسکے دبے ہوے ارادے کو اُسنے ایسا اُبھارا کہ ایک مرتبہ پھر اُسکے دلمین اِس فعل قبیح کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہوئی۔

غرضکہ میکبتھ اپنی بی بی کی یہ باتین سُن اُٹھا اور خنجر بکف دبے پانون شب تاریک کے پردے مین اُس کمرے کا رُخ کیا جسمین ڈنکن سو رہا تھا۔ وہان پہونچنے پر ایک تلوار خون آلودہ معلق لٹکتی ہوئی اُسے دکھائی دی جسکا قبضہ اُسکے ہاتھون کی طرف جھکا ہوا تھا۔

اسکے پکڑنے کو ہاتھ لپکایا تو بجز ہوا کے کچھ نہ تھا - اور معلوم ہوا کہ اسکے دلمین و دماغ مین جس کام کا خیال جم رہا ہے اسی کے مناسب متخیلہ نے ایک صورت وہمی قائم کر رکھی تھی -

میکبتھ کچھ اس سے ہراسان نہوا و بے تکلف اندر جاکر ایک ہی ہاتھ مین بادشاہ کا کام تمام کیا - اترکا بہ قتل کے ساتھ ہی ان پاسبانون مین سے ایک سوتے مین نہسا اور دوسرا چلایا "قتل کیا قتل کیا" جس سے دونون کی آنکھین کھل گئین - اور جگنے پر دونون نے خدا کو یاد کیا - ایک نے کہا خدا ہمین محفوظ رکھے - دوسرے نے کہا آمین - اسی کے مناسب کوئی لفظ میکبتھ بھی کہتا - مگر اسکی آواز کچھ ایسی بیٹھ گئی کہ وہ ادا نہین کر سکا

میکبتھ اپنی بی بی کے پاس جو یہ آواز مین سن رہی تھی ایسا منتشر و پریشان آیا جس سے وہ سمجھی کہ یہ بیغل مراد ہوا اور کسیقدر اسے حصول مطلب کی طرف سے مایوسی ہوئی لیکن قریب آنے پر اسکے ہراس و پریشانی پر خفا ہوئی - اور کہا خون آلودہ ہاتھون کو ابھی جاکر دھو ڈالو تا ہمین کوئی نہ پکڑے وہ تو اپنے ہاتھ دھونے گیا اور یہ خنجر خون آلودہ کو لیے اسی کمرے مین چلی گئی - اور اسکا خون پونچھ ان پاسبانون کے منہ پر مل دیا جسمین انھین پر جرم قرار پائے -

بادشاہ کی ہلاکت کب چھپنے والی تھی صبح ہوتے ہی اسکی تفتیش ہونے لگی - میکبتھ اور اسکی بی بی نے بڑا غم و الم ظاہر کیا اور پاسبانون پر الزام قائم ہوا (جنکے پاس سے خلوا زنکلی اور جنکے چہرے خون سے بھرے تھے) بہت ہی قرین قیاس تھا - مگر لوگون کو گمان قوی میکبتھ پر ہوا کیونکہ میکبتھ کو اس قتل کا باعث و مرتکب ٹھہرانا بہ نسبت ان غریب و لاواسطہ پاسبانون کے کہین دل لگتی بات تھی - یہ کیفیت دیکھ کر ڈنکن کے دونون لڑکے بھاگ گئے بڑے لڑکے میلکام نے دربار انگلستان کا راستہ پکڑا اور چھوٹے لڑکے ڈونلبین نے ائرلینڈ مین جاے پناہ لی -

شاہزادون کے بھاگ جانے سے جو اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوتے تخت سلطنت

خالی رہگیا۔ اور بجز میکبتھ کے جنکو اُنکے بعد حق سلطنت پہونچتا تھا اور کوئی فرمانروا سے اسکاٹلینڈ کا مستحق نہ رہا۔ چنانچہ میکبتھ کے تخت نشین ہونے پر جادوگرنیون کے قول کی پوری پوری تصدیق ہوئی۔

اس عروج پر بھی میکبتھ اور اسکی بی بی کے دلمین جادوگرنیون کے اس قول کا خیال بندھا رہا کہ میکبتھ بادشاہ ہوجائیگا مگر اسکی اولاد مین سلطنت نہ رہیگی اور اسکے بعد بنکو کی نسل کی طرف منتقل ہوجائیگی۔ اس خیال نے اور نیز اس امر کے سوچ نے کہ اُنھون نے جو اپنے ہاتھ خون ناحق سے بھرے اور اتنا بڑا گناہ کیا گویا وہ نسل بنکو کو تخت سلطنت ملنے کے لیے مساعدات تھے اُنکے دلون پر ایسا سخت صدمہ پہونچایا کہ وہ بے تکلف بنکو اور اُسکے لڑکے کے خون کے پیاسے ہوے اور اس فکر مین ہوے کہ انھین مار کر جادوگرنیون کی پیشین گوئی کو جسکا سچا ہونا انھون نے اپنے حق مین پورے طور سے دیکھ لیا تھا غیر ممکن الصدق بنا دین۔ اس غرض کے لیے ایک دن اُنھون نے بڑی دھوم سے کھانا کیا جسمین بڑے بڑے امرا و وزرا مدعو کیے گئے۔ اور بخلاف اور دنون کے بنکو اور اسکا لڑکا فلینس دونون بڑے تپاک و عزت سے آنمین بُلائے گئے۔ بنکو کے آنے کا جو راستہ تھا وہان میکبتھ نے چند قاتلون کو معین کردیا تھا جنھون نے بنکو کا کام تو تمام کیا۔ مگر شب تاریکی کی وجہ سے فلینس کسی طرح اُس کشمکش مین بچ گیا۔ فلینس سے بہت بڑی شاہی خاندان کی ابتدا پڑی۔ آگے چلکر یہ اسکاٹلینڈ کا بادشاہ ہوا۔ اور اُسکی نسل مین جیمس ششم اسکاٹلینڈ و جیمس اول انگلینڈ کا اخیر بادشاہ ہوا۔ اور وہ اپنے عہد مین اسکاٹلینڈ اور انگلینڈ دونون پر ساتھ حکمران تھا۔

کھانے پر ملکہ بھی آئی۔ اُسکے انداز بڑے تشفی و شاہانہ تھے۔ جس سے تمام مہمان محظوظ و دل شاد ہوے۔ میکبتھ شرفا و اسرا سے بڑے اخلاق سے باتین کرتا۔ اور کہتا کہ اس ملک کی جتنی عمدہ اور اچھی چیزین ہین وہ سب اسوقت یہان موجود ہین بجز ایک میرے پیارے دوست بنکو کے کہ جسکی غیر حاضری پر تنبیہ کرنی پڑی مبادا کوئی حادثہ تو

اُسکا مانع نہوا ہوجبکا ہم سب کو رنج کرنا پڑے ۔

یہ باتین ہورہی تھین کہ نبکو مقتول کی روح کمرے مین داخل ہوئی اور جس کرسی پر میکبتھ بیٹھنا چاہتا تھا اُسپہ جا بیٹھی گئی ۔ گو میکبتھ بڑا جری آدمی تھا ایک مرتبہ شیطان سے بھی مقابلہ پڑا تو منہ نہ موڑتا ۔ مگر اس دہشت ناک ماجرے سے اُسکے چہرے کا رنگ اُڑگیا اور لب بسکوت دیر تک اُس صورت کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا ۔ اُسکی ملکہ و دیگر سردار اُسکی یہ کیفیت دیکھکر خالی کرسی کی طرف جیسا کہ اُنھین معلوم ہوا ٹکٹکی باندھے بڑے غور سے دیکھ رہا ہے گھبرائے ۔ اور اُسکی بی بی نے جھک کر اُسکے کان مین کہا ڈرتے کیا ہو یہ اُسی قوت متخیلہ کا اثر ہے جسنے ڈنکن کے مارتے وقت ہوا مین خنجر لٹکا دکھایا تھا لیکن میکبتھ نے اُس صورت کی طرف سے نظر نہ پھیری اور کسی بات پہ کچھ دھیان نہ کیا ۔ بلکہ اُسی گھبراہٹ مین اُس صورت کو مخاطب ٹھہرا دو چار ایسے کلمے مُنہ سے نکالے جس سے اُسکی بی بی کو افشائے راز کا کھٹکا ہوا اور جلدی سے اُن مہمانون کو یہ کہکر رخصت کیا کہ اکثر بھیڑ مین ضعف و ناتوانی سے یہ کیفیت اسپر طاری ہوجاتی ہے ۔

اسی وقت سے میکبتھ کے دلمین خیالات فاسد اپنا گذر کرنے لگے ۔ اُسکی اور اُسکی بی بی کی نیند وحشت انگیز خوابون سے بالکل بے لطف تھی ۔ نبکو کی ہلاکت تو مضرت رسان تھی ہی فلیئنس کا بچ جانا اُنکے لیے اور بھی ستم تھا ۔ جسے وہ جانتے تھے کہ شاہون کا ایک سلسلہ اُنکی ذات سے شروع ہوگا ۔ جو ہماری اولاد کو تخت سے اُتارنے کے باعث ہونگے ۔ اُنھین سب خیالات سے دہ بیچین تھے ۔ اور میکبتھ کے دلمین آیا کہ ایک مرتبہ پھر اُن جادوگرنیون سے ملنا چاہیے ۔ جنسے اُس اپنی خراب حالت کی کچھ کیفیت کھلے ۔

اُنسے کھوجتے کھوجتے اُنھین ایک جنگل کے غار مین پایا ۔ جہان وہ اُسکے آنے کی خبر پہلے سے دریافت کرکے اپنے طلسم و افسون کی تیاری مین مشغول تھین ۔ جسکے ذریعے سے پلیدروحین اُسکے پاس مُستقل حالات کی خبر دیتین ۔ اُنکے طلسم و افسون کے

اجرا میڈک - چمگادڑ - سانپ - گرگٹ کی آنکھین - کتون کی زبان - چھپکلیون کے پانون - چمگادڑ کے بازو - اژدہے کی کھال - بھیڑیے کے دانت - ڈائن کی موسیائی - زہریلے درخت کی جڑ - (جسکو زیادہ اثر کے لیے اندھیرے مین کھودتے ہین) - بکری کا زہرہ - یہودی کا کلیجہ ایسے درخت کے پتے پر جو عموماً قبر مین ہوتا ہے - طفل مُردہ کی انگلی یہ سب چیزین بڑی سی دیگ مین اُبالی جاتی تھین اور خوب جوش کھانے پر سوروں کے خون سے ٹھنڈی کیجاتی تھین - اور اُسمین ایک ایسی مادہ سور کا خون بھی چھوڑتی تھین جو اپنے بچے کو کھا چکی تھی - اور آگ مین قاتلون کے بدن کی چربی پکائی جاتی تھین اور انھین اجزا طلسمات سے پلید روحین تابع ہوکر اُنکے سوالات کے جواب دیتی تھین -

میکبتھ سے استفسار کیا گیا کہ آیا وہ اپنے شبہون کو کُرید کر دریافت کرنا چاہتا ہے یا روحون سے جو اُنکے اُستاد ہین - اُنکے ظاہری اسباب دہشت ناک دیکھکر وہ ذرا نہ ڈرا - اور نڈر ہوکر جواب دیا - وہ روحین کہان ہین دکھاؤ تو سہی - اُنھون نے روحون کو آوازدی جو شمار مین تین تھین - اُنمین سے پہلے ایک بنتیار بند جوان کی صورت مین دکھائی دی اور میکبتھ کا نام لیکر اُسنے متوجہ کیا اور کہنے لگی کہ رئیس فالف سے خبردار رہنا - جسے سُنکر میکبتھ نے اُسکا شکریہ ادا کیا کیونکہ میکڈف رئیس فالف کی طرف سے میکبتھ کو ہمیشہ خطرہ رہتا تھا -

اسکے بعد دوسری روح ایک خونخوار لڑکے کی صورت مین دکھائی دی - اور میکبتھ کا نام لیکر پکاری اور کہنے لگی کہ تم دل مین کچھ خوف نہ رکھو بلکہ لوگون کی قوتون پر ہنسا کرو اور سب کہ سچ سمجھو - کیونکہ معمولی پیدائش کا آدمی تمھین کوئی ایذا نہین پہونچا سکتا بے خوف و خطر مردانہ وار زندگی بسر کرو - بادشاہ یہ سُنکر کہ اُٹھا میکڈف لے رہ - مجھے تجھسے ڈرنے کی کوئی وجہ نہین - مگر مزید اطمینان کے لیے

تجھے زندہ چھوڑونگا - زور و خوف سے کہونگا کہ تو جھوٹا ہے - بادل گرجے یا تڑپے
اب میری نیند مین خلل نہین آنے کا -

زان بعد تیسری روح ایک تاجدار لڑکے کی صورت ہاتھ مین ایک درخت
لیے نمودار ہوئی اور میکبتھ سے کہا کہ تم سازشون سے گھبراؤ نہین تاوقتیکہ برنم کا جنگل
ڈن سنن پہاڑ پر تمھارے مقابلے مین نہ آئیگا - تم مغلوب نہوگے - میکبتھ نے کہا یہ
تو خوب علامت ہے - بھلا جنگل کون اکھاڑ سکتا ہے جسکے درختون کی جڑین اسطرح
زمین مین پیوستہ ہین - معلوم ہوتا ہے کہ مین عمر طبعی کو پہونچ کر مرونگا - بیچ مین کوئی ناگہانی
موت مجھے نہین ہلاسکتی - لیکن ایک بات پوچھنے کو میرا بہت دل چاہتا ہے اگر
اپنے علم کے زور سے تم بتا سکو تو بتاؤ - وہ یہ کہ آیا بنکو کی اولاد کبھی حکمران ہوگی - اتنے مین
وہ یک زمین مین سما گئی - اور ایک عمدہ نغمے کی آواز سُنائی دی جسکے بعد آٹھ صورتین
بادشاہون کے لباس مین میکبتھ کے پاس سے گذرین جسکے پیچھے بنکو ایک بلورین
جام لیے ہوئے نکلا اور اس جام مین اور بھی بیشمار صورتین نظر آتی تھین - بنکو اپنی
خونخوار آنکھون سے میکبتھ کی طرف دیکھکر ہنسا اور انکی طرف اشارہ کیا جس سے میکبتھ
کو معلوم ہوا کہ یہ بنکو کی نسل سے ہین جو میرے بعد تخت اسکاٹلینڈ پر حکمران ہونگی -
اور جادوگرنیان گاتی بجاتی تھوڑی دور تک تعظیماً اُسے پہونچانے آئین اور پھر غائب
ہوگئین - اور اُسی وقت سے میکبتھ غمناک و خونخوار حالت مین رہنے لگا -

جادوگرنیون کے غار سے نکل کر جو خبر پہلے اُسکے کان مین پڑی وہ یہ تھی کہ میکڈف
رئیس فائف بھاگ کر انگلینڈ چلا گیا - کہ وہان میلکام بادشاہ سابق کے بڑے لڑکے
سے مل جائے جو وہان میکبتھ کے مقابلے مین فوج جمع کر رہا تھا - میکبتھ کو یہ خبر سُنکر
بڑا غصہ آیا اور محل فائف مین جاکر میکڈف کی بی بی اور اُسکے لڑکون کو جو پیچھے رہگئے
تھے و نیز دیگر متعلقین میکڈف کو جنسے ذرا بھی رشتہ داری میکڈف کے ساتھ

شامت ہوئی تہ تیغ کیا۔

اس سے اور نیز ایسی ہی اور چند حرکتون سے تمام اراکین سلطنت کے دل اُس سے پھر گئے۔ چنانچہ میکام اور میکڈلیف جب انگلینڈ سے اپنی فوج لیکر چلے تو بہت سے ملازمین سلطنت اُنسے مِل گئے اور مابقی جو میکبتھ کے خوف سے ایسی جرأت نکر سکے وہ دل سے اُنکی فتح کے لیے دست بدعا تھے۔ غرضکہ آہستہ آہستہ اُسکے نئے ملازم چھٹتے گئے۔ ہر شخص اس ظالم سے نفرت کرنے لگا۔ کوئی اُسکا پیار یا اعزاز نکرتا تھا۔ ہر شخص اُسکی طرف سے مشکوک رہتا۔ اب ایسی حالت انتشار مین بادشاہ گرفتار ہوا کہ اُسے دشمن مقتول کی حالت پر رشک آتا اور دلمین خیال کرتا کہ کیسا مزے مین سو رہا ہے کہ جسکے حق مین پوشیدہ سازشون کا کوئی اثر نہین پہونچ سکتا۔ نہ تلوار سے اُسے کھٹکا نہ زہر کا غم۔ نہ خانگی عداوتون سے تشویش نہ بیرونی فوج کا ہراس۔

اسی حالت مین ملکہ جو اُسکے خباثت کی جزو اعظم تھی اور جسکی گود مین دبک کر رات کے دہشت انگیز خوابون سے جو اُن دونون کو بیچین کرتے تھے وہ اطمینان و راحت پاتا تھا رہگرائے ملک عدم ہوئی۔ یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ اپنے گناہ کی پشیمانی و نیز عام لوگون کے استکراہ و کشیدگی سے وہ آپ اپنی ہلاکت کی باعث ہوئی۔ اُسکے مرنے سے یہ بالکل تنہا پڑ گیا۔ دور تک دیکھتا تھا مگر کوئی شخص اُسکا شفیق و خیر گیر نظر نہین آتا تھا۔ کوئی دوست ایسا نہین ملتا تھا۔ جسپر اپنے بڑے ارادون مین کسیطرح کا وہ بھروسہ کرے۔

میکبتھ زیست سے بالکل مایوس ہوا۔ اور ہر دم اُسے موت ہی کا خیال رہتا لیکن جب میکام کی فوج قریب پہونچی تو اُسکی پرانی شجاعت نے عود کیا اور اُسنے چاہا (جیسا کہ اُس سے ظاہر ہوتا تھا) کہ ہتھیار لگا کر جان دینی چاہیے۔ علاوہ برین اُن روحون کی پُر دغا باتون پر بھی اُسے کسی قدر یقین تھا۔ اور اُسے روحون کا یہ قول یاد آیا

کہ معمولی پیدائش کا آدمی تھین ہرگز ایدا نہین پہونچا سکتا ۔ اور یہ کہ جبتک برنم کا جنگل تمھارے مقابلے مین ڈنسی ن پہاڑی پر نہ آئیگا تم مغلوب نہو سکوگے جسکو وہ سمجھتا تھا کہ غیر ممکن الوقوع ہے ۔ یہ سمجھ کر اُسنے اپنے قلعہ مین جگہ لی جسکی ناممکن التسخیر مضبوطی محاصرین کی ہمت توڑ دیتی تھی ۔ اور بے تکلف میکبتھ کے حملہ کا منتظر رہا ۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک ملازم اُسکا خوف سے لرزان رنگ چہرے کا فق اُسکے پاس آیا کہ مارے خوف کے مُنھ سے بات تک نہ نکلتی تھی اور یہ بیان کیا کہ پہاڑی پر مین کھڑا پہرا دیتا تھا مجھے دفعتہً ایسا معلوم ہُوا گویا جنگل اُکھڑا میری طرف چلا آتا ہے ۔ میکبتھ نے کہا تو جھوٹا ہے ۔ اچھا مین دیکھتا ہون اگر تیری بات غلط ٹھہری تو زندہ درخت مین ٹنگا دونگا کہ مارے بھوکون کے تیری جان نکل جائے ۔ اور اگر یہ بات صحیح نکلی تو مین جانونگا کہ تو میرا خیرخواہ ہے ۔ اب میکبتھ کے ارادے ضعیف ہوئے اور روحون کی ذومعنی تقریر سے اُسوقت بڑا شک اُسے پیدا ہُوا ۔ اُسے یہ اعتقاد تھا کہ جبتک ڈنسی ن پر برنم کا جنگل نہ آئیگا مین مغلوب نہونگا ۔ اب جنگل کو بھی متحرک دیکھ لیا ۔ اور دلمین کہا ۔ خیر یہ سب صحیح ۔ مگر جب نہ جاے ماندن و نہ پاے رفتن کا مُعاملہ ہے تو لامحالہ نکل کر مقابلہ ہی کرنا مناسب ہے ۔ اور اپنی زندگی کو مردانہ وار اخیر تک نباہ دینا اولیٰ ہے ۔ غرضکہ مایوسی کی حالت مین وہ محاصرین کے مقابلے کو بڑھا جو بالکل ہی زیر قلعہ آچکے تھے ۔

اُس ملازم نے جو جنگل کے چلنے کا ایک نیا مضمون حیرت افزا سُنایا اُسے یون بہانی ذہن قبول کریگا کہ حملہ آور فوج جب برنم کے جنگل مین سے ہوکر چلی تو میکدف نے باین سپہ سالاری اپنی فوج کو یہ حکم دیا کہ ہر ایک جوان فوج کا ایک ایک ٹہنی جنگل مین سے کاٹ کر اپنے مُنھ کے سامنے لگالے تا فوج کی پوری تعداد کسی کو معلوم نہو سکے چنانچہ فوج ٹہنی لگائے ہوئے جو بڑھی تو دور سے میکبتھ کا ملازم دیکھ کر ڈر گیا ۔ چنانچہ اسطرح روحون کا کہا دیکھنے مین آیا ۔ جسکے مفہوم کے سمجھنے مین میکبتھ نے مغالطہ کھایا ۔

اب ایک خاصی لڑائی شروع ہوئی۔ میکبتھ گو اپنے ہمراہیون کی طبیعت سے خوب واقف تھا کہ ظاہر مین وہ اُسکے دوست تھے لیکن باطن مین اُسے بُرا جانتے تھے اور ملکام اور میکڈف کی طرف میلان خاطر رکھتے تھے۔ مگر پھر بھی بڑی بہادری سے حملہ آور ہُوا جو سامنے آیا اُسے دو نیم کیا۔ اور اُسی طرح مارتے کاٹتے وہان پہونچا جہان میکڈف لڑ رہا تھا۔ میکڈف کو دیکھکر اور روح کا قول یاد کر کہ میکڈف سے ہمیشہ خبردار رہنا وہ چاہتا تھا کہ لوٹ جائے مگر میکڈف کہ اُسکی تلاش ہی مین تھا اُسے کب لوٹنے دیتا۔ میکڈف دیکھتے ہی اُسکے سامنے آیا اور لڑنے پر اپنی آمادگی ظاہر کی۔ اپنی بی بی اور لڑکے کے غم کا بخار اُسے گالیان دیکر خوب نکالا۔ میکبتھ نے جسکی طبیعت خون سے بھر گئی تھی چاہا کہ ٹال لیجائے۔ مگر میکڈف نے اُسے ظالم۔ خونی۔ جہنمی۔ حرامزادہ وغیرہ کہکر اپنے ساتھ لڑنے پر برانگیختہ کیا۔

میکبتھ کو اُسوقت روح کا قول یاد آگیا کہ معمولی پیدایش کا کوئی آدمی تمھین مار نہین سکتا۔ اور باستقلال تمام مسکرا کر میکڈف سے کہنے لگا اپنی کوشش کیون برباد کرتے ہو۔ میرا مارنا اور ہوا پر خنجر سے نقش کرنا ایک ہے۔ میری زیست مین طلسمی تاثیر ہے جس سے معمولی پیدایش کا کوئی شخص مجھے اذیت نہین پہونچا سکتا۔ میکڈف نے جواب دیا کہ طلسم کا خیال نکال ڈالو اور جن روحون نے تمھین بہکا رکھا ہے اُنسے کہدو کہ میکڈف معمولی پیدایش کا آدمی نہین ہے۔ انسان کی پیدایش کا جو دستور ہے اُسکے خلاف اُسکی پیدایش ہے یعنے قبل از اختتام مدت حمل مین پیدا ہُوا ہون۔

میکبتھ جسکا یہ آخری مضمون بھی غلط نکلا میکڈف سے کہنے لگا۔ لعنت ہے اُس جنے مجھ سے کہا۔ آیندہ سے مین جانتا ہون کہ ہرگز جادوگر یا روح کی ذومعنی تقریر پر اعتماد نکرنا چاہیے۔ دیکھو کیسا مجھے دھوکا دیا۔ دو ایک باتین اور کہکر

اخیر مین کیسا اُس پیچ دار لفظ سے نا اُمید کیا۔
میکڈف نے بہ تحقیر تمام اسکا جواب دیا۔ رہیے۔ میرا قصد ہے کہ شیطان کی طرح آپ کی شہرت دون۔ اور ایک تختے پر آپ کی تصویر کھینچوا کر اور یہ لکھوا کر کہ ظالم کی صورت دیکھتے جاؤ شارع عام پر لٹکوا دون۔
ایک مرتبہ پھر مالیوس میکبتھ کے دلمین جرأت پیدا ہوئی اور کہنے لگا مین ایسی زندگی پسند نہین کرتا کہ تمھارے میکدف کے قدمون کی خاک چومنی پڑے۔ اور عام خلقت کی بدگوئیان سُنون۔ گو برنم ڈلسی ن پر آگیا اور میرے مقابلے کو بھی وہ شخص موجود ہے جو معمولی پیدائش کا نہین ہے۔ لیکن ایک مرتبہ مین آخری کوشش ضرور کرونگا۔ غرضکہ اس مجنونانہ الفاظ مین اُسنے اکبارگی میکڈف پر وار کیا۔ جو بعد تھوڑی دیر لڑنے کے آخر شش غالب آیا اور اُسکا سر کاٹ کر میلکام کو نذر گذرانا۔ جسنے اس ذریعہ سے وہ سلطنت حاصل کرلی جو غاصب کی فطرت سے اتنے دنون اُسکے پاس نہ تھی اور تمام رعایا و ارکین کی خوشی سے وہ ڈنکن حلیم المزاج کے تخت پر جلوہ فرما ہوا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پانچوان قصہ جو مجموعۂ مذکور الصدر مین شامل ہے اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ معلوکۂ عالیجناب معلّی القاب جناب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ئی مین چھپا اب شانخ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۱ع مین پہلی مرتبہ چھپکر زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا۔

عون خالق کو مکان فضل خلاق مین زمانی

انگریزی کتاب سلیس فارسی مجموعہ افسانہ ولیدیر کے بیس قصون مین کا چھٹا

دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یا کوئی وکیل منصفی بسکا

ضلع گورکھپور نے بیا مطبع اودھ اخبار بجاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور واقع کانپور مین حسن زیبائی چھپا

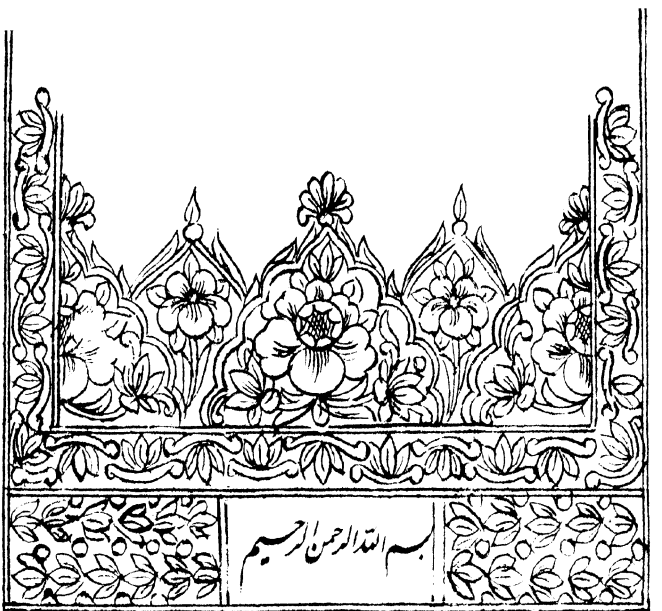

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وینس مین شائلاک نامے ایک بخیل تاجر تھا کہ انگریزی تاجرون کو سودی روپے
دے دے کر بہت کچھ دولت جمع کرلی تھی اور اپنے سود وصول کرنے مین ایسی قسی القلبی و سخت گیری
کو کام فرماتا کہ جس سے سارے شہر والون کو اُس سے نفرت ہوگئی تھی اور خاص کر اینتھانیو
کہ وینس کا ایک نوجوان تاجر تھا اُسے بہت ہی ذلیل و ناپاک سمجھتا تھا۔ اینتھانیو ایک سخی و رحم دل
تاجر تھا عند الحاجت بلا سود لوگون کو روپیہ دیدیا کرتا تھا اسلیے شائلاک بھی اُس سے
خار کھاتا تھا۔ جب کبھی اُن دونون مین کسی جگہ ملاقات ہوجاتی تو اینتھانیو اُسکی توہین مین
دریغ نکرتا۔ اور حریص و سخت گیر اُسے ضرور کہتا جسے سُنکر بظاہر تو شائلاک صبر کرجاتا اور
کچھ جواب نہ دیتا مگر در پردہ اُن سخت کلامیون کے عوض لینے کی فکر مین ہمیشہ رہتا۔

وہان کے سارے باشندون مین اینتھانیو زیادہ رحم دل اور عہد و پیمان کا سچا تھا
اور اُسکی طبیعت خلق و تواضع سے کبھی سیر نہوتی۔ خلق و رحم دلی مین پُرانے رومن کا
پیرو اُس سے بڑھکر ملک اٹلی مین کوئی دوسرا نہ تھا۔ یون تو سب ہی اُسکے دوست تھے

مگر زیادہ مقرب اور پیارا دوست اُسکا بی سینیا شہر کا ایک شریف زادہ تھا جسنے تھوڑی سی ارث اپنے باپ کی جو اُسے ملی تھی فضول خرچی مین برباد کر کے جیسا کہ بگڑے ہوے امیرزادون کا دستور ہے مفلس بن بیٹھا تھا۔ اور جب کبھی خرچ کی ضرورت اُسے آن پڑتی تو این تھانیو بلا تامل اُسے دیا کرتا۔ غرضکہ دیکھنے مین وہ دو تھے ورنہ باعتبار جان و مال کے ایک ہی تھے۔

ایک دن بی سینیا نے آکر این تھانیو سے کہا کہ ایک عورت سے مجھے کمال الفت ہے جی چاہتا ہے کہ اُس سے بیاہ کرلون ظن غالب ہے کہ یہ بیاہ رفع افلاس و تنگدستی کا باعث ہو کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اُسکا باپ بہت کچھ مال و دولت چھوڑ کر مرا ہے جسکا وارث سوائے اُس لڑکی کے اور کوئی دوسرا نہین ہے۔ مین اُسکے باپ کے زمانہ حیات مین اُسکے گھر جایا کرتا تھا۔ ایکدن مین نے اُس سے بیاہ کی درخواست کی جسے سُنکر اُسنے سر ہلایا اور معلوم ہُوا کہ وہ راضی ہے۔ مگر مین اپنے پاس روپیہ نہین دیکھتا کہ بمقابلہ اُس مالدار عورت کے سامان شادی مُہیا کرسکون اسلیے تمھارے پاس آیا ہون کہ اسوقت اگر کچھ خرچ سے مدد کرو اور تین ہزار روپیہ قرض دو تو کمال نوازش ہے۔

این تھانیو کے پاس اُسوقت روپیہ نہ تھے کہ اُسکو قرض دیتا البتہ تھوڑے دنون مین اُسکے چند جہاز مال تجارتی سے بھرے ہوے آنے والے تھے جسکے بھروسے پر بی سینیا سے کہا چلو شائلاک سے کہ ایک بڑا بھاری سیٹھ ہے تین ہزار روپیہ تمھین قرض دلادون۔ شائلاک کے پاس وہ دونون گئے اور این تھانیو نے تین ہزار روپے قرض مانگے اور کہا جو کچھ مناسب سمجھو اسپر سود لگالو۔ میرے مال تجارتی سے بھرے ہوے چھ جہاز آتے ہین جب وہ آلینگے تب تمھارا روپیہ واجب الادا ہوگا اسباب لے لینا یا نقد روپے لے لینا۔ یہ سُنکر وہ یہود اپنے دلمین کینہ پارسے دیرینہ کو سوچنے لگا اور خیال کرنے لگا کہ اسنے میرے ساتھ ایسی ایسی برائیان کی ہین کہ اگر اسکا کچھ گو نہ بنت

کاٹ کر کھائے تو روا ہے۔ اسکو فرقہ یہودی سے کمال نفرت ہی۔ یہ فقط میرے جانے کیواسطے
یہ بلا کسی عوض کے لوگون کو روپیہ دیتا ہی۔ اور سود اگرون مین بیٹھکر میرے انتفاع جائز
کو سود ناجائز سے تعبیر کرکے ہجو توہین بھرے کلمون سے مجھے ہمیشہ یاد کیا کرتا ہے۔
لعنت ہے میری ذات پر اگر مین ان سب باتون کو بھول جاؤن اور اُسے روپیے
دیدون۔ این تھانیو نے دیکھا کہ یہود کچھ جواب نہین دیتا اور کچھ بیٹھا سوچ رہا ہے تو اُس سے
صبر نہوسکا اور کہا میان سُنتے ہو یہود کچھ بولتے یا نہین۔ اسپر تو یہود سے بھی نہ رہا گیا اور کہا
دو این تھانیو، اجماعت تجار مین کئی بار اور یون گلی کوچے مین تو اکثر تمنے مجھ پر اور میری
بخیلی پر لعن وطعن کیا ہے۔ جسے مُنکر جسب دستور قوم (کہ صبر وتشکیب یہود کی علامت ہی)
مین نے بردباری وتحمل سے کام لیا۔ اور بارہا تمنے مجھے بے ایمان اور سگ خونخوار
بھی کہا ہے اور یہودون کی وضع پر نفرت ظاہر کی ہے دوچار بار تمنے میری طرف
لات بھی اُٹھائی ہے گویا مین آدمی نہ تھا۔ لینڈی کتا تھا۔ اب کہ تمھین میری مدد کی ضرورت
آن پڑی ہے تو کہتے ہو شائلاک کچھ روپیہ قرض دو، تم ہی سمجھو کہ کہین کتون کے پاس
بھی روپیے ہوتے ہین تمھاری عقل مین یہ بات آتی ہی کہ لینڈی کتا تین ہزار روپیے تمھین
قرض دیدیگا۔ چہارشنبہ کی بات ہے کہ تم مجھے گالیان دے رہے تھے اور دو ہی ایک
دن گذرے ہونگے کہ تمھین کتا کہتا ہوا مین نے اپنے کانون سُنا ہی۔ کیا آپ کی خوش
اخلاقیان اسبات کی مقتضی ہین کہ مین آپ کو روپیہ حوالہ کرون۔ این تھانیو نے جواب دیا
تمھاری نسبت مین جو کچھ کہتا ہون ہمیشہ کہتا رہونگا اور ہمیشہ تمھاری توہین وتذلیل مین
ساعی رہونگا۔ روپیہ جو تمسے قرض لینے آیا ہون تو کچھ دوست بن کے نہین آیا ہون
قرض لینے سے اور دوستی دشمنی سے کیا نسبت بلکہ سچ پوچھو تو قرض دشمن ہی بن کے
لیا جاتا ہے فرض کیجیے کہ مین آپ کا دوست ہون مگر جب مین نے قرض لیا تو اسوقت
یہ خیال کرلیا اگر مدت معینہ کے اندر ادا نہو اتو آپ نالش کیے اور تاوان لیے بغیر

نہین رہنے کے۔ شائلاک نے کہا کہ میری باتون سے آپ ایسا خفا کیون ہوگئے مین آپ کا دوست ہون اور ہمیشہ مجھے آپ اپنا خیر خواہ تصور کیجیے۔ مین نے آپ کی ساری باتون کو دل سے بھلا دیا اور خاطر جمع رکھیے کہ مین آپ کو بلا سود روپیہ قرض دونگا اور آپ کا کام ہرج نہین ہونے کا۔ ان بناوٹ کی باتون سے این تھانیو بڑا متعجب ہوا اور یہودنے پھر اپنی مہربانیون کا چاپلوسی بھرے فقرون مین اظہار کرنا شروع کیا اور کہا مین نے جو چند شکایتین آپ کی آپ کے منھ پر کین اُس سے صرف آپ کا متوجہ کرنا مقصود تھا ورنہ دلمین میرے اُسکا کچھ بھی اثر نہین ہے۔ مجھ سے تین ہزار روپے ابھی لیجیے اور مین آپ سے سود بھی نہین لینے کا۔ ہان اگر مناسب سمجھے تو کسی وکیل کے پاس چلیے اور ایک دستاویز مین اقرار لکھ دیجیے کہ اگر مدت معینہ کے اندر مدیون زر قرضہ ادا نکرے تو داین کو اختیار ہے کہ آدھ سیر گوشت جس مقام سے چاہے اُسکے بدن سے کاٹ لے کیونکہ لکھا پڑھی اور اِس شرط سے معاملہ خوب مستحکم ہوجائیگا ورنہ زبانی معاملے قابل اطمینان نہین ہوا کرتے۔

این تھانیو نے کہا مجھے منظور ہے آپ دستاویز لکھا لائیے مین اپنے دستخط کردونگا اور آپ کی اِس نوازش پر بہت کچھ شکریہ ادا کرونگا۔

بی سینیا نے اپنے دوست کو ایسی دستاویز کے لکھنے سے منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کہ جتنا مین قرض لیتا ہون اُس سے کہین زیادہ کا اسباب میرے جہاز مین آتا ہے جو میعاد معینہ کے اندر آجائیگا تو پھر ایسے اقرار نامہ لکھنے مین کیا ہرج ہے۔

شائلاک یہ بحث سُنکر ہنسا اور کہا دو بابا ابراہیم، یہ لوگ کیسے شکی ہین چونکہ اپنے کاروبار مین یہ لوگ سخت وہمی ہین اسی لیے دوسرون سے بھی بدگمان رہتے ہین "بی سینیا"، کیا تم سمجھتے ہو کہ درصورت انقضاء میعاد فی الحقیقت مین گوشت کاٹ لونگا۔ آدمی کا آدھ سیر گوشت لیکر مین کیا کرونگا۔ کٹے گوشت مین کچھ ایسی برکت وعظمت بھی نہین۔ بھیڑ کا یا گائے کا بھی نہین ہے کہ کھانے ہی کے کام آئیگا۔ احتیاطاً

یہ شرط بنظر استحکام معاہدہ لکھائے لیتا ہون۔ آیندہ تمھاری خوشی چاہو لو یا نہ لو۔ اتحاد دیرینہ کے قائم رکھنے کے لیے یہ روپیہ تمھین دیتا ہون لو تو بھی واہ واہ اور نہ لو تو بھی واہ واہ۔

یہود کی اُن باتون سے ایک بھی بی سینا کو پسند نہ آئین اور ہرگز اُسکی رائے نہ تھی کہ اسکا دوست اُسکے لیے اپنے کو ایسی سخت شرط کا پابند کرے۔ مگر این تھانیو نے بی سینا کی ایک نہ سُنی اور یہ سمجھ کر کہ یہ لکھ دینا ایک قسم کی تفریح ہے (جیسا کہ یہود نے بیان کیا تھا) دستاویز پر اپنے دستخط بنا دیے۔

وینس کے قریب بیل مونٹ Belmont ایک جگہ ہے جہان وہ عورت جسکے ساتھ بی سینا Bassanio شادی کرنے والا تھا رہتی تھی اور پورشیا Portia نام تھا لیکن یہ وہ پورشیا نہین ہے جسکے باپ کا نام کیٹو Cato اور شوہر کا نام بروٹس Brutus ہے اور جسکی کہانی ہلوک روز کہا کرتے ہین۔

این تھانیو نے اپنی جان پر بازی لگا کر سب کچھ سامان درست کر دیا اور بی سینا گریشی آنٹونامے ایک مرد شریف کو ساتھ لے بڑے تزک و احتشام سے بیل مونٹ کی طرف روانہ ہوا۔

بی سینا کے پہونچنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد اُن دونون مین عقد ہوگیا۔

بی سینا نے پہلے جا کر پورشیا سے کہا۔ میرے پاس مال و دولت تو ایسی بہت کچھ نہین ہے البتہ شرافت و اعزا خاندانی ایک ایسی چیز میرے پاس ہے جسپر فخر کرنا مجھے زیبا دیتا ہے۔ وہ عورت کہ صرف اُسکے حسن و خوبی کی طالب تھی مال و دولت سے تو آپ ہی اُسکا گھر بھرا تھا دولت شوہر کی اُسے کیا تمنا ہوتی بولی۔ مجھے مال و دولت کی اگر ہزار حصے تمنا ہے تو دس ہزار حصے حسن و خوبی کی تلاش ہے۔ اور پھر ایک بڑے انداز سے شرما کر اپنی انکساری و خاکساری کا اظہار کرنے لگی کہ گو مین ایک نا تربیت یافتہ و غیر تعلیم یافتہ عورت ہون اور بالکل ناتجربہ کار ہون۔ مگر جاے شکر ہے کہ عمر کچھ ایسی

بہت پختگی پر ابھی نہین آئی کہ صحبت نیک اپنا اثر مجھ مین نہ دکھا سکے۔ میری دلی آرزو ہی کہ مین اپنے آپ کو بالکل تیرا تابع و مقلد بنا کر رہون اور بلا ہدایت تیرے کوئی کام نکروں کیونکہ مین خوب اچھی طرح جانتی ہون کہ مجھ مین تجھ مین آج کے ایک نیا تعلق پیدا ہوا اور ایک نئے قسم کا انتظام دنیاوی ہمارے متعلق ہوا۔ کل تک تو مین اس مکان کی مالک اور ان نوکرون کی آقا تھی اور اپنے کامون مین اپنی ذات کی خود مختار تھی۔ مگر آج سے یہ مکان اور یہ خوادم اور مین غرضکہ سب کچھ تیرے ملک خاص ہین۔ اور ایک چھلا دیکر کہا کہ اسی چھلے کے ساتھ سب چیزین تیری ہو گئین۔

بی سینا بہت متحیر ہوا کہ ایسی مالدار شریف زادی مجھ ایسے ناچیز آدمی پر یون مہربان ہو اور اسطرح وقعت کے ساتھ مجھے خاوندی مین قبول کرے اور اسکی نوازش و کرم کا اپنے دلمین بہت ممنون ہوا۔ پورا پورا تو اظہار اس مسرت کا جو اسوقت اسے حاصل ہوئی غیر ممکن تھا مگر موافق دستور محبت آمیز فقرون مین اسکا شکریہ ادا کیا اور چھلا لیکر کہا کہ تا زیست مین اپنے پاس سے اسکو جدا نکرونگا۔

نی ریسیا نامے ایک سہیلی تھی کہ پورٹیا کے ساتھ ہمیشہ رہا کرتی چنانچہ جب وہ میان بی بی مین یہ باتین ہو رہی تھین تو نی ریسیا بھی وہان موجود تھی۔ گریمی ٹی آنو (بی سینا کے ہم طالبین) نے بی سینا اور پورٹیا کو خوش و خرم دیکھکر یہ کلمہ زبان پر لایا کہ اگر آپ لوگ مجھے بیاہ کرنے کی اجازت دیتے تو کیا خوب تھا۔

بی سینا نے کہا "گریمی ٹی آنو" اگر کہین سے تجھے بھی ایک بی بی ملجاتی تو عین میری خوشی تھی۔

گریمی ٹی آنو نے کہا مین پورٹیا کی سہیلی نی ریسیا سے بیاہ کرنا چاہتا ہون جسنے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میری بی بی نے بی سینا سے نکاح کیا تو مین ضرور تیرے ساتھ عقد کرلونگی۔ پورٹیا نے نی ریسیا سے پوچھا کیون ری یہ سچ ہے۔ نی ریسیا نے کہا ہان

مین نے تو وعدہ کیا ہے مگر جب آپ بھی اُسے پسند کرین - پورٹیا نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور بی سینا کی طرف متوجہ ہوکر کہا فی ریسیا کو فخر کرنا چاہیے کہ تمھارا گرمی ٹی آنو سے اپنے نکاح مین قبول کرتا ہے -

اُن دونون عاشق و معشوق کا لطف ملاقات این تھانیو کے ایک قاصد نے آکر کھویا جسنے ایک ایسا وحشت انگیز خط لاکر بی سینا کے ہاتھ مین دیا کہ جسے دیکھتے ہی اُسکی رنگت بدل گئی اور چہرے پر مُردنی چھا گئی - یہ کیفیت دیکھکر پورٹیا سمجھی کہ کسی پیارے دوست کے مرنے کی خبر اس خط مین لکھی ہوگی جس سے اُسکو ایسا صدمہ پہونچا اور پوچھا کونسی بات اسمین لکھی ہے جسکے پڑھتے ہی تم ایسا پریشان ہوگئے - بی سینا نے کہا کہ اسمین ایک ایسی بات لکھی ہے کہ مجھی کو نہین بلکہ کاغذ کے دلمین بھی اُسکے غم نے داغ ڈال دیا ہوگا - "بی بی" تمکو یاد ہوگا کہ پہلے ہی ملاقات مین اپنی ناداری کا حال تم سے مین نے بیان کر دیا تھا کہ جو کچھ دولت و مال میرے پاس تھا سب مین نے لٹا پٹا کر برابر کر دیا اور اب میرے پاس ایک حبہ بھی نہین - یہ سب جو مین نے سامان و تیاری کی ہے مین کہان سے لایا - مین نے این تھانیو اپنے دوست سے روپیہ قرض مانگا کہ یہ سب سامان درست کرون - اتفاق دیکھیے کہ اُسوقت اُسکے پاس بھی کچھ نہ تھا مگر اُسنے میری خاطر سے شائلاک سے تین ہزار روپیے قرض لیے اور وقت پر میری ضرورت انکی نہ رہی - اُس بدذات یہودی نے تمسک مین یہ شرط لکھائی کہ اگر مدت معینہ کے اندر این تھانیو شائلاک کا روپیہ ادا نکرے تو شائلاک مجاز ہے کہ این تھانیو کے سارے جسم مین سے جس جگہ کا گوشت چاہے آدھ سیر کاٹ لے - اور پھر این تھانیو کا خط پڑھکر سُنانے لگا جسکو بعینہ مین یہان نقل کرتا ہون -

میرے پیارے بی سینا - میرے تمام جہاز ضائع گئے - یہودی کے مقابلے مین شرط ہارا - کیا خوب تھا کہ مرتے دم مین تجھے ایک دفعہ دیکھ لیتا - مگر تم میرے غم مین اپنا عیش منغص نکرنا - اور اگر تمھارے یہان آنے کی اجازت نہو تو سمجھنا کہ خط ہی نہین آیا تھا -

پورشیا نے کہا "او پیارے حبیب" کوئی تردد کا مقام نہیں ہو وہاں تم جاؤ اور اشرفیاں اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔ زرمقررہ سے اگر بیس حصہ بھی زیادہ صرف ہو جائے تو مضائقہ نہیں مگر تمھارے سبب سے ایک بال بھی اسکا بیکا ہونے پائے۔ اشرفیوں کے خرچ کرنے میں کچھ پس و پیش نکرنا۔ بلکہ جتنا ہی زیادہ روپیہ دیکر اسے چھوڑا لاؤ گے اتنا ہی زیادہ میں خوش ہونگی۔ اور پھر کہا کہ تم ناحق سودی روپیہ لینے گئے۔ گو میرے ساتھ تمھارا نکاح نہیں ہوا تھا مگر تم مجھ سے جائز طور پر روپیہ مانگ سکتے تھے۔ اسی دن ان دونوں کا نکاح ہوا تھا اور فی ریسیا بھی اسی وقت گریٹی آنو کے ساتھ بیاہی گئی تھی کہ بی سینیا اور گریٹی آنو وینس کی طرف روانہ ہوئے جہاں پہونچکر کیا دیکھتے ہیں کہ این تھایو محبس میں قید ہے۔ بی سینیا نے بیجا کہ اس بے رحم یہود کے سامنے روپے رکھدیے مگر اسنے نہ لیے اور کہا کہ میعاد معینہ کے اندر کیوں نہیں داخل کیا اب میں بجز آدھ سیر گوشت کے اور کوئی چیز نہیں لینے کا۔ نواب وینس کے سامنے اس مقدمے کے پیش ہونے کی ایک تاریخ مقرر ہوئی۔ اور بی سینیا نہایت مضطر و پریشان وہاں سے آکر دیکھیں اس بار میں کیا تجویز ہوتی ہے۔ جب بی سینیا رخصت ہونے لگا تو پورشیا نے اسے تسلی اور تشفی دیکر کہا کہ تو جاتے ہوئے این تھایو کو بھی اپنے ساتھ لیتے آنا۔ کہنے کو تو یہ کہدیا مگر پیچھے سے سوچی کہ جب وہ اپنی جان ہار چکا ہے تو کیونکر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خلاصی پائیگا کہ میرے پاس آسکے اور تنہائی میں خیال کرنے لگی اور سوچنے لگی کہ میں بی سینیا کے دوست کی جان کسی طرح بچا بھی سکتی ہوں۔ ہرچند کہ اسنے بی سینیا سے بڑی لجاجت اور نرمی سے جیسا کہ عام دستور عورتوں کی گفتگو کا ہے کہا تھا کہ میں بلا پوچھے اور بلا رائے لیے تیرے کوئی کام نہیں کرنے کی مگر اسوقت اسکی سچی ہمت اور انصاف پسند عقل نے اسکی رہنمائی کی اور اسے مجبور کیا کہ وہ بلا اپنے شوہر کے پوچھے اس وفادار دوست کو اس حالت خوفناک سے چھوڑانے و نجات دینے کے لیے کوشش کرے چنانچہ اسنے قصد کیا کہ

خود چلکر وینس کی کچہری مین این تھانیو کی جان بچانے کے لیے بحث کرنی چاہیے۔

بیلیریا نامی ایک شریف زادے کو جو مشیر مجلس قانونی اور پوریشیا کا قریبی رشتہ دار تھا اُسنے ایک خط لکھا جسمین ساری کیفیت مع اپنے دلی ارادے کے مندرج کردی۔ اور لکھا کہ اگر تم مناسب سمجھو تو اپنا درباری لباس بھیج دو۔ بیلیریا نے خط دیکھتے ہی اُس قاصد کو جواب خط جسمین سارے انداز کارروائی جلسے کے مندرج تھے حوالہ کیا اور ساری ضروری چیزین جو اُسے درکار تھین دیدین۔

پوریشیا اور اُسکی سہیلی نی ریسیا دونون نے مرد کا بھیس بدلا۔ پوریشیا خود تو مشیرون کا جبہ پہنکر مشیر بنی اور نی ریسیا کو اپنا محرر بنایا اور وینس کی طرف روانہ ہوئی۔ اور وینس مین پہونچتے ہی معلوم ہُوا کہ اُس مقدمے کی پیشی کا آج ہی دن ہے۔ عدالت العالیہ مین باجلاس نواب وینس مقدمے کی سماعت ہورہی تھی۔ اور وکلا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے کہ آدمی مین پوریشیا وہان پہونچی اور بیلیریا کا خط جو اپنے ساتھ لیتی آئی تھی نواب کے سامنے پیش کیا جسمین لکھا تھا کہ۔ مین خود این تھانیو کی طرف سے وکیل ہوکر بحث کرنے آتا مگر مجبور ہون کہ میری طبیعت اچھی نہین ہے۔ مین اپنی طرف سے اس نوجوان ذی علم و فضل بالتھی سر حکیم کو (اُس عورت کا نام بھی بدل دیا تھا) حضور مین روانہ کرتا ہون کہ بجاے میرے این تھانیو کے معاملے مین بحث کرنے کی اجازت اسے حضور سے تفویض ہو نواب نے اُس نوجوان کو کہ درباری جبہ و دستار پہنے ہوے اُسکے پاس کھڑا تھا دیکھکر بہت تعجب کیا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ کوئی عورت ہے کہ مردانہ لباس پہن میرے پاس آئی ہے اور بحث کرنے کی اُسے اجازت دیدی۔

اب اچھی طرح مقدمے کی تنقیح شروع ہوئی پوریشیا نے پہلے چارون طرف نظر پھیر کر دیکھا تو ایک طرف وہ بے رحم یہود اُسے نظر پڑا اور ایک طرف بی سینا کہ اپنے دوست این تھانیو کی بغل مین بحالت غضب اُسکی مصیبت پر کھڑا رو رہا تھا۔ بی سینا نے پوریشیا کو

دیکھا تو سہی مگر یہ نہ پہچان سکا کہ یہ اُسی کی بی بی پورشیا ہے کہ وکیلوں کا لباس پہنے ہوئے اُسکی دوست کی جان بچانے پہ آمادہ کھڑی ہے۔

ہرچند کہ وہ ایک نخنی اور کمزور عورت تھی مگر اس کا راسخ عزم جسے اُسنے اپنے سر اُٹھا لیا تھا) اُسے بہت کچھ ہمت دلائی اور اُسنے ایسی بیباکی اور دلیری سے اپنے کار منصبی کو انجام دیا کہ جسکی ہرگز اُس سے اُمید نہ کیجاتی تھی۔ پہلے وہ شاملاک کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ مطابق قانون وینس یہ یہود مجاز اسبات کا ہے کہ حسب شرائط مندرجۂ دستاویز این تھانیو کے بدن میں سے آدھ سیر گوشت کاٹ لے۔ اور پھر ایسی شیریں زبانی سے کرم و بخشش کی تعریف و توصیف کرنے لگی کہ سارے حاضرین جلسہ کے دل بھر آئے مگر اُس سنگ دل یہود کا ذرا سا بھی دل نہ پسیجا۔ کہنے لگی کہ کرم فائدہ رسانی مین منبع کے قطرون سے جو سوکھی زمین پہ گرتے ہین کم نہین۔ کرم بھی کیا عمدہ شے ہے کہ جسکا فائدہ کرم کرنے والے کو اور جسکے ساتھ کرم کیا جاے دونون کو پہونچتا ہے۔ پادشاہون کو جتنی زینت سر پہ تاج رکھنے سے ہوتی ہے اُس سے کہین زیادہ زیبائش کرم و رحم کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور کیونکر نہ حاصل ہو جب یہ بات مسلم ہے کہ اوصاف کردگاری مین سے یہ ایک وصف ہے۔ اِس جسم خاکی کو ذات کردگاری سے قربت حاصل کرنے کے لیے اُس سے زیادہ عمدہ کوئی ترکیب نہین کہ عدل و انصاف کے وقت ہمیشہ رحم و کرم مدنظر رکھے اور اُسنے شاملاک سے کہا کہ ہم لوگون کو چاہیے کہ اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمکو رحم و کرم کی توفیق دے کیا تعجب کہ ہماری دعائین قبول ہو جائین۔ اِن سب باتون کو سُنکر وہ یہود صرف اتنا بولا کہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ حسب شرط مندرجۂ دستاویز این تھانیو کو سزا دون۔ پورشیا نے کہا کیا وہ روپیہ نہین دے سکتا کہ تم اُسکی جان لوگے اور یہ سُنکر بی سینیا بھی بول اُٹھا کہ تین ہزار کیا مین کئی تین ہزار دینے کو تیار ہون مگر یہ یہود قبول بھی کرے۔ مگر شاملاک نے روپیے کے لینے سے انکار کیا اور اُسکے گوشت کاٹنے پر

اصرار کرتا رہا۔ بی سینا نے اُس وکیل سے التجا کی کہ اگر اسوقت اجراے قانون مین تھوڑی سی تخفیف آپ لوگ مدنظر رکھیے تو این تھانیو کی جان بچ جاتی ہے۔ پورٹیا نے جواب دیا کہ قانون مجریہ کے خلاف ورزی ہرگز روا نہین۔ پورٹیا کا بیان سُنکر یہود بھی کہنے لگا بان خلاف ورزی قانون مجریہ گورنمنٹ ہرگز جائز نہین ہے۔ اور یہ سمجھ کر کہ پورٹیا اُسکی طرف سے بول رہی ہے وہ بولا کہ آج انصاف کرنے کے لیے ڈانیل یہان آیا ہے ،، اور منصف مزاج وکیل ،، مین کسطرح تمھاری عزت و توقیر کرون دیکھنے مین تو تم ایک نوجوان معلوم ہوتے ہو مگر تمھاری عقل نہایت ہی تجربہ کار و دیرینہ ہے۔ پورٹیا نے چاہا کہ دستاویز کے الفاظ و معنی سے پوری پوری طرح اس یہود کو واقف کردے اور دستاویز کو پڑھکر کہا کہ اس دستاویز کے اندر جو بعاوض روپیہ کے ادا کرنے کی مندرج تھی وہ منقضی ہوگئی اور اب یہود کو اسبات کا اختیار حاصل ہے کہ این تھانیو کے سینے سے آدھ سیر گوشت کاٹ لے۔ مگر رحم عجیب چیز ہے میرے نزدیک عمدہ بات تو یہ ہے کہ وہ اپنا روپیہ لے لے اور مین دستاویز کو چاک کرڈالون یہ سب سُن لیا لیکن اُسکا دل ملائم نہوا اور کہا قسم ہے مجھے اپنی روح و روان کی کہ کوئی کتنا ہی سمجھائیگا مگر مین اپنے ارادے سے باز نہ آؤنگا۔ پورٹیا نے جب دیکھا کہ یہود نہین مانتا تو این تھانیو سے کہا عالم مجبوری ہے کیا کروگے یہود نہین مانتا اپنا سینہ کھولو اور اُسے گوشت کاٹ لینے دو۔ یہ سنتے ہی اس یہود نے فوراً بڑی سی ایک چھری نکالی اور اُسے تیز کرنے لگا۔ پورٹیا نے این تھانیو سے کہا کہ تمھارا وقت آخیر آن پہونچا کسی سے جو کچھ کہنا سُننا ہو کہ سُن لو۔ این تھانیو نے اپنا دل کڑا کرکے جواب دیا کہ سوائے اُسکے مجھے اور کچھ کہنا نہین ہے کہ مرنے کے لیے مین نے اپنے کو مستعد و آمادہ بنا رکھا ہے۔ اور بی سینا سے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ بڑھاکر کہا تمکو خدا ہمیشہ سلامت رکھے دیکھو ہرگز یہ افسوس نکرنا کہ میرے سبب سے میرے

دوست کی جان گئی اور اگر کبھی تمھاری مقربی بی کی مجلس مین میرا ذکر آجائے تو میری محبت والفت کا اظہار (جو ہمیشہ تمھارے ساتھ سچے دل سے رہا ہی) کر دینا۔ بی سینا نے رو کر کہا مین نے جس عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے اُسکو جان سے بھی زیادہ عزیز جانتا ہون مگر تمھاری جان پر سے اپنی اور اپنی بی بی اور تمام دنیا کی جان صدقہ کرتا ہون یہ مت سمجھنا کہ تمھارے بعد مین بہ آسایش زندگی بسر کرونگا۔ تمام چیزون کو چھوڑ کر ایک جگہ بیٹھ رہونگا اور دیوتاؤن کی پرستش مین مشغول اور تمھاری نجات کے لیے اُنسے دعا مانگتا رہونگا۔

اس نیکبخت عورت نے اپنے شوہر کے بڑے بول سنکر اپنے دلمین کچھ برا تو مانا مگر اتنا کہے بغیر بھی نہ رہسکی کہ اگر بی سینا کی بی بی یہان موجود ہوتی اور اپنے شوہر کو اسطرح کہتے ہوئے سنتی تو بڑی شکر گزار ہوتی۔ گرتی نی آنو نے کہ ہر بات مین اپنے آقا کی تقلید کیا کرتا تھا اپنے دلمین سوچا کہ اس موقع پر مجھے بھی کچھ کہنا چاہیے چنانچہ اُسنے کہا میری بھی ایک بی بی ہے جسے مین بہت پیار کرتا ہون مگر این تھانیو کی محبت سے اُسکی محبت کو کچھ نسبت نہین۔ حتیٰ کہ میری بی بی مرجائے اور مین یہ سمجھون کہ اُسکا مرنا اُس سنگ دل یہود کے دل کے ملائم کرنے کے لیے کچھ موثر ہوگا تو مجھے ذرا بھی غم نہو۔

نی ریسیا کہ پورشیا کے پاس محررون کا لباس پہنے ہوئے لکھ رہی تھی اپنے شوہر کی یہ گفتگو سنکر بولی شکر کرو کہ یہ بات نی ریسیا کے پیٹھ پیچھے تمھارے منہ سے نکلی کہین اُسکے روبرو ایسی بات تم کہتے تو عمر بھر وہ تمھارا منہ نہ دیکھتی۔

شاملاک اسوقت گھبرا کر بولا کہ ناحق تم لوگون کی تضیع اوقات ہوتی ہے۔ جلدی مجھے حکم سنا دیا جائے کہ مین اپنا کام کرکے گھر کا راستہ پکڑون۔ اب سب کے سب اس ہولناک واقعہ کے وقوع کے منتظر ہوئے اور این تھانیو کا درد والم سے سب کا دل گھبرا گیا پورشیا نے پوچھا کہ گوشت تولنے کے لیے ترازو موجود ہے۔ اور شاملاک سے کہا

تمکو اپنے ساتھ کوئی جراح لانا تھا اگر گوشت کٹنے مین یہ مرگیا تب کیا ہوگا - شاملاک کو اسکا مرجانا اسکی عین مراد تھی بولا کہ وہ مرجائیگا تو میرا کیا کیا دستاویز مین کہین لکھا ہے کہ اسقدر گوشت کاٹے کہ جان تلف نہونے پائے یا سائیجے کے لیے اپنے ساتھ جراح لیتا ہے پورشیا نے کہا نہین لکھا ہے تو کیا - شان فیاضی سے بالکل خلاف ہے اگرچہ تم اسکا لحاظ نکرو - شاملاک نے بجز اسکے اور کچھ جواب نہین دیا - "ہم نہین جانتے دستاویز مین اسکا کچھ ذکر نہین" - پورشیا نے کہا ہان اسمین تو کچھ شک نہین ہے کہ اسکے بدن مین سے آدھ سیر گوشت تیرا ہے - قانون بھی اسکا شاہد ہے اور عدالت بھی اسکو تسلیم کرتی ہے اور عدالت اور عدالت کے قوانین دونون تجھکو اجازت دیتے ہین کہ آدھ سیر گوشت اسکے بدن مین سے تم کاٹ لو - یہ سنکر شاملاک خوش ہوا اور چلاکر کہا او عاقل و ذی فہم منصف آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو اصل فیصلہ کرنے کو یہان آیا ہے - اور دوبارہ پھر اسنے چھری کو تیز کیا اور اینتھانیو کی طرف دیکھکر کہا مستعد ہو بیٹھو -

پورشیا نے اسے یہودی سے کہا ذرا اسے ٹھہرجا ابھی کچھ اور کہنا ہے - وہ یہ ہے کہ دستاویز کی رو سے تجھکو خون نہین بہانا چاہیے کیونکہ صاف لکھا ہے "کہ آدھ سیر گوشت" اور خون کا کہین ذکر نہین - پس اگر گوشت کاٹنے مین خون کا ایک قطرہ بھی ٹپکا تو حسب شاہی قانون وغیرہ تمھارا سارا مال و اسباب و نقد و جنس گورنمنٹ مین ضبط ہوجائیگا اور یہ صریحی غیر ممکن تھا کہ شاملاک آدھ سیر گوشت کاٹتا اور خون نہ بہتا - پورشیا کی اس معقول گرفت سے لوگ دستاویز کے اندر گوشت کا لفظ لکھا ہے جسکے اندر خون داخل نہین ہے) اینتھانیو کی جان بچائی - اور اس نوجوان وکیل کی اس فراست پر جسنے اینتھانیو کی جان بچانے کے لیے ایسی عمدہ تدبیر سوچی) سارے حاضرین دربار تحیہ ہوگئے اور ہر طرف سے صدائے شاد باش آنے لگی - اور جسطرح یہودی نے دوبارہ آواز دی تھی اسی طرح اب گریشی آنو نے پکار کر کہا او عاقل و ذی فہم منصف

آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈانیل فیصلہ کرنے کو یہان آیا ہے۔

شاملاک نے دیکھا کہ وہ اپنے ارادے پر کامیاب ہوتا نظر نہین آتا۔ اور حسرت سے کہا خیر لاؤ روپیہ ہی دیدو۔ پر وہ غیب سے جو دفعتہً این تھانو کی جان بچنے کی یہ صورت نکل آئی تو بی سینیا کو حد سے زیادہ مسرت حاصل ہوئی اور خوشی مین آکر جلدی سے بول اٹھا یہ روپیہ رکھا ہے۔ اسپر پورٹیا نے بی سینیا کی طرف مخاطب ہوکر کہا جلدی کیا ہے ٹھہرو شاملاک کو مطابق شرط دستاویز این تھانو کا گوشت لینا چاہیے اور شاملاک سے کہا لو جی کاٹنا شروع کرو انتظار کس بات کا ہے لیکن اتنا مدنظر رہے کہ خون نہ بہنے پائے اور نہ وہ پارچہ سیر سے کم یا زیادہ ہو بلکہ ٹھیک آدھ سیر ہو اگر کچھ کم و بیش ہو تو مطابق قانون گورنمنٹ وینس کے تم قتل کیے جاؤگے اور سارا نقد و جنس تمھارا گورنمنٹ مین ضبط کر لیا جائیگا۔ شاملاک نے کہا میرا روپیہ دو مین جاتا ہون ایسے گوشت کاٹنے سے مین باز آیا۔ بی سینیا نے کہا لو نہ مین تو دینے کو تیار ہون۔

شاملاک روپیہ لینے کو جا رہا تھا کہ پورٹیا نے اُسے روکا اور کہا یہ تو بات رفت گذشت ہوئی مگر ایک نیا مقدمہ یہ قائم ہوا کہ تمنے بلا وجہ اس شہر کے ایک باشندے کی جان لینے کے لیے سازش کی جسکے باداش مین حسب قانون وینس تمھارا سارا مال و اسباب ضبط ہونا چاہیے اور بجز اسکے کہ نواب تمھارے خون سے درگذر کرے اور کوئی صورت تمھاری جان بچنے کی نہین ہے۔ نواب سے معافی چاہو اور التجا کرو کہ تمھارے خون سے وہ درگذر کرے۔

نواب نے کہا "شاملاک" دیکھو عیسائیون مین اور یہودیون مین اتنا فرق ہے کہ تم این تھانو کی جان لینے کے لیے کتنا بجد تھے۔ اور مین نے قبل اسکے کہ تم معافی کی درخواست کرو تمھاری جان بخشی کی ہے مگر تمھارے مال و دولت کی نسبت میری تجویز یہ

کہ اُسمین نصف سرکار مین ضبط کر لیا جائے اور نصف این تھانیو کو دیا جائے۔
این تھانیو (کہ اُسکی علو ہمتی نے اُس مال لینے کی اُسے اجازت نہ دی) بولا جو کچھ شاملاک کے مال مین سے مجھے حصہ ملنے والا ہے مین شاملاک کو اس شرط سے ہبہ کرتا ہون کہ وہ ایک دستاویز اس مضمون کی لکھ دے کہ اُسکے بعد اُسکے ترکہ کی وارث اُسکی لڑکی ہو۔ کیونکہ این تھانیو جانتا تھا کہ شاملاک کی ایک ہی لڑکی ہے جسے میرے دوست لورنزو سے جو قوم کا عیسائی ہے بلا باپ کے کہے بیاہ کر لیا ہے۔ اور اُسکے باپ نے ناخوش ہو کر اُسے عاق اور اپنے ترکے سے محروم کر دیا ہے۔
شاملاک نے اس مضمون کی دستاویز لکھنے سے اقرار تو کیا۔ مگر اپنی اس ناکامیابی و دولت کے ضبط ہو جانے سے وہ کچھ ایسا نادم ہوا کہ بہ حیلۂ مرض اُس مقام سے اُٹھ جانے کی درخواست کی اور کہا دستاویز میرے گھر پر بھیج دیجائے مین اپنے دستخط کر کے بھیج دونگا۔ نواب نے کہا ٹھہرو اپنے ہی ساتھ لیتے جاؤ دستخط کر کے بھیج دینا۔ اور کہا کہ اگر اپنے تعصبات باطلہ دل سے نکال ڈالوگے اور دین عیسائی قبول کرلوگے تو دوسرا نصف بھی جو سرکار مین ضبط ہو گیا ہے تمھین واپس ملجائیگا۔
اب کچہری برخاست ہوئی اور این تھانیو رہا کر دیا گیا۔ چلتے وقت نواب نے اس وکیل کے عقل و فہم کی بڑی تعریف کی۔ اور چاہا کہ اپنے گھر لیجا کر اُسکی ضیافت کرے۔ مگر پورشیا نے کہا اُسکو قبل بی سینا کے گھر پر پہونچ جانا چاہیے تھا باین حیلہ کہ اُسکو گھر پر ایک ضروری کام ہے اُسکی دعوت کو رد کیا۔ یہ سُنکر نواب نے پورشیا سے کہا کہ تجھ سا شخص اور ایک دن بھی میرے گھر مین مہمان نہوا اور این تھانیو سے کہا کہ تمھاری جان بچنے کا بڑا باعث یہی وکیل ہے تمکو بہت کچھ احسانمند ہونا چاہیے اور جتنا روپیہ بطور شکرانہ تم سے دیا جائے اسے دو۔
نواب اور وہ کلارکچہری سب کے سب روانہ ہوئے تب بی سینا نے پورشیا سے کہا

"اومرد شریف آج تیری ہی عقل نے مجھے اور میرے دوست این تھانیو کو سرخ رو کیا
اب مین التجا کرتا ہون کہ وہ تین ہزار روپے جو یہودی کو پانے چاہئین آپ قبول کیجیے
اور این تھانیو نے کہا کہ ہملوگ ہمیشہ آپ کے احسانمند رہینگے اور ہمیشہ آپ کی محبت اور
خدمت مین سرگرم۔

پورشیائن روپیون کی طرف کچھ بھی ملتفت نہوئی مگر بی سینا نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا
اور باصرار کہتا رہا کہ آپ کوئی شے بطور نذر یا حق المحنت ضرور قبول کیجیے آخر
مجبور ہوکر پورشیا بولی آپ اپنے دستانے مجھے دیدیجیے کہ جب مین انکو پہنکر نکلونگی
وہ عورت تھی مگر لباس مردانہ مردانی بولی بولتی تھی) تو آپ یاد آوینگے
بی سینا جب دستانے اتارنے لگے تو اسکا چھلا جو پورشیا نے اسے نکاح کے وقت
دیا تھا (جیسا کہ عیسائیون کا دستور ہے کہ وقت نکاح کے زن و شوہر آپسمین انگوٹھیان بدلتے
ہین اور اسے حتی الوسع تامرگ اپنے پاس سے جدا نہین کرتے) دکھائی دیا۔ اور جسے
دیکھکر وہ ہوشیار عورت اس فکر مین ہوئی کہ اس چھلے کو کسی طرح لے لینا چاہیے کہ ایک
وقت یہ بڑا لطف دکھائیگا۔ چنانچہ بی سینا اپنے دستانے اتار کر دیا چاہتا تھا کہ پورشیا
کہا اپنی انگلی کا چھلا بھی اتار دو کہ تمھاری محبت کا یہ نشان ہمیشہ میرے پاس رہیگا۔
یہ سنکر بی سینا بہت گھبرایا کہ اس وکیل نے ایسی ہی شے مانگی جسکو مین اپنے پاس سے
جدا نہین کرسکتا۔ اور بحالت اضطراب نواب سے کہا کہ مین چھلا دے نہین سکتا
کیونکہ یہ میری بی بی کی نشانی ہے اور مین نے قسم کھائی ہے کہ مین اسے ہرگز اپنے
پاس سے جدا نکرونگا۔ ہان دنیا مین اس سے اچھے اچھے چھلے بکتے ہین۔ اشتہا
دیکھ کر جیسا پسند کیجیے دیدلا دونگا۔ پورشیا نے یہ سنکر اپنا منھ بنالیا اور یہ کہتی ہوئی
آگے بڑھی کہ ایسی باتین کسی فقیر کو سنائیے۔

این تھانیو نے بی سینا سے کہا کہ بھائی جب وہ چھلا مانگتا ہے تو دے ہی دو۔

کیونکہ اُسکی عنایت و شفقت میرے حال پر ایسی نہین ہوئی ہے کہ بمقابلہ اُسکی خواہش کے تم اپنی بی بی کی رنجیدگی کا خیال کرو۔ بی سینا کو اپنی اس احسان فراموشی پر شرم آگئی اور انگلی سے چھلا نکال کر گری بی آنو کو دیا اور پورٹیا کے پیچھے اُسنے دوڑایا کہ جاکر دے آؤ۔ پورٹیا کی محرر نے ریسیا فی (کہ گری بی آنو کو اُسنے بھی بوقت نکاح ایک چھلا دیا تھا) اُسکے ہاتھ مین چھلا دیکھکر کہا کہ تم اپنا مجھے عنایت کرو۔ گری بی آنو نے کہ اُسکے آقا سے جب پورٹیا لے چکی تھی تو اُسے کیا تامل ہو تا اپنا چھلا فوراً انگلی سے اُتار دیا۔ چھلے لیکر وہ دونون عورتین بہت خوش ہوئین اور آپس مین ہنستی چلین کہ گھر پر چلکر اپنے شوہرون کو خوب ملزم کرینگے اور چھلے دیدینے پر خوب اُنھین شرمندہ کرینگے۔ اور قسم کھائینگے کہ تمنے اپنے چھلے مرد کو نہین بلکہ کسی عورت کو دیے ہین۔

پورٹیا جب لوٹی تو ایسی خوش و خرم تھی اور اسکا دل ایسا مسرور تھا کہ گویا وہ اُس کار خیر کے انصرام کو کبھی بھول نہین سکتی۔ اور جب اُسکی طبیعت مسرور ہوتی تو جو چیز دیکھتی اُسے بھلی معلوم ہوتی اور اُسمین زیادہ کیفیت اُسے نظر آتی۔ چنانچہ چاند کو دیکھکر وہ متعجب ہوئی کہ آج اُسمین اور دنون سے زیادہ روشنی کیون نظر آتی ہے۔ ابھی کا ایک گھنٹہ اجو چاند پہ آگیا تو بیل منٹ کے چراغ اُنکی روشنی چاند کی روشنی سے اتنک چھپی تھی)۔ دکھلائی دینے لگے اور پورٹیا نے نی ریسیا سے کہا دیکھو وہ ہمارے گھر مین چراغ جل رہا ہے کیسی صاف روشنی ہے کہ اتنی دور سے دکھلائی دیتی ہے۔ اسی طرح نیک کام کی روشنی اس دنیا سے ناپائدار مین بھی چمکتی ہے۔ اور گانے کی آواز جو اُسکے مکان سے آئی تو اُسنے کہا کہ ایسا خوشگوار گانا تو مین نے کبھی نہین سنا تھا۔

پورٹیا اور نی ریسیا دونون گھر پہونچ گئین اور دہان پہونچکر اُن درباری کپڑون کو اُتارا اور اپنے معمولی کپڑے پہنکر اپنے شوہرون کا انتظار دیکھنے لگین کہ اتنے مین اُنکے پیچھے لگی بی سینا اور گری بی آنو بھی آئین تھانیہ کو ساتھ لیے ہوئے آپہونچے۔

اور این تھانیو اور پورٹیا مین بہت کچھ مبارک و سلامت کی ٹھہری۔ اور پورٹیا این تھانیو کی تشریف آوری کی تہنیت خوان تھی کہ گری ٹی آنو مین اور اُسکی بی بی مین کچھ تہتک ہونے لگا جسے سُنکر پورٹیا بولی لڑتے کیون ہو۔ خیر تو ہے۔ گری ٹی آنو نے کہا کہ "بی بی" ایک چھوٹا سا معاملہ تھا کہ نی ریسا نے مجھے دیا اور اُسکے ساتھ پخ یہ لگا دی تھی کہ اپنے پاس سے جدا نکرنا۔ جیسا کہ آپ نے شاید دیکھا ہوگا کہ ایک لوہار سے کہ اپنی ساری چھریون پر یہ مصرع کندہ کر دیتا ہے ع ہمن الفت کن و دگزار مارا۔ اُسی چھلے کی بابت یہ گفتگو ہو رہی ہے۔

نی ریسا نے کہا اس مصرع یا اُس چھلے کی چھوٹائی بڑائی سے کیا بحث گفتگو تو اسمین ہے کہ چھلا لیتے وقت تم نے قسم کھائی تھی کہ تا دم مرگ مین اُسے جدا نہین کرنے کا اور اب یہ کہتے ہو کہ مین نے ایک وکیل کے محرر کو دے ڈالا۔ مین یہ جانتی ہون کہ تم نے کسی عورت کو دیا۔ یہ سُنکر گری ٹی آنو بولا۔ ایک نوجوان لڑکا کہ نہایت رحم دل اور ہوشیار اور قد بھی ٹھیک تیرے ہی قد کے برابر تھا اُس وکیل کی محرری مین کام کرتا تھا جسنے صرف اپنے زور تقریر اور فطانت سے این تھانیو کی جان بچائی۔ اُس بیمروت ظالم نے اُس چھلے کو بطور مختانہ مجھ سے طلب کیا جسکے دینے مین مین کوئی عذر نکر سکا۔ پورٹیا نے کہا کہ تم اسبارے مین ضرور قابل الزام ہو بھلا کوئی شخص اپنی بی بی کی پہلی نشانی اسطرح کسی کو دیدیتا ہے مین نے بھی تو ایک چھلا اپنے سردار بی سینا کو دیا ہے لیکن مین سمجھتی ہون کہ ساری دنیا اُس سے مانگے جب بھی وہ نہ دے گری ٹی آنو نے بنظر تخفیف اپنی تقصیر کے یہ حجت پیش کی کہ صرف مین ہی نے تو یہ فعل نہین کیا بلکہ جب بی سینا نے اپنی انگوٹھی وکیل کو دی تو اُس وکیل کے محرر نے (کہ بیشک مین بہت کچھ منت کی تھی) میری بھی انگوٹھی مانگ لی۔

یہ سُنکر شیطے سے پورٹیا کے چہرے کی رنگت بدل گئی۔ اور بی سینا کی طرف متوجہ ہوکر بولی میری انگوٹھی آپ لا دیجیے۔ مین ایک نہین سُننے کی نی ریسا سچ کہتی ہے کہ تم

لوگون نے کسی عورت کو اپنی انگوٹھیان دے ڈالی ہین۔ بی سینا اپنی بی بی کو خفا پاکر ڈر گیا اور نہایت التجا سے کہا مین سچ کہتا ہون کہ کسی عورت نے اُسے نہین لیا۔ کچہری کے ایک وکیل نے تین ہزار روپیون سے انکار کیا اور بجاے اُنکے اُسنے میرا چھلا مانگا جب مین نے دینے مین تامل کیا تو وہ ناخوش ہوکر آگے بڑھا۔ آپ تایئے کہ اُسوقت مین کیا کرتا۔ مجھے اُسوقت اپنی ناشکری اور بیوفائی پر ایسی شرم آئی کہ دیتے ہی بنی اور اُس شرم نے مجھے مجبور کیا کہ مین نے ایک آدمی کے ہاتھ اُسکے پاس بھیج دیا۔ میرے قصور کو معاف کیجیے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ ایسا وقت و موقع تھا کہ اگر آپ وہان موجود ہوتین تو خود مجھ سے لیکر اُسے دیدیتین۔

این تھانیو نے افسوس کرکے کہا مین ہی کمبخت اُن جھگڑون کا باعث ہوا۔

پورشیا نے این تھانیو سے کہا خیر جو ہوا سو اچھا ہوا آپ اپنا دل کیون رنجیدہ کرتے ہین۔ این تھانیو نے کہا مین نے بی سینا کے واسطے اپنی جان رہن رکھی تھی۔ اور بی سینا نے اُس شخص کو چھلا دیا جسنے میری جان بچائی۔ اب مین دوبارہ برنجیر ہونا اور مہلوک ہونا پسند کرتا ہون اگر اِس سے تم میان بی بی کے درمیان لطف و وفا ہمیشہ قائم رہے۔ پورشیا نے این تھانیو کو ایک چھلا دیکر کہا یہ اُنھین دیدو اور تم ضامن ہو کہ اُس چھلے کی طرح اُسکو بھی نہ پھینک دین۔ اور اُسکی حفاظت کے لیے اُنسے تاکید کرو۔

بی سینا اُس چھلے کو دیکھکر متحیر و متعجب ہوا اور کہنے لگا یہ تو وہی ہے جسے مین نے اُس وکیل کو دیدیا تھا۔ تب پورشیا نے ساری کیفیت اپنے وکیل بننے کی اور نی رسیا کے محرر بن کر ساتھ چلنے کی کہہ سنائی۔ جسے سُنکر بی سینا کو بڑا ہی تعجب ہوا۔ اور اپنے دلمین وہ بہت خوش ہوا کہ میری ہی بی بی کی جرأت و عقل کا یہ نتیجہ ہے کہ این تھانیو اِس بلا سے محفوظ رہا۔

اِین تھانیو کو دوبارہ مبارکباد کہکر پورٹیا نے ایک خط دیا جو کسی طرح اُسکے ہاتھ لگ گیا تھا اور اِین تھانیو کے جہازون کی کیفیت جسمین مندرج تھی اور اِین تھانیو اُن جہازون کو سمجھتا تھا کہ ضایع ہوگئے اور حالانکہ وہ بندر پر اُترے تھے۔ اِین تھانیو کا حال ختم ہوا دیکھو ابتدا رمین کیسی کیسی مصیبتین پڑین مگر اخیر مین بے سان و گمان کیسے اُنکی ہنسی خوشی کے اسباب مہیا ہوگئے۔ ہنسے کا تو موقع ہی تھا۔ وہ لوگ چھلے کے مسخرا پن اور شوہرون کے بی بیون کو نہ پہچاننے پر خوب ہنسے۔ اور گری نے اُس نے اُسی حالت ذوق شوق مین قسم کھائی کہ کچھ ہی ہو مگر مین تو یہ چھلا اپنے پاس سے ہرگز جدا نکرونگا۔

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصہ مین کا چھٹا قصہ جو اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام جناب منصرم باکمال منشی بھگوان دیال صاحب سے بہ صحت تمام چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا۔

عون خاتون کو مکافضل خلائق زوزماسی

یہ انگریزی کتاب سلیس نام سکیدیکی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا ساتوان
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز یکا خزانہ ہے سو سوم بہ

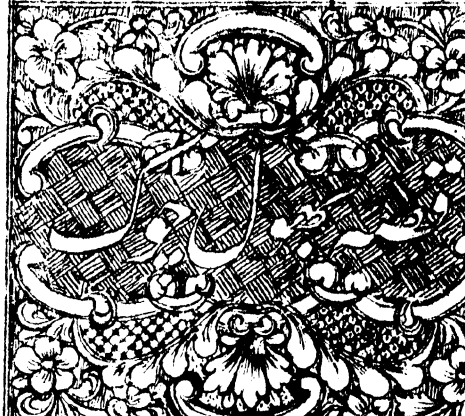

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے کوئی وکیل منصفی بمقام
ضلع گورکھپور نے بایاء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی زمانے مین گورنمنٹ سمارے کس اور گورنمنٹ الفی سس مین اتفاق تھی۔ اور گورنمنٹ الفی سس نے اس مضمون کا ایک اشتہار دیدیا تھا کہ سمارے کس کا کوئی تاجر اگر اس شہر مین کہین دیکھا جاے تو فورًا قتل کیا جاے الا اس صورت مین کہ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرکے وہ اپنی جان بچائے۔

اے جہین نامہ ایک بڈھا تاجر سمارے کس کا الفی سس کی گلیون مین پھرتا ہوا پکڑا گیا۔ اور لوگ اُسے نواب کے پاس لائے کہ وہ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے یا مقتول ہونا پسند کرے۔

اے جہین کے پاس جرمانہ دینے کو کچھ نہ تھا۔ اور نواب نے قبل اُسکے کہ اُسکی گردن مارے جانے کا حکم دے پوچھا کہ کچھ اُسکی سرگذشت سُنے۔ پوچھا کس لیے تُو نے اس شہر مین آنے کا قصد کیا جان کا آنا تم لوگون کے لیے موت ہے۔

اُسنے کہا کہ مرنے سے مین کچھ بھی نہین ڈرتا۔ کیونکہ رنج و غم نے مجھے ایسا تھکا ڈالا ہے

کہ اب بازیست سے بھی نہین اٹھ سکتا۔ ہرچند کہ اتنی کبخت زندگی کی سرگذشت بیان کرنے سے زیادہ اہم میرے نزدیک کوئی کام نہین۔ مگر تعمیل ارشاد سے مجبور ہون۔ اور پھر اپنا حال از ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا۔

سارے کس مین ایک تاجر کے گھر مین پیدا ہوا اور وہین مین نے تربیت پائی۔ جب مین سن وشعور کو پہونچا تو ایک عورت کے ساتھ بیاہ کر لیا اور نہایت مسرت کے ساتھ ہم دونون زندگی بسر کرتے تھے۔ اتفاقاً کسی ضرورت سے ای پی ڈیمنیم مین میرا آنا ہوا جہان چھ مہینے تک رہگیا اور یہ دیکھکر کہ ابھی چند روز اور رہنا ہوگا مین نے اپنی بی بی کو بھی وہین بلا لیا جسنے اپنے آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد دو لڑکے توام جنے اور بڑے تعجب کی یہ بات تھی کہ وہ دونون بالکل ایک سے تھے اور انمین ایک کو دوسرے سے امتیاز کرنا غیر ممکن تھا۔ اسی زمانے مین کہ میری بی بی کے دو توام لڑکے پیدا ہوے تھے ایک غریب عورت کے بھی کہ میری فرودگاہ کے پاس ہی سرائے مین رہتی تھی دو لڑکے ساتھ ہی پیدا ہوے اور میرے لڑکون کی طرح اُن لڑکون کی صورتین بھی باہم ممتاز نہوتی تھین۔ اور چونکہ اُنکے والدین نہایت مفلس تھے اسلیے مین نے اُن لڑکون کو اُنسے خرید کر اپنے لڑکون کے ساتھ رہنے کے لیے پرورش کی۔

میرے لڑکے نہایت اچھے تھے۔ اور میری بی بی ایسی نیک تھی کہ کبھی تھوڑا سا بھی تکبر اپنے دلمین نہ لاتی کہ یہ دونون لڑکے اچھے ہین۔ میری بی بی وطن چلنے کے لیے ہمیشہ کہا کرتی ایک روز تنگ آکر مین نے بھی اپنے چلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور ایک ایسی بُری گھڑی مین ہملوگون کو جہاز پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا۔ کہ تھوڑی دور بھی ہملوگ نہ گئے تھے کہ ایک طوفان عظیم اٹھا۔ اور وہ آناً فاناً اسطرح روبترقی تھا کہ جہاز والون کو اُسکے بچانے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور وہ سب ایک چھوٹی سی کشتی مین بیٹھکر اپنی جانون کے بچانے کی فکر مین ہوے اور ہملوگون کو تنہا جہاز مین چھوڑ دیا کہ بس اب ہملوگون کا

Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan

اُس طوفان کے ہاتھوں مرنے کا پورا یقین ہوگیا۔

یہ واقعہ دیکھکر میری بی بی رونے لگی۔ اور وہ لڑکے جنکو اتنی بھی فہم نہ تھی کہ میری ماں کیوں روتی ہے۔ اُسکو روتا دیکھکر خود بھی شور مچانے لگے اور رونے لگے۔ مجھ بد بخت کو اپنی موت کا کچھ بھی غم نہ تھا مگر اُنکے رونے نے مجھے ایسا پریشان کیا کہ اُنکے بچانے کی تدبیر سوچنے کے آگے مین سب کچھ بھول گیا اور ایک حکمت اُنکی جان بچانے کی جیسا کہ جہاز والے وقت طوفان کے کیا کرتے ہین سوچ نکالی۔ چھوٹے سے ایک مستول کے ایک کنارے سے مین نے چھوٹے لڑکے کو باندھا اور اُسکی دوسری طرف چھوٹے غلام کو باندھا اور اپنی بی بی سے کہا کہ ایک دوسرے مستول مین اسی طرح اُن بڑے لڑکون کو تو بھی باندھ لے۔ چنانچہ وہ بڑے لڑکون کی حفاظت کرنے لگی اور مین چھوٹے لڑکون کے پاس رہا اور ہلوگون نے بھی اپنے جسم کو اُن لٹھون مین باندھ لیا۔ اور اسطرح ہلوگون مین تفرقہ ہوگیا کہ وہ الگ ایک لٹھے مین بچون سمیت بندھی ہوئی پڑی تھی اور مین الگ ایک لٹھے مین اپنے آپ کو اور اُن بچون کو باندھے ہوے بیٹھا تھا۔ اتنے مین ایک بڑی بھاری چٹان سے جہاز نے ٹھوکر کھائی اور اُسکے پُرزے پرزے اُڑ گئے اور ہلوگ انھین لٹھون کے سہارے سے پانی پر پیرنے لگے۔ مین اُن لڑکون کی حفاظت کرتا جو میرے ساتھ بندھے تھے یا اپنی بی بی کی اعانت کرتا غرضکہ وہ کسی اور طرف بہ گئی۔ اور جب وہ مجھ سے بہت فاصلے پر چلی گئی تو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ماہی گیرون نے اُسے اپنی کشتی پر بٹھا لیا اور نہین معلوم کہان لیگئے۔ مین آپ ہی اُن بچون کی حفاظت مین اُس بحر عظیم الشان کی موجون پر ڈبکیان کھاتا ہوا اُسی لٹھے کے سہارے سے بہا چلا چلا جاتا تھا۔ اُنکو کون دیکھتا کہ مچھلی والے کسطرف لیگئے۔ غرضکہ مجھے بھی ایک جہاز ران نے اُس خطرے سے نجات دی اور چونکہ وہ میرا شناسا تھا اسلیے مجھے اُسنے بہت کچھ تسکین و تسلی دی اور اپنے جہاز پر بٹھا کر خشکی پر لا اُتارا۔ اور بہ آرام تمام سارے کیس مین

پہونچا دیا اُس تاریخ سے آج تک مجھے کچھ خبر نہ ملی کہ وہ عورت اور وہ لڑکے کہان ہین اور کیونکر ہین
مین تھا اور اُس بچے کی پرورش جب وہ سن شعور کو پہونچا۔ اور اٹھارہ برس کی عمر ہوئی
تو اُسکو اپنی ماں کی تلاش ہوئی اور اکثر مجھ سے کہتا کہ اگر مجھے اجازت دیجیے تو مین اس
غلام کو ساتھ لیکر جسکا بھائی بھی گم ہوگیا ہی اپنی ماں اور بڑے بھائی کی تلاش مین نکلون۔ مین نے
اُسکے اصرار پر اجازت تو دیدی مگر بیدلی سے۔ کیونکہ مجھے اپنی بی بی اور بڑے لڑکے کی خبر
سُننے کا بہت کچھ اشتیاق تھا لیکن اُس چھوٹے لڑکے کے روانہ کرنے مین یہ خوف تھا
کہ کہین یہ بھی ہاتھ سے جاتا نہ رہے۔ میرے پاس سے گئے ہوئے اُسے سات برس کا
عرصہ ہوا دو برس تک تو مین نے اُسکا انتظار دیکھا۔ اور پانچ برس سے مین اُسکی تلاش
مین نکلا ہون۔ یونان کے پرلے سرے تک اُسے کھوج آیا۔ اُسکی بدولت ایشیا مین کچھ
دنون تک قید بھی رہا۔ غرضکہ قریب پاس کے سارے ملک دوبار مین اُسکی جستجو کی مگر
کہین پتہ لگا۔ اب مین نے ٹھان لی ہے کہ کوئی مقام جہان انسان رہتے ہون اُسکی جستجو سے
باقی نہ رکھون۔ اسلیے مین یہان بھی آگیا۔ یہ سُنکر آج زندگی کے ساتھ سارا جھگڑا ہی طے
ہوا جاتا ہے۔ کیا لطف سے جان نکلتی اگر مرتے دم بھی یہ معلوم ہوجاتا کہ میری بی بی
اور وہ لڑکے ابھی تک زندہ ہین۔

اُس بیچارے اُسے جبین نے اپنی مصیبت کی ساری رام کہانی کہ سُنائی۔ جسے سُنکر
نواب اس غریب دلکبخت باپ پر جسنے اپنے فرزند گم گشتہ کے پیچھے کیا کیا صدمے نہ اُٹھائے
تھے بہت غمگین ہوا اور اُسکے حال پر بڑا رحم کیا۔ اور کہا۔ اگر خلاف قانون نہوتا اور
اپنے عہد و پیمان اور سوگند کو توڑ کر تجھے رہا کر دینا میری شان کے خلاف نہوتا تو ضرور
مین تیرا خون معاف کر دیتا لیکن ہان اتنی رعایت تیرے ساتھ کیجاتی ہے اگرچہ قانونی عبارت
کا منشا بالکل اُسکے خلاف ہی کہ اور ایک دن کی مہلت تجھے عطا ہوتی ہی کہ تو بھیک مانگکر
یا کسی سے قرض لیکر اداے جرمانہ کی فکر کرلے۔

اس یوم مہلت مین اُسے کسی سے کچھ بھی وصول نہوا۔ اُس اجنبی شہر مین اُسے کون جانتا کہ یہ کون ہے۔ فقط یہ خیال ہی خیال تھا کہ کوئی اُسکی حالت پر رحم کھاکر ہزار روپیہ قرض یا بطور خیرات اُسے حوالے کردیگا غرضکہ بحالت یاس و بیمارگی نواب کے حضور سے داروغۂ محبس کی حراست مین وہ سپرد کیا گیا۔

اُسے جین اتبک خیال کیے ہوے تھا کہ اِس شہر مین کوئی ایسا نہین ہے جو مجھے جانتا ہو اور حالانکہ جسوقت وہ اپنے چھوٹے لڑکے کی تلاش کی بدولت معرض ہلاکت مین گرفتار تھا اُسوقت اُسکے چھوٹے اور بڑے دونون لڑکے اُس شہر مین موجود تھے۔

اے جین کے لڑکے صرف صورت اور شکل ہی مین باہم متشابہ اور بالکل ایک سے نہ تھے بلکہ اُنکے نام بھی ایک ہی سے تھے اور وہ دونون **این ٹی فولس** کے نام سے پکارے جاتے تھے اور اُنکے دونون غلام بھی ایک ہی نام **ڈرامیا** سے تعبیر کیے جاتے تھے۔ اتفاق دیکھیے کہ جس دن اے جین وہان پہونچا اُسی دن اُسکا چھوٹا بیٹا **این ٹی فولس** بھی جسکی تلاش مین وہ بڈھا باپ یون سرگردان پھر رہا تھا اُس شہر مین وارد ہوا۔ اور چونکہ وہ بھی سارے کس کا ایک تاجر تھا اِسلیے ضرور تھا کہ جس خطرے مین اُسکا باپ گرفتار تھا وہ بھی گرفتار ہوتا مگر قسمت سے اُسکا ایک دوست اُس شہر مین مل گیا جسنے اُسے تعلیم کی کہ اپنے کو سارے کس کا باشندہ نہ بتانا بلکہ **ای پی ڈیم نیم** مین اپنا گھر بتانا۔ کیونکہ ایک مرد ضعیف نے اپنے کو سارے کس کا تاجر بتاکر عذاب الیم مین گرفتار کیا۔ چنانچہ اُسنے ویسا ہی کیا۔ گو اِس حکمت عملی سے اُسنے اپنی جان بچائی مگر یہ سُنکر کہ اُسکا ایک ہموطن اِسطرح ذلت و خواری مین مبتلا ہے اُسے کمال صدمہ ہوا۔ اور یہ بھی اُسکے دل مین گذرا کہ کہین ایسا نہو وہ تاجر میرا پدر ضعیف ہو اور میری تلاش مین نکلا ہو۔

اے جین کا بڑا لڑکا جسکو ہم آگے چلکر ای فی سس کا این ٹی فولس کہین گے تا وہ اپنے چھوٹے بھائی سارے کس کے این ٹی فولس سے ممتاز ہوسکے اٹھیس برس سے

ایفی سس مین رہتا تھا اور ایسا مالدار تھا کہ اپنے باپ کے جرمانے کو بآسانی ادا کر دیتا۔ مگر وہ اپنے باپ کو بالکل نہیں پہچانتا تھا۔ کیونکہ جب ماہی گیر نے اُسکو اور اُسکی ماں کو سمندر مین سے نکالا تھا تو اُسوقت وہ ایسا چھوٹا تھا کہ بجز اپنے نکالے جانے کے کہ کسطرح وہ سمندر مین سے نکالا گیا اور کوئی بات اُسوقت کی حتی کہ باپ ماں کی یاد بھی اُسکے ذہن مین نہ تھی۔ ماہی گیر نے اس این ٹی فولس کو اور اُسکے غلام اور اُسکی ماں کو پانی مین سے نکال کر اُن دونون لڑکون کو اُس عورت سے بنظر فروخت لے لیا۔ مقام غور ہے کہ اس علحدگی سے اُس عورت کو کتنا صدمہ ہوا ہوگا۔

اُن لڑکون کو نواب ایفی سس کے جنگ آزما چچا نواب منافون کے ہاتھ اُن ماہی گیرون نے فروخت کیا۔ اور ایکبار وہ نواب اپنے برادرزادے نواب ایفی سس کی ملاقات کو جو آیا تو اُن لڑکون کو بھی ساتھ لیتا آیا۔

نواب ایفی سس نے اُس نوجوان این ٹی فولس کو بہت پسند کیا۔ اور جب وہ سن شعور کو پہونچا تو نواب ایفی سس نے اپنی فوج کا سپہ سالار اُسے مقرر کر دیا۔ اور جہان اُسنے بڑے بڑے کارہائے نمایان دکھائے۔ اور ایکبار کسی لڑائی مین اپنے ولی نعمت نواب کی جان بچائی جسکے صلے مین ایفی سس کی ایک مالدار عورت ایڈریانا نامے سے نواب نے اُسکی شادی کر دی اور اُسکے ساتھ وہ بہ آسایش زندگی بسر کرنے لگا (اور اُسکا غلام ڈرامیا بھی اُسکی خدمت مین موجود تھا) چنانچہ جسوقت اُسکا باپ وہان آیا وہ وہین تھا۔

سائرے کس کا این ٹی فولس جب اپنے دوست سے جسنے اُسے اسی پی ڈیمنیم کی سکونت ظاہر کرنے کی ہدایت کی تھی جدا ہوا تو اپنے غلام ڈرامیا کو روپیہ دیکر کہا تم اِن روپیون کو لیکر سرائے مین جہان مین آکر کھانا کھاؤ تمکو لیچلو تھوڑی ہی دیر مین شہر کی سیر کرکے اور یہان کے باشندون کے انداز و طریقے دیکھ بھال کر

مین بھی پہونچتا ہون ۔

ڈرامیا نہایت ہی خوش طبع آدمی تھا ۔ اور جب کبھی این ٹی فولس سست یا رنجیدہ رہتا تو اُس غلام سے خوش طبعی و مسخرا پن کر کے اپنا دل خوش کر لیتا ۔ اور اُسوقت اُن دونون مین ایسی آزادانہ گفتگو ہوتی کہ ہرگز امتیاز نہوتا کہ اُن دونون مین غلام و آقا کی نسبت ہے ۔

جب اُسنے ڈرامیا کو رخصت کیا تو تھوڑی دیر ایک جگہ ٹھہراکر اپنے دلمین سوچنے لگا کہ بفائدہ مین اپنی مان اور بھائی کی تلاش مین تنہا ہر جگہ ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہون اور کتنے بندرون مین مین نے اُنکی جستجو کی مگر کہین پتہ نملا ۔ افسوس ہے کہ سمندر کے قطرے کی طرح مین زندگی بسر کرتا ہون ۔ جسطرح سمندر کا قطرہ اپنے ساتھی قطرے کی تلاش مین سارا سمندر چھان ڈالتا ہے مگر کہین اسکا پتہ نہین ملتا ۔ اسی طرح مین تمام دنیا مین اپنی مان اور بھائی کو تلاش کرتا پھرا ۔ مگر اُنکا کچھ نشان نہ ملا ۔

یہ سب کچھ سوچ رہا تھا اور اپنے بے سود سفر پر جبکا ابتک کوئی نتیجہ نہ نکلا افسوس کر رہا تھا کہ ڈرامیا (جیسا کہ اُسنے سمجھا) لوٹ کر اُسکے سامنے آیا ۔ این ٹی فولس اُسکے ایسا جلد لوٹ آنے پر متعجب ہوا اور پوچھا روپے کیا کیے ۔ یہ وہ ڈرامیا نہ تھا جسکو اُسنے روپے لیکر سراے مین بھیجا تھا ۔ بلکہ یہ اُسکے غلام ڈرامیا کا بھائی تھا کہ این ٹی فولس باشندہ افیسس کی غلامی مین تھا اور اُسکا نام بھی ڈرامیا تھا ۔ دونون ڈرامیا اور دونون این ٹی فولس جوان ہونے پر بھی باہم ایسے ہی متشابہ تھے جیسا حسب بیان اپنے باپ کے ایام طفلی مین وہ ایک سی صورتون کے تھے ۔ اسلیے یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ این ٹی فولس نے اُسے اپنا ہی ڈرامیا سمجھکر پوچھا کہ تم سراے سے یون جلد کیون واپس چلے آئے ۔ ڈرامیا نے (اُسے اپنا آقا سمجھکر) جواب دیا کہ بی بی نے کھانا کھانے کے لیے آپ کو

بلایا ہے - مرغ بریان تیار ہے - اور سور کے گوشت کا کباب گل کر سیخ سے ٹپک رہا ہے - جلدی چلیے - ایسا نہو کہ کھانا ٹھنڈا ہو کر خراب جائے - این ٹی فولس نے کہا یہ مسخرا پن کا کون سا وقت ہے سیدھی طرح بتاؤ کہ روپیے کہان رکھ آئے - ڈرامیا نے پھر وہی جواب دیا کہ بی بی نے مجھے بھیجا ہے کہ جاکر این ٹی فولس کو بلا لاؤ - این ٹی فولس نے پوچھا بی بی کون - ڈرامیا نے جواب دیا کہ آپ کی زن منکوحہ اور کون - این ٹی فولس نے کہا تبتک کسی سے نکاح نہ کیا تھا یہ باتین سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کبھی کبھی جو دل بہلانے کو دو ایک باتین تجھ سے کر لیتا ہون تو تیرے ایسی مغز کو چڑھ گئی ہے اور یہانتک تو نے اپنے کلام مین آزادی کا استعمال کرنا شروع کیا کہ سیدھی طرح جواب بھی نہین دیتا - اسوقت میری طبیعت اچھی نہین ہے - پیچ تبار روپیے کہا کیے بڑا تعجب تو یہ ہے کہ میرے مقابلے مین اسطرح دل سے باتین گڑھنے پر تجھے اتنی جرات کیونکر ہوئی - ڈرامیا نے جب دیکھا کہ این ٹی فولس اسکی باتون پر تعجب کرتا ہے اور ہنسی پر محمول کرتا ہے تو وہ بھی یہی سمجھا کہ میرا آقا اسوقت مجھسے مسخرا پن کرتا ہے اور اپنا منھ بنا کر کہا اسوقت تو چلیے بلکہ ایسا ہی ہے تو کھانا کھانے مین ہنسی مذاق کر لیجیے گا اور مین کوئی بات تو اپنے جی سے نہین گڑھتا فقط اتنا ہی کہتا ہون کہ بی بی اور بی بی کی بہن دونون منتظر ہین چلیے کھا لیجیے - اب این ٹی فولس صبر نہ کر سکا اور ڈرامیا کو خوب ٹھونکا جسنے جاکر بی بی سے کہا کہ میان نہین آتے اور کہتے ہین کہ میری کوئی بی بی نہین -

این ٹی فولس باشندۂ الفی سس کی بی بی ایڈریانا ڈرامیا کی زبانی یہ سنکر کہ اسکے شوہر نے کہا ہے کہ میری کوئی بی بی نہین ہے بہت خفا ہوئی اور یہ سمجھی کہ میرے شوہر نے کسی اور عورت سے رشتۂ الفت جوڑا ہے اور بی بی نہ کہنے سے یہ مطلب رکھا ہے کہ اس سے کہین اچھی عورت میرے ہاتھ لگی ہے کہ اب مجھے

اُسکی پروا باقی نہ رہی اور اپنے شوہر کو بُرا بھلا کہنے لگی اور اُسکی شان مین ذلت اور بدگمانی کے نامراد اور کلمے مُنھ سے نکالنے لگی۔ اور اُسکی بہن لوسی تاکہ اُسکے ساتھ ہی رہتی تھی دیر تک اِس بے وجہ بدگمانی کو اُسکے دل سے نکالنے کے لیے بہت کچھ سمجھاتی رہی مگر کچھ بھی اثر پذیر نہوا۔

Luciana

اِین ٹی فولس باشندۂ سارے کس سرائے کی طرف روانہ ہُوا جہان پہونچکر اُسنے دیکھا کہ ڈرامیار و سپون کو بحفاظت تمام اپنے پاس لیے ہوے بیٹھا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ اُسکے قریب چلکر اُس بیباکانہ مسخراپن اور خوش طبعی پر اُسے ڈانٹے کہ اتنے مین اُسکے بھائی کی بی بی ایڈریانا سامنے سے آئی اور اُسے اپنا شوہر سمجھ کر پہلے تو اُسکے اظہار صحبت پر خوب اُسکے لتے پرزے لیے اور کیونکر وہ اجنبی نہ بنتا جبکہ اُسکے پہلے کبھی اُسنے اُس غضبناک عورت کو نہ دیکھا تھا۔ اور کہا اُس الفت کو یاد کرو جو قبل از نکاح تمکو میرے ساتھ تھی اور اب اپنی اِس بے اعتنائی کو دیکھو کہ بجاے میرے تمنے کسی اور عورت سے محبت و الفت کا سلسلہ قائم کرلیا ہے تمنے تو مجھ سے محبت کم کرلی ہے مگر مجھ سے کب یہ ممکن ہے کہ تمکو اپنے دل سے بھلا دون۔ اِین ٹی فولس نے حیرت زدہ ہوکر کہا کیا ثبوت اِس بات کا تمھارے پاس ہے کہ مین تمھارا شوہر ہون۔ یہ بہتیرا کہا کیا کہ مین تیرا شوہر نہین ہون مجھے تو یہان آئے ہوے صرف دو ہی گھنٹے کا عرصہ ہوا ہے کچھ زیادہ بھی نہین۔ مگر اُس عورت نے ایک نہ سُنی اور اُسے اپنے گھر لیجانے پر اصرار کرتی رہی آخرش بہ مجبوری وہ اُسکے ساتھ ہُوا اور اپنے بھائی کے گھر پہونچکر اندر ریانا اور اُسکی بہن کے ساتھ کھانا تناول کیا جسمین سے ایک اُسے میان اور دوسری بھائی کہکر پکارتی تھی اِین ٹی فولس یہ سب واقعے دیکھکر متحیر ہُوا دل مین سوچنے لگا کہ مجھ سے اور اِس عورت سے خواب مین تو نکاح نہین ہُوا ہے یا ایسا تو نہین ہے کہ عالم رویا مین یہ سب کیفیت مین دیکھ رہا ہون۔ اور ڈرامیا نے کہ سرائے سے اُسکے ساتھ ہولیا تھا

باورچی خانے کی طرف رخ کیا۔ کھانا پکانے والی نے (کہ اُسکے بھائی کی بی بی تھی)
اُسے میان کہکر پکارا جسے سنکر وہ بھی اپنے آقا کی طرح سخت متحیر ہُوا۔

این ٹی فولس ساکن سائرے کس اپنے بھائی کی بی بی اور سالی کے ساتھ بیٹھا کھانا
کھا ہی رہا تھا کہ اتنے مین اُسکا بھائی یعنے اُس عورت کا اصلی شوہر مع اپنے غلام ڈراسیا
کے آن پہونچا لیکن نوکرون نے کواڑ نہ کھولے۔ کیونکہ اُنکی بی بی نے منع کر دیا تھا
کہ جبتک ہملوگ کھانا کھاتے ہین کوئی آنے نہ پائے۔ مگر جب آنھون نے مکرر سہ کر
کُنڈی کھڑکھڑائی اور کہا کہ ہملوگ این ٹی فولس اور ڈرامیا ہین کواڑ کھول دو۔ تو
وہ عورتین بہت ہنسین اور کہنے لگین کہ این ٹی فولس تو ہمارے ساتھ کھانا کھا رہا ہے
اور ڈرامیا باورچی خانے مین بیٹھا ہے باہر سے یہ کون بول رہا ہے۔ ہرچند
کہ وہ کواڑ پیٹتے رہے مگر کواڑ نہ کھولے اور آخر کار خفا ہوکر این ٹی فولس لوٹ گیا
اور اپنے دلمین بہت متعجب ہُوا کہ کون ایسا شخص ہے کہ میرے گھر مین بیٹھا کھانا
کھا رہا ہے۔

این ٹی فولس ساکن سائرے کس نے کھانا تو کھا لیا مگر اُس عورت کے بار بار
میان کہنے سے بہت پریشان ہُوا اور یہ سُنکر کہ کھانا پکانے والی ماما نے ڈرامیا
کو اپنا خاوند بنایا ہے اور بھی منتشر ہُوا اور اِس فکر مین ہُوا کہ کوئی موقع ہاتھ لگے تو
یہان سے چل دینا چاہیے۔ ہرچند کہ اُس عورت کی بہن کا مزاج اُسے بہت پسند آیا
اور اُس سے ملکر یہ بہت خوش ہُوا مگر اُس عورت کی وہمی اور شکی طبیعت سے ایسا
کارہ ہُوا کہ وہان ٹھہرنے کو اُسکا دل نہ چاہا۔ اور اُدھر ڈرامیا بھی اپنی نئی بی بی سے
ملکر (کہ باورچی خانے مین مُلاقات ہوئی تھی) کچھ ایسا خوش نہوا۔ چنانچہ وہ دونون اپنی
نئی بیبیون کے پاس سے چلدیے اور جلدی جلدی قدم بڑھا کر تھوڑی دیر مین اُس
مکان سے ایک فاصلہ معتدبہ پر نکل گئے۔

اینٹی فولس ساکن سارے کس تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ایک زرگر نے اُسے اینٹی فولس ساکن ایفی سس سمجھ کر (جیسا کہ اُس عورت نے سمجھا تھا) آواز دی اور کہا کہ اپنی زنجیر طلائی لیتے جاؤ۔ اینٹی فولس نے اُس زنجیر کے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ میری نہین ہے۔ جسکے جواب مین اُس زرگر نے کہا کہ تمھارے ہی حکم سے تو مین نے بنائی ہے اور اب تم کہتے ہو کہ میری نہین ہے۔ غرضکہ اینٹی فولس بہتیرا ہی نہین نہین کرتا رہا مگر اُس زرگر نے ایک نہ سُنی اور زنجیر اُسکے ہاتھ مین دیکر چلا گیا۔ اینٹی فولس نے اب اپنے آدمی ڈرومیو سے کہا کہ ایسے شہر مین جہان ایسے ایسے حیرت انگیز معاملے وقوع پذیر ہوتے ہین ٹھہرنا قرین مصلحت نہین نظر آتا۔ شاید ہمارے لوگون پر کسی نے سحر کر دیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسباب لیچل کر جہاز پر لادو کہ آج ہی اس شہر سے باہر ہو جائین۔

زرگر (جسنے ابھی اینٹی فولس ساکن سارے کس کو اینٹی فولس ساکن ایفی سس سمجھکر زنجیر طلائی دی تھی) اپنی زنجیر طلائی دینے کے تھوڑی ہی دیر بعد بعلت دین واجب الادا گرفتار کیا گیا۔ اتفاقاً اُسوقت اینٹی فولس ساکن ایفی سس (جسے اپنی دانست مین اُس زرگر نے زنجیر طلائی دی تھی) جہان وہ زرگر گرفتار کیا جاتا تھا آن پڑا اور زرگر نے اُسے دیکھ کر زنجیر طلائی کی قیمت اُس سے طلب کی اور کہا تم جو زنجیر ابھی مجھ سے خرید کر لیگئے ہو جتنی اُسکی قیمت ہے اُتنے ہی دین کے لیے مین پابہ زنجیر ہون اگر اُسکی قیمت لادو تو مین ابھی چھوٹا جاتا ہون۔ اینٹی فولس نے زنجیر کے پانے سے انکار کیا اور زرگر نے کہا چند منٹ گذرے ہونگے کہ مین نے تمکو اپنے ہاتھ سے زنجیر دی ہے۔ غرضکہ اُن دونون مین یہ بات بڑھی اور ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ مین حق پر ہون۔ کیونکہ اینٹی فولس صرحی جانتا تھا کہ زرگر نے مجھے زنجیر نہین دی اور چونکہ اُن دونون بھائیون کی صورتون مین سر مو فرق نہ تھا اسلیے زرگر کو پورا

یقین تھا کہ مین نے ابھی اسکے ہاتھ مین دی ہے۔ نوبت بانیجا رسید کہ زرگر کو عہدہ دار سرکاری بعلت قرضہ گرفتار کرکے قید خانے مین لے گیا اور اسی عہدہ دار سے جو اُسے گرفتار کرنے آیا تھا (اس روپیے کی علت مین جو بابت زرثمن زنجیر طلائی این ٹی فولس کے ذمے واجب الادا تھا) این ٹی فولس ساکن ایفی سس کو گرفتار کراکر وہ زرگر اپنے ساتھ ہی محبس مین لیتا گیا۔ غرضکہ اس جھگڑے کا خاتمہ یون ہوا کہ وہ دونون محبس مین قید کیے گئے۔

این ٹی فولس قید مین جارہا تھا کہ راستے مین اُس سے ڈرامیا ساکن سائرکس یعنی اُسکے بھائی کے غلام سے ملاقات ہوئی اور جسے دیکھکر اُسنے اپنا ہی آدمی سمجھا اور اُسے حکم دیا کہ انڈریانا (یعنی میری بی بی) سے کچھ روپیے کہ جسکے لیے مین قید ہوا مانگ لا۔ اُسنے یہ سُنکر تعجب کیا کہ میرا آقا مجھے اسی عجائب خانے مین بھیجتا ہے جہان جانے کی جرأت مجھے نہین پڑتی اور جہان سے ہلوگ کس عجلت سے ایک بار بھاگ چکے ہین۔ ہرچند کہ وہ جہاز پر سے یہ خبر لایا تھا کہ جہاز غنقریب کھلنے والا ہے مگر وہ موقع ہی ایسا تھا کہ جہاز کی خبر کہنے کی بھی اُسے مہلت نہ ملی اور یہ سمجھکر کہ میرا آقا فی الواقع اُس عورت کے پاس بھیجتا ہے کیونکہ تمسخر کا یہ کوئی مقام نہین ہے۔ بعجلت اُس مکان کی طرف روانہ ہوا۔ اور آپ ہی آپ بکتا چلا۔ کہ پھر مجھے ایڈریانا کے مکان پر آنا پڑا جہان ڈاسی پل مجھے اپنا خاوند کہیگی مگر کیا کیجیے حکم حاکم مرگ مفاجات نوکردن کو اپنے آقاؤن کی تعمیل حکم ضروریات سے ہے۔

ایڈریانا نے اُسے روپیے دیے اور وہ لیے ہوے واپس آتا تھا کہ راستہ مین این ٹی فولس ساکن سائرکس سے ملاقات ہوئی جو گھبرایا ہوا ہر طرف بحیرت نگران اِدھر اُدھر پھر رہا تھا۔ کیونکہ اُسکا بھائی تو ایک بڑا مشہور آدمی تھا اور ہر خرد و کلان اُسے جانتے تھے اور یہ بالکل اپنے بھائی کے مشابہ تھا۔ اسلیے ہر ایک

شخص جو راستہ مین اس سے ملتا بڑے ہی تپاک سے سلام کرتا گویا اُسکا پورا شناسا ہی
کوئی کہتا کہ آپ نے جو مجھے روپیے قرض دیے تھے لیتے جایئے۔ کوئی پکارتا حضرت
بات سنتے جایئے۔ کوئی صاحب اُسکی عنایتون کا شکریہ ادا کرتے اور کہتے جناب
فلان روز آپ نے نہایت ہی آڑے وقت میرا ساتھ دیا تھا۔ ایک درزی نے کہا کہ حسب
فرمایش آپکے مین نے ریشم خرید لیا ہے لیتے جایئے اور مین نے جو آپ کے کپڑے
سی دیے تھے ابتک اُسکی اُجرت نہین پائی اُسوقت مجھے روپیون کی اشد ضرورت ہے
میری مزدوری چکاتے جایئے۔ غرضکہ جو دیکھتا دھوکا کھاتا اور اُسے این ٹی فولس ساکن
الفی حسس سمجھتا۔

این ٹی فولس کو شک گذرا کہ یہ جادوگرون یا ڈاکوؤن کا شہر تو نہین ہو اور اُسکے نوکر
ڈرامیا نے یہ پوچھ کر کہ آپ نے قید خانے سے کیونکر رہائی پائی اور اشرفی کی تھیلی دیکر اور
یہ کہکر کہ ایڈریانا نے اس زرگر کا قرضہ ادا کرنے کو دیا ہے جسکے لیے آپ گرفتار تھے
اُسکے شک کو حق الیقین کے مرتبے تک پہونچا دیا۔ اور گرفتاری اور رقیہ۔ اور ایڈریانا
کے پاس سے روپیے لانے کی کیفیت سُنکر اُسنے سمجھا کہ کسی نے ڈرامیا پر سحر کر دیا ہے
اور اپنے دلمین خیال کرنے لگا کہ مین ناحق یہان بھٹکتا پھرتا ہون۔ غرضکہ اُن خیالات
متوحشہ سے وہ بہت ہی پریشان ہوا اور آزردہ دل ہوکر بولا کہ ممانظ حقیقی سے مجھے
اس مقام متوحش سے جلد باہر نکالے۔

اب ایک اور حیرت افزا واقعہ وقوع پذیر ہوا وہ یہ کہ ایک عورت نے آسے
این ٹی فولس کہکر پکارا اور کہا کہ آج کھانا کھاتے وقت جو زنجیر دینے کو تمنے کہا تھا
اگر لائے ہو تو دیتے جاؤ۔ یہ سُنکر این ٹی فولس کو طاقت ضبط باقی نہ رہی اور جھنجھلا کر کہا
کہ ڈائن مین نے کب تیرے ساتھ کھانا کھایا ہے اور کب تجھ سے زنجیر دینے کو کہا ہے مین نے
تو اُس سے پہلے تیری صورت بھی کبھی نہین دیکھی تھی۔ وہ عورت بولی کہ آج ہی کی

تو بات ہے کہ تم نے یہین میرے ساتھ کھانا کھایا ہو اور کھاتے وقت تمنے کہا کہ ایک زنجیر طلائی مین تمھارے واسطے لاونگا۔ مگر وہ یہی کہے گیا کہ مین نہین جانتا تو کون ہے۔ اُس عورت نے کہا مین نے تو تمھین ایسا بیش قیمتی چھلا دیدالا اور تمسے ایک سُتری سی زنجیر نہین دیجاتی خیر اگر زنجیر نہین دیتے تو میرا چھلا ہی واپس کردو۔ اُس عورت کی یہ باتین سُنکر تو این ٹی فولس کے ہوش بجا نہ رہے۔ اور اُسے جادوگرنی اور ساحرہ بنایا اور یہ کہتا ہوا کہ دو نہ مین تجکو جانتا نہ تیرے چھلے کو، وہان سے اپنی جان چھوڑا کر بھاگا۔ این ٹی فولس کی باتین سُنکر اور اُسکے انداز متوحش دیکھکر اُس عورت کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ مین نے اُسے کھانا کھلایا ہو اور ایک چھلا دیا ہو جسکے بدلے مین اُسنے وعدہ کیا تھا کہ مین ایک زنجیر طلائی تمھین لادونگا۔ مگر اس تمام پر اُس عورت نے وہی غلطی کی جو اور عورتون نے بھی کی تھی اور اُسکو افسی مس کا این ٹی فولس سمجھا جسنے واقعی وہ سب باتین کی تھین جسکے ارتکاب کی نسبت وہ یہ غلطی این ٹی فولس کی طرف کرتی تھی۔

جب ایڈریانا نے اپنے شوہر این ٹی فولس کو گھر مین نہین آنے دیا یہ خیال کرکے کہ وہ تو میرے ہی ساتھ کھا رہا ہے باہر سے کوئی دوسرا شخص اپنے کو اُسی نام کا پکارتا ہے، تو اُسکو بہت ناگوار گذرا اور سمجھا کہ یہ بھی اُس عورت کے وہم و شک کا نتیجہ ہے کہ مین گھر مین جانے سے باز رکھا جاتا ہون اور پھر یاد کیا کہ اکثر میری بی بی مجھپر الزام لگایا کرتی تھی کہ تو دوسری عورتون سے بھی ربط و ضبط رکھتا ہے کیا عجب کہ آج اپنے خیال فاسد مین میرے جرم کی سزا ہی تجویز کی ہو کہ مین آج گھر مین نجانے پاؤن یہ سب باتین سوچ کر ایک عورت کے گھر کھانا کھانے کو چلا آیا جسنے بڑے خلق سے اُسکی تواضع و تکریم کی۔ اُس عورت کی اس انسانیت سے این ٹی فولس بہت خوش ہوا اور ایک زنجیر طلائی جسے اُسنے اپنی بی بی کیواسطے بنوائی تھی اُسے دینے کا

وعدہ کیا۔ یہ وہی زنجیر تھی جسے اُس زرگر نے اُسکے بھائی سائرے کس کے اینٹی فوس کو دے ڈالی تھی۔ اُس عورت نے سونے کی زنجیر پانے کی جو خبر سُنی تو بہت خوش ہوئی اور حالت شوق مین اپنا چھلا اُتار کر اینٹی فوس کو دیدیا۔ اور اُسی چھلے کا مطالبہ اُس عورت نے اُسکے بھائی سے کیا تھا جسے سُنکر وہ متعجب ہوا اور کہا مین یہ نہین جانتا کہ تو کون ہے اور تیرا چھلا کیسا ہے۔ اور کیا مین آج ہی اِس شہر مین آیا ہون مجھ سے تجھ سے واسطہ۔ اُسکی باتون سے اُسے ایسی حیرت ہوئی کہ جس سے اُسکو پورا یقین ہو گیا کہ اینٹی فوس کے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا ہے اور فوراً ایڈریانا کے گھر کی طرف روانہ ہوئی کہ چلکر اُسکی بی بی کو مطلع کرے کہ اُسکا شوہر پاگل ہو گیا ہے۔ وہ عورت ایڈریانا سے اُسکے شوہر کی کیفیت بیان ہی کر رہی تھی کہ اُسکا شوہر بھی داروغہ محبس کو ساتھ لیے اپنے گھر پر آیا تاکہ اپنے گھر پر چلکر داروغہ محبس کو زر تمن زنجیر کا دیکر قید سے چھٹکارا پائے کیونکہ ڈرامیا کے ہاتھ جو تھیلی اشرفی کی ایڈریانا نے بھیجی تھی وہ تو اُسکے شوہر کے بھائی کے ہاتھ لگی۔

اینٹی فوس نے آکر شکایت کی کہ کھانے کے وقت ہم آئے مگر تُو نے کواڑ نہ کھولے اور ہم واپس چلے گئے۔ یہ بات سُنکر ایڈریانا کو اُس عورت کی باتون پر پورا یقین ہو گیا اور سمجھی کہ فی الواقع یہ پاگل ہو گیا ہے اور پھر کھانا کھانے کے وقت کی باتون کو یاد کرکے (کہ مین تیرا شوہر نہین ہون اور آج ہی مین اِس شہر مین آیا ہون پہلے کبھی اینٹی فوس کی صورت بھی مین نے نہ دیکھی تھی) اُسکو یقین کامل ہو گیا کہ بیشک اُسکے دماغ مین خلل ہو گیا ہے۔ روپیے دیکر داروغہ محبس سے تو اُسے چھوڑا لیا مگر اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ اُسکے ہاتھ پاؤن رسّی سے باندھکر کسی اندھیرے مکان مین بند کردو اور جاکر کوئی طبیب بُلا لاؤ کہ وہ آکر اُسکے دماغ کا علاج کرے۔ غرضکہ جتنی باتین اُسکے بھائی نے کی تھین سب کا الزام اِسی پر لگایا گیا۔ اور اُس اتہام بیجا پر یہ نہایت ہی غضب و غصہ مین چلاتا اور شور مچاتا تھا۔ اور زیادہ غصہ اُسکو اِس بات پر آتا تھا

کہ وہ اچھا بھلا اور لوگ اُسے مجنون و پاگل کہتے تھے اور وڈرامیا بھی کہ اپنے آقا کے سخن کی تائید کرتا تھا مجنون و پاگل سمجھا گیا۔ اور وہ دونون آقا و غلام دست و پا بستہ ایک مکان مین جو کسی قدر فاصلے پر تھا نبد کرنے کے لیے روانہ کیے گئے۔

اُنکے قید مین بھیجنے کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک نوکر یہ خبر لایا کہ این ٹی فولس اور وڈرامیا دونون قید سے بھاگ گئے اور ایک دوسرے راستے پر بازار مین تمام گھوم رہے ہین یہ سنتے ہی ایڈریانا اُنکے پکڑ نے کے لیے چلی اور اپنے ساتھ دو چار آدمی اور لیتی گئی کہ اُنکے پکڑ کر گھر لانے مین آسانی ہو۔ اور پیچھے لگی اُسکی بہن بھی چلی۔ پڑوس مین ایک خانقاہ تھی وہان پہونچکر وہ کیا دیکھتی ہے کہ این ٹی فولس اور وڈرامیا دونون اُسی خانقاہ کے دروازے پر ٹہل رہے ہین۔ یہان بھی اُس عورت کی آنکھ نے بہ سبب اُن بھائیون کے تشابہ کے دھوکا کھایا کہ اپنے شوہر کے بھائی اور بھائی کے غلام کو اپنا شوہر اور اپنے شوہر کا غلام تصور کیا۔

این ٹی فولس ساکن سائرے کس اُن مصیبتون کو جو اس تشابہ نے اُسپر عائد کر رکھی تھین ابھی تک بھولا نہ تھا اور اُسی کے غوط مین تھا۔ کہ زرگر نے وہ زنجیر جو صبح اُسے دی تھی اُسکے گلے مین دیکھکر اُسے ملامت کرنے لگا (یہ ملامت دام پانے کے لیے تھی کیونکہ معرفت داروغہ محبس وہ زرشن پا چکا تھا۔ بلکہ جھوٹ بولنے پر تھی کہ وہ کہتا تھا کہ مین نے زنجیر نہین لی) اور کہنے لگا کہ زنجیر تو آپ کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اور اُسوقت آپ کہتے تھے کہ مین نے زنجیر لی ہی نہین قیمت کس چیز کی تمکو دون،، ۔ این ٹی فولس نے اپنے دلمین کہا کہ زنجیر تو مین نے بیشک لی کیونکہ آج صبح کو جب مین اُدھر سے جاتا تھا تو اُسنے زبردستی میرے گلے لگائی لیکن اُسکے بعد تو پھر مجھ سے اُس سے ملاقات ہی نہین ہوئی انکار کرنے اور قیمت نہ دینے کا مضمون یہ کیسا سُنتا ہے۔

اب آئندہ یہ ہوا این ٹی فولس کے پاس آئی اور اُسے اپنا پاگل شوہر سمجھکر جو اُسکی

قید سے بھاگا تھا آواز دی - اُن لوگون نے جنمین وہ اپنے ساتھ لیگئی تھی اینی ٹی نولس اور ڈراسیا کے گرفتار کرنے کو ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ دونون خانقاہ مین گھس گئے اور خانقاہ کی بڑھیا سے التجا کہا کہ بڑھیا ہمین اپنے مکان مین چھپنے دے -

شور و غل سنکر بڑھیا اپنے آپ خانقاہ کے باہر نکل آئی تا دریافت کرے کہ سبب اس ہنگامے کا کیا ہے - بڑھیا نہایت سنجیدہ و بزرگ عورت تھی اور جھگڑہ قضیہ چکانے کے لیے عقل سلیم رکھتی تھی چنانچہ اُسنے ایسا نہ کیا کہ اُن مردون کو جو اُسکے مکان مین پناہ گزین ہوے تھے دیوانہ سمجھکر باہر نکال دیتی بلکہ بخوش اسلوبی تمام ایڈریانا سے پوچھا کہ سبب اُسکے شوہر کے دفعتہً دیوانہ ہوجانے کا کیا ہے - آیا کچھ اُسکا اسباب سمندر مین ڈوب گیا ہے یا اُسکا کوئی عزیز مرگیا ہے جسکی موت نے اُسے اس حالت کو پہونچایا ہے ایڈریانا نے کہا اسمین سے تو کوئی نہین - پھر بڑھیا نے پوچھا سو اسے تیرے کسی اور عورت پر اُسکی طبیعت تو نہین آگئی ہے جسکے فراق نے اُسکی یہ حالت بنا رکھی ہے -

ایڈریانا نے کہا ہان تو مین بہت دنون سے خیال کرتی ہون کہ کسی عورت سے اُسنے تعلق پیدا کیا ہے کیونکہ اُسکو دیکھتی ہون تو بسا اوقات اُسکے گھر سے غیر حاضر پاتی ہون - اُسکی غیر حاضری مکان سے سچ پوچھو تو کسی عورت پر فریفتہ ہونے کی وجہ سے نہ تھی بلکہ ایڈریانا کے شک و بدمزاجی کی باتین اُسے گھر سے غائب رہنے پر مجبور کرتی تھین - چنانچہ ایڈریانا کے انداز طبیعت سے اُسنے مستنبط کیا کہ اُسکی بدمزاجی نے اُسے پاگل بنا رکھا ہے - اور صحت قیاس کے لیے اُس سے پوچھا کہ تم گھر سے غائب رہنے پر اُسے ملامت کرتی ہو یا نہین - ایڈریانا نے جواب دیا کیون کرتی کیون نہین - بڑھیا نے کہا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ خوب نہین - ایڈریانا نے بخوشی یہ ظاہر کرنا چاہا کہ مین بخوبی اُسکو بعنت ملامت کرتی ہون - چنانچہ اُسنے کہا کہ سوتے - کھاتے - چلتے - پھرتے اُسے نصیحت ہی کرتی رہتی ہون جس سے اُسکا دم ناک مین رہتا ہے - جب مین اُسکے پاس تنہا ہوتی تو سوا سے اُس ذکر کے اور کوئی

ذکر نہین کرتی۔ اور جب کبھی تنہا ہوتی تو اشارے ہی سے کہتی رہتی ہون۔ غرضکہ دوسری عورت سے محبت کرنے مین وہ جتنا بڑا ہے اُتنا ہی اُسکی لعنت ملامت مین مین بڑی ہون مگر نہ مانے تو کیا کیا جائے۔

اُس بدظن عورت کی ساری تقریر بڑھیا سُن گئی اور اخیر مین بولی۔ یہی تو باعث ہے تیرے شوہر کے پاگل ہو جانے کا۔ کیونکہ بدظن و شکی عورتون کی زہر آلودہ باتین کتون کے دانت کے زہر مہلک سے کہین بڑھکر ہوتی ہین۔ تمھاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ تمھاری ملامتون نے اُسکی نیند حرام کر رکھی تھی۔ کیا عجب کہ کم خوابی نے اُسکا دماغ خالی کر دیا ہو۔ تمھارے نزدیک سرزنش کیے بغیر اُسکے کھانے کا ذائقہ ہی نہین درست ہوتا تھا اور حالانکہ حالت اطمینان مین جو کھانا نہین کھایا جاتا وہ اچھیطرح ہضم نہین ہوتا اور جب اچھی طرح ہضم ہوا تو حرارت پاس ہی رکھی ہے۔ تمھارا ہی بیان ہے تمھارے جھگڑے فساد نے اُسکی مسرت کھو دی تھی اور تمھارے سبب سے وہ لوگون مین بیٹھنے اُٹھنے ہنسنے بولنے سے مجبور تھا تم ہی انصاف کرو کہ ایسی حالت مین بجز مایوسی و خفقان کے آسودہ دلی و خرمی ہو تو کیونکر ہو۔ ان سب باتون کا نتیجہ اخیر یہ نکلا کہ تمھارے ہی خیالات باطلہ و قیاسات غیر صحیح نے تمھارے شوہر کو پاگل بنا رکھا ہے۔

لِشنا نے چاہا کہ اپنی بہن کی طرف سے کچھ جواب دے اور کہا اپنے شوہر کو جو یہ چھیڑتی تھی تو اُس سے رنجش تراوش نہین کرتی تھی بلکہ وہ پیار کی باتین تھین کہ مہربان ہو کر یہ کہا کرتی تھی۔ بہن بڑھیا کی یہ عتاب کی باتین سنتی ہو اور خاموش بیٹھی ہو کچھ تم بھی بولو۔ مگر اُس بڑھیا نے اُسکے قصور کو ایسا صاف صاف ثابت کر دیا کہ ایڈا ریا تاسوائے اُسکے اور کچھ جواب نہ دے سکتی کہ تمنے تو بڑا ہی قصور ثابت کیا اور میری ہی جھڑکیون اور ملامتون کو اسکا باعث ٹھہرایا۔

ایڈریانا اپنے چال چلن پر شرمائی تو سہی مگر اپنے شوہر کے پانے کی تمنا نہ کم کی اور یہی کہے گئی کہ اُسے میرے حوالہ کردو۔ لیکن بڑھیا نے نہ تو کسی کو اندر جانے دیا اور نہ اُن بیچارون کو اُس بدظن عورت کے پاس آنے دیا۔ اور یہ قصد کیا کہ مزاج دانی و آرام رسانی سے اُسکی طبیعت کو حالت اصلی پر لائے۔ اور نوکرون کو حکم دیا کہ خانقاہ کا دروازہ بند کردیا جائے۔ تا وہ عورت اندر نہ آنے پائے۔

اُسی دن جسمین برادران توام کے ہمشکل ہونے سے یہ سب غلطیان واقع ہوئی تھین وہ بڈھا اُسے جسین اپنا یوم مہلت جسکی انتہا غروب آفتاب تک تھی گذران رہا تھا۔ اور بصورت نہ مہیا ہونے زرتاوان کے عند الغروب اُسکے قتل کا فتوی دیا جاتا۔ مقتل اُس خانقاہ کے پاس ہی تھا۔ جسوقت کہ بڑھیا نے کواڑ خانقاہ کے بند کرائے اُسی وقت اُسے جسین کو لوگ مقتل مین لائے۔ نواب نے یہ دیکھکر کہ زر تاوان اِس سے مہیا نہو سکا خود خانقاہ مین (کہ ایسے مقام پر عدالتیں لوگ اکثر رہتے ہین) آیا کہ اب سے بھی اگر کوئی اُسکے حال پر رحم کرے اور زرتاوان اُسکی طرف ادا کردے تو مین اُسے چھوڑ دون۔

ایڈریانا نے شور غل کم کیا اور نواب سے داد خواہ ہوئی اور عرض کرنے لگی اِس خانقاہ کی بڑھیا نے میرے شوہر کو جو دیوانہ ہوگیا ہی اِس خانقاہ مین چھپا رکھا ہی اور مجھے نہین دیتی۔ وہ بادشاہ سے یہ عرض کر رہی تھی کہ اُسکا اصلی شوہر اینٹی فولس ساکن ایفی سس اور اُسکا غلام ڈرامیا سامنے سے آئے۔ اور نواب کے پاس یہ فریاد لائے کہ ناحق مجھے دیوانہ اور پاگل بنا کر مجھے میری بی بی نے قید کردیا تھا بڑی بڑی مشکلون سے جان بچا کر مین آپ کے پاس بنظر انصاف گستری حاضر ہوا ہون۔ ایڈریانا کو بڑا تعجب ہوا کہ مین نے تو یہ سمجھا تھا کہ یہ دونون خانقاہ مین ہین اور یہ تو باہر سے چلے آتے ہین۔

اسے جین نے جو دیکھا تو سمجھا کہ یہ میرا وہی لڑکا ہی جو اپنی ماں اور بھائی کی تلاش مین مجھے تنہا چھوڑ کر نکلا تھا اور مطمئن ہوا کہ زرتاوان میری طرف سے یہ ابھی ادا کردیگا۔ چنانچہ اُسنے این ٹی فولس کو بہ شفقت پدری نہایت خوشی و مسرت سے باین اُمید کہ وہ اُسکو اس حالت پر خطر سے نجات دیگا آواز دی۔ مگر اسے جین کی آواز سُنکر اُسکا بیٹا متحیر ہوا اور کہا مین نہین جانتا تم کون ہو۔ کیونکہ اس این ٹی فولس نے جین تفرقہ سے (جو بسبب طوفان کے واقع ہُوا تھا اور جب یہ بالکل ہی بچہ تھا) اپنے باپ کو نہین دیکھا تھا۔ مگر بیچارہ اسے جین نے یہ سمجھا کہ بسبب فکر و مصیبت کے جسمین وہ گرفتار ہے اُسنے مجھے نہ پہچانا اور متحیر ہوکر کہا کہ تم کون ہو مین تمکو نہین جانتا یا یہ کہ اس پریشان حالی مین سے یہ اقرار کرتے ہوے کہ یہ میرا باپ ہی شرم آئی۔ بیمائدہ وہ اپنے کو چھپواتا رہا اور کہتا رہا مین تیرا باپ ہون۔ اسی حالت پریشانی مین خانقاہ کی بڑھیا اور دوسرا این ٹی فولس و دوسرا وڈرامیا بھی خانقاہ سے باہر نکلے اور ایڈریانا نے دیکھا کہ دو شوہر اور دو وڈرامیا سامنے کھڑے ہین۔

اب وہ غلطیان جسنے سب کو پریشان کر رکھا تھا آشکارا اور ہویدا ہوگئین جب نواب نے دو این ٹی فولس اور دو وڈرامیا کو ایک سی صورت کا دیکھا تو اس راز کی پوری کیفیت دفعتہً اُسکے خیال مین آگئی۔ اور صبح کی کہانی جو اسے جین کی زبانی سنی تھی یاد آگئی اور کہا یقینا یہ دونون اسے جین کے لڑکے ہین اور وہ دونون اسکے غلام ہین جو توام تولد ہوے تھے۔

اب اسے جین رونادیدہ شادی کا حال پر اختلال اسطرح ختم ہُوا۔ اور وہ قصہ جو صبح کو کہا گیا تھا اور جو مصائب سفری و خوف قتل سے بھرا ہُوا تھا قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو اُسکا انجام بخیر ہوا اور اُس بڑھیا نے بھی اپنے کو بتا دیا کہ مین اسے جین کی زن گم گشتہ اور دونون این ٹی فولس کی

مادرجان نثار ہون۔

جب ماہی گیرون نے این ٹی فولس کلان اور ڈرامیا کو اُس عورت سے چھین لیا تھا تو وہ عورتون کی خانقاہ مین کسی طرح پہونچگئی جہان بسبب اپنی عقل و دین داری کے معزز خیال کی جانے لگی اور رفتہ رفتہ اُس خانقاہ کی رہنے والی عورتون مین سردار بن بیٹھی اور جہان نادانستگی مین ایک ایسے اجنبی شخص کی مہمانداری کی جو درحقیقت اُسی کا لڑکا تھا والدین اور آنکے لڑکون مین ایسی مبارک و سلامت کی تھہرتی اور انھون نے ایسی خوشیان کین کہ تھوڑی دیر تک یہ بھی بھول گئے کہ اے جین کے یہ مرنے کا وقت ہے۔ لیکن جب وہ لوگ ملنے ملانے سے فارغ ہوے تو انکو اے جین کے قتل کی یاد آئی اور این ٹی فولس ساکن الفی سس نے نواب کے سامنے اپنے باپ کی طرف سے زرتاوان لا رکھا۔ مگر نواب نے اُسے بلا کچھ لیے ہوے چھوڑ دیا اور کہا مین تم سے روپیہ نہین لے سکتا۔ اور نواب خانقاہ کی بڑھیا اور اُسکے نو یافتہ شوہر اور لڑکون سمیت خانقاہ مین گیا تا انکی زبانی آنکے حالات جس کا انجام آنکے بخت برگشتہ کے خلاف ظہور پذیر ہوا تھا سنے۔ دونون ڈرامیا کی غریق موج کی خوشی ناقابل فروگذاشت ہے کہ کیسی ہنسی خوشی سے امین صاحب سلامت ہوئی اور دونون اپنے بھائیون کو دیکھ کتنا مسرور ہوے۔

ایڈریانا کو اپنی ساس کی صحبت سے یہ فائدہ ہوا کہ اُسکے شک و وہم مین تخفیف ہوئی اور اُسکے شوہر نے اُسکی بدگمانیون سے نجات پائی۔

این ٹی فولس ساکن سارے کس نے ایڈریانا کی بہن لشیا سے اپنی شادی کرلی اور اے جین مع اپنی بی بی اور لڑکون کے مدت تک وہین رہا۔ ایسا نہ تھا کہ ان پریشانیون کے رفع ہوجانے کے بعد آیندہ کے لیے اُن غلطیون کے وقوع کا بالکل انقطاع ہوجاتا۔ بلکہ زمانہ مافات کے یاد کرانے کے لیے کبھی کبھی پھر بھی خوش طبع بھول چوک

واقع ہوجایا کرتی اور این ٹی فونس اور ڈرامیا کے بھائیون مین بسبب عدم امتیاز صورت وشکل دیکھنے والون کو دھوکا ہوجایا کرتا جسے سنکر وہ بہت ہنستے اور اُس نقل غلط فہمی پر باہم خوش طبعی و مسخراپن کرتے

خاتمہ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا ساتوان قصہ جو مجموعہ کے ساتھ پہلے اس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مین زیور طبع سے آراستہ ہوا نتخاب شائع مطبع موصوف واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۹۰ء مین باہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوانداس صاحب سے بصحت تمام طبع ہوکر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا۔

خون خانی کو دمکا فضل خلاق مین ن
یہ انگریزی مجانب سلیس فرام سکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا آٹھوان
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز لیکا خزانہ ہے موسوم بہ

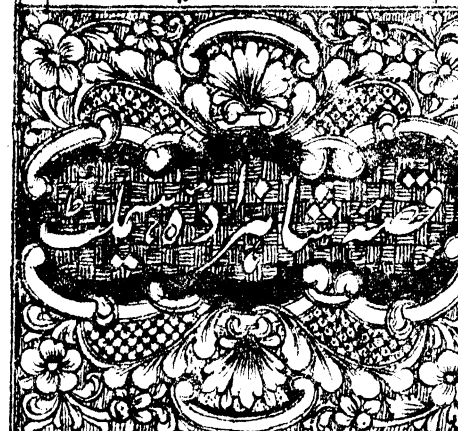

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے کوئی وکیل منصفی بہادر
ضلع گورکھپور نے بایار مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور واقع کانپور مین حسن بیاضی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرٹرلیو ڈوکہ ڈنمارک اپنے شوہر ہملیٹ شاہ ڈنمارک کے مرجانے سے بیوہ ہوگئی اور اپنے بیوہ ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد اپنے شوہر کے بھائی کلاڈیس سے دوسرا نکاح کرلیا کلاڈیس بڑا ہی بدتمیز و بے رحم تھا اور سارنی خلقت اُسے بُرا کہتی تھی ۔ اور شاہ سابق کے اخلاق ظاہری و عادات بالمنی سے اُسے کوئی نسبت نہ تھی ۔ اسکی بدمزاجی و خبث بالمنی نے سب کی نظرون مین اُسے ذلیل و خوار بنا رکھا تھا ۔ ہملیٹ کا دفعتہً مرجانا اور دو مہینے کے اندر ہی اُسکی بی بی کا کلاڈیس کے ساتھ نکاح ہوجانا لوگون کو شک و بدگمانی کا باعث ہوا ۔ چنانچہ لوگ یہی سمجھے کہ کلاڈیس اپنے بھائی کے مرنے کا باعث ہوا ہے تا اُسکی زوجہ سے نکاح کرکے اور اُسکے ولیعہد شاہزادہ ہملیٹ وارث تاج و تخت کو محروم کرکے خود سلطنت ڈنمارک پر قبضہ و تسلط کرے ۔

لیکن بیگم کے اس فعل خلاف مصلحت کا اثر جیسا شاہزادے کے دل پر ہوا کسی اور پر نہوا ۔ یہ شاہزادہ اپنے باپ سے بہت ہی الفت رکھتا تھا چنانچہ بعد اُسکی وفات کے

اُسکی بُت پرستی کو ذریعۂ تسکین جانتا تھا۔ چونکہ یہ نہایت صائب الرائے و بدرجۂ غایت سائستہ تھا اِسلیے اپنی ماں کی اُس حرکت زبون کو دلمین گرہ باندھا۔ باپ کے غم نے اور ماں کی شادی کر لینے کی شرم نے اُسے ایسا سخت صدمہ پہونچایا کہ فرحت و انبساط سے ایک بخت اُسکا دل پھر گیا۔ کتب بینی سے کہ اُسے کمال رغبت تھی اب کلیۃً نفرت ہوگئی۔ سیر و تماشے مین کہ عالم شباب کے لیے ضروریات سے ہی تھوڑے دنون تک بھی وہ نوجوان شاہزادہ مشغول نہ رہ سکا۔ غرضکہ شادی و خرمی اُسکے پاس نہ آتی اور دُنیا اُسکی نظرون مین ایسی معلوم ہوتی گویا کسی نے چمن مین سے اچھے اچھے پھول توڑ لیے ہون اور درختان خود رو چھوڑ دیے ہون۔ ایسا نہ تھا کہ از روے تخت نشینی و حقداری وراثت نے اُسے ایسا سخت صدمہ پہونچایا ہو (گو اُس نوجوان و بلند حوصلہ شاہزادے کے دلمین اُسکا بھی زخم رہا ہوا اور محرومی سلطنت کو وہ باعث اہانت سمجھتا ہو) بلکہ اندر ہی اندر چھیدنے والا اور اُسکی روح روان کا گھلا نیوالا یہ امر تھا کہ اُسکی ماں نے اُسکے باپ کی یاد کو دل سے ایسا جلد بھلا دیا گویا کچھ واسطہ ہی نہ تھا۔ اور باپ بھی کیسا کہ جس نے اپنی بی بی کے عشق و محبت مین جیتے جی کبھی فرق نہ آنے دیا اور جسکے سامنے وہ بیگم بھی ہمیشہ اُسکی محبت کا اظہار کیا کرتی تھی اور تابع فرمان رہتی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بجز بادشاہ کے اور کسی سے اُسکو اُلفت ہی نہین ہے۔ اور اب دو ہی مہینے مین اور شاہزادہ ہیملٹ کے نزدیک تو دو مہینے سے بھی کم مین اُسکے چچا اپنے شوہر مردہ کے بھائی سے اُس عورت نے نکاح کر لیا۔ ہرچند کہ فی نفسہ ایسے قریبی رشتہ دار سے بیاہ کرنا نامناسب و غیر مشروع تھا اُسپر سے یہ ناشائستہ عجلت اور اُس مرد کی بیرحم طبیعت جسے اُسنے اپنے تخت سلطنت و بستر خواب کا شریک بنایا تھا اور بھی باعث خرابی ہوئی۔ اُس نوجوان و ذی رُتبہ شاہزادہ کے دل پر جتنا رنج و الم اِس واقعہ سے ہوا اگر ایسی ایسی دس سلطنتین اُسکے قبضہ سے نکل جاتین تو اتنا صدمہ نہوتا۔

اُسکی ماں گرٹریوڈ اور بادشاہ جدید نے اُسکے بہلانے کے لیے بہتیری تدبیرین کین

مگر ایک بھی کارگر نہوئی اور ماتمی لباس جو اُسنے ایک دن پہنا تو اتنک اُسے اُتارنا نصیب نہوا اور نہ وہ اپنی ماں کی شادی کے دن مبارکبادی کے لیے آیا۔ اور نہ اُس نامبارک دن مین (جیسا کہ وہ سمجھتا تھا) وہ محفل عیش و نشاط مین شریک ہوا۔

اسکا زیادہ دل تو اس سے کڑھتا تھا کہ باعث موت اچھی طرح کھلتا نہ تھا۔ کلاڈیس کا یہ بیان تھا کہ سانپ کے کاٹنے سے اُسکا باپ ہلاک ہوا مگر اُسکو یقین نہ آتا اور کہتا میرے باپ کے لیے کلاڈیس سانپ بنگیا۔ اور صاف صاف کہتا کہ کلاڈیس نے تاج و تخت کے لیے میرے باپ کو ہلاک کیا ہے۔ اور وہ سانپ جسنے میرے باپ کو کاٹ کھایا ہے جسکا جی چاہے جاکر دیکھ لے کہ اسوقت اُسکے تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا ہے۔

جو کچھ اُسکے دلمین تخیلات تھے اور اپنی ماں کی نسبت وہ جو کچھ سمجھتا تھا کہ میرے باپ کی ہلاکت مین یہ راز دان ضرور تھی عام ہے اس سے کہ اُسکی حکمت اور رضامندی سے ہلاکت وقوع پذیر ہوئی یا نہوئی ہو ایسے شبہے تھے جس سے اُسکی روح پر صدمہ تھا اور بڑا ہی بیچین تھا۔

ہیملٹ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک صورت بالکل اُسکے باپ شاہ متوفی کے مشابہ دو تین رات سے علی التواتر محل شاہی کے نیچے آدھی رات کے وقت سپاہیون کو دکھلائی دیتی ہے۔ سر سے پیر تک وہی ہتھیار لگائے جو شاہ متوفی لگاتا تھا۔ اور دیکھنے والون نے جسمین سے ایک ہیملٹ کا دوست ہوراٹیو بھی تھا اپنے منظر کی صورت و وقت ظہور کی بابت اپنا اتفاق ظاہر کیا۔ کہ وہ صورت ٹھیک بارہ بجے رات کو دکھائی دیتی ہے۔ رنگت زرد ہوتی ہے۔ اُسکے چہرے سے بہ نسبت غصہ کے رنج زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔ داڑھی ہیبت ناک اور رنگ مین سبل سلور ڈسی جیسی زیست مین دیکھی گئی تھی۔ اور ہماری باتون کا کچھ جواب نہین دیتا۔ ایک روز اپنا سر اُٹھا کر کچھ کہا چاہتا تھا مگر مرغ سحر کی آواز سُنی کچھ نہ بولا اور جلدی سے نظر فریب غایب ہوگیا۔ اُنکی باتون پر شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اور خیال کیا کہ بیشک وہ میرے باپ کی روح تھی۔ اور یہ ارادہ کیا کہ ایک روز خود اُن سپاہیون کے ساتھ جاکر یہ کیفیت دیکھے

اور یہ تصور کیا کہ اسطرح ظاہر ہونا بلا کسی وجہ کے نہین ہے۔ ضرور ہو کہ کوئی بات کہنے کو اسکا جی چاہتا ہو۔ اور گو وہ آنسے کچھ نہ بولا۔ مگر مین جاؤنگا تو مجھ سے ضرور کچھ کہیگا۔ یہ سوچ سمجھکر وہ اُس انتظار مین بیٹھا کہ رات ہو تو چلکر اُسکا مُشاہدہ کرے۔

جب رات ہوئی شاہزادہ ہملیٹ ہوریشیا اور ایک شخص مرسلس نامے کو اپنی محافظت کے لیے ساتھ لے اُس فصیل پہ پہونچا جہان کئی بار وہ صورت دکھلائی دی تھی جاڑے کی رات تھی اور خلاف دستور اُس رات ایسی سرد و تیز ہوا چلتی تھی جیسے کوئی شے بدن مین چبھ رہی ہو۔ ہملیٹ اور ہوریشیا اور وہ تیسرا ساتھی تینون باہم کچھ سردی کی شکایت اور جاڑے کے تذکرے کر رہے تھے کہ ہوریشیا بولا دیکھا وہ سایہ کی طرح کچھ آرہا ہے اور یہ سُنکر سب خاموش ہو بیٹھے۔

اپنے باپ کی روح دیکھکر پہلے تو شاہزادہ متحیر و خوف زدہ ہوا۔ اور ملائک آسمانی سے استمداد چاہی کیونکہ اُسے کیا علم تھا کہ وہ پاک روح ہے یا ناپاک۔ اچھائی کے لیے آئی ہے یا بُرائی کے لیے۔ لیکن رفتہ رفتہ اُسکی جرأت بڑھنے لگی اُسکے باپ نے (کہ وہ روح اُسکے باپ کی شکل مین اُسکے پاس آئی تھی) ایسی توجہ و مہربانی سے اُسکی طرف دیکھا گویا کچھ کہا چاہتا ہے۔ اور ویسا ہی بیٹھ آیا۔ جیسا حالت زیست مین۔ یہ دیکھکر شاہزادے سے سکوت نہو سکا اور کہا بابا ہملیٹ شاہ پہلے یہ تو بتلایئے کس وجہ سے آپ نے اپنی قبر کو جہان ہم لوگون نے آپ کو دفن کیا تھا چھوڑ دیا اور کیون سطح ارض پہ چاندنی کے کھیت مین آپ سیر کر رہے ہین۔ اگر ممکن ہو تو اسکا بھی جواب دیجیے کہ بعد مرنے کے آپ مین قوت رفتار پھر کیونکر حاصل ہوئی تاہم لوگون کا انتشار رفع ہو اور طمانیت حاصل ہو۔ اور آپ کی روح کے آرام رسانی کا کوئی ذریعہ اگر ہم لوگون کے ہاتھ مین ہو تو آپ فرمائیے کہ ہم لوگ ذریغ نکرینگے۔ اس شکل نے شاہزادہ ہملیٹ سے اشارہ کیا کہ چلو ہم تم کچھ دور نکل چلین جہان کوئی تیسرا نہو۔

ہوڑا تیا اور مرطس ڈرے کہ ایسا نہو کہ یہ کوئی خبیث روح ہو اور شاہزادے کو دریا کے کنارے یا کسی خوفناک ٹیلے پر لیجا کر کسی ایسی متوحش صورت مین دکھائی دے کہ شاہزادہ ڈر جائے یا بیہوش ہو جائے اور شاہزادے کو اُسکے ساتھ جانے سے منع کیا مگر اُنکی رائے زنی اور التجائین شاہزادے کو اُسکے قصد سے نہ پھیر سکین۔ اور شاہزادے کو اپنی جان کا ذرا بھی خطرہ نہ آیا اور کہا جب یہ روح اور میری روح لافانی ہونے مین دونون برابر ہین تو پھر ایک دوسرے کو کیا صدمہ پہونچائیگی۔ اُنھون نے بہتیرا چاہا کہ پکڑ رکھین جانے نہ دین مگر وہ نہ تھا اور اُنھین جھٹکا کر بہادرانہ شیرون کی طرح آگے بڑھا اور سایہ کی طرح اُس سایہ کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔

اور جب وہ دونون دور نکل گئے تو اُس صورت نے بیان کیا کہ مین تیرے باپ شاہ ہیملیٹ مقتول کی روح ہون جسے تیرے چچا ہیملیٹ مقتول کے بھائی نے بہ طمع تاج و فراش قتل کیا۔ شاہزادے نے اس بیان سے اپنے قیاس کی تصدیق پائی اور صورت قتل یہ ہے کہ وہ موافق دستور خانہ باغ مین دن ڈھلے سو رہا تھا کہ اُسکا دغاباز بھائی آیا اور ایک ایسا زہر ملا عرق اُسکے کان مین چھوڑا جو مزاج انسانی کے بالکل مماند اور جسنے کان مین پہونچتے ہی سیماب کی طرح فوراً تمام رگ و پے مین اپنا اثر پھیلایا اور خون کو جلا دیا جسکے اثر سے تمام بدن کی کھال پھٹ گئی اور مخدوم ہو گیا اور سوتے خواب سے بیدار بھی نہونے پایا تھا کہ اُس سریع التاثیر دوا نے تخت و فراش و جان عزیز سے اُسکی مفارقت کرائی۔ اور اُس صورت نے شاہزادے سے بتاکید کہا کہ اگر تمکو کچھ بھی جان بادشاہ مقتول سے اُلفت ہوگی تو اس قتل ناحق کا بدلہ لیے بغیر تم نہ رہوگے۔ اور یہ بھی کہا کہ جاے افسوس ہی کہ تمھاری مان نے اپنے شوہر قدیم کے احسانات کو بالکل دل سے بھلا دیا اور اُسکی موت سے خوش ہوئی کہ اُسکے قاتل سے بہ طیب خاطر اپنا بیاہ کر لیا۔ اپنے چچا سے تم جسقدر مستعد رہے

اس قتل کا بدلہ لے سکو بدلہ لینا دریغ نکرنا مگر اپنی مان سے نہ بولنا اور اسکو اللہ کے حوالے کرنا کہ بروز قیامت اس سے اسکا عوض لیا جائیگا لیکن اس سے یہ بھی مطلب نہین ہے کہ تم اسے برا و بدکار نہ جاننا بلکہ ہمیشہ اسکی طرف سے اپنے دلمین خار رکھنا۔ شاہزادے نے اس صورت سے وعدہ کیا کہ جمیع ہدایات مندرجۂ بالا مین وہ اسکے حکم کا کاربند ہوگا اور وہ صورت یہ سب کہہ سنکر نظرون سے غائب ہوگئی۔

جب ہملیٹ تنہا رہگیا تو اسکی عجب کیفیت ہوگئی کہ جتنی باتین اسکے خیالمین تھین اور جو کچھ تجربے کتب بینی اور اپنے ذاتی غور و فکر سے حاصل کیے تھے سب ایکدم سے فراموش ہوگئے اور بجز اس سایہ کی قہالبشون کے اور کوئی شے اسکے دل و دماغ مین باقی نرہی۔ اسکے بعد ہملیٹ کو وہ باتین یاد پڑین جو ہوریشیا سے ہوئی تھین اور ہوراٹیا اور مارسلس دونون کو تاکید کی کہ یہ راز ہرگز فاش نہونے پائے۔

ہملیٹ سست و آزردہ دل تو تھا ہی اس وحشت انگیز صورت کے دیکھنے سے اور بھی رہی سہی عقل کھوکر خاصہ منبوط الحواس بن بیٹھا اور یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر میرے چچا کو معلوم ہوا کہ ہملیٹ میرے برخلاف کوئی تدبیر کر رہا ہے یا یہ کہ ہملیٹ کو اپنے باپ کے مرنے کی کیفیت جسکو مین نے مخفی رکھنا چاہا تھا کسیطرح معلوم ہوگئی تو بہت ہی بدنتیجہ پیدا ہوگا اور یہ علم ہمیشہ کے لیے میری طرف سے اسے بدگمان و خائف رکھنے کے لیے وجہ کافی ہوگا۔ اب ہملیٹ نے بہ مصلحت وقت اپنے آپ کو پاگل بنانا نہایت ہی مناسب سمجھا کیونکہ اضطراب دل کے مخفی رکھنے کے لیے اس سے عمدہ دوسری کوئی تدبیر نہ تھی اور مقاصد دلی تک پہونچنے کے لیے اس سے بہتر کوئی دوسری صورت نہ تھی۔

اسی وقت سے ہملیٹ نے طرز لباس لہجہ گفتگو و انداز رفتار کو ایسا بدل دیا جس سے صاف وحشت، دیوانہ پن برسنے لگا اور بادشاہ بیگم کو دھوکا ہوا اور وہ سمجھی

کہ یہ واقعی پاگل ہوگیا ہے۔ بھلا وہ اس رمز کو کیا سمجھتی کہ باپ کے غم و ماتم نے اُسکی یہ کیفیت بنا رکھی ہے کیونکہ اُس سایہ کی کیفیت سے (جو اُسکا اصلی باعث تھا) وہ بالکل ہی نا واقف تھی بلکہ وہ یہ سمجھی کہ مرض عشق نے اُسکی یہ صورت بنائی ہے اور یقین کر لیا کہ میری تشخیص صحیح ہے۔

قبل اُسکے کہ ہملیٹ اس آفت مین (جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین) گرفتار ہوتا ایک حسین عورت اوفیلیا نامے کی طرف جو پولونیس وزیر اعظم کی دختر تھی مائل ہو گیا تھا۔ حتی کہ ایک بار ہملیٹ نے چھلّے و دیگر نشانات محبت کے ساتھ اُسکے پاس ایک خط بھی بھیجا تھا۔ غرضکہ بعنوان شایستہ عشق و محبت کے چرچے فیما بین آچکے تھے اور اُس عورت کو یقین ہو گیا تھا کہ شاہزادہ سچے دل سے مجھے چاہتا ہے۔ اب یہ آفت جسمین شاہزادہ مبتلا تھا ایسی پیدھب نکلی کہ اُسنے اُس عورت کی یاد کو بھی اُسکے دل سے بھلا دیا۔ و بانیجا رسید کہ جیسے اُس مصنوعی جنون کی تجویز اُسنے اپنے دل مین ٹھانی تب سے بڑی ہی بے خلقی و نامہربانی کو کام فرمانے لگا۔ مگر وہ نیک نہاد عورت بجاے اُسکے کہ ان بے اعتنائیون پر کچھ بُرا بھلا کہتی۔ اُسکی نامہربانیون کو ناپائدار جانتی و سمجھتی کہ یہ محض اُسکی بیماری کا سبب ہے کہ بہ نسبت پہلے کے اب میرے حال پر کسی قدر بے التفاتی و کم توجہی رکھتا ہے۔ اور اُسکی جودت طبع و خوبی ذہن کو خوش گو گھنٹون کی آواز سے نسبت دیتی اور کہتی کہ گو گھنٹیان فی نفسہ ایک بڑی ہی عمدہ نغمہ سرود پیدا کرتی ہین۔ مگر جب شور و غل ہو یا بے احتیاطی سے اُنپر ہاتھ پڑے تو اُسوقت بجز اُسکے کہ ایک سخت و ناگوار آواز نکالین وہ اور کیا کر سکتی ہین۔

ہملیٹ کا اپنے دل مین یہ ٹھان لینا کہ خون پدر کا بدلہ لے۔ گو ایک ایسا قصد اہم تھا جس نے اُسے اس امر کی اجازت نہ دی کہ کچھ روز اُس عورت کے ساتھ رہکر لطف زندگی حاصل کرے یا اُس فعل لغو مین جیسا کہ اب وہ عشق کو سمجھنے لگا تھا

اپنے آپ کو مشغول کرکے چند روز آسایش بسر کرے مگر پھر بھی اُسے اپنے دل پر ایسا قابو نہ تھا کہ اُسمین اوفیلیا کا خیال خوشگوار آنے نہ پاتا پنانچہ اُنھین دنون مین اُس نیک نہاد عورت کے مقابلے مین اپنے اس عتاب ناحق کو غیر مناسب سمجھکر نادم و پشیمان ہوا اور بڑے تپاک کے ساتھ ایک خط اُسکے نام تحریر کیا جسکی عبارت سے کاتب کی وحشت و دل سوزی ٹپکی پڑتی تھی اور جسکے دیکھنے سے اوفیلیا کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور وہ سمجھی کہ اس گئی گذری حالت پر بھی اُنکے دلمین جتنی میری عزت و وقعت ہے دوسرے کی نہین۔ اُس خط مین لکھا تھا کہ ستارون کو تاریک و آفتاب کو غیر متحرک مان لینا آسان۔ صدق کو کذب سمجھ لینا سہل مگر یہ سمجھنا کہ ہیملٹ اوفیلیا کا عاشق زار نہین ہے محال و غیر ممکن ہے اور ایسے ہی اور بھی بہت سے لمبے چوڑے فقرے اُس خط مین لکھے ہوے تھے۔ اوفیلیا نے حسب دستور اُس خط کو اپنے باپ کی خدمت مین پیش کیا جسنے بادشاہ بیگم کی خدمت مین اس خط کا پیش کرنا نہایت ہی ضروری سمجھا۔ بادشاہ و بیگم کو اس خط کے دیکھنے سے حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوگیا اور وہ سمجھے کہ بیشک اس جنون کی علت یہی عشق نامراد ہے اور بیگم اسوقت یک گونہ مسرور بھی ہوئی کیونکہ اوفیلیا کی حسن طبیعت کو وہ اس قابل سمجھتی تھی کہ اُسکا اثر صحبت شاہزادے کی اصلی حالت کی طرف بآسانی پھیر سکتا ہے۔ مگر شاہزادے کا جنون ایسا نہ تھا جیسا کہ اوفیلیا نے سمجھا تھا یا جسکا وقوع اسطرح ممکن ہوتا کیونکہ صورت پدری کا خیال اُسکے دلمین ایسا نہین جما تھا کہ اُسمین دوسرے خیالات کو گنجایش ہوسکتی۔ اور قصاص خون پدر کا تصور ایسا نہین نشین نہین ہوا تھا کہ بدلہ لیے بغیر اُسے چین ملتا۔ اور اُس شاہزادے کے ہر لحظون کو بڑی معصیت و حکم پدر کی بڑی نافرمانی نہ سمجھتا۔ لیکن بادشاہ کا قتل کرنا جسکے ساتھ ہر وقت ہزارہا محافظ رہتے تھے کوئی آسان امر نہ تھا اور اگر یہ آسان ہوتا تو بیگم جسنے

ہیملٹ کی ماں کا ہردم بادشاہ کے پاس رہنا اور ایک لحظہ کے لیے بھی اُس سے
جدا نہ ہونا ایک ایسا مانع قوی تھا جسکا علاج شاہزادے کے اختیار سے باہر تھا
کبھی کبھی شاہزادے کو اپنے اس ارادے سے کسیقدر ندامت بھی اُٹھانی پڑتی تھی جب
وہ یہ خیال کرتا تھا کہ غاصب سلطنت کسکی ماں کا شوہر ہے۔ غرضکہ انھیں موانع
سے اُسکے مقصد دلی کی عمر روز بروز گھٹتی جاتی تھی۔ ماسوا اسکے ایک بنی آدم کا
قتل کرنا ہی ایک ایسا فعل مذموم تھا کہ شاہزادے کے فطرتی حسن طبیعت کے بالکل
سراسر خلاف ایک تو وہ بیمار تھا ہی دوسرے اس شدید مرگی نے جو اُسکے دماغ
میں بچپن سے آکے متردد و بیقرار رہا کرتا تھا اب ایسا ضعیف و ناتوان کردیا
کہ بجز صاحب فراش ہونے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ پڑے پڑے ایک دوسرا
خیال یہ آیا ہوا کہ جس صورت کو میں نے دیکھا تھا کیا فی الواقع وہ میرے ہی باپ
کی روح تھی۔ کہیں ایسا تو نہ ہو کہ وہ کوئی خبیث آیا ہو جسکی نسبت میں نے سنا ہے
کہ تبدیل صورت کی ایک ایسی قوت رکھتا ہے کہ جس ہیئت میں وہ چاہے اپنے کو
ظاہر کرسکتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ میرے باپ کی صورت میں آکے اپنے آپ کو
ظاہر کیا ہو تا چند روز تک مجھے حیران و پریشان کرکے قتل ایسے فعل شنیع کا مجھ سے
ارتکاب کرائے۔ اور اب شاہزادے کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ علاوہ ان واہیات
تصورات کے کہ محض ایک خیالی باتیں تھیں خون پدر کے قصاص کے لیے اور
بھی چند جھگڑوں اور دلیلوں کو بہم پہونچا کر بخوبی اطمینان خاطر کرلینا ضرور یات سے ہے
آخرین دنوں میں کہ ہیملٹ کو یہ سب تردد لاحق تھے اتفاقاً نقالوں کا ایک
گروہ اس شہر میں وارد ہوا جنکی نقلیں سنکر وہ بہت کچھ خط اُٹھاتا علی الخصوص جب
کبھی انمیں سے کوئی ایک خاص حکایت غم شاہ طرائی مسمی پریم کی موت کا حال
مع اسکی بی بی ہی کیوبا کی گریہ وزاری کے بیان کرتا۔ شاہزادے نے

اس حکایت کو سنکر نقالون کے طرز بیان کی داد دی اور قند مکرر کا مزہ لینے کے لیے دوبارہ سننے کی التجا کی نقالون نے تعمیل ارشاد کی اور دوسری بار ایسے لطف کے ساتھ اس بیچارہ بڈھے بادشاہ کا ماراجانا بہ آتش رنڈی شہر و باشندگان شہر کا برباد ہوجانا اور پھر اسکی بڈھی بیگم کی گریہ وزاری کہ کس طرح وہ برہنہ پا کوسٹے پر دوڑتی پھرتی تھی اور اسی حالت مین کبھی کبھی جھر جھر کر کس سراسیمگی کے ساتھ نیچے اتر آیا کرتی تھی جس سر سے تاج خسروانی کبھی جدا نہوا تھا اسوقت ایک پھٹی سی دھجی کپڑے کی اس سر پر کس طرح غم و ماتم برسا رہی تھی جس بدن سے لباس شاہانہ کو زیب و زینت حاصل ہوتی تھی ۔ اس حالت مین ایک کمل سے جس سے پورے طور پر کمر بھی نہین ڈھپ سکتی تھی کسطرح اسکے بدن پر غربت و پریشانی چھا رہی تھی ۔ غرضکہ اس عنوان سے بیان کیا کہ جسے صرف حصار انجمن ہی کی آنکھ سے جنکے سامنے انکے طرز بیان نے گویا اس واقعہ کی تصویر لا کھڑی کر دی تھی آنسو نہین ٹپکے بلکہ خود ان نقالون کا بھی دل بھر آیا اور بے اختیار آنسو نکل آئے ۔ شاہزادے نے سوچا کہ نقالون کی محض طاقت لسانی تو سننے والون کے دلمین ایسا ولولہ و جوش پیدا کر دے کہ بے دیکھے بھالے ایک ایسے شخص کے حال پر رونے کے لیے مجبور کرے جسکو مرے ہوئے کئی سو برس کا عرصہ گذرا ۔ واے برحال مجھ ایسے کم ہمت و بے مصرف شخص کے جسکے پاس جوش دلانے والے اصلی اسباب دیکھے ولولے یعنے بادشاہ کی موت اور بادشاہ بھی کیسا کہ پدر جان نثار معبود ہین مگر میرے دلمین تھوڑی سی بھی حرکت پیدا نہوا اور قصاص قتل پدر لون نہ جان کے کشمکش و پیچ مین پڑا ہے ۔ شاہزادے نے جب اس نقل اور ان نقالون پر بغور لحاظ کیا اور اس اثر کو جو اچھی نقلون سے سامعین کے دل پر ہوتا ہے بنظر سوچا تو اسے چند قاتلون کے حالات یاد پڑے کہ جنھون نے کوئی معقول دیکھا اور محض

اُسکے دیکھنے سے اور اُسمین اپنے فعل مرتکبہ کے مشابہ پانے سے اُنکی کیفیت ایسی بدل گئی کہ گویا زبان حال سے وہ اپنے جرم کا اقرار کیے دیتے ہین - اور اُسنے قصد کیا کہ اُن نقالون سے اپنے والد کے موت کی ایسی کوئی نقل چچا کے سامنے کرائے اور بغور دیکھے کہ اُسکے سُننے سے چچا پر کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ اگر اُسنے قتل کیا ہوگا تو اُس سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جائیگا - چنانچہ اُسنے حکم دیا کہ ایسی نقل آج کیجائے اور اِس محفل مین بادشاہ بیگم بھی بُلائے جائین -

نقالون نے ایک قتل کی نقل کی جو وِنیا کے ایک نواب پر ہُوا تھا نواب کا نام گانزیگو اور اُسکی بیگم کا نام بپٹسٹا تھا - نقل مین یہ بیان کیا گیا تھا کہ لشی نس نے کہ نواب کا ایک قریبی رشتہ دار تھا سلطنت لینے کی طمع سے باغ مین بحالت خواب کسطرح نواب کو زہر دیا اور پھر اُس قاتل نے تھوڑے ہی عرصے مین کیونکر اُسکی بیگم سے بیاہ کر لیا -

جسوقت یہ نقل شروع ہوئی اُسوقت بادشاہ کہ اُس حکمت عملی سے بالکل ناواقف تھا مع اپنی بیگم وجمیع ارکین دولت کے اُس مقام پر موجود تھا اور شاہزادہ اُسکے پاس بیٹھا ہُوا بغور اُسکے چہرہ کو دیکھ رہا تھا کہ اُسکا کیا رنگ ہے - ابتدائے نقل مین گانزیگو اور اُسکی بیگم کی اختلاط کی باتین بیان کی گئین جسمین بیگم نے بڑی شد و مد سے اپنی اُلفت کا اظہار کیا اور کہا تیرے جیتے جی تو کیا تیرے مرنے پر بھی کبھی دوسرے مرد کا مُنہ دیکھنا مین حرام سمجھتی ہون - لعنت ہے مجھپر اگر تیرے بعد کسی دوسرے شوہر کا مُنہ دیکھنے کا ارادہ میرے دل مین ہو کیونکہ اُنھین بدذات عورتون کا یہ فعل ہے کہ جو شوہر جدید کی خوشی مین اپنے شوہر قدیم کے ہلاک کرنے مین بے باک ہوتی ہین -

شاہزادے نے جو بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ اِس سُننے سے بادشاہ کی رنگت مین کسیقدر فرق آگیا اور شاہ و بیگم دونون اِس عنوان نقل سے ایسے بددل ہوئے جیسا کہ کرم پیوبی

دیکھنے سے کسی کی طبیعت متنفر ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ نقال جب وہان پہونچے جہان شیکسپیر نے گانزیگو کو بحالت خواب خانہ باغ مین زہر دیا تو اُس غاصب سلطنت کے دل پہ اِس مصنوعی قصہ نے جو اُسکی اصلی سرگذشت یعنی اپنے بھائی کو زہر دیکر مار ڈالنے سے بالکل مشابہ تھا ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ اِس قابل نہ رہا کہ تا اختتام قصہ محفل مین بیٹھا رہتا۔ چنانچہ دفعتہً اپنے کمرے مین روشنی کرنے کا حکم دیکر اُف اُف کرتا اور علالت طبع کا بہانہ کرتا ہوا ایکبارگی تماشہ گاہ سے اُٹھ گیا۔ بادشاہ کے اُٹھ جانے سے وہ نقل تو بند ہو گئی مگر شاہزادے کی پوری تشفی و دلجمعی ہو گئی کہ اُس سایہ کی باتین بالکل صحیح تھین اور اُسمین کوئی دھوکا نہ تھا۔ اور بحالت خوشی کہ کسی وہم و شک کے مرتفع و مرتفع ہو جانے سے انسان کو عموماً لاحق ہوتی ہے ہوریشیا سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے اِس سایہ کی باتون پر پورا پورا اعتماد آج حاصل ہوا۔ مگر قبل اِسکے کہ وہ قصاص پدر کے لیے کوئی تدبیر نکالتا اُن تذکرون نے جو مان کے کمرے مین مان بیٹے مین ہوئے پوری طرح بوضاحت بتا دیا کہ اُسکے چچا نے جسے اُسکی مان نے بھیجا تھا خانہ باغ مین سوتے ہوے اُسکے باپ کا کام تمام کیا۔

اِس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہ ہملیٹ ہم دونون آدمیون سے بخلاف دستور قدیم آج کل کیون آزردہ دل رہا کرتا ہے بیگم نے بہ ایما شاہ ہملیٹ کو بلوایا اور چونکہ بادشاہ کو یہ تمنا تھی کہ جو کچھ تذکرے وہان ہون اُنھین مین بھی سنون اور یہ بھی کھٹکا تھا کہ شاید اُسکی مان نقل ماجرے مین طرفداری کو راہ دے اور صاف صاف کھلنے نہ دے کہ ہملیٹ کے مُنھ سے کیا کیا الفاظ نکلے اور وہ ہملیٹ کے دلی ارادون کا حال سُننا نہایت ضروری سمجھتا تھا اِسلیے اُسنے پولونیس نامے ایک پرانے مُشیر سلطنت کو حکم دیا کہ بیگم کے حجرے مین جاکر پردون کی اوٹ مین چھپ رہے اور سُنے کہ کیا باتین ہو رہی ہین۔ اِس قسم کی چالاکیان کے لیے پولونیس گویا خاص کر موضوع تھا کیونکہ اِنھین پیچ گیونین

اُسنے اتنی عمر گذاری تھی اور اوائل عمر سے سلطنت ہی کے کاروبار سے اُسے تعلق تھا اور مکر و فریب کے ساتھ کام نکالنے مین اسکا بہت جی لگتا تھا۔

ہملیٹ آیا تو بیگم نے اُس سے ایسی باتین شروع کین جس سے در پردہ ہملیٹ کے افعال و چال چلن پر الزام عائد ہوتا تھا۔ اور کہنے لگی کہ تم اپنے باپ کے مقابلے مین بڑی بے ادبی و گستاخی کرتے ہو کیونکہ جب مین نے تمھارے چچا سلطان وقت سے نکاح کر لیا تو تمکو چاہیے کہ اُسے مثل اپنے باپ کے تصوّر کرو۔ ہملیٹ باپ کا نام سنکر بہت آزردہ دل ہُوا اور کہا کہ باپ ایسے معزز و پیارے لفظ کو تم ایسے خبیث کی شان مین استعمال کرتی ہو جسکا درجہ میری نظرون مین قاتل پدر کے درجہ سے ہرگز بڑھکر نہین و ترش رو ہو کر جواب دیا کہ مین تو نہین مگر تم البتہ میرے باپ کے مقابلے مین ایک بہت بڑی بے ادبی کی مرتکب ہو چکی ہو۔ یہ سنکر بیگم بولی کہ تمھارا جواب محض بیہودہ و ناقابل لحاظ ہے جسکے جواب مین ہملیٹ نے کہا تمھارے لیے ایسا ہی جواب مناسب ہے بیگم نے کہا کیا تم یہ بھی بھول گئے کہ تمھارا مخاطب کون ہے۔ ہملیٹ نے کہا مین بھولا تو نہین مگر چاہتا ہون کہ بھول جاؤن۔ مین جانتا ہون کہ تم بیگم ہو اپنے برادر شوہر کی بی بی ہو اور میری ماں ہو مگر بہتر ہوتا کہ آپ میری ماں نہوتین۔ بیگم نے کہا کہ اگر تم ایسی ہی بے ادبی سے پیش آتے ہو تو جاکر ایسون کو بھیج دیتی ہون کہ بخوبی تمھارے ساتھ گفتگو کرین اور اُٹھ کھڑی ہوئی کہ بادشاہ پالونیس کو جاکر بھیج دے۔ لیکن ہملیٹ اُسے کب جانے دیتا اُسکی دلی خواہش یہ تھی کہ جبتک اُسکو تنبیہ نکر دے کہ کتنی بڑی حالت مین اُسکی زندگی ہے اُسکو اُٹھنے نہ دے چنانچہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر شاہزادے نے روک لیا جس سے خواہ مخواہ بیگم کو چیخنا پڑا۔ شاہزادے کے ابتدائی برتاؤ سے تو بیگم متعجب تھی ہی اب یہ حرکت دیکھکر کسی قدر خوف زدہ بھی ہوئی کہ مبادا اپنے جنون مین کسی حرکت خلاف شان کا مرتکب ہو اور بہ نظر استمداد شور مچایا بیگم کے

شور مچاتے ہی پردہ کی اوٹ سے "بیگم کو بچاؤ بیگم کو بچاؤ" کی آواز آئی جسے سنکر ہیملیٹ کو گمان قوی ہوا کہ بادشاہ اس پردے کی اوٹ مین چھپا کھڑا ہے اور فوراً تلوار کو سونت لیا اور جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اسی طرف لپک کر ایسا ایک وار کیا۔ کہ بھاگتے چور پر بھی کوئی اسطرح بیدریغ ہاتھ نہ چھوڑیگا حتیٰ کہ اُس آواز کا آنا بند ہوا اور ہیملیٹ نے سمجھا کہ زخم کاری لگا۔ مگر جب قریب آکر لاش کو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ بادشاہ نہین ہے بلکہ پرانا مشیر سلطنت پولونیس ہے کہ جاسوسی کے لیے پردے کی اوٹ مین آکھڑا تھا۔ بیگم یہ ماجرے دیکھکر گھبرائی اور بولی ہے ہے کیسا بیدردی و بیباکی سے قتل کیا۔ ہیملیٹ نے کہا ان کیا بیدردی کا قتل ہے کچھ ہی ہو مگر پھر بھی تمھارے فعل سے اچھا ہے کہ بادشاہ کو مار کر تمنے بے تکلف اُسکے بھائی سے نکاح کر لیا۔ بادشاہزادے نے صاف صاف کہنا شروع کیا اور اب یہی دلمین ٹھان لی کہ جو کچھ کہنا ہو بے تکلف کہ ڈالیے۔ والدین کے قصور گو ایسے قابل ہوتے ہین کہ اُس سے چشم پوشی لڑکون کے لیے سعادت مندی خیال کیجائے مگر جب وہ کسی بڑے جرم کے مرتکب ہو جائین تو اُنکے مقابلے مین اُنکے لڑکون کا بہ سختی پیش آنا قابل عفو ہے کیونکہ وہ سختی اُنکی بہتری کا عمدہ ذریعہ و راہ راست پر لانے کے لیے اچھا وسیلہ ہے۔ اور اُس سختی کو ملامت و توہین پر محمول کرنا بڑی غلطی ہے۔ اس خداترس شاہزادے نے بڑی دل سوزی سے بیگم کو نصیحت کرنی شروع کی کہ شاہ مرحوم کی وفات کے بعد باین عجلت نکاح کر لینا تم ایسی عورت کے لیے کہ اپنے پہلے شوہر سے کیا کیا قول و اقرار و عہد و پیمان اس بارے مین تمنے کیے تھے ایسا غیر مناسب ہوا کہ میرے دل سے تمام عورتون کے قول و فعل کا اعتبار جاتا رہا اور معلوم ہوا کہ اُنکی ساری خوبیان بناوٹ و مردم فریب ہین اور اُنکی باتین بھواریون کی قسم سے بھی زیادہ تر ناقابل وثوق ایمان کو یہ سب محض ایک کھلواڑ و

عام پسند باتون مین سے خیال کرتی ہین - تمھاری اِس حرکت پر آسمان و زمین بھی خجلت زدہ
دیکھ رہے یہ کہکر دو تصویرین نکال کر سامنے رکھین جسمین سے ایک شاہ مرحوم اُسکے
شوہر قدیم کی قدیم شبیہ تھی اور دوسری سلطان وقت اُسکے شوہر جدید کی اور کہا
"بیگم" اِن دونون کو مقابلہ کر دیکھو تو میرے باپ کی آبرو سے کیسے آثار متانت
و بزرگی پیدا ہین - واہ کیا نورانی چہرہ ہے - بال کیا ہین اپیلو[1] کی زلفین ہین - پیشانی
کو دیکھیے گویا ستارۂ زہرہ چمک رہا ہے - چشم غزین کے آگے جلّاد فلک بھی مات ہو
ذرا چہرے کو تو بغور دیکھیے - یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوہ فلک منزل کی اوٹ سے عطارد
نے منھ نکالا ہے - دیکھو یہی تمھارا پہلا شوہر ہے - اور پھر دوسری تصویر کی طرف
اِشارہ کر کے کہا کیا ایسے کو تمنے اُسکی جگہ قبول کیا ہے کہ جسکی صورت دیکھنے سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلا یا از قسم خبیث ہے اور کیا ایسے بدہیئت کے لیے اُسکے
خوبصورت بھائی کے خون کو روا رکھا بیٹے کی اِن بیباکانہ گفتگوؤن سے بیگم بہت ہی
شرمندہ ہوئی اور بیٹے کی نظرون مین اپنے کو ذلیل و خوار دیکھکر بہت ہی نادم ہوئی -
شاہزادے نے پھر کہا ایسے آدمی کی صحبت جس نے تمھارے شوہر کو قتل کر کے
بمنصب سلطنت کا مالک بن بیٹھا تم کیونکر روا رکھتی ہو اور اُسکی بی بی بننا کیونکر گوارا
کرتی ہو - یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعتہً ایک مرد بجنس اُسکے باپ کی سی صورت جیسا کہ
پہلے بھی ایک بار وہ دیکھ چکا تھا اُس مکان مین سامنے سے آیا - ہملیٹ نے ڈرتے
ڈرتے اُس سایہ سے پوچھا کہ آپ کا یہان کیونکر آنا ہوا - سایہ نے جواب دیا کہ مین
تمھین یاد دلانے آیا ہون کہ باوجود قول و اقرار و وعدہ مستحکم کے تمنے ابتک میرے
قتل کا بدلا نہ لیا - شاید تمکو میری تاکید کا خیال نرہا - دیکھو اپنی ماں کی خبر لو ایسا نہو

[1] اپیلو - ایک یونانی دیوتا کا نام ہے کہ آیام جاہلیت مین اہل یورپ زیبا خوبان کو اُس سے مشابہت دیتے تھے
چنانچہ وہی دستور ابتک چلا آتا ہے کہ بعض مغنی مصنفین اِس تشابہ کا استعمال اپنی تصنیف مین روا رکھتے ہین -

کہ اس رنج و یاس مین یہ اپنی جان دے - یہ کہکر وہ صورت نظرون سے غائب ہوگئی مگر بیچارہ شاہزادے کے وہ کسی کو دکھائی نہ دی - اور یہ ایک ایسی حالت تھی کہ دکھا کر یا مس کرا کر کسی طریق سے شاہزادہ اپنی ماں کو جسنے شاہزادے کو بلا کسی مخاطب کے اپنے آپ باتین کرتا ہوا دیکھکر متحیر و متعجب ہوئی تھی یقین نہ دلا سکا کہ میرے باپ کی روح آج یہان آئی تھی - اور بیگم نے شاہزادے کی اس حرکت کو خلل دماغی پر محمول کیا -

شاہزادے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ بیگم صاحبہ آپ میری اس حرکت کو جنون سے تعبیر نہ کیجیے بلکہ سمجھے کہ یہ آپ ہی کی خطاؤن کا نتیجہ ہے کہ میرے باپ کی روح کو پھر دنیا مین آنا پڑا - اگر میری بات پر وثوق نہو تو نبض دیکھ لیجیے دیکھیے دیوانون کی نبض کی ایسی ہی رفتار ہوتی ہے - تمھارے لیے اسی مین بہتری ہے کہ اپنے گناہون سے توبہ کرو اور آیندہ کے لیے بادشاہ کی صحبت سے احتیاط کرو اور اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو جب تم میرے باپ کا خیال اپنے دلمین رکھوگی اور مین اپنے اوپر تمھاری شفقت دیکھونگا تو مین بھی تمھاری خیر خواہی و بہبودی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھونگا - غرضکہ ملکہ بادشاہ کی صحبت سے تائب ہوئی اور خوشی خوشی شاہزادے نے اسے رخصت کیا -

شاہزادہ جب ادھر سے مطمئن ہوا تو سوچا کہ آج کس بیچارے کا مجھ سے خون ہوا اور قریب آکر اپنی معشوقہ اوفیلیا کے باپ پولونیس کی نعش کو اٹھا لیا اور بہت رویا دستور ہے کہ جب غصہ مین کوئی فعل مذموم کسی سے سرزد ہوجاتا ہے تو اپنے کیے پر بعد فرو ہوجانے غصہ کے خواہ مخواہ نادم ہونا پڑتا ہے -

پولونیس کے مارے جانے سے شاہ کو یہ موقع ہاتھ لگا کہ شاہزادے کے ملک بدر کیے جانے کا حکم دے جتنا کہ بادشاہ شاہزادے سے اپنے دلمین خوف رکھتا تھا اور جس درجہ اسکی زیست کو اپنے حق مین مضر سمجھتا تھا اسکا یہ اقتضا تھا کہ شاہزادہ قتل کیا جاتا مگر اس خیال نے کہ لوگ اس سے عموماً محبت رکھتے ہین اور نیز اس گمان نے

کہ گو ملکہ نے یہ سب حرکات کی ہین مگر پھر بھی وہ اپنے بیٹے پر بہت بھروسہ رکھتی ہوگی۔ شاہزادے کے خون سے بادشاہ کو بازرکھا۔ اب اس مکار بادشاہ نے یہ حیلہ کیا کہ شاہزادے کا اس ملک مین رہنا اندیشہ سے خالی نہین مبادا کوئی شخص پولونیس کے بیوجہ قتل کیے جانے پر برانگیختہ ہو مناسب ہے کہ یہ کسی دوسرے ملک مین بھیج دیا جائے چنانچہ اُسنے حکم دیا کہ کسی انگلینڈ جانے والے جہاز پر یہ شاہزادہ چڑھا دیا جائے اور دو امیر اُسکی حفاظت کے لیے تعینات کیے جائین۔ اور جب وہ جہاز چلنے لگا تو چپکے سے اُن امیرون کو بلا کر حاکم انگلینڈ کے نام کہ اُسوقت انگلینڈ ملک ڈنمارک کے ماتحت اور اُسکا باج گزار تھا ایک خط دیا جسمین لکھا تھا کہ ہیملیٹ تمہارے پاس جاتا ہے اُسکے پہونچنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو کوئی اتہام رکھکر اُسے مار ڈالنا۔ ہیملیٹ کہ بادشاہ سے کھٹکتا ہی رہتا تھا رات کو اُٹھا اور خط کو کھوج کر نکالا اور اپنے نام کو چھیل کر اُسکی جگہ پر اُنھین دونون امیرون کا نام جنکی حفاظت و امانت مین وہ قتل کے لیے بھیجا گیا تھا قائم کر دیا۔ اور پھر اُس خط کو بند کر کے جہان سے اُسے اُٹھایا تھا وہین اُسے چپکے سے رکھدیا۔ تھوڑی دیر بعد بحری ڈاکوؤن کے ایک جہاز نے اُس جہاز پر حملہ کیا اور دونون جہازون مین بحری لڑائی شروع ہوئی۔ اثنا کارزار مین ہیملیٹ کہ اُسے اظہار بہادری کا بڑا شوق تھا خنجر کف تختہ لگا کر دشمنون کے جہاز مین تنہا گھس گیا۔ ڈنمارک والون کا جہاز تاب مقابلت نہ لاکر پیچھے ہٹا۔ اور اُن امیرون نے شاہزادے کو دشمنون کے بیچ مین چھوڑ کر انگلینڈ کا راستہ پکڑا۔ اور وہ خط جسکے مضمون کو نامون کے بدلنے سے ہیملیٹ نے بدل دیا تھا اُنھین کے پاس رہا۔

ڈاکوؤن نے شکے قبضۂ قدرت مین اُسوقت یہ بادشاہزادہ آگیا تھا بڑی ہی انسانیت کو راہ دی اور مہذب دشمنون کی صورت مین دکھائی دیے اور یہ جان کر کہ یہ ایک آفت زدہ شاہزادہ ہے اُنھون نے تصور کیا کہ اگر اسوقت ہم اسکے ساتھ سلوک کرینگے

اور اخلاق کے سے تم پیش آئینگے تو اپنے شہر مین پہونچکر یہ ہمارے ساتھ
بہت کچھ احسان کریگا۔ چنانچہ سرحد ڈنمارک کے قریب پہونچکر کسی ساحل پر اپنے جہاز کو
لنگر دیا جہان سے شاہزادے نے بادشاہ کو ایک خط لکھا اور اُسمین ساری کیفیت اس
عجیب واقعہ کی جو اُسکے لوٹ آنے کا باعث ہُوا مندرج کردی اور لکھا کہ مین کل کسی وقت
درِ دولت پر حاضر ہونگا مقام تاسف ہے کہ اپنے شہر مین پہونچکر پہلے پہل جو شے شاہزادے
کو دکھائی دی وہ ایسی غم و ماتم کی محفل تھی جسے دیکھکر شاہزادے کو سخت صدمہ ہوا۔
یہ اُسی حسین عورت اوفیلیا کی تجہیز و تکفین کا مجمع تھا جو کسی زمانے مین ہملیٹ کی معشوقہ
دلربا تھی۔ اور صورت موت اُسکی یہ تھی کہ جسے اُسکے باپ نے وفات کی تب سے
روز بروز اُسکے غم و الم نے اُسکی عقل و فہم کا گھٹانا شروع کیا۔ باپ کی مرگ مفاجات
نے اور پھر وہ ایسے شخص کے ہاتھ سے جسپر وہ ہمیشہ اپنی جان نثار کرتی تھی۔ اس نازک
و کم سن عورت کے دل پر ایسا صدمہ پہونچایا کہ وہ بالکل مخبوط الحواس ہوگئی۔ ایک دن
بادشاہی محل مین جاکر جتنی عورتین تھین سب کو پھول تقسیم کرآئی و کہہ آئی کہ تم سب میرے
باپ کے تعزیہ دارون مین سے ہو کہ اُسکے جنازے کے ساتھ تم لوگ گئے تھے۔ اور
بحالت اضطراب عشق و محبت کی غزلین اور مرثیہ کے اشعار پڑھتی اور کبھی ایسے الفاظ
منھ سے نکالتی جسکا کچھ بھی مفہوم نہین۔ غرضکہ اُسکے حرکات و سکنات سے یہ نہین
معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے حالات سے خبر رکھتی ہے۔ اوفیلیا نہ کے مکان کے پاس
کوئی چشمہ تھا جسکے کنارے پر ایک ایسا جھکا ہُوا درخت واقع تھا جسکی شاخین عین
دھارے کے سامنے لٹکی ہوئی تھین۔ اتفاقاً ایک روز اُس چشمہ کی طرف سے اوفیلیا کا
گذر ہُوا اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ اُسوقت اُسکے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا اور
گل بہار و گل لالہ کے ہار گوندھے ہوے اور نیز مختلف اقسام کے پھول و خس خاشاک
جمع کیے ہوے بحالت جنون کہین سے چلی آرہی تھی۔ وہان پہونچکر دفعتہً اُسکے دلمین آیا کہ

اِن سب کو اِس درخت کی شاخون مین باندھکر تماشا کرے چنانچہ اُن بارون و گھاس پات کے گٹھے کو لیے ہوے اُس درخت پر چڑھ گئی اور ایک شاخ پر بیٹھکر وہ سب باندھ رہی تھی کہ یکبارگی وہ شاخ ٹوٹی اور اوفیلیا اور اُسکے ذخیرۂ وحشت کو لیے ہوے پانی مین گری کپڑون مین ہوا بھر جانے سے تھوڑی دیر تک وہ سطح آب پر مرغان آبی کی طرح تیرتی ہوئی پرانے گیتون کو خوش الحانی سے گا رہی تھی اور بالکل بے خبر تھی کہ مین کہان ہون اور کیونکر ہون لیکن یہ حالت تھوڑی ہی دیر تک رہی اور جب اُسکے کپڑے اچھی طرح تر ہوگئے تو بہت جلد یہ نغمہ و سرود موت کی کلفت و کدورت سے مبدل ہوگیا چنانچہ اُسکے بھائی کو جب یہ خبر پہونچی تو اُسنے اِس خبر کو عام کرکے شاہ و ملکہ و دیگر ارکین سلطنت کو جمع کیا اور تجہیز و تکفین کی فکر ہی ہو رہی تھی کہ آفت کا مارا ہیملیٹ بھی وہان آن پہونچا۔ اور اُن رسمون مین جو وہان ہو رہی تھین اپنے کو شریک کرنا خلاف مصلحت سمجھکر الگ کھڑا ہوکر دیکھنے لگا کہ یہان کیا ہو رہا ہے۔ دیکھا کہ ایک قبر کھدی ہوئی ہے اور لوگ اُسمین پھول بکھیر رہے ہین کیونکہ اُس ملک کا دستور تھا کہ جب کوئی کنواری عورت مرتی تھی تو اُسکی قبر مین پھول بچھائے جاتے تھے۔ اور خاصکر اُسوقت ملکہ بڑے ہی اہتمام سے اُسکی قبر آراستہ کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے "لڑکی" مین تو سمجھی تھی کہ ایک روز اُن ہاتھون سے تیرا بستر عروس آراستہ کرونگی نہ کہ اُنھین ہاتھون سے تیری قبر کا اہتمام مجھے کرنا پڑا۔ اور اُسکا بھائی کہہ رہا ہے کہ بعید نہین کہ اُسکے حسن و خوبی پر بنفشہ خود بخود یہان اپنی بیل پھیلائے غرضکہ یہ سب ہو ہی رہا تھا کہ دفعۃً اُسکے بھائی کے ہوش و حواس مین اُسوقت کے غم و الم کے چرچون نے فرق ڈال دیا اور وہ بے اختیار ہوکر قبر مین کود پڑا اور کہنے لگا کہ اوپر سے آپ لوگ مجھ پر مٹی ڈال دیجیے کہ مین بھی اپنی بہن کے ساتھ دفن ہوجاؤن۔ اب اسوقت تو ہیملیٹ کی محبت نے بھی جوش مارا اور وہ نہ دیکھ سکا کہ اُسکا بھائی اِسطرح اپنے رنج و غم کا اظہار کرے اور مین کہ

میری محبت ایسے ایسے ہزارون بھائیون کی محبت پر فوقیت رکھتی ہے اسوقت چپکا کھڑا رہون۔ اور بے کھٹکے قبر مین جہان لیرٹس کھڑا تھا اپنے کو بھی گرایا اور بعینہ لیرٹس کی سی باتین کرنے لگا بلکہ کسی قدر اُس سے بھی بڑھکر رنج وغم کی کیفیت پیدا کی لیرٹس نے جو دیکھا کہ یہ وہی ہملیٹ ہے جو میرے باپ اور بہن دو عزیزون کی ہلاکت کا باعث ہوا تو سب رنج وغم بھول کر اُسکی طرف متوجہ ہوا اور ایسے روز سے اُسکے گلے کو دبایا کہ اگر لوگ چھڑا نہ دیتے تو اُسکی جان ہی گئی تھی اور جب تجہیز وتکفین سے لوگ فارغ ہوے تو بہ نظر رفع الزام واتہام ہملیٹ نے لوگون سے یون ظاہر کیا کہ مین محض اسوجہ سے قبر مین کود آیا کہ لیرٹس کو غصہ دلا کر رنج واتم کی تکلیف سے اُسے نجات دون اور اُسی وقت اُن دونون نوجوان لڑکون مین پورا پورا مصالحہ ہوگیا۔

لیرٹس کو باپ اور بہن کی ہلاکت کا غم وغصہ تھا ہی مگر ہملیٹ کا خبیث چچا ہمیشہ اُسی فکر مین رہتا تھا کہ ہملیٹ کو کسی تدبیر سے ہلاک کرے۔ چنانچہ ایک روز بیٹھا بیٹھا لیرٹس کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تم مین اور ہملیٹ مین مصالحہ تو ہو ہی گیا ہے ہم چاہتے ہین کہ تم لوگ کسی دن اکھاڑے مین آؤ تو ذرا تمھارے ہاتھون کی صفائیان اور حربون کی مشاقیان دیکھین۔ غرضکہ دونون نے اُسے منظور کیا اور اسلیے ایک دن مقرر کیا گیا تاریخ مقررہ کو شاہ وبیگم وجمیع ارکین سلطنت جمع ہوے وہ ایام بادشاہ ایک زہر کی بجھی ہوئی تلوار لیکر لیرٹس بھی میدان کارزار مین آیا۔ چونکہ ہملیٹ اور لیرٹس دونون اس خصوص مین بہت مشہور تھے اسلیے دور دور کے امرا تماشہ دیکھنے آئے اور اس ذریعے سے انعام کے لیے بہت سا روپیہ اکٹھا ہوا۔ وہان بہت سی زنگ آلودہ تلوارین رکھی تھین اُنمین سے ہملیٹ نے بھی ایک تلوار اُٹھالی اور لیرٹس کے مکر وفریب کا کچھ بھی خیال نہ کیا کہ بخلاف دستور اکھاڑہ کہ اُسکے روسے زنگ آلود وخراب تلوارون کا استعمال ہونا چاہیے یہ نوک دار تلوار جو فی الحقیقت زہر سے بجھی ہوئی تھی

کیون لایا۔ پہلے لیرٹس نے وار کرنا شروع کیا جسے ہملیٹ بڑی خوش اسلوبی سے دفع کرتا جاتا تھا۔ اُس مکار بادشاہ نے یہ دیکھکر حد سے زیادہ تعریف و توصیف کی اور ہملیٹ کو بڑھاوا دیکر بہت سا انعام ایک طرف رکھا اور کہا دیکھین اُسے کون لیتا ہی یہ سُنکر لیرٹس نے جو گرماکر ایک ہاتھ مارا تو پھر ہملیٹ اُسے نہ سنبھال سکا اور زخم کاری کھاکر طیش مین آیا اور بلا علم اُن حکمتون کے جو اُسکے مُتعلق بلے مین کی گئین جانے کیا اُسکے جی مین آیا کہ لیرٹس کو اپنی پاک صاف تلوار دیکر اُسکی زہر کی بجھی ہوئی تلوار خود لے لی اور لپک کر ایک ایسا ہاتھ دیا کہ جس سے فوراً ہی اپنے مکر و فریب کا پورا معاوضہ اُسے مل گیا ادھر تو یہ سب ہو رہا تھا اُدھر اُسکی ماں کی آواز آئی کہ مین تو زہر دیگئی۔ دریافت سے معلوم ہُوا کہ بادشاہ نے ہملیٹ کے لیے ایک پیالے مین پانی رکھوا دیا تھا کہ ہملیٹ جب تھکیگا تو پانی ضرور مانگیگا اور اُسمین زہر گھلوا دیا تھا کہ شاید لیرٹس کے ہاتھ سے بچ گیا تو اُسکے پینے سے تو خواہ مخواہ ہلاک ہوگا ملکہ کو جو پیاس معلوم ہوئی تو دھوکے سے وہی پیالہ جو ہملیٹ کے لیے رکھا گیا تھا پی گئی اور جسکے پیتے ہی اُسکی کیفیت ایسی جلد متغیر ہوگئی کہ سوائے اِسکے کہ مین زہر دیگئی" اور کوئی لفظ وہ اپنے مُنہ سے نہ نکال سکی۔ ہملیٹ یہ دیکھکر چونکا اور حکم دیا کہ دروازے بند کر دیے جائین اسپر لیرٹس نے کہا کہ تم ناحق اسقدر مشوش ہوتے ہو مُجھ سے پوچھو کہ یہ سب میرا ہی کیا ہُوا ہی۔ اور یہ سمجھکر کہ اس زخم سے جان بر ہونا تو ممکن ہی نہین جو کچھ حال تھا صاف صاف بیان کر گیا کہ اسطرح میری نیت فاسد ہوئی اور اسطرح مین نے نوک خنجر کو زہر مین بجھایا۔ مجھے یقین ہے کہ آدھ گھنٹہ بھی تم زندہ نہ رہسکوگے کیونکہ وہ ایسا زہر نہ تھا کہ جسکی سمیت کو کسی دوا سے تم دفع کر سکو۔ خیر جو کچھ ہونا تھا سو ہو گیا مگر مین اپنے کیے ہوئے سے پشیمان ہون اور اپنی خطاؤن سے معافی چاہتا ہون۔ یہ سب کہہ ہی رہا تھا کہ اُسکی روح قالب سے پرواز کر گئی اور مرتے دم یہ آخیر فقرہ اُسکی زبان پر تھا کہ بادشاہ نے مُجھے ناحق فعل بد کی ترغیب دیکر برباد کیا۔ لیرٹس کا یہ

انجام دیکھکر ہملیٹ نے تلوار جو اُٹھائی تو کسیقدر اثر سم آسمین موجود پایا اور اپنے وعدے کا خیال کرکے جو اپنے باپ کی روح سے کیا تھا اپنے دغاباز چچا کی طرف متوجہ ہوا اور لپک کر نوک خنجر اُسکے شکم مین اِس زور سے چبھوئی کہ فوراً اُسکی جان ہی نکل گئی اور یون ہملیٹ نے حکم پدر کی تعمیل کی کہ جس سے پورا پورا عوض اپنے قتل ناحق کا قاتل کو مل گیا تھوڑی دیر بعد جو ہملیٹ نے دیکھا کہ بدن سنسنا رہا ہے اور روح قالب سے نکلا چاہتی ہے تو اپنے دوست ہوراٹیا کی طرف جو دیر سے کھڑا اِس ہنگامے کا تماشا دیکھ رہا تھا مخاطب ہوا اور بحالت جان کنی دبی ہوئی آواز سے کہا کہ خیر مین تو اِس جہان سے رخصت ہی ہوتا ہون مگر تجکو اللہ سلامت رکھے کہ تمھارے ذریعے سے یہ حکایت دنیا مین شہرت پکڑتی رہیگی پہلے تو ہوراٹیا نے یہ تمنا ظاہر کی کہ وہ بھی اپنے کو ہلاک کرکے سفر آخرت مین شاہزادے کا ساتھ دے مگر ہملیٹ کو یون آزرومند پاکر اپنے ارادے سے پھرا اور کہا بہتر مین بہت اچھی طرح اِن واقعات اور حالات کو شہرت دونگا اور چونکہ یہ حالات میرے چشم دید ہین اِسلیے میرا بیان بہت جلد اسکی شہرت پکڑ جانے کا باعث ہوگا۔ ہوراٹیا کا یہ بیان ابھی پوری طرح ختم بھی نہین ہونے پایا تھا کہ ہملیٹ کی روح قالب سے پرواز کرگئی اور ہوراٹیا اور جمیع تماشہ بینون نے رو کر اُس نیک سیرت شاہزادے کی روح کو ملائک آسمانی کی امانت مین سپرد کیا۔ چونکہ ہملیٹ ایک خوش اخلاق وحلیم الطبع شاہزادہ تھا اور جو کچھ اوصاف شاہزادون مین ہونے چاہئین وہ سب اُسمین موجود تھے اِسلیے عموماً لوگ اُس سے محبت رکھتے تھے۔ اور اگر وہ زندہ رہتا تو بلاشک کسی زمانے مین ڈنمارک کے عظیم الشان وبیدار مغز بادشاہون مین شمار کیا جاتا

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا آٹھوان قصہ جو مجموعۂ مذکور الصدر کے ساتھ اس سے پہلے مطبع آودھ اخبار مقام لکھنؤ مملوکۂ جناب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا تھا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۹۰ء مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سلمہ التعال سے بہ صحت کمال طبع ہو کر مطبوعِ طبائعِ خاص و عام ہوا۔

عون خاتون کو مکافضل خلاق مین زور ماسی

یہ انگریزی کتاب سلیس رام سکسپیر کے مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا نوان قصہ
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

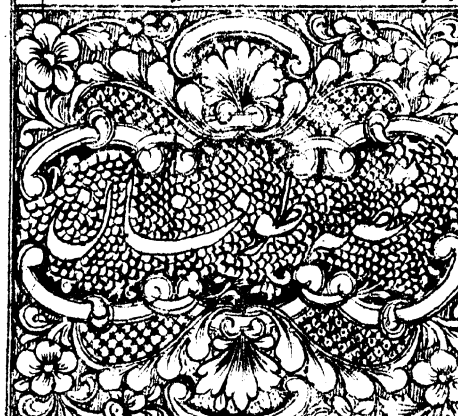

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے کوئی وکیل منصف بہادر ضلع گورکھپور نے بیاد مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن زیبائی سے چھپا

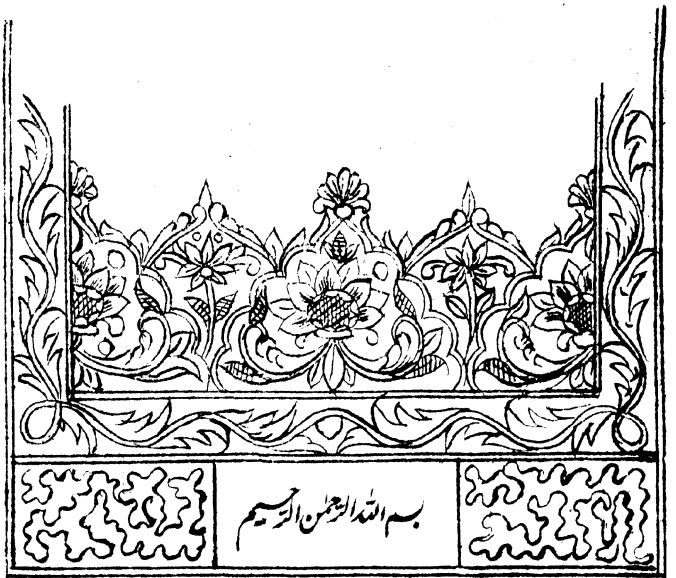

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمندر مین کوئی ایسا جزیرہ تھا جسکی آبادی صرف ایک پیر مرد **پروس پیرو** اور اُسکی نوجوان وخوبصورت لڑکی **مائی رنڈا** دو ہی باشندون پر منحصر تھی۔ اور ایسی صغر سنی مین وہ لڑکی اُس جزیرہ مین آئی تھی کہ اُسکو یہ بھی یاد نہ تھا کہ سوائے باپ کے کسی اور مرد کی صورت دیکھنے کا کبھی اُسے اِتّفاق ہوا ہے۔

اپنے رہنے کے لیے چٹانون اور پتھرون سے گھیر کر مستحکم وقلعہ مکانات کے اُنھون نے بنائے تھے اور اُسمین سے ایک گھر مین علم سحر کی بہت سی کتابین رکھی تھین جسے پروس پیرو اپنا کتب خانہ کہا کرتا تھا۔ اُس زمانہ کے حکیمون مین علم سحر کا بہت رواج تھا اور غالباً پروس پیرو کے لیے تو بہت ہی ضرور تھا کیونکہ یہ جزیرہ جسمین اِتّفاق سے اُسکا آنا ہوا **اساے کورکس** نامے ایک ڈائن کے قبضہ مین اجو اُسکے پہونچنے کے تھوڑے ہی روز پہلے مری تھی مُدت دراز تک رہچکا تھا۔

پروس پیرو نے اپنے علم کے زور سے اُن تمام پاک روحون کو جنھین اُس کمبخت ڈائن نے بسبب نہ ماننے اُسکے فرمان ناجائز کے درختون مین قید کردیا تھا

آزاد کر دیا جسکے سبب سے وہ سب کی سب کی اُسکی تابعدار ہو گئین اور جبسے اُسکے ریل سب کی سردار تھی ۔

اس چالاک و تیز دست اُسکے ریل مین سوا اُسکے اور کوئی بدی نہ تھی کہ کے لی بین نامے ایک راکھس کی طرف سے اپنے دلمین وہ بہت کینہ رکھتا تھا اور اُسکے چھیڑنے سے بڑا حظ اُٹھاتا تھا اور وہ بھی اِسوجہ سے کہ اُسکے دشمن قدیم سارے کورکس کا وہ راکھس بیٹا تھا ۔

پرومس پیرو نے اِس بد ہیئت کے لی بین کو جسکو ہیئت انسانی کے ساتھ بوزینہ کی اتنی بھی مشابہت نہ تھی جنگل مین پڑا پاکر گھر اُٹھا لایا اور بولنا سکھلایا ۔ اول اول تو اُسپر بڑی مہربانی کی مگر جب دیکھا کہ اُسکی بدطینتی جو اُسنے اپنی مان سے ورثہ مین پائی تھی اچھے کامون کی طرف اُسے مائل نہین ہونے دیتی اور سوا لکڑی اُٹھانے اور موٹے موٹے کامون کے وہ اور کسی لائق نہین ہے تو اُسکی سب لیاقت غلامون کی طرح اُس سے کام لینے لگا ۔ اور اُسے ریل کو تنبیہ کیا کہ خدمات مفوضہ کو بخوبی اُس سے انجام کرائے ۔

جب کبھی کے لی بین اپنے کام مین سستی یا غفلت کرتا تو اُسے ریل (جسے بجز پرومس پیرو کے اور کوئی دیکھ نہ سکتا تھا) چپکے سے آکر اُسکے بدن مین چٹکی بھر لیتا ۔ اور کبھی کیچڑ مین گرا کر کھڑا منہ بنا کر نقلین کرتا ۔ اور کبھی اپنی صورت بدل کر بصورت خار پشت راہ مین لیٹ جاتا جسے دیکھکر کے لی بین ڈرتا کہ کہین میرے ننگے پیرون مین اُسکے کانٹے چبھ نہ جائین سغرضکہ جب پرومس پیرو کے تعمیل احکام مین کے لی بین غفلت کرتا تو انواع انواع ایذا رسان شرارتون سے اُسے ریل اُسے اذیت پہونچاتا ۔

ایسی ایسی زبردست روحین جسکے تابع فرمان ہون اُسکے نزدیک آب و باد کا مسخر کر لینا کیا بڑی بات ہے ۔ چنانچہ ایک بار پرومس پیرو کے حکم سے اُن روحون نے

ایک بڑا طوفان اُٹھا جسمین بحالت تباہی ایک جہاز دور سے نظر پڑا۔ کہ سمندر کی موجون سے ٹکرا تا ہوا قریب ہے کہ غرق آب ہو جائے۔ اور پروس پیرو نے اپنی لڑکی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو اسمین بہتیرے جاندار ہم تم ایسے سوار ہین۔ لڑکی نے کہا "او میرے پیارے باپ" اگر تمھارے ہی علم سحر کا یہ اثر ہے کہ یہ بیچارے اسطرح معرض ہلاکت مین گرفتار ہین تو تم پر ضرور ہے کہ انپر مہربان ہو کر اس رنج و مصیبت سے انھین نجات دو۔ کاش میرا اختیار ہوتا تو بجاے تباہ ہونے اس عمدہ جہاز کے اور غرق آب ہونے اُن آدمیون کے ایسے پانی کا جذب ہو جانا سطح ارض مین مناسب تصور کرتی

پروس پیرو نے کہا "بیٹی مائی رنڈا" تم اتنی تحیر کیون ہوتی ہو اسمین کچھ برائی نہین ہے مین نے پہلے ہی سے ایسا حکم دے رکھا ہے کہ کسی کو کچھ ضرر نہ پہونچنے پائے۔ اور جو کچھ کہ تم دیکھتی ہو یہ سب تمھارے ہی واسطے کیا گیا ہے۔ تمھین یہ تو معلوم ہی نہین کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو اور مجھے سوا اسکے کہ مین تمھارا باپ ہون اور اس غربت کدہ مین رہتا ہون اور کیا جان سکتی ہو۔ بھلا تمھین اپنے یہان آنے کی کیفیت یاد ہے۔ مین تو ایسا جانتا ہون کہ تمھین یاد نہو گی کیونکہ اسوقت تمھاری عمر پوری تین برس کی بھی نہ تھی۔

مائی رنڈا نے کہا بیشک مین تبا سکتی ہون۔ پروس پیرو نے یہ سُنکر کہا کیا علاوہ میرے اور اس مکان کے کوئی دوسرا آدمی یا مکان بھی یہان ہے جہان سے پوچھ کر مجھے بتا دوگی۔ اچھا بتاؤ تو سہی کیا کیا باتین اسوقت کی تمھین یاد ہین۔ مائی رنڈا نے کہا کچھ کچھ خیال مین آتا ہے کہ کسی زمانے مین چار یا پانچ عورتین میرے پاس رہا کرتی تھین۔ پروس پیرو نے کہا کہ چار یا پانچ کیا بلکہ اس سے بھی زیادہ تھین۔ مگر اس کہہ دینے سے یہ نہین ثابت ہو سکتا کہ اسوقت کی باتین تمھین یاد ہین — ہان اگر یہ بتا دو کہ یہان تم کیونکر پہونچین تو البتہ جانون۔ مائی رنڈا نے کہا کہ سوا اسکے

تو مین اور کچھ نہین بتا سکتی —

اب پروس پیرو نے ابتدا سے اپنی کیفیت یون بیان کرنی شروع کی — کہ بارہ برس کا عرصہ گذرا کہ مین مائی لین کا نواب تھا۔ اور وارث ملک صرف تو ہی ایک لڑکی تھی — اور این ٹامینو نامے میرے ایک بھائی بھی تھا جسپر مین بڑا بھروسہ رکھتا تھا۔ اور چونکہ گوشہ نشینی اور کتب بینی کی طرف مجھے کمال رغبت تھی اسلیے تمام انتظامات امور سلطنت تمھارے چچا پر جو مجھسے میرا بڑا ہی دغا باز بھائی تھا مین نے چھوڑ رکھا تھا۔ اور امورات دنیوی سے غافل کتب بینی کی طرف راغب ہر وقت دل کی صفائی مین مین مشغول رہتا۔ میرے بھائی کے جو اسطرح اختیارات بڑھے تو اپنے کو وہ فی الواقع وہان کا نواب سمجھنے لگا۔ اور میرے ماتحتون پر حکمرانی کا جو موقع ہاتھ لگا تو اسکی نیت فاسد ہوئی اور میری حکومت چھین لینے کے لیے بڑے بڑے منصوبے اسکے دلمین پیدا ہونے لگے۔ اور چونکہ میرا دشمن جانی نواب تھا پس اسکی مدد پر تھا اسلیے اپنے منصوبون پر وہ بہت جلد کامیاب ہو گیا —

مائی رنڈا نے کہا جب ایسا ہی تھا تو انھون نے تمھین زندہ کیون چھوڑا۔ اسکے جواب مین پروس پیرو نے کہا۔ چونکہ عام خلقت کی محبت میرے ساتھ بہت بڑھی چڑھی تھی اسلیے ہمارے قتل پر وہ جرات نکر سکے۔ مگر ہان یہ ہوا کہ ایک روز این ٹامینو نے مجھے اپنے ساتھ ایک جہاز پر بٹھا کر اسکا لنگر اٹھا دیا اور جب دیکھا کہ ایک فاصلہ معتدبہ پر خلقت نکل آئے تو جہاز سے جبرًا اتار کر اور ایک چھوٹی سی کشتی مین جسکا بادبان و مستول تک درست نہ تھا بٹھا کر وہین چھوڑ دیا۔ اور سمجھے کہ یہان سے بچکر کہان جائیگا اتفاق سے گانزیلو نامے ایک سردار جو مجھ سے کمال محبت رکھتا تھا وہان موجود تھا یہ کیفیت دیکھکر اسنے پانی اور کچھ کھانے کی چیزین اور پہننے کے کپڑے اور چند کتابین جنکو مین بادشاہت سے کم عزیز نہین سمجھتا تھا چپکے سے لاکر کشتی مین رکھدیا۔

مائی رنڈا نے کہا اسوقت کا میرا ساتھ رہنا تو تمھین بڑا ہی گران گذرا ہوگا۔ پروس پیرو نے کہا "نہین بیٹی" اسوقت کی تمھاری ہمراہی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا کوئی فرشتہ حفاظت کے لیے ساتھ ہے۔ اور جب کبھی تمھین ہنستا دیکھتا تو سارا رنج والم بھول جاتا۔ غرضکہ اس سیلے جزیرے کے پہونچنے تک آب ودانہ نے وفا کیا اور جیسے یہان آیا ہون تب سے تمھاری تعلیم مین اپنی اوقات صرف کرتا ہون اور یہ میری تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کو ایسی مہذب وشائستہ بنا دیا۔ مائی رنڈا نے کہا کہ جو کچھ کیا تنے اچھا کیا اللہ جزاے خیر عطا کرے مگر مین یہ پوچھتی ہون کہ اس طوفان سے تمنے کیا فائدہ سوچ رکھا ہے۔ اسکے باپ نے کہا کہ اس سے کتنا بڑا کام نکلا کہ اسوقت نواب نے پلس اور میرے برادر دغاباز دونون صاحب اس ساحل پر موجود ہین۔

یہ کہکر ایک جادو کی قمچی اس لڑکی کو چھلا دی جس سے فوراً اسے نیند آگئی۔ اور ایک لمحہ بھی نگدر نے پایا تھا کہ اسے ریل آن موجود ہوا کہ بادشاہ سے طوفان کی کیفیت وجہاز والون کی حالت بیان کرے۔ مائی رنڈا کی نظر سے چھپ کر یہ باتین کرنی اریل کے لیے کوئی بات نہ تھی کیونکہ اسکی نظرون سے وہ عموماً غائب ہی رہتا تھا لیکن پروس پیرو نے اسے پسند نہ کیا کہ اسکی لڑکی دیکھے کہ خالی ہوا سے (جیسا کہ اسے دکھلائی دیتا) میرا باپ باتین کر رہا ہے۔

پروس پیرو نے کہا کہ "او بہادر موکل" بتاؤ تو سہی تمنے کیا کام کیے۔ اریل نے نہایت لطف کے ساتھ طوفان کی کیفیت اور ملاحون کے اضطراب کی حالت بیان کی اور کہا کہ اول بادشاہ کا لڑکا فرڈی نینڈ دریا مین گرا جسکے دیکھنے سے اسکے باپ کو یقین ہوگیا کہ بیشک غریق بحر فنا ہوا اور حالانکہ وہ زندہ ہے اور اسے مین بچا کر اسی جزیرہ کے ایک کنارہ پر بٹھلا آیا ہون جہان بحالت یاس اپنے باپ کے غم مین جسکے مرجانے کا اسے یقین کامل ہے سر زانو بیٹھا آنسو بہا رہا ہے۔ اور مین نے اس شاہزادے کے

نکالنے مین ایسی صفائی کی ہے کہ اُسکا ایک بال بھی بیکا نہونے پایا۔ اور گو اُسکے کپڑے تر ہوگئے ہین مگر خراب نہوے بلکہ پانی سے دھل کر کسیقدر صاف ہوگئے ہون تو بعید نہین

پروس پیرونے اُسے ریل سے کہا کہ یہی تو مین چاہتا تھا۔ لے جا اور جلدی سے اُس شاہزادے کو اُٹھالا۔ کہ مین اپنی لڑکی سے اُس سے ملاقات کراؤن اور پھر پوچھوں کہ بادشاہ اور میرے بھائی یہ دونون کہان ہین۔ اُسے ریل نے کہا کہ گو شہزادے کے ملنے کی اُنھین اُمید تو نہین ہے کیونکہ اُنھون نے اپنی آنکھون سے اُسے پانی مین گرتے دیکھا مگر پھر بھی احتیاطاً اُسی کی جستجو مین مصروف ہین۔ اور جہاز والون کی تو اُسوقت عجب کیفیت ہے کہ اُنمین سے کسی کو صدمہ تو نہ پہونچا اور سب کے سب صحیح سلامت ہین مگر ہر ایک اپنے کو یہی سمجھتا ہے کہ صرف مین ہی ایک ایسا ہون کہ اِس بلا سے صحیح سلامت رہا۔ اور جہاز گو اُنکی آنکھون سے نہان ہے مگر بحفاظت تمام بندرپر کھڑا ہے یہ سُنکر پروس پیرونے کہا "اے ریل" اِس کام کو تونے بحسن تمام انجام کیا لیکن ابھی کچھ اور بھی کرنا پڑیگا۔ اُسے ریل نے کہا کیا ابھی کچھ باقی ہے۔ خیر مین کام کو تو حاضر ہی ہون مگر میری اتنی عرض سن لیجیے کہ آپ نے میرے آزاد کرنے کا وعدہ کئی بار کیا ہے۔ یاد رکھیے کہ آج مین نے کتنا بڑا کام آپ کا کر دیا اور کام کرنے مین نہ مین کچھ جھوٹ بولتا اور نہ کوئی قصور کرتا۔ کیسے سچے دل سے مین آپ کی خدمت کرتا ہون کہ کیسا ہی سخت کام کیون نہو مگر مین ذرا بھی ناگوار نہین سمجھتا۔

پروس پیرونے کہا یہ کیسی گفتگو ہے۔ کیا تم وہ زمانہ بھول گئے کہ تم مبتلاے رنج و آلام تھے اور مین نے تمھین نجات دی تھی۔ اور کیا اِس خبیث ساحرہ سای کرکس کا وقت تمھین یاد نہ رہا کہ وہ بڑھیا کس درجہ رشک و حسد سے بھری ہوئی تھی۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہان کی رہنے والی تھی۔ بولو۔ خاموش کیون ہو اے ریل نے کہا "حضور" اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ اُسکا مقام پیدایش ایل جیرس مین تھا۔ پروس پیرونے کہا

ہان وہ ایل جیرس کی رہنے والی تھی۔ اچھا سنو کہ جسوقت مین نے تمھین یہان پایا اُسوقت تمھاری کیا حالت تھی۔ شاید تمھین اپنی کیفیت یاد نہو۔ جب اُس بدذات ساحرہ کا سحر ایل جیرس مین مشہور ہوا تو وہان کے باشندے ڈرے اور اُسکے شہر بدر کرنے پر آمادہ ہوے چنانچہ وہین کا ایک ناخدا اس جزیرے مین اُسے لاکر اُتار گیا چونکہ تم ایک منحنی روح تھے اور اُسکے فرمان ناجائز کی تعمیل پوری طرح نکر سکے اسلیے تمھین بھی لیجاکر اُس ایک درخت مین بند کردیا جہان مین نے تمھین روتا ہوا پایا۔ یاد رکھو کیسی سخت مصیبت سے مین نے تمھین نجات دی کہ وہان سے نکال لایا۔

اے ریل اپنی بیوفائی و ناشکرگزاری پر شرمایا گیا اور عفو قصور کی درخواست کی اور کہا حضور مجکو تعمیل احکام مین کچھ عذر نہین۔ پروس پیرو نے کہا کہ تمکو ہمیشہ ایسا ہی خیال کرنا چاہیے اور میری بھی نیت مین ہے کہ تمکو آزاد کردون۔ اور پھر بتایا کہ یہ یہ کام تمکو اور کرنے ہونگے۔ اے ریل یہ سنکر رخصت ہوا اور پہلے وہین گیا جہان فرڈی ننڈ کو چھوڑ آیا تھا۔ اور دیکھکر کہ اُسی طرح حالت رنج و غم مین ابھی تک وہ بیٹھا ہوا ہے کہا رشاہزادے مین تمھین اُسی وقت یہان سے اُٹھا لیجانے کی فکر مین ہون کہ مائی رنڈا کو تمھاری صورت دکھاؤن۔ اُٹھو اور میرے پیچھے ہولو۔ اور پھر یہ کہکر ایک گیت گایا جسکا مضمون یہ ہے۔

پانچ فیدم کے فاصلے پر تیرا باپ پڑا ہے۔ اُسکی ہڈیون کی مرجان بنائی گئی — اور آنکھون کے گوہر۔ اُسکا کوئی عضو بدن خراب نہین گیا۔ ہان کچھ اختلاف و تبدیل البتہ واقع ہوئی جس سے اُسکی قیمت و نفرت بڑھ گئی۔ دریا کی دیبی اُسکے کفن کے گھنٹے بجاتی ہے۔ دیکھو وہ آواز ٹن ٹن کی آرہی ہے۔

شاہزادے نے اپنے پدر گم گشتہ کی یہ حیرت انگیز خبر سنکر اُس رنج و آلام سے جسمین وہ مبتلا تھا فوراً نجات پائی۔ اور بحالت استعجاب اے ریل کی آواز پر اُسکے ساتھ چلا تھی کہ اے ریل نے اُسے پروس پیرو اور مائی رنڈا کے پاس کہ کسی سایہ دار

درخت کے نیچے دونون لیٹے ہوے تھے پہونچا دیا۔ مائی رنڈا سے (کہ اسکے پہلے سوای اپنے باپ کے کسی اور مرد کی صورت اُسنے نہ دیکھی تھی) پیروس پیرونے کہا ادھر کیا دیکھ رہی ہو۔ مائی رنڈا نے کہا بیشک سایہ کوئی سایہ ہے۔ اے اللہ کسطرح تاک رہا ہے سچ بتاؤ یہ تو ایک بڑا ہی خوبصورت مخلوق معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ سایہ نہین ہے اُسکے باپ نے کہا "نہین بیٹی" یہ کھاتا ہے سوتا ہے اور جیسی عقل۔ فہم ہملوگ رکھتے ہین ویسی ہی یہ بھی رکھتا ہے۔ جہاز مین یہی نوجوان سوار تھا۔ رنج و غم سے اسکا رنگ کسی قدر بدل گیا ہے۔ یا یون کہو کہ تم اسی کو خوبصورتی خیال کرتی ہو۔ اسکے ساتھی جو کھو گئے اُنھین کے تلاش مین یہ ادھر اُدھر پھر رہا ہے۔

مائی رنڈا جو سمجھی ہوئی تھی کہ تمام انسان کے چہرے میرے ہی باپ کے اسی سادے اور سب کی داڑھیان میرے ہی باپ کی سی خاکی رنگ کی ہوا کرتی ہین اُس نوجوان شاہزادے کا چہرہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور فرڈی نینڈ نے کہ اسے ریل کی وحشت انگیز سنکر پہلے ہی سے متحیر تھا اور سمجھتا تھا کہ یہان پہ طرح طرح کے متعجبات دیکھنے مین آینگے اب اس ویرانے مین ایسی خوبصورت عورت دیکھکر خیال کیا کہ غالبًا یہ کوئی جادو کا جزیرہ ہے۔ اور یہ عورت یہان کی پری ہے۔ چنانچہ اُسنے اسی خطاب سے اُس عورت کو مخاطب کرنا چاہا۔

مائی رنڈا نے جواب دیا مین کوئی پری نہین ہون جیسی عورتین ہوتی ہین ویسی ہی مین بھی ہون۔ اور اپنی ساری کیفیت بیان کیا چاہتی تھی کہ پیروس پیرو نے اُسے روک دیا۔ ہرچند یہ دیکھکر کہ انمین سے کتنی حیرت کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہے وہ بہت ہی خوش ہوا کیونکہ اُنکی طرز گفتگو سے ایسا معلوم ہوتا تھا (کہ گویا) اول ہی نگاہ مین تیر عشق سے دونون کا دل چھد اُٹھا۔ مگر اسبات کے دریافت کرنے کے لیے کہ اُسکی بیٹی کے دلمین کتنا استقلال ہے اُسنے چاہا کہ اُنکی صحبتون کو منغص کردے اور

بڑھکر بدرشتی شاہزادے کو آواز دی - اور کہا تو مجھے مخبر معلوم ہوتا ہے اور یہان جاسوس لینے آیا ہے کہ یہ خبر یہ یہان کے بادشاہ کے قبضہ سے نکل جائے - چلیے - دیکھیے - آپ کے پیرون کو گردن سے باندھکر ایسی جگہ چھوڑتا ہون جہان آب شور پینے کے لیے ملے - اور کھونگے اور سوکھی سوکھی جڑین اور بلوط کی چھال کھانے کے لیے فرڈی نینڈ نے کہا نہین نہین جبتک مین اپنے مین طاقت پاؤنگا تب تک بھلا ایسی ضیافت مین کب کا قبول کرنیوالا - اور یہ کہکر تلوار میان سے نکال کر آگے بڑھا - اسکا بڑھنا تھا کہ پروس پیرو نے جادو کی قمچی ہلاکر اسکے پیر ایسی صفائی سے باندھ دیے کہ جہان وہ کھڑا تھا وہین کا ہو رہا

ماں کرنڈا یہ کیفیت دیکھکر باپ سے چمٹ گئی اور کہنے لگی کہ کیون ایسی بیرحمی کرتے ہو اسکی حالت قابل ترحم ہے - مین اسکی کفیل ہوتی ہون اسے چھوڑ دو - یہ دوسرا شخص ہے جسکو مین نے فی عمرہ دیکھا ہے - میری نظرون مین تو بڑا پاک باطن معلوم ہوتا ہے - اسکے باپ نے کہا خبردار اگر پھر کبھی ایسی بات تمنے اپنے مُنہ سے نکالی تو مین تمسے بدل آزردہ ہو جاؤنگا تعجب ہے کہ تم اس دغاباز کی طرف سے وکالت کرتی ہو چونکہ سوائے اسکے اور کسی لی بین کے تمنے اپنی ساری عمر مین کوئی دوسرا مرد نہین دیکھا ہے اسلیے تم سمجھتی ہو کہ یہ بہت خوبصورت ہے اور حالانکہ دنیا مین بہتیرے ایسے نکلینگے جنکے سامنے یہ ایسا ہی بدصورت معلوم ہوگا جیسا اسکے سامنے کے لی بین بدصورت معلوم ہوتا ہے - ان سب باتون سے پروس پیرو کو اپنی لڑکی کی آزمایش مدنظر تھی - غرضکہ یہ سب سنکر لڑکی بولی کہ جیسی مین عاجز ہون ویسی ہی میری محبت بھی ہے - اس سے زیادہ حسین آدمی دیکھنے کی مین تمنا نہین رکھتی -

پروس پیرو نے شاہزادے سے کہا - سیدھے چلے آؤ - تم مین اتنی طاقت نہین ہے کہ میرے حکم کو ٹال سکو - شاہزادے نے کہا بیشک مجھ مین اتنی طاقت نہین - اور اس واقعے سے اپنے دلمین کمال متحیر ہوا کہ کیون مین اسکے ساتھ چلنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہون

اور یہ نہ سمجھا کہ اُسکے جادو کے اثر نے تاب مُقابلہ اُس سے سلب کرلی ہے غرضکہ پروس پیرو اُسے غار کی طرف لے چلا۔ اور وہ مائی رنڈا کی طرف دیکھکر کہ اُس سے ایک فاصلے پر کھڑی تھی کہنے لگا کہ اسوقت میرے حواس درست نہین ہین ایسا تو نہین کہ مین خواب دیکھ رہا ہون کچھ ہی ہو مگر مین اس زن نازنین کو اپنے قید خانے مین سے ہر روز ایک نگاہ دیکھ لیا کرتا تو اُس پیر مرد کے عتاب اور اس میری حالت زار کی پوری مکافات ہوجایا کرتی۔

پروس پیرو نے تھوڑے ہی عرصہ تک وہان اُسے رکھا۔ اور باہر لاکر ایک بڑی ہی دُشوار خدمت اُسکے سپرد کی تا اُسکی بیٹی اپنی آنکھون سے دیکھ سکے کہ فرڈی نینڈ کو کیسا دشوار گزار کام دیا گیا۔ اور پھر بجیلہ کتب بینی مکان مین چلا گیا اور اوٹ سے دیکھنے لگا کہ اُنمین کیا باتین ہوتی ہین۔

پروس پیرو نے اُسے حکم دیا کہ جتنے موٹے موٹے لٹھے آس پاس پڑے ہون سب کو ایک جگہ تو وہ کردے۔ شاہزادہ اور ایسی سخت محنت۔ مائی رنڈا نے یہ دیکھکر کہ ایسی سخت محنت اُسکی جان لیے بغیر نہین رہنے کی بڑا افسوس کیا۔ اور کہا بابا تو مکان مین چلے گئے۔ وہان بیٹھکر دو تین گھنٹہ تک کتاب دیکھینگے اتنی دیر تم بھی آرام کرو۔

فرڈی نینڈ نے کہا "او پیاری عورت" مین اپنے مین اتنی جُرات نہین پاتا کہ بلا کام ختم کیے تھوڑی دیر تک بھی آرام کرون۔ مائی رنڈا نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو تمھاری عوض مین کام کرتی ہون تم بیٹھ جاؤ۔ مگر فرڈی نینڈ نے اُس سے کسی طرح اتفاق نہ کیا۔ اور بجاے اسکے کہ اُسکے کام مین وہ مدد دیتی اور حارج ہوئی کیونکہ اُنکی باہمی گفت و شنود سے لٹھے اُٹھانے مین بڑا فتور پڑا اور کام بڑی سستی سے ہونے لگا۔

پروس پیرو جسنے امتحاناً فرڈی نینڈ کو ایسی دُشوار خدمت تفویض کی تھی کتب خانے مین نہ تھا جیسا کہ اُسکی لڑکی نے خیال کیا بلکہ انھین کے پاس بیٹھا ہوا وہ سن رہا تھا

کہ اُنمین کیا کیا باتین ہوتی ہین مگر وہ اُسے دیکھ نہ سکتے تھے کہ ہمارے پاس بیٹھا ہوا ہے
فرڈی نینڈ کے پوچھنے پر مائی رنڈا نے اپنا نام بتایا اور کہا محض تمھاری خاطر سے
مین نے اپنے باپ کی نافرمانی کی کیونکہ اُسکے پہلے تمھین یاد ہوگا کہ مین نے اپنا حال کہنا
اور اپنا نام بتانا تمسے چاہا تھا تو اُسنے مجھے روک دیا تھا۔

اُسنے یہ اول ہی مرتبہ اپنے باپ کی نافرمانی کی تھی جسے دیکھکر اُسکا باپ ہنس پڑا اور
چونکہ اُسی کے علم سحر کا یہ اثر تھا کہ وہ ایسا جلد اُس شاہزادے پر فریفتہ و ازخود رفتہ
ہوگئی اسلیے اُسنے اپنے دلمین کچھ برا نمانا کہ اُسکی لڑکی نے ایسا جلد اُسے اپنے
دل سے بھلا کر بخلاف اُسکے حکم کے یون اُس شاہزادے سے اظہار محبت کیا اور
فرڈی نینڈ کی تقریر عشق آمیز کو اُسنے بڑی ہی مسرت کے ساتھ سنا جسمین اُسنے
یون ظاہر کیا کہ خبنی عورتین مین نے اب تک دیکھی ہین سب مین زیادہ مجکو تیرے
ساتھ اس تھوڑے عرصے مین اُلفت ہوگئی۔

فرڈی نینڈ کے اس مبالغے پر کہ تمام دُنیا کی عورتون مین مائی رنڈا اُسے زیادہ
پیاری معلوم ہوئی مائی رنڈا نے کہا۔ کہ گو مجھے یاد نہین آتا کہ مین نے کبھی کسی عورت
کی صورت دیکھی ہے اور نہ کبھی سوائے اپنے باپ کے اور تمھارے کوئی دوسرا
اور دیکھا مجھے تو معلوم ہی نہین کہ گول چہرہ کیسا ہوتا ہے مگر مین اتنا کہہ سکتی ہون کہ اگر
مردون کی صورتین مین نے دیکھی ہوتین تو بھی سب مین تمھین فوقیت دیتی اور تمسے
مُفارقت گوارا نکرتی۔ اور پھر کہا کہ مین تمسے اسطرح بیباکانہ گفتگو کر رہی ہون مگر
ایسا نہو کہ میرا باپ سُنتا ہو کیونکہ اُسنے بالکل اُسکے خلاف حکم دے رکھا ہے۔

یہ سنکر پیروس مُسکرایا اور اسطرح اپنا سر ہلایا گویا کہا چاہتا ہے کہ میری
دلی آرزو یہی تھی کہ میری لڑکی نے پلس کی ملکہ کہلائے۔

اتنے مین فرڈی نینڈ نے بڑی ہی فصاحت و بلاغت کے ساتھ (جیسا کہ شاہزادونکا

دستور ہے کہ درباری زبان مین باتین کیا کرتے ہین) اُس نیک بخت مائی رنڈا سے کہا کہ تم میری بی بی و ملکہ نے پلس ہو۔

اُسنے جواب دیا کہ جناب مین محض ایک نادان و کم فہم عورت ہون۔ مجھے بھلے بُرے مین تو پہچان ہی نہین مین اِسے کیا سمجھون۔ سیدھی سیدھی طرح سے پوچھو تو یہ ہے کہ اگر اپنے نکاح مین مجھے قبول کرو تو مین حاضر ہون۔

بعد اِس ایجاب وقبول کے فرڈی نینڈ اُس عورت کا شکریہ ادا کیا چاہتا تھا کہ پروس پیرو نے اپنے کو ظاہر کر کے شکریہ ادا کرنے سے اُسے باز رکھا۔

اور کہا لڑکی کوئی ڈر کی بات نہین۔ تم لوگون مین جو باتین ہوتی تھین مین نے سب سُن لی ہین اور وہ سب مجھے بدل قبول و منظور ہین۔ "فرڈی نینڈ" جس محنت و مصیبت مین تم اول اول گرفتار کیے گئے میری لڑکی مل جانے سے اُسکی پوری پوری مکافات ہو جائیگی۔ جتنی سختیان تم پر ڈالی گئین اُس سے محض تمھارا امتحان مقصود تھا۔ اور معلوم ہوا کہ تم نہایت ہی شریف و نیک طینت ہو۔ اِسلیے اپنی لڑکی جسے تمھاری محبت نے پہلے ہی سے مستوجب الحصول ٹھہرا رکھا ہے بطور انعام تمھارے حوالہ کرتا ہون اور پھر کہا کہ مجھے چند کام ایسے ہین کہ بے میرے گئے بن نہین سکتے۔ جبتک کہ مین لوٹ نہ آؤن تملوگ یہین بیٹھے ہوے باتین کیا کرو۔ بھلا مائی رنڈا کے لیے یہ حکم کب قابل عدول ہوتا۔

پروس پیرو نے اُنکے پاس سے اُٹھکر اَیریل کو بلایا۔ اور وہ بلانے کے ساتھ ہی اُسکے پاس حاضر ہوا کہ شاہ نے پلس اور اُسکے بھائی کی حالت بیان کرے کہ اُسکے ساتھ اُسنے کیا کیا۔ اُسنے بیان کیا کہ عجیب و غریب صورتون کے دکھانے سے اور متوحش صداؤن کے سُنانے سے مین نے اُنکو بالکل ہی خوف زدہ و حواس باختہ بنا رکھا ہے۔ جب وہ اِدھر اُدھر پھرتے پھرتے تھکے اور بسبب

شدت گرسنگی کے جان بلب ہوے تو اچھے اچھے کھانون کا ایک خوان مین نے اُنکے سامنے لاکر رکھدیا۔ اور جب اُنھون نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو بہ شکل دیوزاد دونون بازوؤن پر پر جمائے کہ جسکے دیکھنے سے خوف معلوم ہو مین نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُنکے سامنے سے وہ خوان اُٹھالیا۔ اور اُنکے متعجب ہونے پر مین نے اُسوقت مصنوعی دیو تھا بولا کہ تم اپنی بیدردی کو یاد نہین کرتے کہ کسطرح تمنے پروس پیرو کو اُسکی سلطنت سے نکال دیا اور مع اُسکی شیرخوار لڑکی کے اُسے سمندر مین چھوڑ دیا کہ وہ مرکر رہجائین۔ یہ اُسی بیرحمی کا عوض ہے کہ تمکو اسطرح اذیتین پہونچائی جاتی ہین۔

یہ سنکر شاہ نے پلس اور این ٹانیو دونون اپنے کیے ہوے پر بہت پشیمان ہوے اور اُسے ریل نے کہا کہ اُن دونون نے ایسے خلوص دلی سے توبہ کی ہے کہ ایسی صورت مین مجھ ایسا بھی بجز معاف کردینے کے اور کچھ نکر سکے۔

پروس پیرو نے کہا اچھا اُنھین یہان اُٹھالاؤ تم غیر جنس ہوکر اُنکی مصیبت نہین دیکھ سکتے تو مین ہمجنس ہوکر اُنکی حالت پر کیونکر ترس نہ کھاؤن میرے پیارے اُسے ریل اُنھین جلدی سے اُٹھا تو لاؤ۔

تھوڑی دیر کے بعد شاہ این ٹانیو اور گانزیلو تینون کو لیے ہوے اُسے ریل آن پہونچا یہ ہیبت کہ ہر ایک بترتیب اُسکے پیچھے بحیرت نگران اُسکی آواز سحر سے دکہ معلق ہوا مین کھڑا وہ پرانے نغمون کو چھیڑ رہا تھا خود بخود کھینچتے ہوے چلے آتے تھے یہ وہی گانزیلو تھا جسنے پروس پیرو کے لیے جبلا اُسکے بدذات بھائی نے اپنی دانست مین ہلاک کرنے کے لیے کھلی ہوئی کشتی مین بٹھاکر سمندر مین چھوڑ دیا تھا خوراک اور اُسکے مطالعہ کی کتابین مہیا کردی تھین۔

اُسوقت رنج وغم نے اُنھین ایسا مسلوب الحواس بنا رکھا تھا کہ وہ پروس پیرو کو

نہ پہچان سکے۔ اول اُسنے گانزیلو پر خوش خصال سے اپنا نام بتاکر اپنے کو پہچنوانا اور کہا میری زندگی کے سبب تھین ہو۔ اور پھر تو اُسکے بھائی اور پادشاہ سب ہی نے پہچان لیا کہ یہ وُہی پروس پیرو مظلوم ہے۔

اِن ٹانیوا سوقت رو پڑا اور بحالت آزردگی و پشیمانی بہت سے کلمے افسوس کے اپنے منہ سے نکالے اور سچے دل سے اپنے بھائی سے مُعافی چاہی۔ اور بادشاہ نے پلس نے بھی بخلوص اپنی پشیمانی کا اظہار کیا اور کہا ناحق پروس پیرو کی حکومت چھیننے مین مین نے اُسکے بھائی کی اعانت کی۔ پروس پیرو نے یہ حالت دیکھکر اُنکے قصور معاف کیے۔ اور لی ہوئی حکومت کے واپس کرنے پر اِنھین آمادہ پاکر شاہ نے پلس سے کہا کہ تمھارے لیے بھی ایک تحفہ میرے خزانے مین موجود ہے۔ اور یہ کہکر کواڑ جو کھول دیے تو کیا دیکھتے ہین کہ اُسکا لڑکا فرڈی ننینڈ بیٹھا ہوا مائی رنڈا سے شطرنج کھیل رہا ہے۔

اِس ملنے سے جتنی خوشی فرڈی ننینڈ اور اُسکے باپ کو حاصل ہوئی دُنیا کی کوئی خوشی اُسکا مُقابلہ نہین کرسکتی کیونکہ اُنھین کب ایسی اُمید تھی ہر ایک انمین سے دوسرے کو یہی سمجھتا تھا کہ نذر طوفان ہُوا۔

اِنھین دیکھکر مائی رنڈا نے بڑا تعجب کیا اور کہا جس دُنیا مین ایسے شریف لوگ رہتے ہین اے اللہ وہ کیسی ہوگی۔

مائی رنڈا کا حسن اور اُسکے چہرے کی صفائی دیکھکر قریب قریب وہ ویسا ہی مُتحیر ہُوا جیسا اوّل اوّل اُسے دیکھکر اُسکا بیٹا مُتعجب ہُوا تھا۔ اور پوچھا یہ کون عورت ہے شاید اِس جزیرہ کی یہ پری ہے اور یہی مجھے یہان اُٹھالائی ہے فرڈی ننینڈ اپنے باپ کی تقریر پر ہنس پڑا اور سمجھایا وُہی غلطی ہے جسمین اوّل مرتبہ مین بھی گرفتار ہوچکا ہون اور کہا نہین باپ یہ ازقسم نبی انسان ہے اور اب جو پوچھو تو ایک اعتبار سے

بعنایت خدائے لایزال اُسے پری سمجھنا چاہیے۔ مین نے بلا تمسے پوچھے اِسے پسند کر لیا ہے کیونکہ یہ کسے اُمید تھی کہ تم صحیح وسلامت ہوگے یہ اسی پروس پیرو کی لڑکی ہے جو کسی زمانے مین مائی لن کا مشہور نواب تھا۔ اور اُسکی ناموری تو مین نے بہت سُنی تھی مگر اِس سے پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔ اور اُسکے سبب سے مین نے نئے سر سے زندگی پائی اور اپنی ناکدخدا لڑکی اِسنے میرے حوالہ کی جس سے مین اُسے اپنے باپ کی جگہ سمجھتا ہون۔

بادشاہ نے کہا پھر تو مین بھی مائی رنڈا کا باپ ہُوا۔ مگر یہ کتنا غیر مُرتب ہوگا کہ مین اپنی لڑکی سے خواستگار مُعافی ہون۔

پروس پیرو نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہے۔ جب ہمارے بُرے دن گذر گئے تو پھر اِس خوشی مین اُسکی یاد دلانے سے کیا فائدہ۔ اور اُٹھکر اپنے بھائی سے بغل گیر ہُوا۔ اور اُسے دوبارہ اِسبات کا یقین دلایا کہ مین نے تیرے سارے قصور مُعاف کر دیے۔ اور کہا میری تقدیر مین یون ہی لکھا تھا اور مشیّت ایزدی اِسی طرح پر تھی کہ ایک مرتبہ مین اپنی ریاست سے نکال دیا جاؤنگا اور اِس ذریعہ سے میری لڑکی شہزادہ تاج نے ملیس ہوگی کیونکہ اِس ویران خزیرہ مین ایک دن یہ ہونا تھا کہ ہم سب آپسمین ملینگے اور شاہزادہ مائی رنڈا پر عاشق ہوگا۔

اِن مہربانی بھرے فقرون کو جو پروس پیرو نے اپنے بھائی کی تسلّی کے لیے اِستعمال کیے تھے سُنکر اُسکا بھائی ایسا شرمندہ و پشیمان ہُوا کہ بے اختیار اُسکی آنکھون سے اشک خجالت نکل پڑے اور دم بخود ہو کر رہگیا اِس مُصالحہ پر ریاست کے پرانے ہواخواہ گانزیلو نے خوش ہو کر آنکھون سے اشک شادی بہائے اور اُس نوجوان نوشاہ کو بہت کچھ دُعائین دین۔

اب پروس پیرو نے کہا کہ تمھارا جہاز بحفاظت تمام بندر پر کھڑا ہے اور ملاح سب کے سب اُسکے تختہ پر بیٹھے ہین کل صبح اپنی لڑکی سمیت تمکو گون کو دلمن کی طرف لیچلونگا۔

اور تھوڑی دیر کے بعد کہا جو کچھ اس غریب کدہ میں میسر آیا حاضر ہے اُٹھو کھاتے جاؤ اور اپنی کیفیت کہ میں اس ویران خربہ میں کیونکر پہونچا اور مجھے میں یہاں پہونچا کیونکر بسر ہوئی رات کو بیان کرونگا تمہارا جی گھبرائے اور دل لگی میں رات کٹ جائے اور پھر کے لی بن کو بلا کر مکان صاف کرنے اور کھانا چننے کے لیئے حکم دیا۔ اس بدشکل راکھس کی متوحش صورت و بیڈول ہیئت کو دیکھکر وہ لوگ بہت متعجب ہوے اور پروس پیرو نے یہ کہکر صرف یہی ایک خدمتگار ہے جسکی صحبت میں میں نے اتنا زمانہ بسر کیا اور بھی اُنکے تعجب اور حیرت کو بڑھا دیا۔

پروس پیرو نے روانہ ہونے سے پہلے اسے ریل کو اپنی خدمت سے علیحدہ کیا جس سے اس خوش اخلاق روح کو بڑی ہی مسرت حاصل ہوئی۔ کیونکہ گو وہ اپنے آقا کے کامون کو بڑی ہی وفاداری سے انجام دیتا تھا مگر آزادانہ بسر کرنے کی اُسے ہمیشہ سے تمنا تھی۔ اور صحرائی پرندون کی طرح بلا تعرض غیرے ہوا میں اُڑنے۔ شاداب درختون کے سایہ میں بیٹھنے۔ خوش نما پھلون اور خوشبودار پھولون کے سیر کرنے کی اُسے کمال آرزو تھی۔ جب اس روح کو پروس پیرو نے آزاد کرنا چاہا تو بلا کر کہا اور باریک بین اسے ریل میں تمکو رخصت کرتا ہون۔ اور آج سے تم اپنے کو پورا پورا آزاد سمجھو۔ اے ریل نے یہ سنکر اپنے آقا کا شکریہ ادا کیا اور کہا اس وفادار نے بعد اسکی یہ آرزو ہے کہ ہوا موافق اُٹھا کر تمہارا جہاز تمہارے وطن میں پہونچائے تب تمسے جدا ہو۔ اور پھر کہا کہ خود محنت سے ہونے پر کس لطف سے زندگی بسر کرونگا۔ اور یہ کہکر ایک گیت گایا جسکا مفہوم یہ تھا۔ شہد کی مکھی کی جو غذا ہے وُہی میری غذا ہے۔ گو سلیپس بل میں اُلو بولنے کے وقت میں چاکر سوتا ہون۔ اور سپر کی پشت پر اُڑتا ہون۔ اب آیام گرما کے بعد میں پھول میں ہونگا جو شاخ سے لٹکا ہو۔

اب پروس پیرو نے سحر کی چھڑی اور کتابون کو کھود کر زمین میں دفن کر دیا اور عہد کیا

کہ پھر کبھی انکا استعمال نہ کرونگا۔ اور دشمنون پر جیون فتح یاب رہا اور بھائی اور شاہ نے پلس سے جو اسطرح مصالحہ ہوگیا۔ تو پھر بجز اسکے اور کوئی تمنا نہ رہی کہ وطن مین چلکر لوگون سے ملے اپنی ریاست پر قبضہ کرے اور شاہزادہ فرڈی ننڈ اور اپنی لڑکی ماری رنڈا کے جشن شادی کا لطف دیکھے جیساکہ پادشاہ نے پلس نے وعدہ کیا تھا کہ نے پلس مین پہونچتے ہی مین انکی رسوم شادی کو بڑی دھوم دھام سے ادا کرونگا۔ غرضکہ بہمراہی اسے ریل وہ سب اپنے وطن کی طرف روانہ ہوے۔ اور بحفاظت تمام سمندر کی سیر کرتے ہوے تھوڑے ہی عرصے مین وہان پہونچ گئے۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنتہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا نوان قصہ کہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مین چھپا تھا اور قدردانون نے بہت پسند کیا تھا اب شاخ مطبع موصوف المصدر واقع شہر کانپور ماہ فروری سنہ ۹۰ء عیسوے مین پہلی مرتبہ بہ صحت کمال زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوا

عون خاتون کو مکافضل خلائق زوزمانی ن

یہ انگریزی کتاب سلیس فارسی میں شیکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے منجملہ قصون مین کا دسواں
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب جی یا کوئی وکیل منصفی باشندگان
ضلع گورکھپور نے بایا رمطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن بہروز زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس زمانے مین **فرانس** صوبون مین دیا ریاستون مین جیسا کہ اُسوقت بولتے تھے منقسم ہوا اُس زمانے مین کسی صوبہ پر ایک غاصب ریاست نے اپنے بڑے بھائی حق دار ریاست کو محروم و شہر بدر کرکے قبضہ کر لیا تھا۔

Provence

نواب جو اپنی ریاست سے اِسطرح نکال دیا گیا تھا اپنے رفیق وفادار دوستون کو لیے ہوے **ارڈن** کے جنگل مین پہونچا۔ اور یہان پہونچکر اُس نیک بخت نے اپنے پیارے دوستون سمیت جنہون نے اُسکی خاطر سے از خود شہر بدر ہونا اختیار کر لیا تھا مستقل سکونت اختیار کی۔ اور اُنکی آراضی و محاصل آراضی نے اُس کمبخت غاصب ریاست کو دولتمند بنا دیا۔ اور تھوڑے ہی دنون مین عادی ہو جانے پر وہ اِس بیفکری و لاپروائی سے گذران کرنے کو جو اُنھون نے اختیار کیا تھا پھری والون کی بے آرام شان و شوکت بیہمین جاہ و جلال سے گذران کرنے پر ترجیح دینے لگے۔ انگلستان کے پرانے **رابن ہڈ** طرح وہ یہان زندگی بسر کرتے تھے۔ علاوہ اُنکے اور بھی بتیرے

Ardin

Robin Hood

نوجوان شہزادے سیر و تماشے کے لیے اس جنگل مین روز آتے اور سیر و تماشے مین اوقات بسر کرتے جیسا کہ شایستہ قومون کا دستور ہے - ایام گرما مین وہ بڑے بڑے خنکلی درختون کے نیچے قطار باندھکر بیٹھتے اور جنگلی ہرنون کی چوکڑیان بھرنے کا تماشا دیکھتے - اور اُن غریب و بیقوت اہلق ہرنون کو جو جنگل کے خاص باشندون مین شمار کیے جاتے تھے دیکھکر بدرجۂ نہایت خوش ہوتے - حتیٰ کہ جب کبھی اپنی غذا کے لیے گوشت مہیا کرنے اور اُنکے شکار کرنے پر وہ مجبور کیے جاتے تو انھین سخت صدمہ پہونچتا - جب جاڑون کی سرد ہوائین نواب کو اُسکے سخت برگشتہ کا اختلاف جتاتین تو وہ صبر و استقلال سے کام لیتا اور کہتا کہ ٹھنڈی ہوائین جو میرے جسم سے لگتی ہین میری سچی مشیر کار ہین چابلوسی سے خدر رکھتی ہین اور ٹھیک ٹھیک میری حالت مجھے بتاتی ہین - اور گو یہ بڑی تیزی سے بدن مین گھستی ہوئی معلوم ہوتی ہین مگر پھر بھی نامہربانی و ناشکری کے دانتون سے اُنکی تیزی کمین کم ہے - ہرچند کہ انسان سختی کو بہت بُرا جانتے ہین مگر میرے نزدیک کچھ نہ کچھ عمدہ باتین اس سے ضرور نکل سکتی ہین زہر مہرہ دواؤن مین کیسا کام آتا ہے مگر دیکھیے تو یہ زرد مینڈک ایسے زہردار و حقیر جانور کے سر سے نکالا جاتا ہے - غرضکہ جتنی چیزین نواب کے سامنے آتین اُنسے ایک ایک مُفید نتیجہ وہ نکال لیتا - اور جہاں آمد و رفت عام سے دور پڑا ہوا اپنی قوت منتجہ کی مدد سے اپنے آپ درختون مین زبان چشمہاے رواں مین کتابین پتھرون مین نصیحتین اور اسی طرح ہر چیز مین ایک نہ ایک بہتری وہ ضرور معلوم کر لیتا -

نواب منصوب منہ کے صرف ایک ہی لڑکی روسی لائنڈ نامے تھی جسے غاصب ریاست نواب فرڈرک نے اُسکے باپ کے شہر بدر کرتے وقت اپنی لڑکی سی لیا کی سہیلی سمجھ کر اُسے محل شاہی مین رکھ لیا تھا - اِن لڑکیون مین باہم ایسی مستحکم محبت جگہ پکڑ گئی تھی کہ اُنکے باپ کے باہمی نفاق سے اُنمین ذرا بھی فرق نہ آیا - روسی لائنڈ کے

باپ کے محروم الارث کر دیے جانے سے جو بے انصافی وقوع پذیر ہوئی تھی اُسکے
مکافات کے لیے کوئی مہربانی ایسی نہ تھی جسے روسی لائنڈ کے مقابلہ مین سی لیا
باقی رکھتی اور جب کبھی باپ کے معہ مدد کر دیے جانے کا خیال اور دغاباز غاصب
کے قبضۂ اقتدار مین اپنے رہنے کا تصور روسی لائنڈ کا دل دُکھاتا تو سی لیا بہ کمال توجہ اُسکی
دلجمعی و تسکین کی طرف متوجہ ہوتی۔

حسب دستور ایک روز سی لیا بیٹھی ہوئی روسی لائنڈ کے ساتھ دل بستگی کی باتین
کر رہی تھی۔ اور سمجھا رہی تھی کہ بہن ہر وقت ملول خاطر نہ رہا کرو کہ اتنے مین نواب
کے پاس سے ایک آدمی آیا۔ کہ پہلوان کی کشتی ہونے والی ہے اگر دیکھنا چاہتی ہو
تو چلو دربار عام مین محل کے سامنے لوگ جمع ہوتے ہین۔ چنانچہ روسی لائنڈ کے دل
بہلنے کے خیال سے سی لیا اُٹھی اور اُسے لیکر تماشہ دیکھنے چلی۔

اُس زمانے مین پہلوانون کی لڑائی جو آجکل صرف گنوارون مین رہگئی ہے دل بہلانے
کے لیے ایک نہایت عمدہ شے خیال کیجاتی تھی حتیٰ کہ شاہزادون کے محلون مین بیگمات
و شاہزادیون کے سامنے اُسکا تماشہ ہوتا تھا۔ اِسلیے سی لیا اور روسی لائنڈ کا اُس
مجمع تماشہ بینان مین شریک ہونا کوئی نئی بات نہ تھی۔ وہان پہونچنے پر اُنھین معلوم
ہوا کہ اِس تماشے کی حالت رنج و افسوس سے خالی نہین ہے۔ کیونکہ ایک قدآور
و زبردست آدمی کو جسنے عرصہ سے اِس فن مین مشاقی پیدا کر رکھی تھی اور کشتون کو
اِس قسم کی کشتی مین ہلاک کر چکا تھا اُنھون نے ایسے ایک کم سن جوان سے لڑنے پر
آمادہ پایا جسکی کم سنی و ناآزمودہ کاری سے ہر شخص کو اُسکے ہلاک ہونے کا یقین کامل تھا
جب نواب کی نظر سی لیا اور روسی لائنڈ پر پڑی تو اُسنے کہا۔ لڑکیو۔ کیا تم بھی
تماشہ دیکھنے آئی ہو۔ آئی تو ہو مگر کچھ لطف نہ پاؤگی کیونکہ جوڑا اچھا نہین ہے اِس
نوجوان پر مجھے بڑا ترس آتا ہے اگر یہ نہ لڑتا تو بہتر تھا تم لوگ بھی سمجھاؤ دیکھو اگر

ٹل جائے تو اچھا ہے۔

نظر بہ بہادری قومی انھون نے نواب کے کہنے کو بخوشی منظور کیا اور پہلے سی لیا نے اُس جوان ناشناسا کو بہ روز تقریر باز رکھنا چاہا اور پھر روسی لائنڈ نے ایسی مہربانی و دل سوزی سے اُسے اُس خطرے سے جسمین عنقریب وہ گرفتار ہونے والا تھا آگاہ کیا کہ بجاے اُسکے کہ اُسکی شایستہ تقریرون کو سنکر وہ اپنے ارادے سے باز آتا اُسکے سارے خیالات اِس امر کی طرف متوجہ ہوے کہ اپنی بہادری و دلیری سے اِس خاتون پاک صورت کی آنکھون مین اپنی وقعت پیدا کرنی چاہیے۔ سی لیا اور روسی لائنڈ کی درخواستون کو اُسنے ایسے لطیف و شایستہ فقرون مین رد کیا۔ جسکے سُننے سے اُنکے رنج و افسوس کو اور بھی ترقی ہوئی۔ چنانچہ اُسنے کہا کہ آپ لوگون کی سی ذی اخلاق و معقول بیبیون کی تعمیل ارشاد مین قاصر رہنے کا مجھے کمال افسوس ہے مگر آپ لوگونکو چاہیے کہ اپنی خواہشون اور نظرون کو میری کشتی دیکھنے کی طرف متوجہ کرین۔ جسمین اگر مین مغلوب رہا تو وہ شرمندہ ہون جو کبھی مغرز نہو اور مارا گیا تو وہ مردہ ہون جو موت کا طلبگار رہا۔ دوسرون کے غم کا بھی خیال نہین کیونکہ کوئی ایسا دوست مین نہین رکھتا جسے میری موت کی خبر سے صدمہ ہو۔ اور نہ میرے جانے سے دنیا کا کوئی ہرج جب مین دیکھتا ہون کہ اُسمین میرا کوئی حصہ نہین۔ مین دنیا کے جس حصہ مین ہون۔ وہان میرے مرنے پر مجھ سے بہتر کوئی دوسرا آجائیگا۔

غرضکہ اُن دونون مین اب کشتی ہونے لگی۔ گو سی لیا یہی چاہتی تھی کہ وہ نوجوان جسنے مغلوب نہو۔ لیکن روسی لائنڈ اُس سے زیادہ دلسوزی کے ساتھ اُسکی کامیابی کی خواہش رکھتی تھی۔ اُسکی بیکسی کی حالت سُنکر جیسا کہ اُسنے بیان کیا تھا اور اُسے مرنے پر آمادہ دیکھکر روسی لائنڈ نے خیال کیا کہ یہ بھی میرا ہی سا بدبخت و کم نصیب ہے اور بدرجۂ غایت اُسکی حالت زار پر اُسے ترس آیا اور اُس خطرہ جانکاہ مین اُسے

اپنے آپ گرفتار ہوتا دیکھ کر ایک عجیب طرح کی کیفیت اُسکے دل پر طاری ہوئی کہ اگر اُسوقت اُسے عاشق زار کا خطاب دیدیا جاتا تو غیر مہذب نہ تھا۔

اُن شریف و ذی اخلاق عورتون کی باتون نے اُس جوان اسم نامعلوم کو ایسی جرات و توانائی بخشی کہ جسے دیکھکر سب کے سب متحیر رہگئے۔ اور انجام کار وہ اپنے حریف پر پورے طور پر غالب رہا۔ جسکو اتنا صدمہ تھا کہ تھوڑی دیر تک حرکت و سکون کی بھی طاقت نہ تھی۔

اس جوان اجنبی کی طاقت و جرات دیکھکر نواب فروڈرک بہت خوش ہوا۔ اُسکا اور اُسکے خاندان کا نام دریافت کیا اور چاہا کہ اپنے ہی ساتھ اُسے رکھ لے۔ اُس جوان نے اپنا نام **آرلنڈو** بتلایا اور کہا کہ مین **سر رالنڈوی بائز** کا چھوٹا بیٹا ہون۔

آرلنڈو کا باپ سر رالنڈوی بائز چند سال پہلے مرچکا تھا۔ مگر حالت حیات مین نواب مغصوب منہ کا وفادار اتحت اور پیارا دوست تھا۔ اسلیے نواب فروڈرک نے جب یہ سنا کہ آرلنڈو نواب مغصوب منہ کے دوست کا بیٹا ہے تو اُسکا سارا ناپاک نفرت کے ساتھ مبدل ہوگیا۔ اور ناخوش ہوکر اُس تماشہ گاہ سے اُٹھ گیا۔ ہرچند کہ اپنے بھائی کے دوست کا نام سُننے سے اُسکو کمال نفرت ہوئی مگر پھر بھی اُس نوجوان نے ایسی بہادری نہ کی تھی جس سے نواب کو تعجب نہ آتا چنانچہ چلتے چلتے یہ بھی کہہ پڑا کہ بہتر تھا کہ آرلنڈو کسی دوسرے آدمی کا لڑکا ہوتا۔

روسی لائنڈ یہ سنکر بہت خوش ہوئی کہ اُسکا نیا دوست اُسکے باپ کے پرانے دوست کا بیٹا ہے۔ اور سی لیا سے کہا کہ میرا باپ سر رالنڈوی بائز کو بہت چاہتا تھا اگر مین پہلے سے جانتی کہ یہ جوان اُسی کا بیٹا ہے تو مین اس قسمت آزمائی کے پہلے بگریہ وزاری اُسے اس قصد سے باز رکھنے کے لیے عرض و منت کرتی

اسکے بعد وہ دونون نوجوان کے پاس گئین - اور اُسے نواب کے دفعتہً ناخوش ہوجانے سے خجل پاکر نہایت مہربانی اور بڑھاوے کے فقرون مین اس سے مخاطب ہوئین - اور باہر جاکر روسی لائنڈ اس بہادر نوجوان کے پاس جو اُسکے باپ کے پرانے رفیق کا بیٹا تھا تنہا لوٹ کر آئی اور پہلی مرتبہ سے زیادہ اخلاق کے ساتھ پیش آئی اور ایک طلائی زنجیر اپنے گلے سے اُتار کر بولی کہ میان شریف زادے اسے پہن لو - اُسوقت قسمت نے مجھے مجبور کر رکھا ہو ورنہ مین اس سے کہین زیادہ قیمت کی نشانی دیتی - جب وہ دونون عورتین تنہا بیٹھین تو روسی لائنڈ نے ارلنڈو کا ذکر شروع کیا جسے سنکر سی لیا کو یہ گمان ہوا کہ اُسکی بہن اُس خوبصورت نوجوان پہلوان پر فریفتہ ہوگئی ہے - اور کہا بہن کیا یہ ممکن ہے کہ یون دفعتہً کوئی کسی پر فریفتہ ہوجائے - روسی لائنڈ نے جواب دیا کہ بہن میرا باپ اُسکے باپ سے کمال درجہ کی محبت رکھتا تھا - سی لیا نے کہا یہ صحیح مگر اُس سے یہ نہین لازم آتا کہ تم اُسکے لڑکے سے بھی محبت کرنے لگو دیکھو میرا بات اُسکے باپ سے کتنی عداوت رکھتا ہے تمھاری تقریر سے لازم آتا ہے کہ مین بھی اس سے عداوت رکھون اور حالانکہ میرے دلمین اُسکی طرف سے ذرا بھی کدورت نہین - فرڈرک نے کہ سر رالنڈ ڈی بائز کے لڑکے کو دیکھکر غصے مین آگیا تھا یہ خیال کیا کہ بہتیرے امرا اس دربار مین ایسے ہونگے جنکو نواب مغصوب منہ کے ساتھ ابھی تک عقیدت باقی ہوگی - اور اُسکے پہلے بھی کئی مرتبہ امرا دربار کو اپنی بھتیجی کی حسن طبیعت کی تعریف کرتے ہوے اور بپاس خیر خواہی اُسکے باپ کے اُسکے حال زار پر رحم کھاتے ہوے دیکھکر وہ متنفر ہوچکا تھا - اسلیے اُسکی طرف سے بھی اُسکے دلمین کینہ جگہ پکڑ گیا - اور درحالیکہ روسی لائنڈ اور سی لیا دونون بیٹھی ہوئین ارلنڈو کا ذکر کر رہی تھین نواب فرڈرک اُنکے پاس آیا اور نگاہ غضب سے روسی لائنڈ کی طرف دیکھکر کہا کہ تو ابھی مکان چھوڑدے اور جہان

تیرا باپ چلا گیا ہے وہین تو بھی چلی جا۔ سی لیا نے بہتیری شفارش کی مگر اُسنے ایک نہ مانی اور کہا کہ اتنے روز تک مین تمھاری ہی خاطر سے اِسے رکھے ہوے تھا۔ سی لیا نے کہا مین نے تم سے کب رکھنے کو کہا تھا کیونکہ اُسوقت مین ایسی کم سن تھی کہ اسکی قدر اچھی طرح پہچان نہین سکتی تھی ہان اب کہ مین اسکی خوبیون سے اچھی طرح واقف ہوگئی ہون۔ اتنے عرصہ تک ساتھ رہ آئی ہون ساتھ کا سونا ساتھ کا جاگنا ساتھ کا پڑھنا ساتھ کا کھیلنا۔ ساتھ کا کھانا مجھسے چھوٹ نہین سکتا۔ فرڈرک نے یہ سُنکر کہا۔ کہ اُسکا ساتھ رہنا تمھارے لیے مضرت سے خالی نہین ہے۔ کیونکہ اسکی نرمی اور خوشی و صبر و استقلال سے رہنا لوگون کی توجہ و رحم کا باعث ہوتا ہے یہ تمھاری سادہ لوحی ہے جو تم اِسکے رہنے پر یون مُصر ہو۔ کیونکہ اُسکے چلے جانے پر تمھاری قدر و منزلت لوگون کی نظرون مین زیادہ ہوگی۔ تمھین چاہیے کہ اسکے بارے مین اب لب نہ ہلاؤ کیونکہ جو حکم مین نے ایک مرتبہ دیدیا وہ ٹل نہین سکتا۔

جب سی لیا نے دیکھا کہ روسی لائنڈ کے بارے مین کوئی بات پیش رفت نہین جاتی اور میرا باپ میری عرضداشت کی طرف مخاطب نہین ہوتا تو یہ دلیری روسی لائنڈ کی ہمدردی کا قصد اُسنے اپنے دلمین ٹھانا۔ اور کچھ رات گئے محل شاہی سے نکل کر روسی لائنڈ کو ساتھ لیے ہوے آردن کے جنگل کی طرف اُسکے باپ نواب منصوب منہ کی تلاش مین روانہ ہوئی۔

اپنے روانہ ہونے سے پہلے سی لیا نے سوچا کہ ایسے لباس فاخرہ مین دونون جوان عورتون کو اتنے دور دور از کا سفر کرنا اندیشہ سے خالی نہین اسلیے ارادہ کیا کہ دیہات کی عورتون کا سا لباس بدل کر اپنی علامات امارت کو ظاہر ہونے دے روسی لائنڈ نے کہا کہ اگر ہم مین سے کوئی مردانہ لباس بدل لے تو اور بھی زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ فوراً اُن دونون مین یہ بات طے پائی کہ روسی لائنڈ جو کسی قدر

لانبی تھی نوجوان دہقان کی صورت بنے اور سی لیا دہقان کی چھوکریون کا سا لباس پہنے اور دونون اپنے کو بھائی بہن راستہ مین ظاہر کرین اور روسی لائنڈ نے اپنا نام گنمڈ رکھا اور سی لیا نے اپنے لیے الینا کا نام پسند کیا۔

وہ دونون لباس بدلے ہوئے خرچ کے لیے روپیے وجواہرات ساتھ لیکر اُس دور دراز سفر پر کمر ہمت چست باندھے گھر سے نکلین۔ اِسلیے کہ جنگل آرڈن حدود ریاست سے باہر دارالحکومت سے بہت دور دراز فاصلے پر تھا۔

روسی لائنڈ (یا گنمڈ جیسا کہ اب اُسکو کہنا چاہیے) کے چہرہ پر مردانہ لباس پہننے سے مردون کی طرح جرات ورعب بھی معلوم ہونے لگا۔ سی لیا کی وفاداری ورفاقت جو اِتنے دور دراز تکلیف رسان سفر مین روسی لائنڈ کا ساتھ دینے سے ظاہر ہوئی تھی اُسے دیکھکر اُسکا یہ مصنوعی بھائی ایسا سچا دوست اور اُسکی خوشنودی مزاج کے لیے ایسا کوشش کرتا ہوا معلوم ہوتا تھا گویا فی الحقیقت گنمڈ پاک طینت گاؤن کی چھوکری الینا کا ایک دہقانی ورلیر بھائی ہے۔

آخر کار جب وہ جنگل آرڈن مین پہونچے تو بخلاف اور مقامات کے جو راستہ مین ملتے گئے تھے نہ وہان کوئی مقبول سرائے تھی اور نہ میل کا کوئی مکان۔ گرسنگی و پیچنی سے بیتاب ہوکر گنمڈ جو راستہ بھر اپنی بہن کو لطیف باتین وخوش کن تقریرین سُنا کر بہلاتا آتا تھا الینا سے کہنے لگا جی مین آتا ہے کہ لباس مردانہ کا پاس دل سے اُٹھا کر عورتون کیطرح دل کھول کر شور مچاؤن۔ الینا نے کہا میر ابھی سفر بس یہین تک تھا اب مین بھی ایک قدم آگے نہین بڑھ سکتی۔ پھر گنمڈ نے سوچا کہ عورتون کی تسکین ودلجمعی کرنی خاص مردون کا کام ہے۔

چنانچہ یہ سوچ کر اپنے تئین بہن کی دلجمعی کے لیے اُسنے کہا بہن ادھر آؤ خاطر جمع رکھو ہم لوگون کا سفر ختم ہوا جنگل آرڈن مین داخل ہوچکے مگر مصنوعی مردانگی وزبردستی کی

جرات کہانتک انھین تو انائی بخشتی - کیونکہ گو جنگل آرڈن مین وہ پہونچ گئے تھے مگر یہ تو نہین معلوم ہوا کہ نواب سے کہان ملاقات ہوگی - اور اب اس سفر مین ان تھکی ہوئی عورتون کا انجام بد نظر آنے لگا کیونکہ مارے بھوک کے انکی حالت زار و زبون ہونے لگی - اسی حالت مین کہ وہ دونون بحالت یاس گھاس پر پڑی ہوئی قریب بمرگ تھین کہ اتفاقاً ایک دہقان کا سامنے سے گذر ہوا گنمڈ نے اسے دیکھکر ایک مرتبہ اور چاہا کہ قسمت آزمائی کرے - اور مردانہ آواز مین بہ دلیری کہا بھئی گڈریے اگر براہ سلوک اشرفی خرچ کرنے پر اس ویرانے مین کوئی میری مہمان داری کرے تو براہ عنایت ہمین وہان پہونچا دو کہ ہمین اس مصیبت سے نجات ملے کیونکہ یہ عورت جو میری بہن ہے کمال ضعیف سفر سے خستہ اور شدت گرسنگی سے بدحواس ہے -

اسنے جواب دیا کہ مین صرف ایک گڈریے کا خدمت گزار ہون - اور چونکہ میرے آقا کا مکان تھوڑی دیر مین بکنے والا ہے اسلیے مین یہ نہین کہہ سکتا کہ آپ لوگون کا سامان ضیافت اچھی طرح ہلوگون سے مہیا ہو سکیگا - مگر پھر بھی اگر آپ لوگ میرے ساتھ چلین تو بامحضر مین کچھ دریغ نہوگا - اس امید چارہ گری سے انکے جسم و جان مین کسیقدر توانائی حاصل ہوئی اور انھکر اس آدمی کے ساتھ ہولین - اور وہان پہونچکر بھیڑ اور اس بکاؤ مکان کو خرید لیا - اور اس مرد رہنما کو خدمت گزاری کے لیے رکھ لیا - اسطرح جو ایک ٹھکانا جھونپڑہ انکے ہاتھ لگا اور کھانے پینے کا ٹھکانا ہوگیا تو انھون نے چاہا کہ جبتک نواب کا پتہ نہ ملے کہ جنگل کے کس سمت مین وہ رہتا ہے تب تک یہان کا قیام چھوڑنا نچاہیے -

مصائب سفری سے جو انھون نے نجات پائی تو گذران زیست کا یہ نیا طریقہ انھین بہت بھلا معلوم ہونے لگا - اور قریب قریب وہ اپنے کو گڈریا اور گڈریے کی بہن جیسا کہ وہ دیکھنے سے معلوم ہوتی تھین تصور کرنے لگین - لیکن کبھی کبھی گنمڈ کو یہ ضرور خیال آتا کہ مین وہی رومی لائنڈ ہون جو اپنے باپ کے دوست سر رالنڈ ڈی بائرن کے لڑکے

آرلنڈو پہلوان پر سچے دل سے فریفتہ تھی۔ اور گو وہ سمجھتی تھی کہ آرلنڈو یہان سے بڑے
فاصلے پر ہی اور نیز اُس دشوار گزار فاصلہ کا خود بھی تجربہ کر چکی تھی مگر جب اُسکی یاد اُسکے ذہن مین
آتی تو قوت متخیلہ ایسی غالب آجاتی کہ بجُز آرلنڈو کے کچھ نہ سوجھتا اُسے متیقن ہو جاتا
چنانچہ کئی مرتبہ اِس واہمہ مین وہ گرفتار ہو چکی تھی۔

آرلنڈو سر رالنڈ ڈی بائز کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا۔ جب وہ مرا تو آرلنڈو کو رکہ
اُسوقت وہ محض خرد سال تھا اُسکے بڑے بھائی آلویر کی ولایت مین چھوڑ تا گیا اور
بہت سمجھا گیا اور تاکید کر گیا کہ اپنے بھائی کی تربیت و پرورش بہت اچھی طرح کرنا
جسمین ہمارے خاندان کی ناموری و عزت مین کسی قسم کا فرق نہ آنے پائے۔ مگر
اُسکے مرنے پر وہ ایک دغا باز بھائی نکلا اور اپنے پدر متوفی کی وصیت کا ذرا بھی پاس
نہ کیا۔ اور کبھی اُسکی تعلیم کی طرف متوجہ نہوا جس سے وہ بالکل جاہل و ناخواندہ رہگیا۔ مگر
چونکہ اُسکے اطوار و آثار و طبیعت اپنے پدر خوش خصال سے بہت ملتی تھی اسلیے اُسے
دیکھکر کوئی یہ امتیاز نہین کر سکتا تھا کہ یہ ایک ناتربیت یافتہ نوجوان ہی۔ آلویر اپنے نالائق
بھائی کی خوش اطواری و سرفرازی دیکھ نہ سکتا تھا حتی کہ اُسکی ہلاکت کا درپے ہوا اور چند
آدمیون سے ترغیب لوا کر اُسے ایسے مشہور پہلوان سے لڑوا دیا جسکا ذکر ہم اوپر بیان
کر چکے ہین کہ اُسنے بہتیرون کو کشتی مین ہلاک کیا تھا اور اُسی بھائی کی بے رحمی پر آرلنڈو
نے لڑتے وقت کہا تھا کہ مجھ ایسے بیکس کا مرہی جانا بہتر ہے۔

جب بخلاف آلویر کی آرزو و کوتہ اندیشی کے اُسکے بھائی کو اُس کشتی مین کامیابی حاصل
ہوئی تو اُسنے خیال کیا کہ اب کوئی تدبیر کارگر نہوگی اور باشتعال آتش رشک و حسد
اُسنے ارادہ کیا کہ آرلنڈو جہان رات کو سوتا ہی اُس مکان مین آگ لگا دینی چاہیے یہ
چرچا کرتے ہوے اُسے ایک ایسے ضعیف آدمی نے سن پایا جو اُنکے باپ کا ایک
پرانا وفادار خدمتگار تھا۔ اور آرلنڈو کو کہ اپنے باپ سر رالنڈ ڈی بائز سے بدرجہ کمال

مشابہ تھا بہت پیار کرتا تھا۔ جب نواب کے دربار سے ارلنڈو لوٹا تو یہ مرد ضعیف اُسکے پاس گیا اور اُس خطرہ کو جسمین وہ عنقریب گرفتار ہونے والا تھا خیال کرکے بحالت بے اختیاری و دلسوزی شور مچایا۔ کہ او میرے آقا نامدار و مالک سعادت الطوار اپنے باپ سر رالنڈی بائز کے یادگار۔ تم ایسے نیک و شریف مزاج کیون ہو۔ ایسے توانا و دلیر کیون ہو۔ ایسے مشہور پہلوان سے فتحیاب ہونے پر تم کیون آمادہ ہوے کہ تمھاری تعریف تمھارے پہونچنے سے کمین پہلے یہان پہونچگئی۔ یہ سب باتین سُنکر ارلنڈو کمال متحیر ہوا اور پوچھا کہ ان باتون سے تمھاری مراد کیا ہے۔ اُس مرد ضعیف نے بیان کیا کہ لوگون کو تمھاری طرف مائل و متوجہ دیکھکر تمھارے خبیث النفس بھائی کی آتش رشک وحسد مشتعل ہوتی ہے اور اب جو تمنے نواب کے دربار مین ایک کشتی ماری ہے تو اُسکی شہرت سُنکر وہ اس فکر مین ہے کہ تمکو کسیطرح ہلاک کرے چنانچہ تمھاری ہلاکت کے لیے اُسنے یہ تدبیر سوچی ہے کہ آج کی رات تمھاری محل سرا مین آگ لگادیجائے اور اخیر مین یہ ہدایت کی کہ اس خطرہ سے بچنے کے لیے سوائے اسکے کہ تم دفعتہً یہان سے بھاگ جاؤ اور کوئی صورت نہین۔ اور یہ سمجھکر کہ ارلنڈو کے پاس خرچ نہوگا آدھم رکھ اُس پیر خوش خصال کو لوگ اُسی نام سے پکارتے تھے اپنے ساتھ کچھ جمع بھی لیتا آیا تھا۔ اور کہا میرے پاس ساڑھے بارہ سو روپے ہین جسے بہ کفایت تمھاری تمھارے باپ کے عہد مین مین نے جمع کیا تھا۔ اور رکھے ہوے تھا کہ جب میرے ہاتھ پیر جواب دینگے اور کسی کی خدمت کے قابل نہ رہینگے تو یہ روپے کام آئینگے۔ خیر تم اسے لو جنگلی کوے تک کو جو روزی پہونچاتا ہے کیا وہ میری خبر نہ لیگا۔ دیکھو یہ اشرفیان ہین اور مین سب کی سب تمھین دیے دیتا ہون بہتر ہے کہ سفر مین تم مجھے اپنے ساتھ لے لو۔ گو مین دیکھنے سے ضعیف معلوم ہوتا ہون مگر تمھاری خدمت و رفاقت کے لیے جوانون سے کم نہین ہون۔ ارلنڈو نے تبسم کیا بڈھے میان تمھاری وفاداری و استواری دیکھکر اگلے زمانے کے لوگ یاد آتے ہین

تم مین اس زمانے کے لوگون کے سے انداز و اطوار نہین - مین تمھین ضرور ساتھ لیچلونگا - اور دیکھو قبل اسکے کہ تمھاری جوانی کی کمائی ساری خرچ ہوجائے ہم دونون کے لیے کوئی نہ کوئی ذریعۂ رزق نکل ہی آئیگا -

وہ وفادار نوکر اور اسکا پیارا آقا آدم اور ارلنڈو دونون ساتھ روانہ ہوے اور بے سمجھے بوجھے انھون نے ایک ایسا راستہ پکڑ لیا جو جنگل آرڈن کی طرف جاتا تھا جہان پہونچکر شدت گرسنگی سے انھین ویسی ہی تکلیف اٹھانی پڑی جیسی کہ گنڈا اور الینا پر گذر چکی تھی وہان پہونچکر آدمیون کی بود و باش کی جگہ انھون نے بہتیری تلاش کی مگر کچھ پتہ نہ ملا اور شدت گرسنگی و مصائب سفری سے جان بلب ہونے کی نوبت آئی - اور آخر کار بیتاب ہوکر آدم بولا کہ میرے پیارے آقا مارے بھوک کے میری جان جایا چاہتی ہے اور ایک قدم آگے بڑھنے کی مجھ مین طاقت نہین - اور یہ کہتا ہوا زمین پر گرا کہ میان صاحبزادے اب یہی مقام میری قبر کا ہے - مین تمسے رخصت ہوتا ہون - کہا سنا معاف کرنا - ارلنڈو نے اسکی ایسی بری حالت دیکھکر ہاتھون پر اٹھالیا اور ایک اچھے سایہ دار درخت کے نیچے لاکر لٹا دیا اور کہا - بڑے میان - تھوڑی دیر تک یہین چپ چاپ پڑے ہوے آرام کرو - اور مرنے جینے کا کچھ خیال دلمین نہ لاؤ -

یہ کہکر ارلنڈو کھانے کی تلاش مین نکلا - اور اتفاقاً وہین پہونچا جہان نواب رہتا تھا - اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ وہ اپنے دوستون کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھتا تھا - جہان اس جلیل القدر نواب کو کسی سایہ دار درخت کے نیچے گھاس پر بیٹھا ہوا ارلنڈو نے دیکھا نہ وہان کوئی شامیانہ تھا نہ کوئی سائبان -

ارلنڈو کہ شدت گرسنگی سے بیباک ہو رہا تھا خنجر کھینچ اُنکی طرف لپکا کہ بزور اُنکا کھانا چھین لے اور کہا زیادہ نہ کھاتے جاؤ - چھوڑ دو - مین تمھارا کھانا ضرور لونگا - نواب نے پوچھا کہ مصیبت نے تمھین ایسا دلیر بنا دیا ہے یا واقع مین تم ایسے ہی بدخلق و آدمیت سے

خارج ہو۔ اسپر اُرلنڈو نے کہا مجھے بھوک ایسی شدت سے معلوم ہوتی ہے کہ دم نکلا جاتا ہی یہ سُنکر نواب نے کہا بہت بہتر آیئے آپ بھی شریک ہو جایئے۔ نواب کی شیرین کلامی سے اُرلنڈو نے اپنی تلوار نیام مین کرلی۔ اور اپنے اُس نا راست طریقے پر جو طلب غذا مین اُسنے استعمال کیا تھا بہت خجل و پشیمان ہُوا۔ اور کہا۔ مین آپ لوگون سے معافی چاہتا ہون۔ مین نے یہ سمجھا تھا کہ اِس ویرانے مین ایسے مہذب و شائستہ لوگ نہونگے۔ ورنہ ایسی کرختگی سے مین کبھی گفتگو نکرتا۔ مگر تم کسطرح اِس ویرانے مین اِن جنون افزا و سوداخیز شاخون کے سایہ مین اپنی اوقات عزیزہ سے غافل زندگی خراب کرتے ہو۔ اگر کہین اچھے دنون کو آپ دیکھے ہوتے۔ گرجاؤن مین جاکر گھنٹون کی آوازین سنی ہوتین۔ کسی بھلے آدمی کے جلسے مین شریک ہوے ہوتے۔ پلکون سے آنسو گرائے ہوتے۔ کبھی کسی کے حال زار پر رحم کھائے ہوتے۔ یا ایسی حالت مین گرفتار ہوے ہوتے کہ دوسرے کی امداد کی ضرورت پڑتی۔ تو البتہ میری سنجیدہ باتین آپ کا دل ہلا دیتین۔ اور انسانی حمیت و قوی ہمدردی پر آپ کو مجبور کیے بغیر نہ رہتین۔ نواب نے کہا۔ بیشک مین ویسا ہی آدمی ہون جیسا کہ تم کہتے ہو۔ مین نے اچھے دن دیکھے ہین۔ اور گو مین بالفعل اِس ویران جنگل مین رہتا ہون۔ مگر قصبون اور شہرون مین بھی مین رہچکا ہون۔ اور پاک گھنٹون کی آواز پر بارہا گرجا مین گیا ہون۔ اور اپنی آنکھون سے وہ قطرے بھی گرائے ہین جو پاک رحم دلی نے آنکھون مین جمع کیے تھے۔ اسی لیے مین کہتا ہون کہ بیٹھو۔ کھانا موجود ہے جتنا تم سے کھایا جائے کھاؤ۔ اُرلنڈو نے کہا میرے ساتھ ایک بڈھا بھی ہے جسنے خالص محبت سے میری ہمرہی مین اتنے دور و دراز سفر مین اپنے پیر تھکائے ہین اور اب گرسنگی و پیری و درد و کمزوریون سے دفعتہً اُسکی حالت متغیر ہوگئی ہے۔ جبتک وہ آسودہ ہوکر کھانا نہ کھائے مجھے کھانا نہ چاہیے۔ نواب نے کہا اچھا جاؤ اُسے بھی لاؤ ہم انتظار مین بیٹھے ہین۔ جبتک وہ آئے لیگا ہم کھانا شروع نہ کرینگے۔ یہ سُنکر اُرلنڈو اِسطرح

چلا جیسے ہرنی دودھ پلانے کو اپنے بچہ کے کھوج مین چلتی ہے - تھوڑی ہی دیر مین آدم کو ہاتھ پر لیے ہوے پھرا - نواب نے کہا - انھین ہاتھ سے اُتار کر بیٹھو - آج یہان تم دونون کی ضیافت ہے - غرضکہ اُنھون نے اُس بڈھے کو خوب کھلایا اور خوش کیا جس سے ازسرنو اُسے تندرستی و توانائی حاصل ہوئی -

جب دریافت کرنے سے نواب کو معلوم ہُوا کہ اُرلنڈو اُسکے یار قدیم سر الینڈی بانکا بیٹا ہے تو اُسے اپنے پاس رکھ لیا اور اسطرح اُرلنڈو اور اُسکا بڈھا نوکر دونون نواب کے ساتھ اُس جنگل مین رہنے لگے -

گنڈا اور الینا کے پہونچنے (جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے) اور گڈریے کا جھونپڑہ صرف کے تھوڑے ہی دنون بعد اُرلنڈو کا اس جنگل مین آنا ہُوا تھا -

گنڈا اور الینا نے تمام درختون پر روسی لائنڈا کا نام کھدا ہوا دیکھ کر اور اُسکی شان مین غزلین اور قصیدے آویزان دیکھکر بڑا تعجب کیا - اور اسی حالت استعجاب مین وہ دونون اُسکی حقیقت دریافت کر ہی رہی تھین کہ اُرلنڈو سامنے سے آیا اور روسی لائنڈا کی دی ہوئی زنجیر اُسکی گردن مین دیکھی گئی -

اُرلنڈو نے ذرا خیال نہ کیا کہ گنڈا وہی روسی لائنڈا نواب زادی ہے جسکی شرافت و حلم و مہربانی اُسکے دلمین ایسی جگہ پکڑ گئی تھی کہ تمام دن درختون کے چھلکون پر اُسکا نام کھودتا اور اُسکے حسن کی تعریف مین غزلین لکھتا پھرتا تھا - لیکن اُس نوجوان گڈریے کی طرحداری دیکھکر بہت خوش ہُوا اور نہایت مسرت کے ساتھ ہمکلام ہُوا - گو اپنی معشوقہ روسی لائنڈا سے گنڈا کو اُسنے بالکل مشابہ پایا مگر اُس نیک بخت عورت کا سا حلم و بردباری اُسمین نہ دیکھی - کیونکہ گنڈا نے وقت کلام قصداً ایسی شوخیان کین جو عنفوان شباب مین امردون کو ہوتی ہین اور بڑی ظرافت و خوش طبعی سے اُرلنڈو اپنے عاشق صادق سے گفتگو کی اور کہا کون ہمارے جنگل مین شکار کھیلتا ہے - اور ہمارے جنگلی درختون کو اُنکے چھلکون پر

روسی لائنڈ کا نام لکھ لکھکر خراب کرتا ہے۔ اور کانٹے دار جھاڑیونمین اسکی تعریف مین غزلین ومصائب ہجران کے اشعار لکھ لکھکر آویزان کرتا ہے۔ اگر اُس عاشق سے مجھ سے ملاقات ہو تو مین ایسے اچھے طور سے اُسے نصیحت کرون کہ فوراً مرض عشق سے وہ صحت پائے۔

اُرلنڈو نے گنڈ سے کہا کہ مین روسی لائنڈ پر بہدے فریفتہ ہون اگر تم مجھے اس بلا سے نجات دو تو بہت اچھا ہے۔ گنڈ نے کہا کہ جو دوا مین نے تمھارے واسطے تجویز کی ہے یا جس طریقہ سے مین تمھارا عشق کھونا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ روز میرے اُس جھونپڑے مین جہان مین اپنی بہن آلینا سمیت رہتا ہون آیا کرو۔ اور مین اپنے کو روسی لائنڈ کی شکل مین ظاہر کرون اور تم مجھ سے ایسے اختلاط و پیار سے باتین کرو اور ملاقات رکھو گویا فی الحقیقت مین روسی لائنڈ ہون۔ اور مین اُسکے بدلہ مین ایسی بے پروائی کا برتاؤ رکھونگا جیسا کہ اپنے عاشقون کے ستانے کے لیے متلون المزاج عورتون کا دستور ہے۔ کچھ بعید نہین کہ میری کج خلقی و کج آدائی دیکھکر تمکو اپنے فعل پر ندامت و عشق کے نام سے نفرت ہو جائے میرے نزدیک کوئی دوسری تجویز اس سے زیادہ تمھارے لیے مفید نہ پڑیگی۔ گو اُس دوا کا اُرلنڈو معتقد نہوا مگر اُسنے تفریح طبع کے لیے یہ روز کا معمول باندھا کہ گنڈ کے جھونپڑے مین جاکر ہنسی دل لگی مین دن گذرانتا اور سارے دن بیٹھا ہوا گنڈ اور الینا کی صورت دیکھا کرتا اور گنڈ کو روسی لائنڈ کہکر پکارتا اور ویسی ہی بے تکلفانہ ہنسی مذاق کی باتین کرتا جیسا کہ لوگ عورتون سے کیا کرتے ہین۔ یہ سب کچھ ہوا مگر اُس سے اُس محبت مین کسی قسم کا فرق نہ آیا جو اُرلنڈو کو روسی لائنڈ کے ساتھ تھی۔ اور جسکے دفع کرنے کے لیے یہ تدبیر اُرلنڈو کو بتائی گئی تھی۔

گو اُرلنڈو جانتا تھا کہ سوائے خوش طبعی اور دل لگی کے اُسمین اور کچھ نہین ہے (کیونکہ اُسے کیا معلوم تھا کہ گنڈ فی الواقع روسی لائنڈ ہے) تاہم اِن سب باتون سے

اُسکے دل کا حوصلہ نکل گیا۔ اور اُسے ویسا ہی لطف حاصل ہُوا جیسا گنڈ کو حاصل ہوا جو جانتا تھا کہ یہ راز و نیاز کی باتین اُسی شخص کے مقابلے مین ہو رہی ہین جو فی الواقع اُسکا سزاوار ہے۔

غرضکہ اِسی طرح بہت دن گذر گئے۔ اور الینا خوش خصال نے جو دیکھا کہ اِس سے گنڈ کی دل بستگی رہتی ہے تو وہ بھی چپکی رہگئی اور اُن نقلی راز و نیاز پر کچھ معترض نہوئی اور نہ گنڈ کو یہ یاد دلایا کہ جب روسی لائنڈ کے باپ کا پتہ اُرلنڈو کی زبانی معلوم ہُوا کہ وہ کس جگہ رہتا ہے تو روسی لائنڈ کو اُس سے ضرور ملاقات کرنی چاہیے۔ عرصہ کے بعد ایک دن گنڈ اپنے باپ نواب کے پاس ملاقات کو گیا۔ بعد دو چار باتون کے نواب نے اُس سے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو۔ گنڈ نے جواب دیا کہ مین اُسی عالی و شریف خاندان سے ہون جسکی نسل سے حضور بھی ہین۔ یہ سُنکر نواب کو ہنسی آگئی کیونکہ اُسے کیونکر اعتبار آسکتا تھا کہ یہ گڈریا شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر نواب کو مسرور اور اپنے حال پر متوجہ پاکر تھوڑے دنون تک گنڈ نے شوخی سے اپنا بہکانا اور اپنا حال گزارش کرنا موقوف رکھا۔

اُرلنڈو ایک دن صبح کے وقت حسب دستور گنڈ کے مکان کی طرف جاتا تھا۔ راستہ مین دیکھا کہ ایک آدمی پڑا گھاس پر سو رہا ہے اور ایک بڑا سا سبز سانپ اُسکی گردن کے پاس گنڈلی مارے ہوے بیٹھا ہے۔ اُرلنڈو کو آتے دیکھکر وہ سانپ جھاڑی مین بھاگ گیا۔ اُرلنڈو یہ کیفیت دیکھکر اُس آدمی کے پاس گیا جہان جانے پر اُسنے دیکھا کہ ایک مادہ شیر سرزمین پر رکھے اسطرح چُپ چاپ بیٹھی ہے جسطرح بلیان شکار کے وقت بیٹھتی ہین اور اُس آدمی کے جاگنے کا انتظار کر رہی ہے (کیونکہ یہ بات مشہور ہے کہ مرے ہوے پر یا سوتے ہوے پر شیر حملہ نہین کرتا) اُسوقت اُرلنڈو کا پہونچ جانا ایسا معلوم ہُوا کہ گویا خدا نے اُس آدمی کو سانپ اور شیر کے

منہ سے بچانے کے لیے خاصکر اُس ویران جنگل مین اُسے بھیجا تھا۔ اَرلنڈو کو مُنہ دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سونے والا جو اِسطرح دو دو بلا رلا دوامین مبتلا تھا خاص اُسکا بھائی الیور تھا جسنے اُسکے مقابلے مین اِسطرح بے دردی کو کام فرمایا تھا اور گھر مین آگ لگا کر اُسکی ہلاکت کی فکر کی تھی یہ دیکھکر اَرلنڈ کے جی مین آیا کہ اُسکو یہین چھوڑ دینا چاہیے جسمین اُس مادۂ شیر کا شکار ہو۔ مگر فوراً برادرانہ محبت اور اُسکی فطرتی نیک نہادی نے اُسے اِس ارادے سے باز رکھا۔ اور تلوار سُوت کر اُس مادۂ شیر کا مقابلہ کرنے اور اُسکے ہلاک کرنے پر آمادہ کیا اَرلنڈو نے اپنے بھائی کی جان زہریلے سانپ اور غضبناک مادۂ شیر سے اِسطرح بچائی تو سہی مگر اُس مادہ شیر پر غالب آنے سے پہلے اُسکے تیز پنجون سے اپنا ایک ہاتھ بھی زخمی کرایا۔

اَرلنڈو اور مادۂ شیر سے لڑائی ہو رہی تھی کہ اَلیور کی آنکھ کھلی۔ اور اپنے بھائی اَرلنڈو کو جسکے مقابلہ مین اُسنے اِسطرح بیدردیان کی تھین۔ اِسطرح اپنی جان پر کھیل کر اُس وحشی درندے سے اُسکی جان بچانے پر مستعد دیکھکر بہت خجل و شرمندہ ہُوا۔ اور اپنی بے انصافی و بیرحمی یاد کرکے بہت نادم ہُوا اور خواستگار معافی ہوا۔ اَرلنڈو اُسے نادم پاکر اپنے دلمین کمال خوش ہُوا۔ اور اُسی خوشی مین اُسکا قصور معاف کر دیا۔ اُسکے بعد دونون آپس مین بغلگیر ہوے۔ اور اُسی تاریخ سے اَلیور اپنے بھائی اَرلنڈو کا سچا دوست و شفیق بھائی بنگیا گو کہ وہ اُس جنگل مین اُسی کی ہلاکت کی فکر مین آیا تھا۔

چونکہ اَرلنڈو کے ہاتھ سے خون بہت نکل گیا تھا اور ضعف سے گنمڈ کے پاس جانے کے قابل نہ رہا تھا۔ اِسلیے اُسنے اپنے بھائی سے کہا کہ جاکر تم گنمڈ سے جسے مین تصور بیحد ہمیشہ روسی لائنڈ کہکر پکارتا ہون ملاقات کرو اور اُس بلا رناگہانی کی کیفیت جسمین مین دفعتہً مبتلا ہو گیا ہون مُفصّل بیان کرو۔

پھر اَلیور وہان گیا۔ اور پہونچکر گنمڈ اور الینا سے اپنی جان بچنے کی کیفیت

پوری طرح پر کہ سنائی - اور اُرلنڈو کی بہادری اور اپنی خداساز نجات کی کیفیت سُنانے کے بعد اُسنے بیان کیا کہ مین اُرلنڈو کا بھائی ہون - اور ابتدا رمین مین نے اُسکے ساتھ یہ بُرائیان کی مین مگر شکر ہے کہ اب ہمارے اُسکے درمیان اچھی طرح مصالحت ہوگئی -

اُلیور نے اپنی خطاؤن پر نادم و پشیمان ہونا اسطرح ظاہر کیا کہ اُس سے رحم دل اُ کے قلب پر ایک خاص اثر پہونچا جس سے فوراً اُسکا دل اُسکی طرف مائل ہوگیا اُلیور نے جو دیکھا کہ میری مصیبت اور پشیمانی پر اُس عورت نے کتنا رحم کھایا تو اُسکے دلمین بھی اُسکی الفت اُسی وقت جگہ پکڑ گئی - اودھر اُلیور اور الینا کے دلون مین محبت اپنا رنگ جمارہی تھی - اُدھر گنڈ کی کسی نے خبر نہ لی جسے اُرلنڈو کی مصیبت کی خبر سُننے سے کہ وہ مادۂ شیر سے زخمی ہوگیا ہے غش آگیا تھا - بعد افاقہ کے اُسنے یون حیلہ بازی کو راہ دیا کہ یہ میرا غش مصنوعی تھا - کیونکہ جب مین اپنے کو روسی لائنڈ ظاہر کرتا ہون تو مجکو ضرور تھا کہ اس خبر کے سُننے پر مین ویسی ہی صورت بناؤن جیسی اُس حالت مین ہوتی کہ جب مین فی الواقع روسی لائنڈ ہوتا - اور اُلیور سے مخاطب ہوکر بولا کہ تم اپنے بھائی اُرلنڈو سے بھی اُس مصنوعی غشی کی کیفیت بیان کردینا - یہ سب کچھ سُنا - مگر اُلیور کو اُسکے چہرے کی زردی دیکھنے سے یہ یقین نہین ہُوا کہ اُسکی غشی مصنوعی تھی - اور اُسکی ناتوانی پر کمال متحیر ہوکر بولا کہ اگر ایسا ہی اختیاری امر ہے - تو اِس حالت کو جو اُسوقت تم پر طاری ہے بدل دو اور دل سخت کرکے مرو نبجاؤ تو جانون - گنڈ نے جواب دیا اچھا اِس حالت کو بدل ڈالتا ہون مگر عورت بننے کا حق بھی مجھے ہے -

اُلیور دیر تک وہان ٹھہرا رہا - اور آخر کار جب لوٹ کر اپنے بھائی کے پاس آیا تو اُسکے دل مین بہتیری باتین اُس سے کہنے کو تھین - کیونکہ علاوہ گنڈ کی غشی کے جو

اُسپر اُرلنڈو کے زخمی ہونے کی خبر سننے سے طاری ہوئی تھی اُسے یہ بھی بیان کرنا تھا کہ اُس گڈریے کی خوبصورت بہن پر مین کیونکر فریفتہ ہوگیا۔ اور کس درجہ کو وہ میری طرف ملتفت ہوئی حالانکہ یہ پہلی ملاقات تھی۔ اور اُس بات کو اُسنے عندالاظہار ایسے طور پر بیان کیا کہ گویا الینا کی محبت پر اُسے وثوق کامل ہے۔ اور اخیر مین کہا کہ مجھے اُس سے ایسی محبت ہوگئی ہے کہ میرا جی بے اختیار چاہتا ہے کہ اُس سے عقد کرلون اور گڈریا بنکر اُسی کی جھونپڑی مین رہون اور گھر کی ساری دولت و متاع تمھارے حوالہ کردون اُرلنڈو نے یہ سُنکر کہا بہتر ہے۔ کل ہی اپنا عقد کر ڈالو۔ مین مجلس عقد مین نواب اور اُسکے رفقا کو بھی بُلا لاؤنگا۔ جاؤ اور الینا کو مستعد کرو اُسوقت وہ تنہا ہے۔ کیونکہ دیکھو اُسکا بھائی یہان آرہا ہے۔ اُلیور تو الینا کی طرف اُدھر چلا گیا۔ اور گنمڈ جسے آتے ہوے اُرلنڈو نے دیکھا تھا اپنے زخمی دوست کے دریافت حال کے لیے یہان آکر بیٹھا۔

گنمڈ اور اُرلنڈو مین اُلیور اور الینا کے کیے بادگیرے دفعتہً عاشق ہوجانے کا چرچہ ہونے لگا۔ اُرلنڈو نے کہا مین نے تو اپنے بھائی سے کہا ہے کہ تم جاکر الینا کو آمادہ کرو تو کل تمھارا عقد ہوجائے۔ اور پھر کہا کہ کیسا خوشی کا مقام تھا اگر اُسی دن جبکہ الینا الیور کے ساتھ بیاہی جاتی۔ میرا بھی عقد روسی لائنڈ کے ساتھ ہوجاتا۔

گنمڈ نے اس انتظام کو بہت پسند کیا۔ اور کہا کہ اگر تمکو روسی لائنڈ کے ساتھ فی الحقیقت ویسی ہی محبت ہے جیسا تم ظاہر کرتے ہو تو تمھاری آرزو بر آنے مین کوئی مقام تعجب نہین۔ کیونکہ کل مین روسی لائنڈ کو ظاہر کردونگا۔ اور تمھارے ساتھ بیاہ کر لینے پر اُسے راضی کردونگا۔

گنمڈ نے کہ خود ہی روسی لائنڈ تھی جب اسطرح روسی لائنڈ کے حاضر کردینے پر اپنی آمادگی ظاہر کی تو اُرلنڈو کو کمال حیرت ہوئی کہ ایسا مشکل کام کیونکر ایسی آسانی سے

یہ انجام دیسکتا ہے۔ مگر گنمڈ نے اُسکی حیرت کو یہ کہکر رفع کیا۔ کہ یہ کام مین سحر کے زور سے انجام کو پہونچاؤنگا کیونکہ مین نے علم سحر اپنے ایک چچا سے جو اِس فن مین مہارت کامل رکھتا تھا اچھی طرح سیکھا ہے۔

اُس عاشق زار ارلنڈو کو اِس کلام پر کچھ تو اعتبار آیا اور کچھ شک باقی رہا۔ اور پوچھا کیا فی الواقع تم صحیح کہتے ہو۔ گنمڈ نے کہا مین قسمیہ کہتا ہون۔ تم جاؤ اور اچھے اچھے کپڑے بدلو۔ اور مجلس عقد مین شریک ہونے کے لیے نواب اور اُسکے مصاحبون کو مدعو کرو کیونکہ جب تمھین روسی رالینڈ کے ساتھ عقد کرنے کی خواہش ہے تو کل وہ یہان ضرور موجود ہو جائیگی۔

اگلے دن صبح کو الیور اور آلیندو دونون باہم راضی ہو کر نواب کے حضور مین حاضر ہوے۔ اور اُنکے ساتھ ارلنڈو بھی آیا۔

سب کے سب جمع ہو کر دونون کے بیاہ پر خوشی و خرمی ظاہر کرتے تھے لیکن اِس امر پر سب کو تعجب تھا اور ہر ایک اپنی اپنی راے جداگانہ ظاہر کرتا تھا کہ ابتک ایک عروس کا کچھ پتا نہین۔ اور کثرت راے اِس قیاس پر ہوئی کہ گنمڈ نے محض ارلنڈو کے ساتھ ہنسی کی ہے اُسکی کچھ اصل نہین ہے۔

نواب نے یہ سُنکر کہ وہ عروس جسکی بابت اِس حیرت افزا طریقے سے لانے کا وعدہ کیا گیا ہے خاص اُسی کی لڑکی ہے۔ ارلنڈو سے پوچھا کہ آیا تمکو اِس بات پر وثوق کامل ہے کہ اُس گڈریے کے لڑکے نے جو وعدہ کیا ہے اُسکا ایفا کریگا۔ ارلنڈو نے جواب دیا کہ اِس بارے مین مین کچھ اپنا قیاس ظاہر نہین کرسکتا اور ہنوز یہ بات ختم نہونے پائی تھی کہ گنمڈ سامنے سے آیا۔ اور نواب سے پوچھا کہ اگر مین تمھاری لڑکی کو یہان حاضر کردون تو تم ارلنڈو کے ساتھ اُسکا عقد کردینے پر اپنی خوشی ظاہر کروگے۔ نواب نے کہا ہان مین اُسکے عقد سے راضی ہون بشرطیکہ اگر اِسوقت

پادشاہت میرے قبضہ مین ہوتی تو اپنی لڑکی کے ساتھ اُسے بھی اُرلنڈو کے حوالے کر دیتا۔ پھر گنڈ نے اُرلنڈو سے پوچھا۔ تم کہو اگر مین اُسے لاؤن تو نکاح کرنے مین تمھین کچھ تامّل تو نہوگا اُرلنڈو نے کہا اُسوقت تو کیا اگر مین شہنشاہ ہوتا جب بھی مجھے تامّل نہوتا۔

پھر گنڈ اور الینا دونون ساتھ باہر گئین۔ اور گنڈ نے اپنا مردانہ لباس پھینک کر زنانہ جوڑہ بدلا۔ اور بلا امداد سحر فوراً خاص روسی لائنڈ بنگیا۔ اور الینا اپنے ملک کا سا امیرانہ لباس بدل کر جسے ساتھ لیتی آئی تھی۔ ذرا سی تکلیف مین خاتون سی لیا کی صورت مین آگئی۔

اُنکے باہر جانے پر نواب نے اُرلنڈو سے کہا کہ میرے نزدیک یہ گرٹریا گنڈ میری لڑکی روسی لائنڈ سے بہت مشابہ ہے۔ اُرلنڈو نے کہا مجھے بھی اُسکا بارہا خیال آیا ابھی وہ اچھی طرح تعجب بھی نکرنے پائے تھے۔ کہ روسی لائنڈ اور سی لیا دونون اپنی اصلی وضع مین سامنے سے آئین۔ اور روسی لائنڈ اپنے ظہور کو قوت سحری پر محمول کرنا زیادہ عرصہ تک بے موقع سمجھکر اپنے باپ کے سامنے دوزانو بیٹھ گئی۔ اور اُسکی دعا خیر کی ملتجی ہوئی۔ اُسکے ایسے جلد ظہور پذیر ہو جانے پر سارے حضار جلسہ کو تعجب ہوا۔ اور وہ سمجھے کہ بلا امداد سحر یہ بات حاصل نہین ہو سکتی۔ لیکن روسی لائنڈ نے اس فعل عبث کو اپنے باپ کے مقابلے مین گوارا نہ کیا۔ اور شروع سے آخر تک اپنا سارا حال کہ مین کسطرح محل شاہی سے نکال دیگئی اور پھر کسطرح اس جنگل مین پہونچ کر گرٹریون کی طرح بود و باش اختیار کی۔ اور کیونکر حقیقی بہن بن کر میری عم زاد بہن سی لیا نے اس سفر مین میرا ساتھ دیا مو بمو کہہ سُنایا۔

نواب نے جو نکاح کے بارے مین ابھی اپنی رضامندی ظاہر کی تھی اُس سے منحرف نہوا اور اُرلنڈو کا روسی لائنڈ کے ساتھ اُسی کی سی لیا کے ساتھ اُسی وقت عقد ہو گیا

گو اس ویران جنگل مین کوئی اسباب شادی و خرمی یا سامان شوکت و احتشام جو ایسے مواقع پر ضروریات سے ہے مہیا نہو سکا۔ تاہم جو خوشی و لطف اس بیاہ مین تھا کبھی ایسا دیکھنے مین نہ آیا تھا۔ اسکے بعد درختون کے ٹھنڈے سایہ مین بیٹھکر وہ اپنے شکار کیے ہوے ہرن کے گوشت کو کھانے لگے۔ نواب اور ان عاشقان صادق کے بشرے سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ انکی خوشی و خرمی کی تکمیل کے لیے کسی شے کی احتیاج ہے۔ اسی اثنار مین ایک پینامبر اچانک وارد ہوا۔ اور نواب کے پاس یہ خوشخبری لایا کہ آپ کی ریاست پھر آپ کو واپس ملی۔

غاصب ریاست اپنی لڑکی سی لیا کے نکل بھاگنے سے بہت طیش مین آیا۔ اور اس سننے سے کہ امرا دربار روز جنگل آرڈن مین نواب جلاوطن کی ملاقات کو آمدورفت رکھتے ہین۔ اسے کمال رشک اس امر کا ہوا کہ اس تباہی مین بھی لوگ اسکی رفاقت سے باز نہین آتے۔ اور اپنے دلمین یہ ٹھان لیا کہ جنگل آرڈن مین چلکر اپنے بھائی کو گرفتار کرے۔ اور مع اسکے وفادار ساتھیون کے اسے قتل کر ڈالے لیکن قدرت پروردگار ایسی ہوئی کہ اس بدذات بھائی کے خیالات فاسد جنگل آرڈن مین پہونچنے کے بعد بالکل مبدل ہو گئے۔ کیونکہ حاشیہ جنگل پر ایک خدا ترس گوشہ نشین فقیر سے ملاقات ہوئی۔ اور بعد بسیار وعظ و پند کے اس فقیر نے نواب کا دل ارادۂ بد سے پوری پوری طرح سے پھیر دیا۔ اور نواب کے دلمین یہ بات آئی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرکے اور حب سلطنت سے دل اٹھاکر بقیہ حصہ زندگی کا اسی فقیر کے عبادت خانہ مین بسر کرے۔ چنانچہ توبہ کرنے پر اسنے پہلا کام یہ کیا کہ ایک قاصد (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے) اپنے بھائی کے پاس روانہ کیا۔ کہ جس ریاست پر مین اپنے روز تک غاصبانہ قابض رہا مین چھوڑ دیتا ہون کہ تم آکر حکومت کرو۔ اور اپنے وفادار رفقار کی جاگیر و جائداد جو سرکار مین ضبط ہو گئی تھی انھین اسپر

قابض کرادو۔

یہ خوشخبری جسکی ہرگز امید نہ کیجاتی تھی۔ ایسے وقت پر سُننے مین آئی کہ اُن نواب زادیون کے بیاہ کی خوشی و شادمانی اُس سے دوبالا ہوگئی۔ سی لیا نے روسی لائنڈ کو اُسکے باپ کی اِس خوش قسمتی پر مبارکباد دی۔ اور گو یہ جانتی تھی کہ میرے باپ نے جب ریاست روسی لائنڈ کے باپ کو دیدی تو مین وارث ریاست باقی نہ رہی بلکہ روسی لائنڈ کی طرف وراثت منتقل ہوئی۔ مگر پھر بھی اِس کارروائی پر آسنے سچے دل سے اپنی خوشی ظاہر کی کیونکہ اُن بہنون کے باہمی برتاؤ ایسے اخلاص و محبت کے ساتھ تھے کہ رشک و بدظنی اُسمین ذرا بھی گنجایش نہ پاسکتی تھی۔

اب نواب کو یہ موقع ہاتھ لگا کہ اپنے رفقاء کو جنھون نے جلاوطنی مین اُسکا ساتھ دیا تھا اُنکی وفاداری کا صلہ عطا کرے اور اِن پاکباز ساتھیون کے ساتھ جنھون نے صبر و استقلال سے اُسکی تباہی مین ساتھ دیا تھا مسرت و کامیابی تمام نہایت آرام سے اپنی ریاست کی طرف لوٹ کر آئے۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ رولپندیر کے بیس قصون مین کا دسوان قصہ کہ جو اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ مملوکۂ جناب معلّی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا تھا اب شامل مطبع موصوف الصدر واقع شہر کانپور ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ عیسوی مین پہلی مرتبہ بکمال صحت چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا

معوضناع ومکین ومکان وفضل خلاۃ زوزما ن

یہ انگریزی کتاب شیکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا

بیمثال دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

قصۂ دراسی کا اور کتاب طوطا

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چیہ یا کوتی وکیل منصفی بانس گانون

ضلع گورکھپور نے بامہا مطبع اودھ اخبار بحماورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بہ طبع چھپا

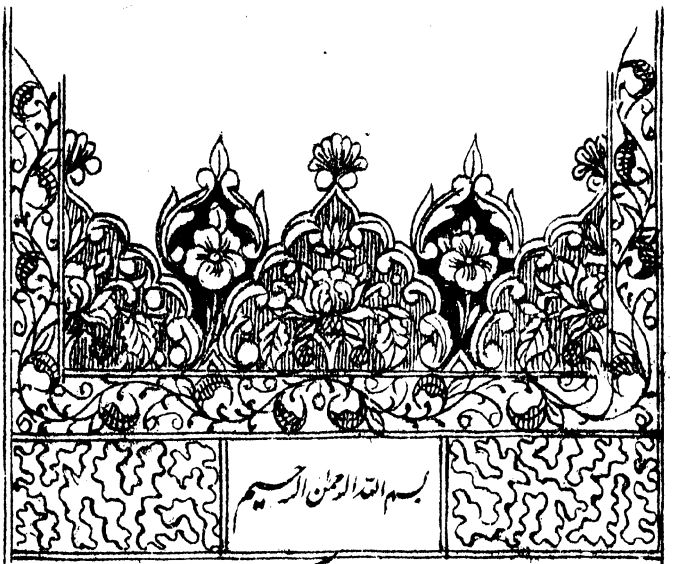

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محل می سینا مین دو عورتین ہیرو اور بٹرک نامے تھین - ہیرو حاکم می سینا کی لڑکی اور بٹرک اُسکی برادر زادی تھی -

بٹرک ایک خوش دل عورت تھی - اور اپنی چچازاد بہن ہیرو کو جو نہایت سنجیدہ عورت تھی اپنی خوش طبعی سے ہمیشہ محفوظ رکھتی - کچھ ہی ہوتا مگر خوش دل بٹرک اپنے دل بہلاؤ کی صورت اُس سے نکال ہی لیتی -

اِنھین دنون مین چند نوجوان ومعزز عہدہ داران فوج کا - جو کوئی بڑی لڑائی آرہی ہو چلے آتے تھے می سینا کی طرف سے گذر ہوا - اور اُنھون نے چاہا کہ لیونیٹو حاکم می سینا سے ملتے چلین - اُنمین ڈان پیڈرو نواب اراگن اور اُسکا دوست کلاڈیو تعلقہ دار فلورنس بھی تھے - جنکے ساتھ حاضر جواب وسخرا بنیڈک تعلقہ دار پاڈوا بھی آیا تھا -

بنیڈک نے پہونچتے ہی لیونیٹو اور نواب سے مسخرا پن کی باتین شروع کین بٹرک جو کسی گفتگو مین اپنا ساکت رہنا پسند نکرتی تھی - بنیڈک کو یہ کہکر خاموش کرنا چاہا کہ

بنڈک بولتے ہی رہو گے۔ تمھاری باتون پر کوئی دھیان بھی کرتا ہے۔ ہرچند کہ بنڈک کی طبیعت بٹرک ہی سی واقع ہوئی تھی۔ مگر اُسنے بٹرک کی انوکھی صاحب سلامت پسندیدہ کی اور خیال کیا کہ ایسی زبان دراز عورت ہرگز نیک اطوار نہوگی اور پھر اُسے یاد آیا کہ اُس سے پہلے بھی مین می سینیا مین آیا تھا تو بٹرک مجھی کو بناتی تھی۔ دستور ہے کہ مسخرے حاضر جواب اسبات کو گوارا نہین کرتے کہ اُنکو کوئی بنائے۔ چنانچہ یہی کیفیت بنڈک اور بٹرک کی تھی کہ یہ دونون پہلے بھی جب کبھی ملتے تو پورا جھگڑا انداز و طعنہ زنی کا اُنمین شروع ہوجاتا اور آخر کار برنجیدگی دونون علیحدہ ہوتے۔ غرضکہ جب بٹرک اُسکی بات کاٹ کر بولی کہ کوئی تمھاری باتون پر دھیان بھی دیتا ہے تو اُسے سُنکر اُسنے ایسا ظاہر کیا کہ گویا پہلے سے اُسکا خیال نہین کیا اور کہا بی وسنڈرین ابھی تک تم زندہ ہو۔ یہ کہنا تھا کہ خاصی لڑائی شروع ہوگئی اور دیر تک آپسمین بحث مباحثہ جاری رہا۔ اثنار گفتگو مین بٹرک نے ہرچند کہ اس حال کی لڑائی مین جو شجاعت اُسنے کی وہ جاتی تھی۔ یہ کہا کہ جنھین تمنے وہان ہلاک کیا ہے اُنھین تو مین کچا کھا جاتی۔ اور یہ دیکھکر کہ بنڈک کی باتون سے نواب خوش ہوتا ہے اُسنے نواب کا مسخرا خطاب دیا۔ یہ بات بہ نسبت اور باتون کے زیادہ بنڈک کو ناگوار گذری۔ اُسکا یہ کہنا کہ جنھین تم نے وہان ہلاک کیا ہے اُنھین تو مین کچا کھا جاتی۔ جس سے اُسکی بزدلی نکلتی تھی۔ اُسے چندان ناگوار نہوا۔ جتنا نقال و مسخرا کہنا۔ کیونکہ بہتان کبھی قریب قریب امر واقعی کے ہوجاتا ہے۔ اسلیے جب بٹرک نے اُسے نواب کا مسخرا کہا تو اُسکے دلمین بٹرک کی طرف سے سخت عداوت بیٹھ گئی۔

تمیزدار ہیروا اپنے مہمانون کے سامنے لب بسکوت بیٹھی تھی۔ اور کلاڈیو توجہ تمام اُسکے خداداد حسن کا نظارہ اُسکی زبانی دھج سج پر غور کرتا تھا۔ کیونکہ وہ ایک مرغوب صورت عورت تھی۔ نواب بنڈک اور بٹرک کی باتون کو بڑے تلطف سے سُنتا تھا۔ اخیر مین نواب لیونیٹو کی طرف متوجہ ہوکر بولا۔ بٹرک تو بڑی خوش مزاج عورت معلوم ہوتی ہے

بنڈک سے کہین اسکا بیاہ ہوجاتا تو کیا خوب جوڑ تھا۔ لیونیٹو نے اسکی سرگوشی کا جواب دیا۔ نہین نواب صاحب اگر یہ دونون ایک ہفتہ بھی ساتھ رہین تو باگل ہوجائین۔ گو لیونیٹو نے یہ نسبت نامناسب ٹھہرائی مگر نواب کے ذہن سے اُن دونون حاضر جواب کے باہم عقد ہوجانے کا خیال نہ گیا۔

نواب جب کلاڈیو کو ساتھ لیے اُس محل سے باہر آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ صرف بنڈک اور بٹرک ہی کے باہمی عقد کا خیال ایسا خیال نہین ہے جو اُسوقت کی صحبت سے پیدا ہوا کیونکہ کلاڈیو کے طرز سخن سے اُسکے بطون کی کیفیت نواب سے چھپی نہ رہی اور بمسرت تمام کلاڈیو سے پوچھا۔ کیا تمھین ہیرو پسند ہے۔ کلاڈیو نے اُسکے جواب مین کہا جناب اسکے پہلے مین جب مَیں سینا مین آیا تھا تو اُسپر ایک سپاہیانہ نگاہ میری پڑی تھی جس سے وہ مجھے پسند تو ہوئی مگر عشق بازی کی مہلت کسے تھی۔ ہان اب زمانہ امن و آمان کا آیا خیالات جنگ نے اپنی جگہ دلمین خالی کی۔ اور اُسکی جگہ نفیس و نازک خیالات نے آگھیری۔ اور ہیرو کے حسن و جمال کی طرف ترغیب دینا شروع کیا۔ اور یہ یاد دلایا کہ لڑائی پر جانے سے پہلے یہ آنکھ پر چڑھ گئی تھی۔ کلاڈیو کی ان باتون کا نواب کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کلاڈیو کی وساطت مین قبول کرنے کی بابت لیونیٹو کی رضامندی حاصل کرنے مین اُسنے ذرا تاخیر نہ کی۔ لیونیٹو نے اِس تجویز سے اتفاق رائے کیا۔ اور چونکہ ہیرو ایک نہایت پختہ کار و نادر روزگار عورت تھی اِسلیے کلاڈیو کی درخواست سُننے کے لیے اُسے متوجہ کرنے مین نواب کو کوئی دقت اُٹھانی نہ پڑی۔ اور اِس مہربان حال نواب کے ذریعے سے بہت جلد کوئی قریب تاریخ کلاڈیو نے عقد کے لیے لیونیٹو سے مقرر کرالی۔ گو کلاڈیو کو اپنے عقد سے پہلے بہت ہی قلیل عرصہ تک انتظار کرنا پڑا۔ پھر بھی طوالت ایام ہجران کی شکایت اُسکی زبان پر آئی۔ جیسا کہ اکثر نوجوانون کی بے صبری کی کیفیت دیکھنے مین آئی۔ جب اُنھین کسی مقصد دلی کے حصول کا انتظار کرنا پڑا۔ نواب

کلاڈیو

کلاڈیو کی دل بستگی کے لیے ایک تفریح کی صورت نکالنے کی فکر مین ہوا اور چاہا کہ کسی تدبیر سے بٹرک اور بنڈک کے دلون مین فریفتگی پیدا کرے۔ نواب کے اس سوچ پر کلاڈیو بہت خوش ہوا۔ اور لیونیٹو نے اُنسے اپنی اعانت کا وعدہ کیا اور ہیرو نے کہا مین بھی کوئی ایسی حکمت کرونگی جس سے میری بہن کی طبیعت بنڈک کی طرف مائل ہو جائے۔

نواب نے جو حکمت سوچی وہ یہ تھی کہ کلاڈیو کسی طرح بنڈک کو یہ باور کرائے کہ بٹرک کو اُسکے ساتھ الفت ہے۔ اور ہیرو کسی صورت سے بٹرک کے دل مین جمائے کہ بنڈک کو اُسکے ساتھ کمال محبت ہے۔

پہلے نواب۔ لیونیٹو اور کلاڈیو نے اپنا کام شروع کیا۔ ایک روز بنڈک ایک مشجر کے کنج مین بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا کہ یہ موقع نواب کو مغتنم معلوم ہوا۔ اور وہ اپنے ساتھیون کے جا ایک درخت کی اوٹ مین مشجر کے پاس اسطرح کھڑا ہوا کہ بنڈک اُنکی ساری باتین سن سکے۔ نواب نے وہان ادھر اُدھر کی چند باتین کر لیونیٹو سے کہا۔ ہان جی وہ تم کیا کہتے تھے۔ کہ میری بھتیجی بنڈک کی طرف مائل ہے۔ میرے ذہن مین یہ بات نہین آتی کہ یہ عورت کسی پر فریفتہ ہو۔ لیونیٹو نے جواب دیا۔ نہین جناب۔ مین کیون کہنے لگا۔ یہ بات بڑی ہی تعجب کی ہے کہ وہ بنڈک ایسے شخص پر فریفتہ ہو جائے جسکے مظاہری اطوار کو وہ ہمیشہ سے ناپسند کرتی ہے۔ اسپر کلاڈیو بولا نہین مین اچھی طرح جانتا ہون۔ ہیرو کہتی تھی کہ بٹرک کو اسدرجہ بنڈک کے ساتھ عشق ہے کہ اگر چندے بنڈک کے تغافل کی یہی کیفیت رہی۔ تو غم ہجران اُسکا کام ہی تمام کردیگا۔ اور وہ تمام حسین عورتون اور خاصکر بٹرک سے اس درجہ کو خلاف رہتا ہے جس سے یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ بنڈک اور بٹرک کسی زمانے مین مکمل ہو کر رہین۔ نواب نے بڑی دلسوزی سے یہ باتین سُنین۔ اور اخیر مین کہا بہتر ہوتا کہ بنڈک کو کسی طرح اُسکی اطلاع دیجاتی۔ کلاڈیو نے کہا پھر ماحصل کیا۔ اسے سنکر وہ اور بھی چھیڑنا شروع کردیگا۔ اور ناحق کی اذیت اُس بیچاری کو پہونچائیگا

نواب نے کہا ہان۔ اُسکے سُننے سے تو بٹرک کا پھانسی دیدینا اچھا ہے۔ پون دیکھنے مین تو وہ عورت بڑی باعصمت و قبول صورت اور بجز فریفتگی کے ہر بات مین ہوشیار ہے۔ نہ معلوم بنڈک کے ساتھ اُسے کیونکر محبت ہوگئی۔ اسکے بعد نواب نے ساتھیون سے کہا اب ہم سب یہان سے چل دین۔ اور بنڈک نے جو باتین ہماری سُنی ہین اُنپر اُسے غور کرنے دین۔

بنڈک اُنکی باتین بڑے غور سے سُنتا تھا۔ اور اپنے دلمین سوچتا تھا کہ بٹرک کا مجھ پر فریفتہ ہونا ممکن ہے۔ کیا یہ بات دل مین بیٹھتی ہے۔ اور جب وہ چلے گئے تو اپنے آپ دل سے حجتین قائم کرنے لگا۔ اور خیال کرنے لگا کہ یہ اُنکی غلط فہمی پر محمول نہین ہوسکتا۔ وہ لوگ بڑے دانا ہین۔ بیشک اُنھین ہیرو سے اسبات کی صداقت معلوم ہوئی۔ اُنکی باتون سے ظاہر تھا کہ اُنھین اس بیچاری عورت کے حال پر ترس ہے۔ اس عشق کا کچھ ثمرہ ملیگا۔ مجھے تو کبھی شادی بیاہ کا خیال نہین آیا مین نے یہ خیال کیا تھا کہ بحر وہی مین زندگی بسر کرینگا۔ یہ کیا خبر تھی کہ اسطرح بیاہ کی صورت نکل آئیگی۔ وہ کہتے ہین کہ بڑی باعصمت و قبول صورت عورت ہے۔ بیشک ایسی ہی ہے۔ اور بجز فریفتگی کے اور سب باتون مین ہوشیار۔ میرے نزدیک عاشقی کوئی دلیل حماقت نہین۔ وہ بٹرک آرہی ہے۔ آج سے مجھے یہ عورت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کچھ نشانات عشق بھی پیدا ہین۔ اتنے مین بٹرک اُسکے پاس آئی اور کہنے لگی کہ برخلاف اپنی طبیعت خاطر کے تمھین کھانے کے لیے بلانے پر مجبور کی گئی ہون۔ بخلاف عادت بڑے تپاک سے بنڈک نے اُسکے جواب مین کہا۔ بی بٹرک آپ کے تکلیف فرمانے کا شکریہ مین ادا کرتا ہون۔ غرضکہ وہ تو دو تین سخت سست باتین کرکے وہان سے چلی گئی۔ مگر اُنھین ناشائستہ کلمات سے تلطف کے معنی بنڈک نے مستنبط کیے۔ اور بآواز بلند کہا۔ کہ اگر مین اُسکی طرف اپنا التفات نہ ظاہر کرون تو میری بدذاتی ہے۔ اور محبت سے پیش نہ آؤن تو یہود یون سے بھی بدتر ہون مجھے ایک تصویر اُسکی ضرور لانی چاہیے۔

بنڈک اُس جال مین جو اُسکے لیے بچھایا گیا تھا اچھی طرح پھنسا - اور اب ہیرو کی طبع آزمائی کی نوبت آئی چنانچہ اِس غرض کے لیے آسنے پرسولہ اور مرگرٹ اپنی سکھیون کو طلب کیا اور مرگرٹ کی طرف متوجہ ہوکر بولی اچھی ذرا دیوانخانے مین تو جاؤ دہان میری بہن بٹرک نواب اور کلاڈیو سے باتین کر رہی ہے - اُسکے کانون کھنا کہ ہیرو اور پرسولا نہ معلوم کیا تذکرہ تمھارا کنج شجر مین بیٹھی کر رہی ہین - اور پھر اُسے چھپ کے آنے کی اُسی شجر کی طرف ترغیب دی جہان ہنی نکلس کا پھول دھوپ سے پک کر ناشکر گزار قرقم کی طرح آفتاب کی گرمی کو اندر جانے سے روکتا ہے - یہ کنج جسمین ہیرو بٹرک کو بلانا چاہتی تھی وہی کنج باغ تھا جسمین فی الحال بنڈک کو بٹرک کے عشق کی کیفیت سنائی گئی تھی - مرگرٹ بولی - بہت بہتر ابھی جاکر مین اُسے لائی - ہیرو پرسولا کو ساتھ لیے کنج باغ کی طرف چلی اور وہان پہونچکر اُس سے بولی - دیکھو پرسولا جب بٹرک یہان آئے تو ہمکو اُسی کے پاس ٹہلنا چاہیے - اور صرف بنڈک کا ذکر ہمین کرنا چاہیے - اور تمھارا خاص کام یہ ہے کہ جب مین اُسکا نام لون تو تم حد سے زیادہ اُسکی تعریف کرو - اور مین یہ بیان کرونگی کہ بنڈک کو کسدرجہ بٹرک سے الفت ہے - اب شروع کرو کیونکہ دیکھو وہ طار کی طرح دبے دبے ہماری باتین سننے کو بٹرک آرہی ہے - اُنھون نے شروع کیا - اول ہیرو نے بطور جواب کے (گویا پرسولا کچھ پہلے کہہ چکی تھی) اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا سچ ہے وہ بہت ذلیل عورت ہے - اور پہاڑی پرندون کی طرح اُسکی طبیعت مین بھڑک ہے - پرسولا بولی لیکن کیا تمھین اچھی طرح معلوم ہے کہ فی الواقع بنڈک کو بٹرک کے ساتھ الفت ہے - ہیرو نے جواب دیا کہ نواب اور کلاڈیو کا تو یہی بیان ہے بلکہ اُنھون نے یہ بھی کہا تھا کہ بٹرک کو اُس سے آگاہ کر دینا مگر مین نے اُنھین سمجھایا کہ اگر تمھین بنڈک کے ساتھ محبت ہے تو یہ بات بٹرک پر منکشف نہونے دو - پرسولا یہ سُنکر بولی - بیشک بٹرک پر

اُسکا منکشف ہونا اچھا نہین۔ ورنہ اُسے تو چھیڑنے کا موقع ہاتھ لگ جائیگا۔ ہیرو نے کہا پہلے تو یہ ہے کہ بنڈک سا عقیل شریف و شکیل مرد دیکھنے مین نہین آیا مگر بنڈک کے نہ پسند کرنیکو کیا کیا جائے۔ برسولا نے کہا ہان بے وجہ عیب لگانا تو ہرگز تحسن نہین۔ ہیرو نے جواب دیا کہ پھر اُس سے کون کہے۔ اگر مین کہون تو ہنس کے ٹال دیگی۔ برسولا نے کہا یہ تمھارا سوء ظن ہے مین کیسے کہون کہ وہ ایسی بے سمجھ ہے کہ بنڈک سے خاصے جوان کو ناپسند کریگی۔ وہ بڑا ہی نامور و نیک آدمی ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ پیاری کلاڈیو کے بعد پھر کوئی اُنکی مین ہے تو وہی ہے۔ اب ہیرو نے اشارہ کیا یہ وقت طرز سخن کے بدلدینے کا ہی چنانچہ برسولا نے پوچھا اچھی سکھی تمھارا بیاہ کس دن ٹھہرا۔ ہیرو بولی کل میرا بیاہ کلاڈیو کے ساتھ ہوگا اور کہا آؤ چلین تمھین اپنے کپڑے دکھلائین۔ دیکھین کل کے لیے تم کونسا کپڑا تجویز کرتی ہو۔ بٹرک اُنکی باتین دم چرائے ہوے بڑے شوق سے سُنتی رہی اور جب وہ چلی گئین تو کہنے لگی کیا یہ صحیح ہو سکتا ہے۔ تو ہین۔ تحقیر۔ غوث دوشیزگی رخصت خدا حافظ۔ بنڈک تو میرے ساتھ محبت رکھ۔ مین اسکا عوض تجھے دونگی۔ اور دل وحشی تیرے دست عشق کے حوالہ کر دکھاؤنگی۔

ایسے پرانے دشمنون کا ایک ملت ہو عشق و محبت کا از سر نو اختیار کرنا قابل دید تماشہ تھا۔ اور نواب کی چال و فطرت نے جو اُنمین اسطرح ملاپ کرایا تو دلیقین کے مصالحہ و تحشی کی بھی اُنکو بڑے تکلف کی تھی۔ لیکن اب ہیرو کے انقلاب زمانہ کی کیفیت سُننی چاہیے کہ اگلے دن جس روز تاریخ عقد مقرر ہوئی تھی ہیرو اور اسکے باپ لیونیٹو کے دل پر کیسا سخت صدمہ پہونچا۔

نواب کے ایک سوتیلا بھائی تھا جو لڑائی سے ساتھ ہی اُسکے می سینا مین آیا تھا۔ یہ بھائی جسکا نام ڈان جان تھا ایک مردہ دل و ماتمی صورت کا آدمی تھا اور اُسکی طبیعت سدا دغابازی کی طرف میلان ہر وقت ظاہر تھا۔ اپنے بھائی نواب سے

وہ عداوت رکھتا تھا۔ اور چونکہ کلاڈیو اُسکا دوست تھا اسلیے اُسکا بھی بھلا نا چاہتا تھا
اب محض نواب اور کلاڈیو کے دل دکھانے کے لیے وہ اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح
کلاڈیو اور ہیرو کے نکاح مین بل ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جتنا
کلاڈیو کو اس بیاہ کی خواہش ہے اُتنا ہی نواب بھی اُسکی طرف بدل مستعد ہے۔ چنانچہ
اس غرض کے لیے بورشیو نامے اپنے ہی ایک خراب آدمی کو ہموار کیا۔ اور بہت
کچھ انعام واکرام کا وعدہ کیا۔ ڈان جان کو معلوم تھا کہ ہیرو کی سہیلی مرگرٹ سے بورشیو
اتحاد رکھتا ہے اسلیے اُس نے کہا کہ تم مرگرٹ کو اس امر پر راضی کرو کہ جب ہیرو سو جائے
تو وہ اُسکا کپڑا پہن دریچہ سے مُنہ نکال آدھی رات کو تم سے باتین کرے۔ تا کلاڈیو
کو دیکھنے پر ہیرو کا دھوکا ہو اور سمجھے کہ وہی باتین کر رہی ہے۔ کیونکہ مین اپنی
سازش پر کامیاب ہونے کو اس سے اچھی کوئی دوسری حکمت نہین پاتا۔

ڈان جان اُسکے بعد نواب اور کلاڈیو کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ہیرو بھی کیا
بے امتیاز عورت ہے کہ یہ آدھی رات اور وہ دریچہ سے منھ نکال لوگون سے باتین
کر رہی ہے۔ یہ رات بیاہ کی رات تھی۔ ڈان جان نے چاہا کہ اُنکو ساتھ لے اُسکے
گھر کی طرف چلے۔ اور ایک مرد اجنبی سے اُسے باتین کرتے ہوے دکھا دے۔
نواب اور کلاڈیو اُسکے ساتھ چلنے پر راضی ہوے۔ اور کلاڈیو نے کہا۔ اگر مین نے
آج رات کو کوئی ایسی بات دیکھی جس سے عقد کرنے سے میرا دل پھر گیا۔ تو کل بھری
مجلس مین جو شادی کے لیے منعقد ہوگی۔ دیکھنا مین اُسے کیسا خجل کرتا ہون۔
نواب نے یہ سُنکر کہا کہ جسطرح اُسکے عقد کے لیے مین تمھارا مددگار تھا ویسا ہی اُسکی
رسوائی مین بھی تمھارا ساتھ دینے کو تیار ہون۔

جب اُنھین ڈان جان ہیرو کے محل کے پاس لایا تو اُنھین بورشیو ہیرو کے
دریچہ کے پاس کھڑا ہوا دکھائی دیا جہان ہیرو کا لباس پہنے ہوے مرگرٹ اُس سے

گفتگو کر رہی تھی۔ جسے دیکھکر نواب اور کلاڈیو کو خود ہیرو کا گمان ہوا۔
یہ کیفیت دیکھ (حسب خیال اپنے) جتنا غصہ کلاڈیو کو ہوا اُسکا پایان نہین عصمت شعار ہیرو کی محبت فوراً عداوت سے مبدل ہوگئی۔ اور اُسنے چاہا کہ اِس بات کو اگلے دن جو بیاہ کے لیے مقرر ہُوا تھا گرجا مین کھولے۔ نواب نے بھی اس سے اتفاق رای کیا اور خیال کیا کہ اُس بد ذات عورت کے لیے جو عین شب عروس کو آدھی رات ڈھلے غیر مرد سے یون گفتگو کرے اِس سے بڑھکر کوئی دوسری سزا نہین۔
اگلے دن مجلس عقد منعقد ہوئی۔ کلاڈیو اور ہیرو پادری کے سامنے کھڑے تھے پادری خطبۂ نکاح پڑھا چاہتا تھا کہ کلاڈیو نے بڑی زود رنجی کے ساتھ بخطاب ہیرو کی خطا کا اظہار کرنا شروع کیا جسنے یہ حیرت انگیز باتین سُن آہستہ سے کہا۔ جناب خیر ہے یہ کیا متوحش باتین آپ کر رہے ہین۔ اور لیونیٹو نے باضطراب تمام نواب سے کہا۔ حضور آپ کچھ کیون نہین فرماتے۔ نواب نے جواب دیا۔ یہ بڑی بیحرمتی کی بات ہے کہ ایک ایسی نالایق عورت کی طرف مین اپنے دوست کے میلان خاطر کا باعث ہون۔ مین قسمیہ کہتا ہون۔ کہ مین۔ میرے بھائی اور بیچارے کلاڈیو نے اپنی آنکھون آدھی رات کو کل ایک اجنبی آدمی سے کھڑکی پر گفتگو کرتے اسے دیکھا ہے۔
بنڈک یہ باتین سُن گھبرایا اور کہنے لگا۔ نکاح کے طور بے طور نظر آتے ہین۔
ہیرو کے منھ سے صرف اتنی ہی آواز نکلی۔ خدایا سچ ہے اور غش آگیا۔ جسے دیکھ ہر ایک کو مرجانے کا گمان ہوا۔ نواب اور کلاڈیو گرجا سے چل دیے اور ذرا بھی ہیرو کی غشی یا اِس امر کا خیال نہ کیا کہ ہماری باتون سے بیچارہ لیونیٹو کسقدر مبتلاے آلام ہے کیونکہ فرط غضب نے اُنھین بڑا ہی سنگ دل بنا رکھا تھا۔
بنڈک دل مین طے کیا کہ ہیرو کے فکر افاقہ مین بنڈک کا ساتھ دے۔ اور کہنے لگا اب اسکی کیا کیفیت ہے۔ بنڈک نے بجز تمام جواب دیا۔ مین تو ایسا خیال کرتی ہون

کہ اسکی جان نکل گئی۔ بڑک کو اپنی بہن کے ساتھ بدرجۂ کمال محبت تھی۔ اور چونکہ اسکے حسن طبیعت سے وہ اچھی طرح آگاہ تھی اسلیے جتنی باتین اسکی عصمت کے خلاف اُسنے سُنی اُنمین سے ایک کا بھی یقین اُسے نہ تھا۔ مگر اُسکے بڈھے باپ کا خیال ایسا نہ تھا۔ اپنی لڑکی کی بےعصمتی پر اُسے یقین آگیا اور پھر اوپر سے اُسکا ملامت کرنا اور بھی غضب تھا۔ وہ اُسکے سامنے بڑی کلمات درشت سُنتی تھی اور یہ دعا کرتی تھی کہ اگر مجھے اُٹھنا یہان سے نصیب نہو تو کیا خوب بات ہے۔

لیکن بڈھا پادری ایک ہوشیار آدمی تھا۔ فطرت انسانی سے بخوبی واقفیت رکھتا تھا اس اتہام کے سُننے سے جو کیفیت ہیرو کی ہوئی اُسنے بخوبی اُسپر غور کیا۔ اور دیکھا کہ یکایک آثار شرم و خجالت اُسکے چہرے پر نمایان ہوگئے۔ اور پھر وہ خجالت کے آثار دفعۃً سفیدی چھا جانے سے جاتے رہے۔ اور آنکھ مین آگ سی روشن ہوگئی۔ جسنے اُن تمام الزامات کو جھٹلا دیا جو نواب نے اُسکی عصمت کی مقابلہ مین قایم کر رکھے تھے اور اُس غمگین باپ کی طرف مخاطب ہو بولا مجھے بیوقوف کہو۔ میرے پڑھنے کا اعتبار نکرو۔ میری عمر میری زندگی میری باتون کا وقر اُٹھا دو۔ میرے لقب کا خیال آج سے نکرو اگر یہ بات صحیح نہ نکلے کہ اس حلیم المزاج عورت کے بارے مین کوئی مغلطہ واقع ہُوا۔

جب ہیرو کو غشی سے افاقہ ہوا اُسکے باپ نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون آدمی ہے جس سے تمھین متہم کرتے ہین۔ ہیرو نے جواب دیا وہی جانتے ہونگے جو کہتے ہین۔ مین کیا جانون۔ اور پھر اپنے باپ کی طرف متوجہ ہو کہنے لگی۔ بابا جان اگر آپ کو کسی طرح ثابت ہو کہ مین نا وقت کسی مرد سے بولی۔ یا یہ کہ کل مین نے کسی سے باتین کین تو مجھے نکال دیجیے بُرا سمجھیے مار ڈالیے۔

پادری نے کہا کہ نواب اور کلاڈیو کو بیشک کوئی مغالطہ ہُوا۔ اور پھر لیونیٹو کو یہ صلاح

دی کہ آپ ہیرو کی موت کی خبر شہر کر دیجیے اور چونکہ اُسکی غشی قریب قریب موت کے تھی اسلیے بآسانی اُسکی موت کا یقین لوگون کو آجائیگا۔ اور مین خود بھی آپ کو سامان تعزیہ داری و درستی قبر کی فہمایش کرونگا۔ چاہیے کہ جتنی رسوم تجہیز و تکفین سے متعلق ہین اُنکی تیاری کیجائے۔ لیونیٹو نے کہا پھر اُس سے فائدہ۔ پادری نے جواب دیا کہ اُس اشتہار سے یہ فائدہ نکلیگا کہ بدکوئی ترس کے ساتھ مبدل ہو جائیگی۔ اور اُسمین کچھ اور بہتری بھی ہے۔ گو ایسی پوری نہ سہی جسکے ہم امیدوار ہین۔ کیا معنی کہ جب کلاڈیو سُنیگا کہ میری باتون سے وہ مرگئی۔ تو اُسکی طرف سے اچھتے خیالات اُسکے تخیلہ مین جگہ پکڑینگے اور اگر کبھی کی کچھ محبت اُسکے دلمین ہوگی تو ضرور اُسے رنج ہوگا اور دلمین کہیگا۔ اے کاش مین اُسپر یہ اتہام نہ لگاتا ہان ہرچند اپنے اتہام کو صحیح تصور کرتا رہا۔

بنڈک نے یہ سُنکر لیونیٹو سے کہا کہ آپ پادری کی باتون کا خیال کیجیے۔ گو آپ جانتے ہین کہ مجھے نواب اور کلاڈیو سے کیسی محبت ہے مگر مین قسم کھاتا ہون کہ یہ راز اُنپر فاش نکرونگا۔

لیونیٹو اسطرح ترغیب دیے جانے پر راضی ہوگیا۔ اور کہنے لگا کہ اسوقت غم سے میرا یہ حال ہے کہ ایک ذرا سا اشارہ میری ترغیب کو کافی ہے۔ پھر لیونیٹو اور ہیرو کو وہ مہربان حال پادری تشفی و تسلی دینے کے لیے ایک طرف اُٹھالے گیا۔ اور وہان صرف بٹرک اور بنڈک رہگئے۔ اب یہ بٹرک اور بنڈک کی وہ ملاقات ہے جسکے لیے اُنکے دوستون نے کیا کیا تدبیرین کی تھین اور کس کس طرح کی دل لگی و تماشے کی آرزوئین اُنکے دلون مین تھین مگر دیکھیے۔ اُسکے ظہور کے پہلے ہی اُن دوستون نے رشتۂ الفت توڑ ڈالا۔ اور اُنکے دلون سے دل لگی و تماشے کے خیالات دفعہ جاتے رہے۔

پہلے بنڈک مخاطب ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ بی بٹرک کیا تم رو رہی ہو۔ بٹرک نے کہا یہ کیا

ابھی تم دیکھنا کہ مین کبتک روتی ہون۔ نبڈک نے کہا بیشک مجھے یقین ہے کہ تمھاری بہن پر یہ بہتان لگایا گیا۔ بڑک نے کہا اے ہے میری نظرون مین کیسا پیارا وہ شخص ہے جو اسکا انصاف کرے۔ نبڈک نے اسپر کہا کہ پھر اظہار دوستی کا کوئی طریقہ بھی ہے۔ مین تو یہ سمجھتا ہون کہ تمھارے سوا مجھے کوئی شے دنیا کی پیاری نہین۔ تمھین میری اس سمجھ پر استعجاب تو نہین۔ بڑک نے کہا۔ نہین۔ یہ ممکن ہے۔ کیونکہ مین اپنے دل کو بھی تو ایسا ہی پاتی ہون کہ اسمین تم سے زیادہ کسی دوسری شے کی محبت نہین۔ لیکن میرا اعتبار نکرو۔ اور پھر مین تو بھی نہین کہتی نہ تو مین کسی بات کا اسوقت اقرار کرتی ہون نہ کسی بات سے انکار۔ کیونکہ مجھے اپنی بہن کا سخت صدمہ ہے۔ نبڈک نے کہا قسم ہے مجھے اپنے خنجر کی کہ تم مجھ سے محبت کرو اور مین تمھاری محبت کا قول و قرار کرتا ہون پاس آجاؤ۔ جو کہو۔ مین تمھارے لیے تعمیل کو موجود ہون۔ بڑک نے کہا اچھا مین چاہتی ہون کہ تم کلاڈیو کو ہلاک کرو۔ نبڈک نے کہا۔ نہین۔ ایسی بعید بات نہین۔ مجھے اپنے دوست کلاڈیو سے بہت محبت ہے۔ اور مین اچھی طرح جانتا ہون کہ اس خصوص مین اسے کسی نے بیشک دغا دی۔ بڑک نے جواب دیا کہ ایسی حالت مین کہ اسنے میری بہن پر ناحق اتہام لگایا۔ بھری مجلس مین اسے رسوا و ذلیل کیا۔ کیا تمھارے نزدیک وہ متفنی نہین ہے۔ کیا کہون آج مین مرد نہوئی۔ نبڈک نے کہا سنو تو سہی لیکن بڑک نے کلاڈیو کی صفائی کی ایک نہ سنی۔ اور اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیے برابر نبڈک پر تقاضا کرتی رہی۔ اور کہتی تھی۔ ایسی۔ کھڑکی پر ایک مرد اجنبی سے باتین کرنی۔ یہ بات۔ بیچاری ہیرو کی شان مین۔ اسپر یہ بہتان صریح ہے اس ناکردہ گناہ پر یہ ناحق کا اتہام لگایا جاتا ہے۔ اے ہے آج مین کلاڈیو کے لیے مرد نہوی یا کوئی ایسا دوست میرا نہوا جو میری خاطر سے اپنی مردانگی دکھاتا لیکن کیا کیجیے بہادری تو اخلاق و ظاہرداری مین کھپی جاتی ہے۔ مین اپنی خواہش سے مرد تو نہین بنجاتی

ہان غم سے مرنے کے لیے البتہ عورت ہی ہو کے کام دے سکوگی۔ بنڈک نے کہا ٹھہر و برک قسم ہے مجھے اپنے ہاتھ کی کہ مین تمکو دل سے چاہتا ہون۔ برک نے کہا کہ اس ہاتھ کی قسم کھانے سے کیا فائدہ۔ بلکہ اُسے میری محبت مین کسی دوسرے طور پر کام مین لاؤ۔ بنڈک نے کہا اچھا غور کرو اپنے دلمین سوچو۔ کیا کلاڈیو نے ہیرو کے ساتھ بیوفائی و دغابازی کی۔ برک نے کہا بیشک مجھے اچھی طرح یقین ہے اور مین خوب سوچ چکی ہون بنڈک نے کہا اچھا بس ہو چکا۔ مین مستعد ہون اور مین ضرور لڑونگا۔ دیکھو تمھارا ہاتھ چوم کر ابھی چلا۔ اور اسی ہاتھ سے کلاڈیو کو ایسا حساب سمجھایا ہوگا کہ وہ بھی کیا یاد کریگا۔ مین جو کہتا ہون کر دکھاؤنگا۔ جاؤ اپنی بہن کی تسلی و تشفی کرو۔

اِدھر تو برک یون شد و مد سے بنڈک کے ساتھ بحث کرتی تھی۔ اور نہایت جانبازی و تیزی سے غصہ بھرے الفاظ مین ہیرو کے بارے مین گفتگو کرتی تھی۔ اور اُسکے پیارے دوست کلاڈیو کے ساتھ لڑنے پر اُسے ترغیب دیتی تھی۔ اُدھر لیونیٹو نواب اور کلاڈیو کے پاس پہونچا اور کہنے لگا۔ ہیرو کا تو رنج و غم نے کام تمام کیا۔ مگر مین اُسکے بارے مین تلوار سے سوال و جواب کیا چاہتا ہون۔ لیکن اُنھون نے اُسکی ضعیفی و رنج کا خیال کیا۔ اور کہا کہ بڑے میان آپ ہمارے ساتھ جنگ کا خیال نہ کیجیے یہ باتین ہو رہی تھین کہ بنڈک بھی آن پہونچا۔ اور کلاڈیو سے کہنے لگا کہ تم نے جو فساد ہیرو کے مقابلہ مین قائم کیا مین اُسکا عوض تلوار سے تمھین دینا چاہتا ہون نواب اور کلاڈیو یہ کیفیت دیکھ آپس مین کہنے لگے کہ بیشک بنڈک نے ہمارے ساتھ لڑنے پر برانگیختہ کیا ہے۔

نواب اور کلاڈیو مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے کوتوال شہر بورشیو کو گرفتار کیے نواب کے پاس لایا جسے اُسنے کسی شخص سے اُس فساد کی کیفیت بیان کرتے سُن پایا جو ڈان جان کی ترغیب سے اُسنے کیا تھا۔

بورشیو نے روبرو کلاڈیو کے پوری کیفیت نواب سے بیان کی کہ مرگرٹ اپنی بی بی کا کپڑا پہنے کھڑکی کے پاس باتین کرتی تھی جسکو آپ نے خود سیر و سمجھا۔ جسے سنکر نواب اور کلاڈیو کے دلمین ہیرو کی عصمت مین ذرا بھی شک باقی نہ رہا۔ اور اگر کچھ ہوتا بھی تو وہ ڈان جان کے بھاگ جانے سے جاتا رہا۔ جو اپنی بدذاتی کے کھل جانے پر بھی سینا سے بھاگ جانا اور اپنے بھائی کی نظرون سے ٹل جانا مناسب سمجھا۔

جب کلاڈیو کو معلوم ہوا کہ ہیرو پر اُسکا اتہام بیجا تھا اور وہی اُسکی ہلاکت کا سبب ہوا تو اُسے کمال صدمہ ہوا۔ اور اُسکی معشوقہ ہیرو کا خیال اسطرح اُسکے دلمین آیا اور نظرون مین اُسکی صورت چھاگئی گویا کبھی کا بگاڑ نہ تھا۔ اور نواب کے پوچھنے پر کہ یہ باتین جو تم نے اُسوقت کہین تمھارے دل پر خنجر و پیکان کا کام نہین کرتین۔ وہ بولا کہ بورشیو کی باتین مین نے کیا سُنین آپ یہ جانین کہ ایک ایک بات پر زہر کا گھونٹ پینا پڑا۔

کلاڈیو اپنی اس حرکت سے پشیمان ہو مرد ضعیف لیونیٹو سے خواستگار معافی ہوا اور کہنے لگا کہ جو کفارہ آپ اس خطا پر کہ مین نے اپنی نسبتی بی بی کے مقابلہ مین ایک غلط بات کو صحیح مان لیا تجویز فرمائین مین اُسکے ادا کرنے کو موجود ہون۔

کفارہ جو لیونیٹو نے اُسکے لیے تجویز کیا وہ یہ تھا کہ وہ ہیرو کی ایک چچازاد بہن کے ساتھ جواب لیونیٹو کی وارثہ ہے اور صورت مین بالکل ہیرو کے مشابہ ہے اگلے دن اپنا بیاہ کرے۔ کلاڈیو نے حسب الوعدہ لیونیٹو کی یہ گفتگو سُنکر کہا بہت بہتر مین اس نادانستہ عورت کے ساتھ نکاح کرونگا۔ گو وہ حبشن ہی کیون نہو۔ یہ سب تو ہوا مگر کلاڈیو کے دل سے غم نہ گیا۔ اور رات بھر اس قبر مصنوعی پر جسے لیونیٹو نے ہیرو کی ظاہر کر رکھی تھی پڑا روتا رہا۔

نواب جب صبح ہوئی کلاڈیو کو ساتھ لے گرجا مین پہونچا جہان پادری مع لیونیٹو اور اُسکی برادر زادی کے اس دوسرے نکاح کے لیے پہلے سے موجود تھا۔ لیونیٹو نے

ایک برقع پوش عورت کہ اُسکا منہ کلاڈیو نہ پہچان سکا اُسکے سامنے پیش کی - جسے دیکھ اُسنے ہاتھ بڑھایا اور کہا اور برقع پوش عورت پادری کے سامنے تو مجھ سے ہاتھ ملا - مین تیرا شوہر ہون اگر تو منظور کرے - اُس عورت نے جواب دیا کہ مین زندہ رہی تو تمھاری دوسری عورت ہونے مین کیا شک - اور پھر اپنا نقاب اُٹھا ظاہر کر دیا کہ وہ برادر زادی (جیسا بیان کیا گیا تھا) نہین - بلکہ لیونیٹو کی لڑکی خاص ہیرو ہے - یہ ماجرے دیکھ کلاڈیو کو عجب حیرت ہوئی - کیونکہ وہ اُسے مردہ جانتا تھا - اور مارے خوشی کے اُسے عرصہ کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اُسکی نظر غلطی نہین کرتی - اور نواب جسے اُس سے کم تعجب نہوا گھبرا کے بولا - این - کیا یہ ہیرو نہین ہے - ہیرو کی تو موت کی خبر سُننے مین آئی تھی - لیونیٹو نے جواب دیا ہان مری تو تھی مگر جب ہی تک کہ اُسکی اہانت کے چرچے زندہ تھے - خطبہ نکاح ختم ہونے پر پادری نے چاہا کہ اُسکا نکاح بھی بٹرک سے ہو جائے - بٹرک نے کچھ تامل کیا - اور بنڈک تکرار کو مستعد ہوا اور کہنے لگا کہ بٹرک کو جیسی محبت میرے ساتھ ہے ہیرو خوب جانتی ہے - اُسکے بعد اُنمین بڑے لطف کی باتین ہوئین اور اخیر مین اُنھین معلوم ہوا کہ ہم دونون کو اسبارے مین فریب دیا گیا اور ایک دوسرے پر جو عشق ظاہر کیا گیا - اسکی کچھ بھی اصلیت نہ تھی اور ہنسی ہنسی مین فی الواقع ایک دوسرے پر دل دے بیٹھا - لیکن پھر بھی وہ محبت جسمین بہ دغابازی نئے طور پر وہ پھنسائے گئے تھے نہایت مستحکم اُنکے دلون مین بیٹھ گئی جیسے بنڈک کے دلمین عقد کا خیال سمایا - کوئی کچھ ہی کہتا مگر وہ کان نہ دیتا - اور مذاق کی باتون کو ہنسی مین ٹال دیتا - اور بٹرک سے قسمین کھاتا اور کہتا کہ مین نے تمھین محض تمھارے حال پر رحم کھا کر قبول کیا کیونکہ مجھے سُننے مین آیا کہ تم میرے عشق مین جان بلب ہو جسکے جواب مین بٹرک بھی ویسا ہی کہتی کہ مین نے بھی محض تمھاری حالت کا پاس کیا اور تمھاری جان بچائی جب لوگون سے سُننے مین آیا کہ عنقریب تم

مدقوق ہوا چاہتے ہو۔ غرضکہ دو حاضر جواب سخنورون مین یون صلح ہوئی اور ہیرو اور کلاڈیو کے عقد کے بعد اُنکا بھی نکاح ہو گیا۔ ڈان جان کا حال صرف اتنا ہی بیان کرنا باقی رہا کہ وہ بدذات متفنی راستہ ہی مین پکڑا گیا۔ اور سی سینا مین اُسے پھر لائے جہان اُس اُداس و ماتمی صورت شخص کو اُس جشن و طرب کا دیکھنا جو اُسکے فریب کے کھل جانے سے محل سی سینا مین منعقد ہوا تھا گویا اُسکے اعمال بد کی پوری سزا تھی۔

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا گیارھوان قصہ کہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ئی مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور صانہ اللہ عن شر المتہورین مین باہتمام جناب منصرم باکمال منشی بھگوان دال صاحب پہلی مرتبہ چھپکر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا۔

بن موصناع مین ومکان فضل خلاق زوزما
ن

یہ انگریزی کتاب شیکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کہانیان
دلچسپ فسانہ وحقیقت مین حکمت آموز نکاخزانہ سے موسوم ہے

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانسی ضلع گورکھپور نے بیا
مطلیع اودھ اخبار بحاور است شیکسپیر انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بہ طبع چھپیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر اے تھنس مین ایک قانون تھا جس سے باشندگان شہر کو اپنی لڑکیون پر یہ اختیار حاصل تھا کہ جس سے چاہین اُنھین بیاہ دین - کیونکہ موافق اُس قانون کے باپ کو اختیار دیا گیا تھا کہ اگر لڑکی حسب خواہش باپ کے بیاہ کرنے سے انکار کرے تو اُسکا باپ اُس لڑکی کو جان سے ہلاک کر اسکتا ہے - مگر چونکہ الفت پدری کب اُس قتل کو گوارا کرتی ہے اسلیے اِس قانون کی تعمیل عموماً کیا بلکہ قطعاً مسدود تھی گو کبھی لڑکیان اپنے باپ سے اِسبارے مین اختلاف و سرکشی بھی کرتین - ہان شنایدیہ ہو کہ اُس شہر کی نوجوان لڑکیون کو اُنکے والدین اِسکا خوف اکثر دلاتے رہے ہون -

پھر بھی ایک بڈھا اے جیسن نامے اُس شہر مین ایسا نکلا جسنے تھی سس کے پاس (جو اُسوقت ریاست اے تھنس کا نواب تھا) جاکر یہ التماس کیا - کہ مین نے اپنی لڑکی ہرمیا کو ایک نوجوان و شریف خاندان کے لڑکے ڈی می ٹرس نامے سے نکاح کرنے کو کہا مگر چونکہ اِسی شہر کے ایک دوسرے لڑکے لی سنڈر کی طرف وہ مائل ہی

Athens Egeus Hermia Demetrius Lysander Theseus

اِسلیے اُسنے میری تجویز سے اتفاق نہ کیا اور میرا کہنا ٹال دیا۔ مین انصاف کے لیے حضور مین آیا ہون کہ میری لڑکی کے ساتھ پورا پورا قانونی برتاؤ کیا جائے۔

ہرمیا نے اپنی بے جرمی کے لیے یہ حجت پیش کی کہ ڈی می ٹرس نے پہلے میری ایک پیاری جدیہ ہلینا سے بیاہ کے لیے بات چیت کی تھی۔ اور گو وہ اب کسی قدر کشیدہ خاطر ہوگیا ہے مگر ہلینا بدستور اُسکے عشق و محبت مین پریشان ہے۔ گو ہرمیا نے اپنے باپ کے حکم نہ ماننے کی اتنی قوی علت بیان کی۔ مگر اُس سخت دل باپ پر اُسکا کچھ بھی اثر نہوا۔ تھی سس گو عمدہ اور رحم دل نواب تھا۔ لیکن اُس قانون کو کیسے بدل سکتا تھا جو اُسکے ملک مین مدت سے نافذ تھا۔ اِسلیے اِس حالت مین وہ سوائے اُسکے اور کوئی رعایت نہ کرسکا کہ اِس معاملہ مین غور کرنے کے لیے چارون کی مہلت ہرمیا کو عطا کی۔ اور کہا کہ اگر اِس چارون کے بعد بھی اُسنے ڈی می ٹرس کے ساتھ نکاح کرنے مین اپنی نارضامندی ظاہر کی تو ضرور قتل کیجائیگی۔

جب اِسطرح نواب کے حضور سے ہرمیا کی رہائی ہوئی تو وہ سیدھی اپنے عاشق زار لی سنڈر کے پاس چلی گئی۔ اور اپنی مصیبت کی کیفیت بیان کی اور کہا کہ اِن دو باتون سے مجھے چارہ نہین یا تو مین تمھین چھوڑکر ڈی می ٹرس کی ہو رہون۔ یا چار دنکے بعد اپنی جان دون یہ خبر سنکر لی سنڈر کمال زحمت مین پڑا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے یہ خیال آیا۔ کہ میری ایک چچی یہان سے تھوڑے فاصلے پر رہتی ہے جہان اِس قانون خلاف معدلت پر عملدرآمد نہین ہے کیونکہ وہ قانون حدود شہر کے باہر نافذ نہ تھا اور ہرمیا سے اُسنے کہا کہ آج رات کو تم چپکے سے اپنے گھر سے نکلکر میری چچی کے مکان کا راستہ پکڑو جہان پہونچکر بے تکلف تمھارے ساتھ میرا نکاح ہوسکتا ہے۔ اور اُسی جنگل مین سے ہوکر چلنا جو اِس شہر سے تھوڑے فاصلہ پر ہے اور جہان اکثر ہم تم ہلینا کو لیکر ماہ مئی کی فصل بہار مین ہوا کھانے جاتے تھے۔ اور جب وہان پہونچو تو میرا انتظار کرنا

کہ مین تمکو وہین ملونگا۔

ہرمیا نے اس تجویز سے بخوشی اپنا اتفاق راے ظاہر کیا۔ اور سوا سے اپنی یار ہلینا کے کسی سے اسکا چرچا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن ہلینا نے (جیسا کہ عورتون کا دستور ہے کہ محبت کے واسطے وہ کیا کچھ نہین کرتین) اسوقت نہایت ہی انسانیت کے خلاف کام کیا۔ کہ ڈی می ٹرس کو جاکر اس راز سے مطلع کر دیا۔ اور اپنے دوست کا راز فاش ہونے کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ ہرچند کہ اس کہنے سے وہ کچھ اپنا فائدہ نہ سمجھتی تھی۔ صرف اس ذرا خوشی کے لیے اُسنے ایسا کیا کہ جنگل تک اپنے معشوق بیوفا کے ساتھ چلنا نصیب ہوگا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ خبر سُنکر ہرمیا کے تعاقب مین وہان تک ڈی می ٹرس ضرور جائیگا۔

وہ جنگل جسمین ایتھنز اور ہرمیا نے اپنا ملنا ٹھہرایا تھا پریون کی آمد و رفت کا مقام تھا۔ پریون کا شاہ اوبرن اور ملکہ ٹی ٹی ٹا دونون مع اپنے چند مصاحبون کے آدھی رات کے وقت آکر وہان عیش و نشاط کیا کرتے تھے۔

Oberon Titania

اُن دنون کچھ اُنمین باہم رنجش آگئی تھی۔ دونون حتی الوسع اُس خوش نما جنگل کے نیچے سیر کرتے۔ لیکن جب کبھی اتفاق سے وہ چاندنی مین آجاتے اور ایک دوسرے کو دیکھ لیتا تو ضرور جھگڑا قضیہ اُنمین شروع ہوجاتا۔ حتی کہ تمام اُنکے ساتھ کی پریان مارے خوف کے تخم بلوط مین جا چھپتین۔

سبب اس نا اتفاقی کا یہ تھا کہ اوبرن کو اُس طفل مبدل الصورت کے دینے سے ٹی ٹی ٹا انکار کرتی تھی جسکی ماں سے اور ٹی ٹی ٹا سے غایت درجہ کی محبت تھی اور اُسکے مرجانے پر وہ اُسکے لڑکے کو دایہ کے پاس سے چپکے سے اُٹھا لائی تھی۔ اور اُس جنگل مین رکھے ہوے تھی۔

جس رات کو وہ عاشق جنگل مین ملنے والے تھے۔ اُسی رات کو اتفاق سے ٹی ٹی ٹا

مع اپنی سہیلیون کے سیر کرتی پھرتی تھی کہ سامنے سے اوبرن بھی اپنے مصاحبون کو لیے ہوے نمودار ہوا - اور دونون مین خاصی مڈبھیڑ ہوئی -

بادشاہ نے کہا اومزاج دار تی ٹی نابری قوت ملی - ملکہ نے جواب دیا - کیا بدذات اوبرن تم ہی ہو - اور پھر اپنی سہیلیون سے کہا - اب یہان سے چلنا چاہیے - کیونکہ مین نے اسکی صحبت سے تم کو بچائی ہی - اوبرن نے کہا او تند مزاج پری ذرا دم تو لو - مین کیا تمہارا سردار نہین ہون - تی ٹی نا دیکھو تم اپنے اوبرن کو ناحق برا نگیختہ کرتی ہو - اپنا طفل مبدل الصورت میری غلامی مین رہنے کے لیے میرے حوالے کردو -

ملکہ نے جواب دیا - خاطر جمع رکھیے - آپکی ساری سلطنت کا خراج اس لڑکے کی قیمت کے لیے غیر کافی ہی - غرضکہ بادشاہ کو حالت غضب مین چھوڑ کر وہان سے کھسکی - اوبرن نے یہ دیکھ کر کہا خیر جاؤ صبح ہونے سے پہلے اس نافرمانی کا نتیجہ پاجاؤگی -

اسکے بعد اوبرن نے پک اپنے یار غار و مشیر سلطنت کے پاس آدمی بھیجا - پک (جسے کبھی کبھی رابن گڈفیلو بھی کہتے تھے) ایک نہایت مکار و دغاباز پلید تھا - اور غریب پاس کے گانون مین جاکر اکثر مسخرا پن و شرارت کیا کرتا تھا - کبھی تو شیر خانہ مین گھس کر دودھ کی بالائی نکالنے لگتا - اور کبھی اپنی ہوائی صورت مین آکر مکھن کی ہنڈیا مین جا رہتا تو دودھ والیون کو کبھی نکالنا دشوار کر دیتا - اور ایسے ہی دودھ والے بھی اسکے ہاتھ سے تنگ رہتے - جب کبھی پک کو عرق کشی مین اپنی جولانی دکھانے کی خواہش ہوتی تو ساری شراب پر پانی پھیر دیتا - جب چند آدمی اپنے سایہ مین بیٹھ کر بادۂ جان فزا کا استعمال کرتے تو وہ سرطان بریان کی صورت مین ہو کر جام شراب مین دکھلائی دیتا - اور جب کوئی نیک بڑھیا شراب پینے بیٹھتی تو اسکے ہونٹون کے پاس سے اڑ جاتا - اور اسکا خشک ٹھیکری پر شراب گرائے بغیر نہ رہتا - اور پھر جب وہ جاکر ہمسایون مین یہ بیدردی بیٹھ کر اس عاجز غم کو بافسردہ خاطری بیان کرتی تو یہ وہان بھی

پہونچتا۔ اور اُسکے نیچے سے تپائی کھینچ کر اُس غریب بڑھیا کو زمین پر گرا دیتا۔ جسے دیکھکر بیوہ
گوبڑھیان اپنی اپنی نشست گاہ پر مستحکم ہوکر بیٹھتین اور ہنسکر قہقہے لگاتین کہ ایسا تماشہ کبھی
دیکھنے مین نہین آیا۔

اوبرن نے اُس منظرے پک کو دیکھکر کہا یہان آؤ آوارہ گرد شب مجھے اسوقت
اس پھول کی ضرورت ہی جسے حورتین گل محبت کہتی ہین۔ اور اُسکی خاصیت یہ ہی کہ سونے والے
کی آنکھ پر وہ ایک قطرے اُسکے عرق کے ٹپکا دیے جاہین تو جاگنے پر جس چیز کو وہ پہلے
دیکھے اُسپر فریفتہ وارفتہ ہوجائے۔ وہ چار قطرے اُسکے عرق کے بحالت خواب
ٹی ٹی نا کی پلکون پر ٹپکا دونگا۔ جسکے اثر سے بیدار ہونے پر وہ جس چیز کو پہلے دیکھیگی
اُسپر عاشق ہوجائیگی۔ گو وہ شیر یا بچہ یا شریر لنگور یا بن مانس ہی کیون نہو۔ اور اُسکی
آنکھ سے اس طلسم کے دفع کرنے کے پہلے کہ اس طلسم کا روک ایک دوسرا طلسم بھی
مجھے معلوم ہی۔ اُسکے لڑکے کو غلام بنا کر اپنے پاس رکھنے کے لیے اُس سے مانگ لونگا۔
پک جسکا دل ایسی ایسی شرارتون مین بہت لگتا تھا اپنے آقا کے اس کھیل مین
شریک ہونے کو بخوشی راضی ہوگیا۔ اور پھول کی تلاش مین نکلا۔ اوبرن بیٹھا ہوا پک
کے لوٹنے کا انتظار کر رہا تھا کہ سامنے سے ڈی می ٹرس اور ہلینا ساتھہ ہی جنگل مین آئی
اور اوبرن کے کان تک ڈی می ٹرس کے زجر و ملامت کے الفاظ پہونچے جو
ہلینا کے ساتھہ آنے پر وہ خفا ہوکر منھہ سے نکالتا تھا۔ اور یہ بھی سنا کہ ڈی می
ٹرس کے منھہ سے نا ملائم کلمے سن کر جو تقریر ہلینا نے کی وہ بالکل اگلے زمانہ کے
عشق و محبت و وعدہ ہاے وفا کے یاد دلانے پر مبنی تھی۔ اور بعد اسکے دیکھا کہ
ڈی می ٹرس نے اُسے درندگان صحرائی کا لقمہ بنانیکے لیے وہین چھوڑ کر ایک طرف کو
راستہ پکڑا مگر وہ کب رک سکتی تھی جہانتک ممکن تھا وہ بھی اُسکے پیچھے دوڑتی رہی۔

اُس شاہ پریزادگان نے کہ عاشقان صادق سے وہ کمال الفت رکھتا تھا ہلینا کا حال دیکھ کر بہت رحم کھایا۔ اور کچھ بعید نہین (جیسا کہ لی سنڈر نے کہا تھا کہ وہ شب ماہ مین اُس خوش نما جنگل کی سیر کو اکثر جاتی تھی) اوبرن نے اُسوقت مین بھی جلینا کو دیکھا ہو جبکہ اُسکے دن اچھے تھے اور ڈی می ٹرس کی نظر التفات اُسکی طرف سے پھری نہ تھی۔

بہرکیف جب پک وہ گل ارغوانی لیکر لوٹا تو اُس سے اوبرن نے کہا مین نے ابھی ایک ایتھنس کی رہنے والی عورت دیکھی ہے جو ایک ذلیل آدمی پر بدرجۂ غایت فریفتہ و از خود رفتہ ہو رہی ہے۔ دیکھو اس پھول کی ایک پنکھڑی لیجاؤ۔ اور اُس آدمی کی آنکھ مین دو ایک قطرے عرق محبت کے بحالت خواب چھوڑ دو۔ مگر چھوڑنے کے پہلے اُسکا بندوبست کر لینا کہ وہ عورت اُسکے پاس ہی رہے تاکہ جاگنے پر اُسکی نظر پہلے اُسی بیچاری پر پڑے۔ ایتھنس والون کی پوشش سے تم اُس آدمی کا پتا لگا لوگے۔ پک نے وعدہ کیا کہ اس کام کو مین بہت ہوشیاری سے انجام دونگا۔ اور پھر اوبرن اُس جنگل مین پہونچا جہان ٹی ٹی نا اپنے سونے کی تیاری کر رہی تھی۔ مگر اس طرح چھپ کر گیا کہ کسی نے اُسے نہ دیکھا۔ وہ جنگلہ ایک ٹیلہ تھا جہان بنفشہ۔ کوسلپ۔ اکلن ٹائن۔ خودرو گلاب وغیرہ وغیرہ کے درخت بکثرت جمے ہوئے تھے۔ اور وہان ہمیشہ رات کو تھوڑی دیر تک ٹی ٹی نا آرام کیا کرتی تھی۔ اور بجائے چادر کے سانپ کی ابلق کھال کا استعمال کرتی جو پریون کے سے ہوائی جسم کے چھپانے کے لیے بہت تھی۔

جب یہ پہونچا اُسوقت ٹی ٹی نا اپنی پریون کو حکم دے رہی تھی کہ میرے سونے پر تمھین کیا کیا کرنا چاہیے۔ چنانچہ بعضون کو تو اُسنے حکم دیا کہ تم گلاب کی پنکھڑیون کے کیڑون کو مارو۔ اور بعضون کو تعینات کیا کہ تم جگنو ڈرون کو مار کر اُنکے بازو دن کی کھال چھوٹے چھوٹے بنیادون کے کوٹ بنانے کے لیے جمع کرو۔ اور بعضون کو

اُنوُدن کے ہانکنے پر مقرر کیا کہ اُنکی بولی کان تک نہ پہونچنے پائے اور پھر کہا لیکن سب کے پہلے تم سب گاتی جاؤ تا مجھے جلد نیند آجائے۔ چنانچہ اُنھون نے ملکہ کے سلانے کے لیے ایک گیت شروع کیا جسکا مضمون یہ ہے۔

او ابلق دو دو زبان والے سانپ۔ او خار دار سا ہی تم سامنے نہ آنا چھپکلی اور اندھے کیڑے تم سب اسوقت کچھ نقصان نکرو۔ اور نہ میری حسین ملکہ کی سامنے آؤ۔ بلبلو کوئی ایسا خوشحال نغمہ اُٹھاؤ کہ ملکہ کو فوراً نیند آجائے۔ اسوقت تکلیف دہی یا جادو طلسم کا موقع نہین ہے۔ ذرا اور قریب آجاؤ۔ اور نغمۂ خواب آور مین اس تھوڑی سی رات کو بسر کردو۔

ملکہ کے سو جانے پر وہ پریان اپنی اپنی خدمات مفوضہ کے انجام دینے کو اُٹھ گئین اور آوبرن موقع پاکر ٹی ٹی نا کے پاس چلا گیا اور دو ایک قطرے عرق محبت کے اُسکی پلک پر ٹپکا کر ایک شعر اس مضمون کا پڑھا۔ کہ جاگنے پر جو چیز تجھے دکھائی دے اُسپر نثار جان سے فریفتہ ہو جانا۔

اب ہرمیا کا حال سنیے۔ جسنے سزائے قتل سے بچنے کے لیے جو اُسکے واسطے ڈی میٹرس کے ساتھ نکاح نکرنے پر تجویز ہونے والی تھی۔ اپنے باپ کے مکان سے نکل کر اُسی رات کو جنگل کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور جنگل مین پہونچ کر لی سنڈر سے ملی جو اپنی چچی کے مکان پر اُسے لیجانے کے لیے عرصہ سے بیٹھا اُسکا انتظار دیکھ رہا تھا۔ غرضکہ دونون وہان سے ساتھ ہو کر چلے۔ اور ہنوز اُنھون نے نصف یعنی آدھا جنگل بھی طے نہ کیا تھا کہ ہرمیا کے پیر تھک گئے۔ اور لی سنڈر نے کہ اُس پیاری عورت کی از بس خبرداری رکھتا تھا۔ (اور عورت بھی ایسی کہ اُسکی محبت کے پیچھے اپنی جان خطرہ مین ڈالتے کچھ باک نکیا) سوائے اُسکے اور کوئی چارہ نہ دیکھا کہ ایک اونچے ٹیلے پر صاف جگہ تجویز کر کے اُسے

لیجا کر سلایا - اور زور افاصلے پر اُسکے نیچے آپ بھی لیٹ رہا - اور راستہ کی ماندگی سے لیٹنے کے ساتھ ہی انھین نیند آگئی - اسی حالت مین پک کا اُدھر سے گذر ہوا - اور اُسنے ایک نوجوان مرد کو جسکا لباس اُسکے تمفس والون کا ساتھا وہان سوتا پاکر اور یہ دیکھکر کہ ایک حسین عورت بھی اُسکے قریب سو رہی ہے - یہ قیاس کیا کہ بیشک یہ وہی ذلیل عاشق - ہے جسکے لیے اُوبرن نے مجھے بھیجا ہے - اور اُن دونون کے سوا کسی دوسرے کو وہان نہ دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ جب اُسکی آنکھ کھلیگی تو خواہ مخواہ پہلے اسی عورت پر پڑیگی بے تکلف گل ارغوانی کے دو ایک قطرے اُسکی آنکھون مین ڈال دیے - لیکن اتفاق سے ہلینا کا وہان گذر ہوگیا - اور بجاے ہرمیا کے پہلے اُسی پر لی سنڈر کی نظر پڑی - اُس طلسم عشق کی سریع التاثیری پر حیرت آتی ہے کہ آنکھ کے کھلتے ہی ہرمیا کی طرف سے اُسکا دل بالکل پھر گیا اور ہزار جان سے ہلینا پر فریفتہ ہوگیا -

لی سنڈر اگر اپنے جاگنے پر پہلے ہرمیا کو دیکھتا تو البتہ پک کے پھول سے اس عرق ٹپکانے کا کچھ نتیجہ نہ نکلتا - کیونکہ جتنی محبت اُس عورت سے اُسے تھی اُس سے بڑھکر ہونی ممکن نہ تھی - لیکن اتفاق کو کیا کیجیے کہ پہلے ہلینا پر اُسکی نظر پڑگئی - جس سے وہ اپنی خاص محبوبہ ہرمیا کو رات مین تنہا سوتا ہوا اُس جنگل مین چھوڑ کر اُسکے پیچھے ہولیا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے - کہ ہلینا نے (جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے) ڈی می ٹرس کو دفعتہً بھاگتے دیکھ کر اُسکے تعاقب مین خود بھی دوڑنا چاہا - مرد عموماً عورتون سے زیادہ دور تک بھاگ سکتے ہین - غیر مساوی رفتار مین وہ کہانتک ساتھ پہونچ سکتی تھی - تھوڑی دور جاتے جاتے ڈی می ٹرس تو نظرون سے غائب ہوگیا - اور وہ بیچاری مایوس ہوکر اِدھر اُدھر پھرنے لگی - پھرتے پھرتے اتفاق سے اُدھر بھی آنکلی جہان لی سنڈر سو رہا تھا - اور دیکھکر کہا - ہین - لی سنڈر

یہان کہان پڑا ہے۔ جلنے سوتا ہے یا مرگیا۔ اور پھر آہستہ سے ہلاکر کہا۔ جناب زندہ ہون تو اٹھین۔ اسپر آی سنڈر نے آنکھین کھولدین۔ اور طلسم محبت کے اثر سے فوراً طاف دستور کلمات و حیرت کے فقرے منھ سے نکالنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ ہرمیا کو تمسے حسن و خوبی مین وہی نسبت ہی جو فاختہ کے ساتھ پہاڑی کوے کو ہوتی ہے۔ میرے دل مین تمھاری محبت کی یہ کیفیت ہی کہ اگر میرے آگ مین کود پڑنے سے تمھاری کچھ تسلی و مجھے ذرا پاک نہین۔ غرضکہ اسی طرح کی بہتیری باتین کرگیا۔ ہلینا بخوبی جانتی تھی کہ میری سہیلی ہرمیا سے یہ نکاح کرنے کا پورا وعدہ کرچکا ہے۔ اور اسی کی فکر مین ہرمیا اسکے اسے اپنی طرف یون ملتفت پاکر کمال افروختہ ہوئی۔ اور (جہانتک اسکی سمجھ مین آیا) سمجھی کہ لی سنڈر اسوقت مجھے بناتا ہے۔ اور آزردہ ہوکر بولی۔ جب ہرکسی کی نظر مین ذلیل و خوار ہی بنکر مجھے رہنا تھا تو میرا وجود ہی کیا ضرور تھا۔ کیا یہ کم ہی کہ ڈی می ٹرس کی نظر التفات اپنی طرف مین ایک مرتبہ بھی نہین پھیر سکتی۔ اسکے منھ سے ایک میٹھی بات کبھی نہین سن سکتی۔ جو آپ اسطرح ذلیل طور پر میرے ساتھ دل لگی روا رکھتے ہین۔ غلطی مین تھی جو اتنک آپ کو سندلون کا سردار سمجھے ہوے تھی۔ غرضکہ حالت غضب مین یہ سب کہتی ہوئی وہ ایک طرف کو چل نکلی۔ اور اسے جاتے دیکھ کر لی سنڈر بھی ساتھ ہولیا۔ اور اپنی ہرمیا کا جو ابھی تک وہین سو رہی تھی ذرا بھی خیال نکیا۔

ہرمیا کی جب آنکھ کھلی تو اپنے کو تنہا پاکر بہت ڈری۔ جنگل مین ادھر اُدھر پھرتی ڈھونڈھا مگر کچھ پتہ نہ ملا کہ لی سنڈر کہان ہی اور کدھر مجھے اسکی تلاش مین جانا چاہیے۔ اسی اثنا مین ڈی می ٹرس ہرمیا اور رقیب کے ملنے سے مایوس ہوکر اور انکی تلاش سے بے سود مین پھر تھکا کے سو رہا تھا کہ اوبرن کی اسپر نگاہ پڑی۔ اوبرن نے چند سوالات کرکے دریافت کرلیا تھا۔ کہ پک نے طلسم محبت کے استعمال مین غلطی کی۔ اور کسی دوسرے شخص کی آنکھ مین وہ عرق پڑا۔ اسلیے اب ڈی می ٹرس جسکے واسطے پہلے عرق محبت کی تجویز کی گئی تھی سوتا پاکر اوبرن نے خود اپنے ہاتھ سے اسکی آنکھ مین عرق محبت کے

دو ایک قطرے ٹپکا دیے - آنکھ کھلنے پر پہلی چیز جو اُسے دکھائی دی وہ ہلینا تھی -
اسلیے مثل آی سنڈر کے اُسکی شان مین یہ بھی عشق و محبت کے فقرے مبالغے
کے ساتھ منھ سے نکالنے لگا - اسی حالت مین آی سنڈر بھی گھومتا
پھرتا وہان پہونچا جسکے پیچھے لگی ہرمیا بھی (کیونکہ یک کمبخت کی غلطی کا یہ نتیجہ تھا
کہ ہرمیا اپنے عاشق کے پیچھے دوڑی چلی آتی تھی) آرہی تھی - چونکہ آی سنڈر اور ڈی
می ٹرس دونون ایک ہی طلسم سخت مین گرفتار تھے اسلیے ہر ایک انھین سے اپنی ہلینا پر
فریفتہ ہونے کا لطف بیان کرنے لگا -

اُنکی حرکتین دیکھ کر ہلینا کو کمال حیرت ہوئی اور وہ سمجھی کہ لی سنڈر - ڈی می ٹرس اور
پیاری ہرمیا یہ سب کے سب ملکر مجھے بنایا چاہتے ہین -

ہرمیا کچھ ہلینا سے کم متحیر نہ تھی - اور غور کرتی تھی کہ آی سنڈر اور ڈی می ٹرس
جو پہلے دونون میرے عاشق زار تھے دفعتہً کیون ہلینا پر یون فریفتہ ہو گئے - اور
ہرمیا اس معاملے کو مسخراپن نہین سمجھتی تھی -

اُن عورتون مین کہ پہلے غایت درجہ کا اخلاص تھا - اب ان اسباب نااتفاقی سے
باہم گفتگو رنجش آمیز شروع ہوئی -

ہلینا نے کہا - نامہربان ہرمیا - یہ تجھین نے آی سنڈر کو لگا دیا ہے کہ میری ہجو ملیح
سنا سنا کر مجھے چھیڑتا ہے - تمھارا دوسرا عاشق ڈی می ٹرس جو مجھے یا پوش کے برابر بھی
نہین سمجھتا تھا کیا تمنے اُسے میرے بنانے پر آمادہ نہین کیا ہی جو دیبی - نیف - کم یاب بیش بہا - اور
بہشتی - ایسے ایسے الفاظ کے ساتھ مجھ سے خطاب کرتا ہی - اگر تمنے میرے چھیڑنے پر اُسے برانگیختہ نہ کیا ہوتا تو
مجھ ایسی کی شان مین جس سے وہ کمال نفرت رکھتا ہی ہرگز وہ ایسے کلمے منھ سے نہ نکالتا - نامہربان
ہرمیا اپنے غریب دوست کے چھیڑنے مین مردون کا ساتھ دینا تمھین ہرگز زیب نہین دیتا -
کیا ہماری طالب العلمی کی رفاقت کو تمنے دل سے بھلا دیا - بارہا ہم نے ایک ہی

تکیہ سے اُلٹنگ کر گئیں گاتی ہونگی۔ وہنی سوئیوں سے ایک ہی طرح کے پھول یکسان محنت و سرگرمی کے ساتھ بنائے ہونگے۔ یاد کر و کیسی خوش دلی و خوش حالی کے ساتھ ہم تم ساتھ پرورش پاتے تھے۔ کہ ہمشکل ہم تم دو معلوم ہوتے تھے کیا تمھین یہ سب باتین یاد نہ رہین۔ ہرمیا یہ شایان دوستی و مقتضائے انسانیت نہین ہے کہ تم اپنے غریب دوست کی حقارت کرنے مین مردون کا یون ساتھ دینے لگو۔

ہرمیا نے کہا کہ مین تمھاری زود رنجی سے سخت حیران ہون۔ مین تو کیا تمھاری حقارت کی روادار ہونگی۔ ہان تم البتہ مجھے حقیر سمجھتی ہو۔ ہلینا نے کہا اچھا جو جی چاہے کرو منھ بنا کر دیکھو۔ اور جب مین پیٹھ پھیر دی ہون تو تمسخر بگاڑ کر میری طرف دیکھو۔ آپس مین چٹکلین کرو تمسخر مین مجھے اُڑاؤ۔ اگر تم مین کچھ بھی رحم سنجیدگی امتیاز ہوتا تو میرے ساتھ ایسا برتاؤ تمھین پسند نہ آتا۔

ادھر ہلینا اور ہرمیا مین یہ شکر رنجی کی باتین ہونے لگین۔ اُدھر ڈی می ٹرس اور لی سنڈر اسپین ہلینا کے لیے لڑنے کو اسی جنگل مین ایک طرف چلے گئے۔

جب اُن عورتون نے دیکھا کہ ہمین چھوڑ کر وہ چل دیے تو آپس کا جھگڑا بند کیا۔ اور متفق ہو کر ایک بار پھر اپنے عاشقون کی جستجو مین محو انوردی اختیار کی۔

اُنکے جانے کے ساتھ ہی شاہ پریزادگان نے جو پک کو دیے یہ سب جھگڑے دیکھ رہا تھا اُس سے کہا۔ پک یہ سب تمھاری ہی غفلت کا نتیجہ ہے یا تمنے شرارت سے یہ قصداً کیا۔ پک نے کہا بادشاہ سلامت یقین جانیے مین نے قصداً ایسا نہین کیا۔ آپ ہی انصاف کیجیے آپ نے نہین کہا تھا کہ اے شفق گون کی پوشش سے تم اُس آدمی کا پتا لگا لو گے۔ خیر اسکا کچھ افسوس بھی نہین ہے کیونکہ اُنکے جھگڑے قضیے میرے نزدیک لطف سے خالی نہین ہین۔ اوبرن نے کہا تمنے ابھی دیکھا ہی کہ ڈی می ٹرس اور لی سنڈر اسپین لڑنے کا موقع تلاش کرنے گئے ہین۔ مین حکم دیتا ہون کہ

تم اس رات کو ایسا تاریک کردو تاکہ یہ عاشقان جنگجو ادھر ادھر بھٹکتے پھرین - اور ایک کو دوسرے سے ملاقات نہو - اور ایسی حکمت کرو کہ ہر ایک کے کان مین دوسرے کی آواز بخوبی پہونچے - اور اسطرح انھین اپنی تندی و غضب کی آواز مین سناؤ کہ ہر ایک کو اپنے مخالف کی آواز مین معلوم ہون اور دونون تمھارے پیچھے لگ چلین اور یون ہی پھر اکر انھین یہانتک حیران کرو کہ تھک کر بیٹھ جائین - اور جب دیکھو کہ وہ سو گئے تو اس دوسرے پھول کا عرق لی سنڈر کی آنکھون مین ٹپکا دینا جسمین جاگنے پر وہ ہلینا کے عشق و محبت کو بالکل بھول جائے - اور بدستور سابق ہرمیا کا عاشق ہو جائے - اور پھر وہ عورتین اپنے عاشقون سے مل کر لطف اٹھائین - اور واقعات گذشتہ کو خواب پریشان تصور کرین - پک دیکھو عجلت سے یہ کام انجام دو - اتنے مین جاکر ٹی ٹی ٹا کا حال دیکھتا ہون کہ وہ کس پر فریفتہ ہوئی -

ٹی ٹی ٹا ہنوز خواب غفلت سے بیدار نہوئی تھی کہ اوبرن وہان پہونچا اور دیکھا کہ اسکے قریب ایک دہقان بھی (جو راستہ بھول کر کہین سے وہان آگیا تھا) پڑا سو رہا ہے - اوبرن نے اسے اچھی طرح دیکھ کر سوچا کہ یہ شخص ضرور ٹی ٹی ٹا کے عشق کے قابل ہے - اور گدھے کا ایک سر لاکر اسکے سر پر اس صفائی سے جما دیا گویا وہ قطرۂ گدھے کا سا سر لیکر پیدا ہوا تھا - گو اس سر کے جمانے مین اوبرن نے بہت ہی آہستگی سے کام لیا - مگر پھر بھی اس دہقانی کی آنکھ کھلگئی - اور اٹھکر اسی ٹیلے کی طرف چلا جہان ملکہ پری رخان پڑی سو رہی تھی - لیکن اوبرن نے جو اسکے ساتھ کیا تھا اسکا کچھ خیال نہ کیا -

ٹی ٹی ٹا کی آنکھ کھلتے ہی اس گل ارغوانی کے عرق نے اپنا اثر دکھلایا - وہ بولی ہین - مین فرشتہ تو نہین دیکھتی - اور اس سے پوچھا - کیا تم مین جتنا حسن ہے

اُتنی ہی عقل و ہوشیاری بھی ہے۔
اُس احمق دہقان نے جواب دیا۔ کہ اگر اِس جنگل کے باہر نکلنے کے لائق مُجھ مین عقل ہوتی تو کیا مین اپنے گھر نہ لوٹ جاتا۔
ملکہ کہ اُسپر بدرجۂ غایت فریفتہ ہوگئی تھی یہ سُنکر بولی۔ جنگل سے باہر جانے کا اِرادہ نہ رکھو۔ مین کچھ ایسی ویسی پری نہین ہون مین تمھین چاہتی ہون۔ تم میرے ساتھ چلو۔ کتنی پریان تمھاری خدمت کو مُقرر کردیتی ہون۔
اِسکے بعد اُسنے چار پریون کو آوازدی جنکے نام پیس بلاسم۔ کوبب ماتھ۔ مسٹرڈ سیڈ تھے۔ اور اُنسے کہا تم سب اِس آدمی کی خدمت کے لیے مُقرر کیجاتی ہو۔ کہ جب اُسکا جی گھبرائے تو ہوا کھلا لانا۔ قمار بازی سے بہلا دینا۔ انگور و زرد آلو ہمیشہ اِسے لالا کر کھلانا۔ اور کبھی کبھی شہد کے چھتے بھی اُسکے واسطے توڑ لادیا کرنا۔ اور پھر اُس دہقان سے کہا۔ قریب آکر بیٹھو تمھارا رُوبرو چہرا مجھے بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے اور بے اختیار پیار کرنے کو جی چاہتا ہے میرے خوبصورت گدھے تمھارے لمبے لمبے کان چومنے مین مین اپنی غایت مسرت سمجھتی ہون۔
اُس گدھے دہقان نے پہلے پیس بلاسم کو پکارا کیونکہ ملکہ کی رازونیاز کی باتین اُسے ایسی بھلی نہین معلوم ہوتی تھین۔ جیسے کہ نئے خدمتگارون پر اُسے حکومت جتاتے اچھا معلوم ہوتا تھا۔
پیس بلاسم اپنا نام سُنکر حاضر ہوئی۔ اور اُس دہقان نے سر کھجلانے کی خدمت اُسے تفویض کی۔ پھر اُسکے بعد کوبب کو بُلایا۔
جب وہ آئی تو کہا دیکھو وہ سامنے اونچے پر ایک مُرخ مکھی بیٹھی ہے جاکر مارو اور شہد کا چھتا توڑ لاؤ۔ اُسکی تلاش مین بہت وقت نہ اُٹھانا۔ لیکن اِس بات کا

Peaceblossom
bottom
moth
mustard

ضرور لحاظ رکھنا کہ وہ پھٹنے نہ پائے۔ کیونکہ اگر وہ تمسے ٹوٹ گیا اور سارا تمھارا جسم شہد مین بھر گیا تو میری آزردگی کا سبب ہوگا۔ اور دیکھو مسٹر ڈسیڈ کہان ہے۔

مسٹر ڈسیڈ حاضر ہوئی اور پوچھا کیا حکم ہے۔ دہقان نے کہا کہ مین نے تمھین اسلیے بلایا ہے کہ تم اس بلاسم کے ساتھ تم بھی بیٹھکر میرا سر کھجلاؤ۔ اور پھر کہا مسٹر ڈسیڈ ابھی مجھے حجام کے پاس جانا ہے۔ نہ معلوم یہ کیسے روئین میرے چہرے پر جم آئے ہین۔

ملکہ نے پوچھا۔ پیارے کیا شے کھانا چاہتے ہو۔ میرے پاس ایک ایسی جان باز پری ہے کہ اگر اس سے کہا جائے تو گلہری کی رکھی چیز بھی وہ اٹھا کر لا سکتی ہے۔ اگر کہو تو کچھ بادام و اخروٹ وغیرہ اس سے منگوا دیے جائین۔

گدھے کے سر جا دیے جانے سے اس دہقان کی بھوک و خواہش بھی کچھ ویسی ہی ہو گئی تھی اسلیے اسنے کہا۔ کچھ نہین تو تھوڑے سے خشک مٹر ہی چاب لونگا۔ اپنے آدمیون کو میرے لیے حیران نکرو۔ اسوقت مجھے نیند آرہی ہے۔

ملکہ نے کہا نیند آتی ہے تو آرام کرو۔ آؤ لپٹا کر تمھین سلا لون۔ مین کہہ نہین سکتی کہ تمھین پیار کرنے کو میرا کسقدر جی چاہتا ہے۔ اور تمھارے عشق مین کس درجہ مین از خود رفتہ ہو رہی ہون۔

ملکہ جب اس دہقان کو اپنی گود مین لیکر سوئی۔ تب اوبرن کہ اسی وقت کا منتظر تھا اسطرح کہ وہ دہقان نہ دیکھ سکے پہونچا۔ اور بہت کچھ لعنت و ملامت کی اور کہا تم پر اور یہ گدھا۔ تمھارا اس درجہ اسپر کمتفت ہونا ہرگز زیب نہین دیتا۔

ایسی حالت مین وہ اوبرن کی باتون کا کیا جواب دیتی۔ جبکہ دہقان صریحی اسکی گود مین سر سے پھولون کا ہار پہنے ہوے آرام کر رہا تھا۔

اسطرح لعنت ملامت کرنے کے بعد اوبرن نے پھر اس طفل مبدل الصورت کا ذکر چھیڑا۔ چونکہ اپنے نئے معشوق کے دیکھ لیے جانے سے ٹی ٹی نا اسوقت سخت

خجل و شرمندہ تھی اسلیے اپنے سردار سے اُسکے نہ دینے پر جرأت نہ کر سکی۔
اوبرن نے جب اسطرح وہ لڑکا غلام بنانے کے لیے جسکا عرصہ سے خواہشمند تھا پالیا تب ٹی ٹی نا کی حالت ذلیل پر جسمین اُسی کی حکمت و سحر اپن سے وہ مبتلا ہو رہی تھی نجات دینے کی فکر مین ہوا اور ایک دوسری قسم کا پھول لاکر اُسکا عرق اُسکی آنکھون مین ٹپکا دیا جس سے اُسکی طبیعت حالت اصلی پر آگئی اور اپنے فریفتہ ہو جانے پر اُسے کمال حیرت ہوئی۔ اور کہا۔ ہین۔ مجھے کیا ہوا کہ اس عفریت سے مجھے دفعۃً نفرت ہو گئی۔
پھر اوبرن نے اُس دہقان کے سر سے گدھے کا سر اُتار پھینک دیا۔ اور جسطرح وہ سوتا تھا اُسی طرح چھوڑ دیا۔ مگر اتنا فرق ہوا کہ گدھے کے سر سے آدمی کا سر ہو گیا۔
غرضکہ اوبرن اور ٹی ٹی نا مین اب اچھی طرح مصالحت ہو گئی۔ اور اُن عاشقون کی کیفیت اور آدھی رات کا اُنکا جھگڑنا اوبرن نے ٹی ٹی نا کو سُنایا جسے سُنکر اُسنے کہا چلو ہم بھی چلین۔ دیکھین اُنمین اب کیا ہوتا ہے۔
بادشاہ اور اُسکی ملکہ نے آکر دیکھا کہ میدان مین وہ چارون ذرا ذرا فاصلہ سے گھاس پر پڑے سو رہے ہین کیونکہ ایک مرتبہ دھوکا اُٹھانے سے اس مرتبہ پک کو بڑی احتیاط مدنظر تھی۔ اور بڑی محنت و مستعدی سے اُسنے سب کو یکجا کیا تھا۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھا تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہو لے پائے۔ اور نہایت ہوشیاری و صفائی سے۔ جیسا کہ اثر طلسم کے زائل کرنے مین اُسے بادشاہ نے ہدایت کی تھی۔ لی سنڈر کی آنکھون سے اثر جادو کا کھو چکا تھا۔
سب کے پہلے ہرمیا کی آنکھ کھلی اور اپنے لی سنڈر کو اپنے پاس سوتا پا کر بڑے غور سے دیکھا۔ اور اُسکی بے ثباتی طبیعت پر کمال متحیر ہوئی اُسکے تھوڑی ہی دیر بعد

لی سنڈر نے بھی آنکھ کھول دی اور اپنی پیاری ہرمیا کو اپنے نزدیک بیٹھے دیکھکر محبت سے پیش آیا۔ اور اُسکی باتون مین اب پہلیون کے جادو کا کچھ بھی اثر پایا نہ گیا اِسکے بعد اُنمین سے ہر ایک نے دوسرے سے رات کا ماجرا بیان کیا اور کہا یہ بات کیسی واقعی تصوّر کیجاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تم دونون نے ایک ہی خواب پریشان دیکھا ہے۔

اِسکے بعد ہلینا اور ڈی می ٹرس بھی اُٹھے۔ اور چونکہ خواب نوشین نے ہلینا کی جھنجھلاہٹ و افسردگی کم کردی تھی۔ اِسلیے اُسنے نہایت مسرت و اطمینان سے ڈی می ٹرس کے عشق و محبت کی باتین سُنین۔ گو اُس خوشی کے ساتھ کسی قدر حیرت بھی ملی ہوئی تھی۔ مگر اِسبات کا اُسکے دلمین ذرا بھی گمان نہ تھا کہ ڈی می ٹرس ظاہرداری کی باتین کر رہا ہے۔

اُن عورتون مین اب رقابت ذرا بھی باقی نہ رہی اور جیسی دوستی تھی ویسی ہی پھر قائم ہوگئی۔ اور جتنی بے لطفیان اُنمین ہوئی تھین وہ سب دلون سے بھلا دیگئین اور باطمینان بیٹھکر اب اُنمین یہ مشورہ ہونے لگا کہ باعتبار وقت و حالت ہمین کیا کرنا چاہیے۔ ہیلن نے اِس رائے سے اِتّفاق کیا کہ جب ڈی می ٹرس نے ہرمیا سے لاواسطگی اختیار کی تب اُسے چاہیے کہ ہرمیا کے باپ کو جاکر اِس امر کی غیب دے کہ وہ اپنی بیٹی کے خون سے جو اُسکے لیے تجویز ہوچکا ہے باز آئے۔ ڈی می ٹرس اِس کارخیر کے لیے اے تھنس لوٹ جانے کی تیاری ہی مین تھا کہ اُسے جیس پیر ہرمیا کے دکھائی دینے سے جو اپنی دختر مغرور کی تلاش مین جنگل کی طرف آتا تھا سب کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

جب اُسے جیس نے دیکھا کہ ڈی می ٹرس میری لڑکی سے نکاح نہ کریگا تب اُسنے لی سنڈر کے ساتھ اُسکے نکاح ہونے مین مخالفت کرنا مناسب نہ تصور کیا۔

بن معوضا ع مکین و مکان فضل خلاق زوزما ن

یہ انگریزی کتاب شیکسپیر کی مجموعہ افسانہ ولپدیہ کے بیسویں قصوں مین کا یہ ہوان
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چرپاکوٹی وکیل منصفی بانس گانوان
ضلع گورکھپور نے بیاد مطبع او دھ اخبار مجاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بہ طبع چھپا

ابن صناع مکین و مکان فضل و خلاق زوزمان

یہ ٹیلرنزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا یہ عنوان

دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چیرپاکوٹی وکیل منصفی بانس گانون

ضلع گورکھپور نے بامہلیچ اودھ اخبار مجاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور واقع کانپور مین بہ طبع چھپا

اُسکی رعایت ضرور کرنی چاہیے۔ لیکن انگلو نے اِن باتون پہ ذرا بھی لحاظ نہ کیا اور جواب دیا کہ مین قانون کو شیر چوبی بنانا ہرگز نہین پسند کرتا جس سے اول اول تو مرغان شکاری کو ڈراتے ہین۔ مگر جب وہ دیکھ لیتے ہین کہ یہ بے ضرر چیز ہے تو بجاے اُسکے کہ وہ اُسے دیکھکر ڈرین اور بھاگین اُسپر آن کر بیٹھتے ہین۔ میرے نزدیک جب وہ مجرم ہے تو اُسپر ہرگز رعایت نہین ہوسکتی۔

کلاڈیو کا ایک دوست لسیو اُس سے ملنے کو قیدخانہ مین گیا۔ عند الملاقات اُسنے لسیو سے کہا کہ مین ایک کام تمھارے تعلق کرتا ہون براہ عنایت تم اِسے بحسن تمام انجام دو۔ اور وہ کام یہ ہے کہ میری بہن اِسبل کے پاس جاؤ۔ غالباً سسٹیٹ کلیر کی خانقاہ مین اُس سے ملاقات ہوگی۔ اور جب ملاقات ہو تو میری ساری کیفیت بیان کرو۔ اور میری طرف سے بالتجا اُس سے کہو کہ نواب کے قائم مقام سے وہ ربط پیدا کرے۔ اور اپنے سامنے ہی اُسے انگلو کے پاس بھیجنا۔ مجھے اُسپر بہت کچھ بھروسہ ہے کیونکہ اظہار گفتگو مین وہ عجز بیانی مقصد براری کی صورت نکال سکتی ہے۔ اور اپنی باتون سے نواب کو اچھی طرح مائل کرسکتی ہے۔ ماسوا اِسکے نوجوانون کے رنج والم مین ایک عجیب اثر پنہان ہوتا ہے جو بے کہے سُنے مردون کے دل اپنی طرف پھیر لیتا ہے۔

اِسبل اُس روز احکام مذہبی سیکھنے کے لیے ابتدا گر خانقاہ مین (جیسا کہ اُسکے بھائی نے کہا تھا) داخل ہوئی تھی۔ اور مدرسۂ مذہبی مین داخل ہوکر وہان کے قاعدے کے موافق شریک ہونے کے فکر مین تھی۔ اور اُستانیون سے وہان کے ضوابط و قواعد دریافت کر رہی تھی۔ کہ لسیو کی آواز اُسکے کان مین پہونچی۔ جسنے اُس خانقاہ مین داخل ہوکر کہا یہ بھی کیا امن کی جگہ ہے۔ اِسبل نے کہا یہ کس کی آواز ہے۔ اُستانی نے کہا یہ ایک مرد کی آواز ہے۔ جاؤ تو سہی دیکھو کیون آیا ہے۔ تم تو

جاسکتی ہو مگر مین نہین جاسکتی لیکن اسبات کا خیال رکھنا کہ جب تم یہان شریک ہوچکین تو بلا حجاب
سردار خانقاہ کے تمین اُس سے باتین نہین کرنی چاہئین - اور اگر بولو بھی تو منھ چھپا کر بولنا
ورنہ منھ کھولنے پر بولنا حرام ہے - اسبل نے کہا - اُستانی کیا اس سے زیادہ اختیار
نہین ہے - اُستانی نے جواب دیا کیا اتنا تھوڑا ہے - اسبل نے کہا آپ بجا کہتی ہین مگر
مجھے اس سے زیادہ کی خواہش نہین ہے - میرا دریافت کرنا صرف اسلیے ہے کہ
یہان کے دستور سے بخوبی واقفیت ہوجائے - اور معلوم ہوجائے کہ عورتون کو
یہان داخل ہونے پر کن کن باتون کی پابندی لازم ہے - پھر لسیو کی آواز اُنھین سنائی دی
اور اُستانی نے کہا دیکھو پھر آواز آئی جاؤ سنو کیا کہتا ہے - غرضکہ اسبل اُسکے پاس گئی
اور اُسکے سلام کے جواب مین بولی - یہ کون کھڑا امن و کامیابی مناتا ہے - لسیو یہ سنکر
کمال ادب سے اُسکے پاس آیا - اور کہا واہ ری دوشیزگی رخسارے کیا ہین گلاب کے
پھول ہین - اور پوچھا کیا تم مجھے کلاڈیو بدبخت کی بہن اسبل سے ملا سکتی ہو جو آج ہی
کل یہان داخل ہوئی ہے - اسبل نے یہ سنکر کہا بدبخت کیا معنے - اسبل اُسکی بہن تو
مین ہی ہون - اُسنے جواب دیا کہ تمھارا بھائی قید مین ہے اور وہین سے سلام لیکر تمھارے
پاس آیا ہون - یہ سنکر اسبل کو کمال حیرت ہوئی اور پوچھا کہو تو سہی قید مین کیون ہے
لسیو نے کہا کسی کی جوان لڑکی کو بھگا لے گیا تھا اسلیے قید مین ہے - اُسنے کہا مجھے
ڈر ہے کہ وہ میری بہن جولیٹ نہو - جولیٹ اور اسبل مین کوئی قرابت نہ تھی بلکہ محض
ایام طالب العلمی کی محبت قائم رکھنے کے لیے ایک دوسری کو بہن کہکر پکارتی تھین -
اور چونکہ اسبل جانتی تھی کہ کلاڈیو کو جولیٹ سے تعلق ہے اسلیے اس خبر کے سنتے ہی
ساتھ اُسے کھٹکا ہوا کہ کہین جولیٹ ہی کی محبت نے اُسے اس آئین شکنی پر مجبور نہ کیا ہو
لسیو نے کہا ہان وہی ہے - اسبل نے اسپر کہا پھر وہ اُسکے ساتھ نکاح کیون نہین
کرلیتا - لسیو نے جواب دیا کہ کلاڈیو تو بخوشی اُس سے نکاح کرلیتا - مگر اُسکا

موقع کہان ہے جب نواب نے اسی قصور پر اُسکی جان مارے جانے کا حکم دے دیا ہو۔ تاہم اگر تم مستعد ہو جاؤ اور نواب سے جاکر التجا کرو کیا بعید کہ کچھ اُسکا دل ملائم ہو جائے۔ اور تمھارے بھائی نے مجھے صرف اسی لیے تمھارے پاس بھیجا ہے۔ اسبل نے کہا مجھ مین کیا ایسی قابلیت ہے کہ مین اُسکی بھلائی کر سکتی ہون۔ مجھے یقین نہین کہ میری طلاقت لسانی سے کلاڈیو کا دل پھر جائیگا۔ لسیو نے کہا شک ہی سے تو ہم سب خراب جاتے ہین۔ اسی کی بدولت ہم بہتیرے فائدون سے محروم رہجاتے ہین اور محبت سے بچنے کے لیے کرتے نہین۔ نواب کے پاس تم ضرور جاؤ۔ عورتون کی آرزو و منت وگریہ وزاری سے خواہ مخواہ مردون کے دلون پر اثر ہوتا ہے۔ اسبل نے کہا اچھا جاتی ہون۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکیگا وہ دیکھنے ہی مین آئیگا۔ اتنی ہی دیر مجھے ہوگی کہ سردار خانقاہ کو اپنے جانے سے اطلاع دیدون۔ تم چلو انگلو کے پاس مین پہونچتی ہون۔ بھائی کو میری طرف سے بہت کچھ کہ سن دینا۔ رات ہوتے ہی مین اپنی کامیابی سے آسے مطلع کرونگی۔

اسبل یہ عجلت تمام محل شاہی کی طرف روانہ ہوئی اور وہان پہونچ کر دوزانو نواب کے پاس بیٹھ گئی۔ اور کہا کہ مین ایک مصیبت زدہ ہون اگر حضور میری عرضداشت کی طرف متوجہ ہون۔ انگلو نے پوچھا تمھاری کیا درخواست ہے۔ اُسنے اپنے بھائی کی جان بخشی کے لیے نہایت ہی لجاجت سے درخواست کی۔ انگلو نے جواب دیا۔ اب کچھ ہو نہین سکتا کیونکہ اُسکے قتل کی تجویز ہو چکی۔ اُسکی گردن ضرور ماری جائیگی۔ اسبل نے کہا۔ آو منصف عادل نہایت سخت قانون ہے۔ میرے ایک ہی بھائی تھا خیر۔ اللہ آپ کا جاہ وحشم قائم رکھے۔ اور یہ کہکر وہان سے چلی۔ لسیو کہ اُسکے ساتھ ہی تھا اُسے اسطرح پھرتے دیکھکر بولا۔ بس ہو چکا۔ پھر جاؤ۔ خوب اچھی طرح التجا کرو۔ دوزانو اُسکے سامنے بیٹھ جاؤ اُسکے کپڑے سے چمٹ جاؤ۔ تمکو بالکل

ڈھنگ نہین معلوم اگر ایک سوئی بھی کوئی کسی کے پاس مانگنے جاتا ہے تو ایسی نہی ہوئی آواز سے درخواست نہین کرتا۔ اسبل یہ سنکر پھر کلاڈیو کے سامنے دوزانو جا بیٹھ گئی۔ کلاڈیو نے کہا کہ اُسکے واسطے حکم سنا ئے موت صادر ہو چکا اب کیا ہو سکتا ہے۔ اسبل نے کہا کیون نہین۔ مین جو بات مُنہ سے نکالون کیا پھر اُسکے رد کر دینے پر قادر نہین ہون۔ حضور اُسکو خوب خیال فرمائین۔ استقلال امرا۔ تاج شاہی۔ تلوار علامت شاہی۔ مارشل کا عصا اور ججون کا جُبہ۔ سردارون پر اتنا فریب نہین معلوم ہوتا جتنا رحم و کرم سے پیش آنا آپکو بھلا معلوم ہوتا ہے۔

انگلو نے کہا براہ مہربانی آپ تشریف لیجائیے مگر اسبل نے اُسپر بھی اپنی تقریر ختم نہ کی اور کہنے لگی کہ اگر میرا بھائی آپ سا ہوتا اور آپ میرے بھائی سے ہوتے۔ تو ممکن تھا کہ آپ سے قصور ہو جاتا جیساکہ اُس سے ہوا۔ مگر وہ آپ کی طرح ہرگز سخت گیر نہوتا۔ خدا سے ہوتا آپ کا اقتدار مجھے مل جاتا اور آپ اسبل ہوتے۔ تو کیا اُسوقت بھی ایسا ہی ہوتا نہین۔ مین آپ سے اُسوقت کہتی کہ حاکم ہونا کیسا ہوتا ہے اور قیدی ہونا کیسا۔ یہ سنکر انگلو نے کہا عورت صبر کر کچھ مین نے اپنی طرف سے حکم نہین دیا ہے۔ یہ قانون کا حکم ہے۔ میرا کوئی رشتہ دار یا بھائی یا لڑکا ہوتا تو اُسکے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا جاتا۔ کل وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ اسبل نے کہا این کل ایسی عجلت کیا ہے۔ اُسے چھوڑ دیجیے مرنے کی تیاری اُسنے ابھی تک نہین کی ہمکو گوشت مطبخ کے لیے کوئی جانور ذبح کرتے ہین تو اُسکو بھی سمجھ بوجھ کر محل موقع دیکھکر۔ نہ کہ خدا کے لیے ہم اتنی بھی احتیاط نکرین جو ہم اپنے خراب کامون مین ہمیشہ کرتے ہین۔ بہت بہتر حضور۔ مگر اتنا خیال رکھیے کہ آج تک میرے بھائی کے سے قصور مین کوئی بھی مارا نہین گیا ہر چند کہ بہتیرون نے ایسا کیا۔ چنانچہ آپ وہ پہلے شخص ہین کہ ایسا حکم دیتے ہین اور میرا بھائی پہلا وہ شخص ہے جسپر حکم نفاذ پذیر ہوتا ہے۔ حضور والا اپنی طبیعت پر قیاس کرین۔ اور دل مین

غور کرین اور دیکھین کہ اُسکے افعال بالکل میرے بھائی کے سے ہین اگر اُسکے نزدیک میرے بھائی کا فعل ایک فطرتی جرم پر مبنی ہو تو اُسکو اِس امر کی اجازت نہ دینی چاہیے کہ کوئی ایسا خیال جو میرے بھائی کی عافیت کو مضر ہو اُسمین جگہ پانے پائے۔ بہ نسبت اور تمام تقریرون کے اِس اخیر کے جملہ نے انگلو کے دل پر زیادہ اثر کیا۔ کیونکہ اسبل کے حسن و جمال سے خیالات فاسد اُسکے دلمین پیدا ہو چلے تھے۔ اور کلاڈیو کی طرح ارتکاب فعل شنیعہ کیا چاہتا تھا اِس خیال فاسد سے اُسنے چاہا کہ اسبل کے پاس سے چلا جائے۔ لیکن اُسنے جانے نہ دیا اور پکارا آقا زنامدار لوٹ آیئے۔ سُنیئے تو سہی کیا شے مین آپ کے لیے پیش کش کرتی ہون۔ میرے اچھے سردار لوٹ آیئے۔ انگلو یہ سُنکر متعجب ہوا کہ مجھے یہ راشی سمجھتی ہے اور بولا پیش کش کرنا کیسا اسبل نے کہا کہ ایسا تحفہ پیش کش کرون کہ خدا بھی اُسکے لینے مین آپ کا شریک ہو۔ کوئی طلائی اسباب نہین ہے اور نہ کوئی چمکیلا پتھر ہے جسکی قیمت پسند پر گھٹتی بڑھتی رہتی ہے بلکہ وہ تحفہ سچے دل کی دعا ہے جو خدا کی بارگاہ مین طلوع آفتاب سے پہلے پہونچ جائیگا۔ اور دعا بھی کیسی کہ روزہ دار و شیزہ کی محفوظ دل سے جسکی طبیعت کو دنیاوی اُمور سے کچھ بھی تعلق نہین۔ انگلو نے یہ سُنکر کہا اچھا کل تم آنا۔ کسی قدر مہلت جو اُسکے بھائی کے قتل کے جانے مین ملی اور اُسکی عرضداشت کے پھر سماعت ہونے کا وعدہ ہو گیا گیا تو وہ خوشی خوشی وہان سے روانہ ہوئی اور اُمید کی کہ انگلو کے سخت دل پر مین اخیر مین غالب آؤنگی۔ اور چلتے وقت دعائین دیتی گئی اللہ تعالےٰ آپ کی عزت بنائے رہے دارو دورہ قائم رکھے۔ جسے سُنکر انگلو نے اپنے دلمین کہا تم سے اور تمھاری فطرت سے پناہ مین رکھے۔ اور پھر اپنے خیالات فاسد سے دہشت زدہ ہو کر کہنے لگا این یہ کیا ہے۔ مین اُسپر فریفتہ ہون کہ پھر اُسکی گفتگو سُننے کا اشتیاق رکھتا ہون۔ اور اُسکی آنکھین دیکھکر خوش ہوتا ہون۔ مین خواب تو نہین دیکھ رہا ہون۔ کبھی کسی بدچلن عورت نے

بھی تو ایسا میرے دل کو بے اختیار نہین کیا جیسا کہ یہ عورت پاک دامن ہو کر بالکل مجھے اپنے قابو مین کیے لیتی ہے۔ حالانکہ میری ابھی تک یہ کیفیت تھی کہ لوگون کی عاشق ہونے پر مین ہنستا اور تعجب کرتا تھا۔

غرضکہ انھین خیالات بد مین وہ تمام رات پڑا رہا۔ اور وہ رات اُسپر اُس قیدی سے بھی زیادہ بھاری تھی جسکے لیے اُسنے ایسا سخت حکم سُنایا تھا۔ کیونکہ قیدخانہ مین کلاڈیو کی پاس اصل نواب فقیرانہ لباس مین آیا۔ اور راہ خدا کی باتین اُسے تلقین کین۔ توبہ و استغفار کرنے کی ہدایت کی۔ اب انگلو اس فعل بد پر بشدت آمادہ ہوا۔ اور اسبل کو جادۂ عفت و پاک دامنی سے پھیرنا چاہا۔ مگر اب بھی کچھ کچھ ہیبت و پشیمانی عمداً اپنے دلمین مستقر کیے ہوے تھا۔ لیکن آخرکار اُسکا خیال بد سب پر غالب رہا۔ اور کہان تو رشوت کے نقطہ پر ابھی ایسا چونکا تھا اور کہان یہ کہ وہ اُس عورت کو اتنی بڑی رشوت دینے کی ترغیب کی فکر مین ہوا کہ وہ تاب مزاحمت نہ لاسکی اور جسکے ساتھ بھائی کی جان کی سی عزیز شے انعام مین اُسے دینا ٹھہرایا۔

جب اسبل صبح کو آئی انگلو نے اُسے تنہا پاس بُلایا اور کہنے لگا کہ اگر تم اپنی بے لوث عزت مجھ پر مباح کردو اور جیسا فعل بدجولیٹ نے کلاڈیو سے کیا ویسا ہی تم میرے ساتھ کرو۔ تو مین تمھارے بھائی کی جان بخشی کردون۔ کیونکہ میری طبیعت تمھاری طرف مائل ہوگئی ہے۔ اسبل نے کہا۔ میرے بھائی کی طبیعت ہی تو جولیٹ پر آگئی تھی جسکے لیے ابھی تک آپ کہہ رہے ہین کہ اُسکی گردن ماری جائیگی۔ انگلو نے کہا۔ لیکن اگر رات کو چپکے سے آکر میری ملاقات کرنا تم قبول کرو جیسا کہ جولیٹ اپنے باپ کے گھر سے چھپ کلاڈیو کے پاس آئی تھی۔ تو کلاڈیو قتل نہ کیا جائیگا۔ اسبل کو اُسکی گفتگو سے کمال تعجب ہوا کہ جس جرم مین میرا بھائی لائق گردن زدنی قرار پایا اُسی جرم کے ارتکاب کی مجھے ترغیب دیتا ہے۔ اور بولی کہ اپنے بیچارہ بھائی کے لیے مین اتنا ہی کرونگی جتنا کہ اپنی

ذات خاص کے لیے کرتی کیا معنی کہ اگر میرے لیے قتل تجویز کیا جاتا تو مضبوط کوڑون کے سائون کو مین یا قوت سمجھتی - اور مقتل مین یون جاتی - جیسے بچھونے کی طرف بیمار خوشی سے دوڑتا ہے - گر اسطرح بے شرم ہونا گوارا نکرتی - اور پھر اُس سے کہا کہ مین ایسا خیال کرتی ہون کہ یہ سب باتین صرف میری طبیعت آزمانے کے لیے آپ کرتے ہین اُسنے جواب دیا یقین مانو - مین اپنی عزت سے کہتا ہون کہ میری باتین میرے دلی مقاصد کا اظہار کرتی ہین - بے عزتی کی باتون مین عزت کا لفظ استعمال کرنے سے اسبل اپنے دلمین بہت کڑھی - اور کہنے لگی اے واہ - ذرا سی عزت کے لیے بہت سا تیقین اور کوئی بہت ہی عمدہ غرض ہونی چاہیے - انگلو دیکھو تو سہی مین تمھین کیسا مشہور کرتی ہون ابھی میرے بھائی کے لیے معافی لکھ دو - ورنہ مین تمام خلقت پر ظاہر کر دونگی کہ تم ایسے آدمی ہو - انگلو نے جواب دیا - اسبل تمھاری باتون پر یقین کون کریگا - میری مشہور پاک دامنی - میرا سخت گیری کے ساتھ بسر کرنا - میری باتون کا بہ نسبت تمھارے زیادہ قابل اعتبار ہونا تمھاری شکایت کرنے کو بے اثر کر دیگا - میری مرضی کے تابع ہو کر اپنے بھائی کو چھڑا لو ورنہ کل وہ مار ڈالا جائیگا - جو کچھ چاہو اپنے لیے کہو میرے جھوٹ کے سامنے تمھاری سچی بات کو وقعت نہو گی - خیر جاؤ سمجھکر اسکا جواب کل دینا -

اسبل نے اپنے دلمین کہا مین کس سے فریاد کرونگی - مین نے یہ کہا بھی - تو سچ ہے کون یقین لائیگا - اور اُس خطرناک محبس کی طرف چلی جہان اُسکا بھائی قید تھا - وہان پہونچی تو دیکھا کہ نواب اور کلاڈیو مین کچھ دین کی باتین ہو رہی ہین - نواب اُسکے پہلے اُسی فقیرانہ لباس مین جو کلیٹ سے بھی مل چکا تھا - اور ان دونون بدکار عاشقون کو اچھی طرح سے اُنکے تصور پر متنبہ کر چکا تھا اور عند الملاقات

کہ بخت جولیٹ بہت پشیمان ہوئی اور آب دیدہ ہوکر کہنے لگی کہ کلاڈیو سے زیادہ مین اس خصوص مین قابل الزام ہون۔ اور کلاڈیو کے ذلیل التماس کا بہ طیب خاطر اقرار کردیا۔ جب اسبل اس کمرے مین داخل ہوئی جہان کلاڈیو قید تھا تو بولی۔ یہان تو امن ہونا چاہیے کہ نجات دہندہ یہان موجود ہے۔ نواب نے کہا کون ہے چلا آئے خواہش مرحبا کہنا چاہتی ہے۔ اسبل نے کہا مجھے دو ایک باتین کلاڈیو سے کرنی ہین۔ اسپر نواب نے ان دونون مین تخلیہ کرادیا۔ اور حاکم شہر سے جسکے تحت اہتمام مین اسوقت محبس تھا حکم دیا کہ اسکو ایسی جگہ پر لیجاکر رکھو کہ مین انکی گفتگو اوٹ سے سن سکون۔

کلاڈیو نے کہا بہن کوئی صورت تسلی ہے۔ اسبل نے کہا کل کے مرنے پر کمربستہ ہو رہو۔ کلاڈیو نے پوچھا کوئی چارہ کار ہے۔ اسبل نے جواب دیا کہ ہان چارہ کار تو ہے لیکن ایسا ہو کہ تم راضی ہو رہے اور اُسنے لباس شرافت تمپر سے اتار کر تمکو برہنہ کردیا کلاڈیو نے کہا بھلا بتاؤ تو سہی وہ کیا ہے۔ اسکی بہن نے کہا کلاڈیو مین ڈرتی ہون اور کہتے ہوئے رکتی ہون۔ مبادا زیست کو تم مقدم جانو۔ مین ڈرتی ہون۔ مبادا تم جینے کی خواہش کرو۔ اور بہ نسبت اپنی قدیمی شرافت کے پانچ چھ برس کی ناقدر زیست کو زیادہ معزز تصور کرو۔ تمھین مرنے کی جرات ہوتی ہے۔ خیال مرگ نہایت کڑوا ہے۔ گبرو جوان جسے ہم اکثر پیر سے مل دیتے ہین۔ جان نکلتے وقت اُسے اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی دیو کو مرتے وقت ہوتی ہے۔ کلاڈیو نے یہ سنکر کہا بہن تم مجھے کیون شرم دلاتی ہو۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ ان باتون سے میرے دل پر کچھ اثر ہوگا۔ اگر مجھے مرنا ہی پڑیگا تو مین بڑی خوشی سے جان دونگا۔ قبر کی تاریکی کو عروس سمجھکر بہ مسرت تمام اُس سے ہم آغوش ہونگا اسبل نے کہا جس مقام کا تم ذکر کرتے ہو وہان میرے باپ کی آواز بھی تمھین سنائی دیگی۔ مین بھی یہی سمجھتی ہون کہ تم بخوشی جان دو۔ لیکن انگلو نے مجھ سے جو باتین کین وہ بھی تمپر ظاہر کیے دیتی ہون۔ یعنے وہ مجھے بے عزت کرنے پر تمھاری جان بخشی کا وعدہ

کرتا ہے۔ عزت کا معاملہ بڑا نبیڑا ہے۔ کاش تمھاری جان کے بدلے میری جان لیتا تو مجھے کچھ تامل نہ تھا۔ کلاڈیو نے کہا۔ پیاری اسبل مین تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اسپر اسبل نے کہا مرنے کے لیے تیار بیٹھے رہو۔ کلاڈیو نے کہا مرنے کا نام سنکر خوف آتا ہے۔ اسکی بہن نے جواب دیا۔ لیکن بھیائی کی زیست سے بھی تو نفرت معلوم ہوتی ہے۔ خیال موت نے کلاڈیو کے دل سے بالکل استقرار اُٹھا دیا تھا۔ اور کچھ ایسا خوف اُسپر مستولی ہو گیا تھا جیسا کہ وقت سزا موت مجرمون کی کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وہ یہ سُنکر کہنے لگا۔ پیاری بہن مجھے کسی طرح بچاؤ۔ بھائی کے بچانے کے لیے اگر تم کوئی گناہ کروگی تو فطرت اُسے ایسا جلد معاف کردیگی گویا وہ گناہ نہین کوئی کارِ ثواب تھا۔ اسبل یہ گفتگو سُنکر بولی۔ بزدل بیوفا۔ کمبخت بددیانت۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنی بہن کی رُوسیاہی سے اپنی جان بچاؤ حیف صد حیف۔ بھائی مین تو یہ سمجھتی تھی کہ تم مین ایسی مردانگی ہے کہ اگر تمھارے دس سر ہوتے اور ہر ایک سر کے الگ الگ کاٹے جانے کا حکم دیا جاتا تو تم اُنکا کٹ جانا گوارا کرتے مگر اپنی بہن کو ایسی بیعزتی کے ساتھ دیکھنا پسند نکرتے۔ کلاڈیو نے کہا۔ نہین نہین۔ سنو تو سہی۔ اور اُسکے بعد اُس اپنی پاک دامن بہن کی بے حرمتی گوارا کرنے کی بابت اپنی حماقت کی کچھ حجت پیش کیا چاہتا تھا کہ نواب کے آجانے سے رُک گیا جسنے آتے ہی کہا کلاڈیو تم دونون بھائی بہن مین جو باتین ہوتی تھین مین نے سب سُنی انگلو نے اُسکے ساتھ کوئی بدنیتی نہ کی جو کچھ کہا صرف اُسکی پاک دامنی کا امتحان لینے کی لیے کہا۔ چونکہ وہ اپنی عزت و حرمت مین ثابت قدم تھی اسلیے اُسنے بہ لطافت اپنی طرف سے انکار ظاہر کیا جسے سُنکر وہ اپنے دلمین بہت خوش ہوا۔ پس اب تمکو اِسبات کی ذرا بھی اُمید نہ رکھنی چاہیے کہ وہ تمھارا قصور معاف کردیگا اور مناسب ہے کہ اپنی اوقات کو یادِ الٰہی و سفرِ آخرت کی تیاری مین صرف کرو۔ کلاڈیو اپنی حماقت پر پشیمان ہوا۔

اور کہنے لگا مجھے بہن سے معافی چاہنے دو۔ اب مجھے اپنی زیست کی ذرہ قدر نہین اور مین دل سے چاہتا ہون کہ یہ بار گردن سے اتر جائے تو اچھا اور اپنی غلطی پر کچھ شرمندہ اور کچھ غمگین ہو کر وہان سے ہٹ گیا۔

نواب نے اب اسبل کو تنہا پا کر اسکی خدا ترسی و استقلال کی تعریف کی اور کہا کہ جس ہاتھ نے تمھین خوبصورت بنایا اسنے نیک سیرت بھی بنایا۔ اسبل نے کہا۔ دیکھو تو بھی نواب نے انگلو کی شناخت مین کیسا مغالطہ کھایا ہے ٹوٹ کر نواب آیا اور مجھے موقع گفتگو ملا تو دیکھنا کیسی اسکی حکومت نکالتی ہون اور یہ نہ سمجھی کہ جسکی غلطی بیان کرتی ہون اسی سے گفتگو ہو رہی ہے۔ نواب نے کہا اسمین کوئی ہرج تو نہین مگر موقع ایسا آن پڑا ہے کہ انگلو کے سامنے تمھاری بات قابل وقعت نہوگی اسلیے مین جو کہتا ہون اسے غور سے سنو مجھے یقین ہے کہ تم اپنی راست بازی سے ایک واجب الرعایت عورت پر احسان بھی کروگی۔ اپنے بھائی کو بھی چھڑا لوگی۔ اپنی عصمت مین بھی داغ نہ لگاؤگی اور اگر نواب نے کبھی ٹوٹ آنے پر اسے سنا تو وہ بھی بہت خوش ہوگا۔ اسبل نے کہا فرمایئے میری ایسی طبیعت ہے کہ جو کچھ آپ کی رائے ہو بشرطیکہ اسمین کوئی برائی نہو مجھے اسکے کرنے مین کچھ تامل نہوگا۔ نواب نے کہا۔ سچ ہے جب عصمت سے کام کرنا ہے تو اسمین کس بات کا ڈر ہے۔ اور پھر اسنے پوچھا۔ تم نے کبھی مینیا کا نام سنا ہے فریڈرک ایک سپاہی آدمی تھا جو دریا مین ڈوب کر مرا۔ اسبل نے کہا سنا ہے وہ ایک نیکنام عورت ہے۔ ڈیوک نے کہا وہ عورت انگلو کو بیاہی ہوئی ہے۔ اسکے جہیز کا سارا اسباب اسی جہاز پر تھا جسمین فریڈرک غرق آب ہوا۔ دیکھو اس شریف زادی پر یہ کیسا سخت واقعہ تھا کیونکہ علاوہ اپنی عالی قدر و نامدار بھائی کی موت کے جسکو اسکے ساتھ کمال انس تھا۔ اپنی بدبختی سے اسنے انگلو کی توجہ بھی کھوئی۔ جسنے کوئی عیب لگا کر (گو اصل وجہ جہیز کا نہ ملنا تھا)

آسے روتی ہوئی چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ اور تسلی کے لیے ذرا اُسکے آنسو بھی نہ پونچھ دیے
کہ اُسکی نامہربانیون نے محبت کو اسطرح خراب کر رکھا جیسے آب جاری مین کوئی زہر کا ڈلا
ڈال دیا جائے۔ لیکن میرنیا کو اب تک اُسکے ساتھ اتنی ہی محبت ہے جتنی پہلے تھی۔
اُسکے بعد نواب نے اپنی تدبیر بلا صراحت بیان کرنی شروع کی۔ کہ اسبل جاکر انگلو سے
اپنے آدمی رات کے آنے کی نسبت رضامندی ظاہر کر آئے اور ساتھ ہی اپنے
بھائی کی جان بخشی کا پکا وعدہ بھی اُس سے کرائے۔ اور وقت معہودہ پر بجائے اپنے
میرنیا کو بھیجے جو بالکل اسبل کے بھیس مین انگلو سے ملاقات کرے۔ لڑکی اِسمین کچھ ڈر
نہین کیونکہ انگلو اُسکا شوہر ہے۔ اور زن و شو کا یکجا کر دینا کوئی گناہ نہین۔ اسبل اس
حکمت سے بہت خوش ہوئی۔ اور حسب ہدایت نواب انگلو کے گھر کی طرف روانہ ہوئی
اور نواب ان ارادون سے آگاہ کرنے میرنیا کی طرف چلا۔ نواب اُسکے پہلے بھی ایک مرتبہ میرنیا سے
مل چکا تھا۔ جیسا کہ اُسنے شنیدہ اختیار کر رکھا تھا اور بہت کچھ دینی تلقین۔ و مشفقانہ تسکین اُسکو دی تھی
اور اُسی ملاقات مین یہ اُسکی حکایت غمناک خاص اُسی کی زبان سے سنی تھی۔ اب اِسوقت میرنیا
نواب کو مرد معتمد پاکر فوراً اُسکی ہدایت کے مطابق کاربند ہونے پر راضی ہو گئی۔
اسبل جب انگلو سے ملکر میرنیا کے گھر پہونچی (جہان نواب نے اُسے آنے کو کہدیا تھا)
تو نواب نے اُس سے پوچھا۔ کہو ملاقات ہوئی۔ موقع ملا۔ کیا کیا باتین ہوئین۔ اسبل
نے کہ سنایا کہ کس پیرایہ پر اُس سے تقریر ہوئی۔ اور کہا کہ انگلو کا ایک باغ ہے جسکے
چارون طرف اینٹ کی دیوار کھچی ہے۔ اور جسکی مغربی سمت کو انگور کی ٹٹیان ہین اور
اُنھین ٹٹیون کے پاس ایک دروازہ ہے۔ اور پھر نواب و میرنیا کو دو کنجیان دکھلا کر
کہا کہ انگلو نے یہ دی ہین جنمین سے یہ بڑی ٹٹیون والا دروازہ کھولنے کو ہے اور
یہ دوسری جو اُس سے چھوٹی ہے ایک دوسرے چھوٹے سے دروازے کی کھولنے
کی ہے۔ جسکی راہ سے ٹٹیون سے باغ مین راستہ جاتا ہے اور اُسی باغ مین رات کو

جانے کا مجھ سے وعدہ ٹھہرا ہے۔ اور بھائی کی جان بخشی کے لیے اُس سے اچھی طرح قول و اقرار کر لیا ہے۔ مین نے اُس جگہ کا نام و نشان اچھی طرح دریافت کر لیا ہے اور آہستہ آہستہ مجرمانہ احتیاط سے راستہ کا پتا پتا یاد ہے۔ نواب نے پوچھا۔ اور تو کچھ باتین نہین جنکا جاننا میرنیا کو ضروری ہو۔ اسپل نے کہا نہین بس یہی کہ اندھیرا ہوے پر جانا چاہیے۔ اور مین نے یہ بھی کہہ رکھا ہے کہ مین دیر تک نہین ٹھہر سکتی۔ کیونکہ میرے ساتھ ایک نوکر بھی روز آتا ہے اور جانتا ہے کہ مین بھائی کی جان بخشی مین کوشش کرنے آتی ہون۔ نواب نے یہ سُنکر اُسکے حسن انتظام کی تعریف کی اور پھر وہ میرنیا کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔ چلتے وقت ذرا یہ بھی کہہ لینا مگر نہایت ملائمت و آہستگی سے کہ میرے بھائی کا بھی اب خیال رہے۔

میرنیا رات کو اُس مقام معہودہ پر بذریعہ اسپل کے پہونچی۔ جسے اِسبات کی نہایت خوشی اور کمال مسرت تھی کہ مین نے حکمت عملی سے بھائی کی جان اور اپنی آبرو دونون بچائی۔ مگر نواب کو اُسکے بھائی کی جان بچنے پر اطمینان کامل نہ تھا۔ اِسلیے وہ آدھی رات کو پھر محبس مین پہونچا۔ اور اُسکا پہونچنا کلاڈیو کے لیے خیر گذری ورنہ اُس رات کو اُسکا سر کٹ ہی چکا تھا۔ کیونکہ محبس مین نواب کے داخل ہونے کے ساتھ ہی انگلو بے رحم کا یہ حکم پہونچا کہ کلاڈیو قتل کر دیا جاے اور صبح پانچ بجے اُسکا سر میرے ملاحظہ کو آئے۔ لیکن نواب نے حاکم شہر سے کہا کہ تم کلاڈیو کو نہ مارو اور انگلو کے پاس ایک دوسرے آدمی کا سر جو آج صبح قید خانہ مین مر گیا ہے بجاے اُسکے کاٹ کر بھیجدو۔ اور اتفاق رائے پر اُسے مجبور کرنے کو نواب نے جسے حاکم شہر یہ نہین سمجھتا تھا کہ بخلاف اسلوب ظاہری یہ فقیر کوئی پاکگاہ جلیل رکھتا ہے۔ ایک نوشتہ جسپر نواب کے دستخط و مہر ثبت تھی حاکم شہر کے سامنے پیش کیا۔ جسے دیکھکر اُس حاکم نے سمجھا بیشک یہ فقیر کوئی خفیہ حکم نواب کے پاس سے لایا ہے اور اِسلیے

انگلو کی جان بچانے پر وہ راضی ہو گیا اور اُس مُردے کا سر کاٹ کر نواب کے پاس بھیجدیا
پھر اُسکے بعد نواب نے اپنے نام سے ایک خط انگلو کے پاس اِس مضمون کا بھیجا
کہ مین کسی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکا کل صبح شہر وانا مین مین داخل ہونگا۔ تمکو چاہیے
کہ در شہر پر مجھسے ملو۔ اور وہین سے اپنے کو مسلوب الاختیارات تصور کرو۔
اور نواب نے یہ حکم بھی دیا کہ شہر مین اِس مضمون کی منادی کر دیجاے کہ جن لوگون کو
کسی بے انصافی کی شکایت کرنی ہو وہ نواب کے شہر مین داخل ہوتے ہی راستہ مین
اپنی عرضیان پیش کرین۔

اسبل تڑکے آٹھکر محبس مین پہونچی۔ جہان نواب کہ بیٹھا اُسکا انتظار دیکھ رہا تھا
کسی وجہ سے یہ کہنا مناسب سمجھا کہ کلاڈیو قتل ہو چکا۔ چنانچہ اسبل نے آتے ہی پوچھا کہ
انگلو نے میرے بھائی کی رہائی کا حکم بھیجا۔ اور نواب نے چھوٹتے ہی کہا۔ اِس قید سے
کیا قید ہستی سے بھی وہ رہائی پا چکا۔ کبھی اُسکا سر کٹ کر انگلو کے ملاحظہ کو روانہ ہو چکا
یہ سُنکر اُس غم زدہ بہن کو کمال صدمہ ہوا۔ اور وہ یہ کہکر چلا اُٹھی۔ اُو بدقسمت کلاڈیو
کم بخت اسبل سے بے انصاف دنیا۔ خبیث انگلو۔ اُس مصنوعی فقیر نے اُسکی تسلی و تشفی کی
اور جب دیکھا کہ ذرا اُسکی طبیعت سنبھلی تو کہا۔ کہ بادشاہ کے عنقریب لوٹنے کی خبر ہے
اور پھر اُسے بتایا کہ انگلو پر درخواست دینے مین کس طریقے پر اُسے کاربند ہونا چاہیے
اور کہا کہ اگر ذرا دیر کے لیے اُنتا تحقیقات روداد مقدمہ اُلٹی نظر آئی دے تو اُس کی
بیدل نہو جانا۔ اسبل کو اچھی طرح سکھلا پڑھا کر پھر میریانا کے پاس پہونچا۔ اور بتایا کہ
اُسے کیا کارروائی کرنی چاہیے۔

نواب لباس فقیری بدن سے اُتار۔ شاہانہ لباس زیب بدن کر۔ خیر خواہان دولت
کے ساتھ جو اُنکی پیشوائی کو آئے تھے وانا مین داخل ہوا جہان انگلو نے اُسی وقت
بطرز مناسب اپنے کو مسلوب الاختیارات قرار دیا۔ اور اسبل نے داد خواہی کے لیے

حاضر ہوکر عرض کیا کہ غریب پرور مین کلارڈیونامے ایک شخص کی بہن ہون - جو ایک نوجوان عورت کو خراب کرنے سے قتل کیا گیا - مین نے اپنے بھائی کی جان بخشی کے لیے انگلو کی خدمت مین درخواست گذرانی تھی - اب حضور کے سامنے اس امر کا اظہار فضول ہی کہ مین نے کیا کیا آرزو منت کی - اُسنے میری بات کیونکر رد کی - اور پھر مین کیونکر جواب دیتی رہی - کیونکہ اسمین بہت طول کلام ہے - مین صرف اس فعل قبیح کو نہایت رنج و شرم سے بیان کرتی ہون جسپر انگلو نے میری بھائی کی جان بخشی کا وعدہ کیا تھا - اور بعد بہت سے بحث و مباحثہ کے بھائی کا درد عصمت پر غالب آیا - اور مین نے اُس فعل شنیعہ کا ارتکاب کیا - لیکن دوسرے دن صبح کو انگلو نے اپنے قول و قرار کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور میرے بھائی کا سر کاٹ کر بھیج دینے کا حکم بھیجا - نواب نے یہ کیفیت سُنکر اپنی بے المینانی ظاہر کی - اور انگلو نے کہا کہ بھائی کے غم سے جسپر قانون کا پورا پورا برتاؤ کیا گیا ہے - اُسکی عقل مین فتور آگیا ہے - اب ایک دوسری مسئلہ میرنیا سامنے آئی اور کہنے لگی - جناب - نواب صاحب جسطرح آسمان سے نور کا آنا و صداقت کے سینے سے ظاہر ہونا یقینی ہے اور جسطرح راستی مین اثر اور عصمت مین راستی کا ہونا متیقن ہے اُسی طرح حضور یہ تصور فرمائین کہ مین اس مرد کی عورت ہون - اور اسبل محض غلط بولتی ہے - کیونکہ جس رات کو وہ اپنا انگلو کے ساتھ رہنا بیان کرتی ہے اُس رات مین انگلو کے ساتھ خانہ باغ مین تھی - خدایا - اگر مین سچ بولتی ہون تو آسمان نہین تو قبر کا تختہ یہین نصب کیا جاے - اسبل نے اپنے ثبوت دعوی مین لڈوک فقیر کو پیش کرنا چاہا - کیونکہ نواب نے بھیس بدلنے پر لوگون سے اپنا یہی نام ظاہر کیا تھا - اسبل اور میرنیا دونون نے اس امر پر اتفاق کیا کہ فقیر لڈوک جو بیان کریگا ہم دونون کو منظور ہوگا - اور نواب یہی چاہتا تھا کہ عام طور پر تمام دانایان مین اسبل کی عصمت و پاکدامنی کی شہرت ہو جائے - مگر انگلو کو کیا خبر کہ اُنکے اختلاف بیان کا کوئی خاص سبب ہے

وہ سمجھا کہ اُن دونون کی اختلاف بیانی مجھے اُس شکایت سے جو مجھپر ہوئی صاف بری کردیگی۔ اور ایک مصنوعی شرم و عصمت کی نظر سے دیکھکر کہا۔ اتبک تو مین بھی ہنستا تھا مگر حضور والا۔ اب مجھسے ضبط نہین ہوسکتا۔ میرے نزدیک یہ بیچاری گھبرائی ہوئی عورتین کسی بڑے شخص کی اُٹھائی ہوئی ہین۔ اگر مجکو حکم ہو تو اُنکا پتہ نکال چھوڑون۔ نواب نے کہا یہ تو میرے دل کی کہی۔ اور اُنکو جی بھر درست بھی کرنا لاڈ اسکلس۔ لاڈ انگلو کے ساتھ تم بھی بیٹھو۔ اور اس بدسلوکی کی تکلیف سراغ رسانی مین اُنکا ساتھ دو۔ فقیر جو اُنکو ترغیب دینے کی علت مین طلب کیا گیا ہے۔ جب آئے تو خوب اچھی طرح سے گوشمالی دینا۔ مین ذرا دیر کے لیے کہین جاتا ہون۔ مگر لاڈ انگلو دیکھنا جبتک اسپر اچھی طرح سے ثابت نہوے شور و غل شروع نہ کردینا یہ کہکر نواب وہان سے رخصت ہوا۔ اور انگلو نے جو اب اپنے کو خاص اپنے مقدمہ مین قائم مقام جج و ثالث پایا کمال مسرور ہوا۔ لیکن نواب نے وہان سے اُٹھنے کے ساتھ ہی لباس شاہانہ اُتار کر فقیرانہ لباس مین آگیا۔ اور اسی صورت سے انگلو اور اسکلس کے سامنے آن موجود ہوا۔ اسکلس نے جسکے نزدیک وہ شکایت ناحق کوشی پر مبنی تھی۔ اس فقیر مصنوعی سے کہا کہ آیئے جناب کیا آپ ہی نے اُن عورتون کو لاڈ انگلو کے مقابلہ مین برانگیختہ کیا ہے۔ فقیر نے جواب دیا۔ نواب کہان ہین مین اُنھین سے سوال و جواب کرونگا۔ اسکلس بولا۔ ہمین لوگون مین نواب بھی ہین ہمسے بتاؤ۔ لیکن ٹھیک ٹھیک۔ فقیر نے نہایت سختی سے جواب دینا شروع کیا۔ اور کہنے لگا کہ نواب کو ایسے شخص کے ہاتھ سے مقدمہ کی تحقیقات کرانی جو خود اُنھین ملزم قرار دیا گیا ہو کس درجہ ناملائم ہے۔ اور بھی بہت سی بے انتظامیون کا تذکرہ کیا جنھین شہر وانا مین رہکر اُسنے دیکھا تھا۔ اسکلس نے انتظام ریاست پر اُسکو اعتراض کرتے اور نواب کے فعل پر الزام قائم کرتے دیکھکر اُسے بہت ڈانٹا

اور محبس مین بھیجنے کا حکم دیا۔ اتنے مین تمام حضار متحیر ہوگئے۔ اور انگلو تو بالکل ہی گھبرا گیا۔ جب آس مصنوعی فقیر نے اپنے فقیرانہ بھیس کو اُتار کر دفعتہً سب پر ظاہر کردیا کہ خود وہ نواب ہے۔ نواب پہلے اسبل کی طرف متوجہ ہوکر بولا۔ اسبل ادھر آؤ۔ تمھارا فقیر اسدم تمھارا نواب ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا کہ ہیئت کے بدلنے سے دل بھی بدل گیا ہوگا مین اب بھی تمھاری خدمت کو موجود ہون۔ اسبل بولی مین خواستگار معافی ہون کہ بناوانستگی حضور والا کو مین ایک ادنیٰ تابدار نے رنج و تکلیف دی۔ نواب نے کہا۔ مجھے البتہ تم سے معافی چاہنی زیب بھی دیتی ہے کہ مین نے تمھارے بھائی کی جان بخشی کا ذرا بھی نہ خیال کیا کیونکہ اتبک نواب نے بھائی کی زیست سے اُسے مطلع نہ کیا تھا اور منظور خاطر یہ تھا کہ اُسکے حسن سیرت کا کچھ اور بھی امتحان کرے انگلو کو اس سے معلوم ہوگیا کہ بیشک نواب نے خفیتہً میرے سارے افعال بد دیکھے ہین۔ اور نواب سے کہا کہ مین اپنی خطاؤن سے بھی زیادہ خطاوار ہون اگر مین یہ خیال کرون کہ میرے افعال ظاہر نہین ہوسکتے ایسی حالت مین کہ خود حضور کو مین اپنے افعال کا نگران پاتا ہون۔ براہ عنایت اب میری التجا یہی ہے کہ آپ مجھے فنا دہ رسوا نہ کیجیے اور اب مجھے زیادہ سے زیادہ جس بات کی تمنا ہے وہ یہ ہے کہ مین ہلاک کیا جاؤن نواب نے جواب دیا۔ انگلو تمھاری خطائین ظاہر ہوگئین۔ مجھے ضرور ہے کہ تمھین اُسی کندے پر پہونچاؤن جہان کلاڈیو کی گردن ماری گئی۔ اور میرنیا سے کہا کہ تم خاطر جمع رکھنا مین اس سے اچھا شوہر تمھین ڈھونڈ دونگا۔ میرنیا نے یہ سنکر کہا۔ حضور والا۔ مین دوسرا نہین چاہتی۔ اور نہ کسی اچھے آدمی کی مجھے تمنا ہے۔ اور پھر دوزانو بیٹھکر جسطرح اسبل کلاڈیو کے لیے التجا کرتی تھی اُس باوفا عورت نے اپنے بیوفا شوہر انگلو کے واسطے آرزو منت کرنی شروع کی اور کہنے لگی کہ فضل بھائی میرے حال پر رحم کرین۔ اسبل تم میرا ساتھ دو میرے

ساتھ دو زانو بیٹھکر التجا کرو۔ اسوقت تمنے میرے حال پر رحم کیا تو سمجھو عمر بھر کو تمھاری نوکری ہو جاوینگی۔ نواب نے اسپر کہا یہ کیا بڈھنگی بات ہے اسبل اگر اسکی جان بخشی کے لیے مجھسے التجا کرے تو اسکے برادر مقتول کی روح اسے آکر ستائے۔ سوتے مین اسکا بچھونا الٹ دے۔ بھلا یہ ایسا کرسکتی ہے۔ تیرنیا نے پھر کہا۔ اچھی اسبل صرف تم میرے ساتھ بیٹھکر ہاتھ اٹھادو۔ منھ سے کچھ نہ کہو۔ مین سب کہلونگی تمنے سنا نہین کہ الانسان مرکب من الخطا والنسیان۔ وہ کون بزرگ ہے جس سے کوئی خطا نہین ہوئی۔ بلکہ ابرار ہونے کے لیے اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ برائی کا ہونا بھی لازم ہی ہوتا ہے۔ اسبل کیا ایسے وقت مین تم میرا ساتھ نہ دوگی۔ نواب بولا۔ کلاڈیو کے قصاص مین وہ اب مارا جاتا ہے۔ اس نیکبخت نواب کو یہ دیکھکر نہایت خوشی ہوئی کہ اسکی اسبل نے جس سے تمام نیک و شریفانہ افعال کی اسے چشمداشت تھی خود دست بستہ ہوکر عرض کی کہ بہترین فیاض و دلان دیکھیے۔ اگر آپ مناسب سمجھین تو اس مجرم پر رحم کیجیے۔ اور میرے بھائی کو سمجھیے کہ گویا زندہ ہی ہے۔ میرے دلمین یہ بھی خیال آتا ہے کہ میری طرف ملتفت ہونے سے پہلے جو کچھ کارروائی اسنے کی حق بجانب تھی جب ایسی صورت ہے تو اسکی جان نہ لیجیے۔ میرے بھائی پر جو کچھ ہوا خلاف انصاف نہ تھا۔ جیسا اسنے کیا ویسا پایا۔

اس شریف سائلہ کا جو اپنے دشمن کی جان کی امان مانگتی تھی عمدہ سے عمدہ جواب وہ تھا جو نواب نے دیا یعنی اسنے کلاڈیو کو قید خانہ سے بلوایا جہان وہ حالت یاس مین پڑا تھا۔ اسکی بہن کے پاس اسے نندہ کھڑا کیا جسپر وہ رو پیٹ چکی تھی۔ اور کہا اسبل ہاتھ تو ملاؤ۔ دیکھو صرف تمھاری خاطر سے مین نے اسکی جان بخشی کی۔ آج سے تم میری ہوکے رہو اور اسے میرا بھائی سمجھو۔ یہ دیکھکر لارڈ انگلو کو اپنی حالت پر دلجمعی ہوئی۔ اور نواب نے ذرا آنکھ بناکر اس سے کہا۔ انگلو دیکھو تم بی بی کے ساتھ اچھی طرح رہا کرو

یہ اُسی کی لیاقت کا نتیجہ ہے کہ تمھاری جان بخشی کیجاتی ہے۔ میرنیا جاؤ ہنسی خوشی سے رہو۔ انگلو اب تمکو پیار کریگا۔ مین تم سے خوب واقف ہون اور تمھاری عصمت بھی معلوم ہے۔ اب جاکر انگلو کو معلوم ہوا کہ ذرا سا اختیار مِل جانے پر وہ کیسا شیٔ اُلقلب ہو گیا تھا۔ اور معلوم ہوا کہ رحم دل بھی کیا عمدہ شے ہے۔

نواب نے کلاڈیو کو جولیٹ کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم دیا۔ اور اسبل کی طرف اپنے میلان خاطر کا دوبارہ اظہار کیا۔ جسکی عصمت و شریفانہ الموار نواب کے دل کو بھا گئے تھے۔ اسبل کو چونکہ ابتک اُسکا نام خانقاہ مین داخل نہوا تھا نکاح کرنے مین کچھ عذر نہوا اور اُس دوستانہ برتاؤ نے جو فقیری لباس مین اُسکے ساتھ نواب نے کیا تھا نہایت خوشی کے ساتھ رضامندی ظاہر کرنے پر اُسے آمادہ کیا اور وائنا کی بیگم ہونے پر اسبل کی عصمت کی عمدہ تذکرون نے اُس شہر کی نوجوان عورتون کی تہذیب و شائستگی مین ایسا اچھا اثر پیدا کیا کہ اسوقت سے کلاڈیو کی نوتہذیب یافتہ بی بی جولیٹ کی سی بے ضابطگی کسی سے نہوئی۔ اور رحم دل عاشق نواب وائنا عرصہ تک اپنی معشوقہ اسبل کے ساتھ ہنسی خوشی سے حکمران رہا۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا تیرھوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ محلہ کہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھکوا ندیال صاحب اول مرتبہ بکمال صحت چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا۔

بن موصناع مکین ومکان فضل خلاق روزما

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شیکسپیر کی محمودہ افسانہ کو پسند بریک بیس نمبرون میں

ہو مہمان دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت امور دنیا کا خزانہ ہے مرسومہ یہ

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے نے اردو میں ترجمہ کیا

تعلق گورکھپور نے باہتمام و مطبع اودھ اخبار محاورات شیکسپیر انگریزی صفحہ اردو میں ترجمہ کیا

درمطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ طبع چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیڈو کے ایک مالدار رئیس پب ٹسٹا کی بڑی لڑکی کا نام کتھرائن بدمزاج تھا
یہ عورت کچھ ایسی بے لگام اور تند مزاج تھی - برا بھلا کہنے کی کچھ ایسی عادی ہو گئی
تھی کہ پیڈو مین عام طور پر اُسے بدمزاج کتھرائن کہنے لگے تھے - اسلیے یہ امر
بعید از قیاس کیا غیر ممکن خیال کیا جاتا تھا کہ کوئی شریف زادہ اُس عورت کے ساتھ
بیاہ کرنے پر جرأت کریگا چنانچہ پب ٹسٹا کو اسبارے مین لوگ قابل الزام ٹھہراتے
تھے جب لوگون کی طرف سے اُسکی چھوٹی لڑکی بیانکا کے بیاہ کے لیے درخواست
ہوتی اور وہ یہ کہتا کہ جبتک بڑی لڑکی خیر سے بیاہ نہ جائے چھوٹی کے لیے کسی کو
درخواست نہ کرنی چاہیے -

اتفاق سے پیٹرچیو نامے ایک ایسا شریف زادہ تبلاش زدہ پیڈو مین
آ گیا جسنے کتھرائن کے مزاج کی کیفیت سُنکر ذرا بھی اپنی ہمت مین فرق نہ آنے دیا
اور اُسکے حسن و دولت کی شہرت سُنکر اُسنے اُسکے ساتھ بیاہ کرنا چاہا - اور دلمین

Padua
Baptista
Katharina
Bianca
Petruchio

سوچا کہ بعد نکاح کے اُس زبان دراز کو سلیم الطبع و فرمانبردار بنا لینا کیا بڑی بات ہے حق تو یہ کہ اِس سخت محبت کے گوارا کرنے مین پیٹرچیو سے زیادہ کوئی دوسرا لائق نہ تھا جسکی طبیعت کتھرائن سے کم تیز نہ تھی۔ اور جو بڑا ہی حاضر جواب و مسخرا تھا اور اُسکے ساتھ ہی فہیم و صائب الرائے بھی بڑا تھا۔ موقع پر تند خو و غضبناک بن جانا ایسی حالت خوش مزاجی مین کہ خود اُسکو اپنے مصنوعی غضب پر اندر ہنسی آتی ہو۔ (کیونکہ وہ فطرۃً نیک و سلیم الطبع تھا) وہ خوب جانتا تھا۔ کتھرائن کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد جو تند مزاجی اُسنے اختیار کی وہ بالکل ازراہ حکمت تھی یا یون کہے کہ کتھرائن بدمزاج کو خود اُسکے اپنے طریقہ مین سر کرنے کی اُس خوش امتیاز شوہر نے صرف یہی ایک تدبیر سوچی۔

چنانچہ پیٹرچیو اور خواستگار نکاح کے لیے بدمزاج کتھرائن کے گھر پہونچا اور پہلے جاکر اُسکے باپ سے التجا کی کہ مجھے اپنی نیکبخت لڑکی کتھرائن سے ملاقات کرائیے۔ اور بظرافت کہا۔ کیونکہ اُسکی حیا و پاک دامنی و سلامت روی کی خبر سنکر مین وینیروونا سے اُسکے نکاح کے لیے درخواست کرنے آیا ہون۔ اُسکا باپ گو اُسکا بیاہ جانا ضروری امر تصور کرتا تھا۔ مگر اِس اقرار پر وہ مجبور کیا گیا کہ کتھرائن ایک بدسلیقہ عورت ہے کیونکہ پیٹرچیو کے پہونچتے ہی یہ بات ظاہر ہوگئی کہ کس انداز کی وہ عورت ہے۔ جبکہ اُسکا علم موسیقی سکھلانیوالا اُستاد یہ فریاد لیکر گھر سے مین آیا۔ کہ کتھرائن نے بربط سے میرا سر اسلیے توڑ ڈالا کہ اُسکے نزدیک اپنے گانے مین کچھ غلطی معلوم ہوتی تھی پیٹرچیو نے یہ سُنکر کہا۔ بہادر عورت ہے۔ ابتو اور بھی مین پیار کرونگا۔ اِس سے اور بھی آرزو سے سکم بڑھی۔ اور پھر ایک عجلت کے ساتھ جواب صاف ملنے کے لیے اُسنے کہا۔ مگر می پ ٹسٹا مجھے فرصت کم ہے۔ روز روز مین آنہین سکتا۔ باپ کا حال سُنا ہی ہوگا کہ وہ عالمین فوت کر گیا ہے۔ اور صرف مین ہی اُسکی جائداد

واسباب کا وارث ہون - پھر اب آپ یہ تبلایئے کہ اگر مین نے آپ کی صاحبزادی سے نکاح کیا تو اُسکے ساتھ کتنا جہیز آپ دینگے - پپ ٹشا نے گو اُسکے انداز عشق بازی کو اونچا پایا - مگر لڑکی بیاہ جانے کی خوشی مین کچھ اُسپر لحاظ نہ کیا - اور کہا کہ بیس ہزار روپیہ تو اب بروز نکاح اور نصف جائداد مرنے پر تمھین ملیگی - غرضکہ اسپر وہ راضی ہوگیا اور پپ ٹشا نے اپنی مزاج دار لڑکی کو جاکر اُسکے عاشق کا پیغام سُنایا - اور پیٹر پچو سے دوبدو باتین ہونے کے لیے اُسے بھیج دیا -

اس عرصے مین پیٹر پچو نے اپنے دلمین ٹھہرالیا - کہ کس پر توپ اُسے کتھرائن سے گفتگو راز و نیاز کی شروع کرنی چاہیے - چنانچہ اُسنے دلمین سوچا کہ خوشی و مذاق سے باتین کرنی مناسب ہین اگر مین دیکھونگا کہ وہ سخت کلامی کرتی ہے تو کہونگا کیا مزے مین بلبل چہک رہی ہے - اگر چین بجبین ہوگی تو کہونگا تمھارا ماتا کہ ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے جیسا شبنم کا دھلا ہوا پھول دیکھنے مین اچھا معلوم ہوتا ہے - اگر دیکھونگا کہ کچھ نہین بولتی اُسکی فصاحت بیانی کی تعریف کرونگا - اگر یون کہے کہ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ تو مین اسطرح سے شکریہ ادا کرونگا گویا ایک ہفتہ تک ٹھہرنے کو کہتی ہے - اب عالی دماغ کتھرائن پہونچی جسکو دیکھتے ہی اُسنے کہا کیٹ - تسلیم - مین نے سُنا ہے تمھین اسی نام سے پکارتے ہین - کتھرائن کو ایسی صاحب سلامت بھلا کب پسند آتی بہ استکراہ تمام اُسنے کہا مجھ سے جب کوئی بولتا ہے تو کتھرائن کہکر پکارتا ہے - پیٹر پچو نے کہا تم مذاق کرتی ہو - کیا مین نہین جانتا کہ لوگ تمھین کیٹ خوبصورت - کیٹ چمکدار اور کبھی کبھی کیٹ بدمزاج کہکر پکارتے ہین لیکن کیٹ مجھسے پوچھو تو تمام فرقہ عیسائیان مین شاید ہی تم سا کوئی دوسرا حسین نکلے - کیٹ ہر جلہ تمھاری نیک طینتی کا چرچا ہے جسے سُنکر مجھے شوق پیدا ہوا کہ چل کر تمھین زوجیت مین قبول کرون -

ایک نئے طور سے اُنمین راز و نیاز کی باتین ہونین - کتھرائن بہ بلند آوازی

بحالت غضب اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ لفظ بدمزاج اُسکے لیے کتنا مناسب ہے۔ اور پیٹر بچو بیٹھا اُسکی شیرین کلامی و لطافت بیانی کی تعریف کر رہا تھا۔ کہ سامنے سے اُسکا باپ آیا۔ جسے آتے دیکھکر اُسنے کہا (گویا کہ حتی الامکان بہت ہی جلد وہ نکاح کیا چاہتا ہے) پیارے کتھرائن اِن فضول باتون کو جانے دو۔ تمھارے باپ نے میرے ساتھ تمھارا نکاح کرنا منظور کر لیا۔ جہیز وہیز بھی طے ہو گیا ہے۔ تم مانو یا نا مانو مگر میں تمسے بیاہ کیے بغیر نہین رہنے کا۔

بپ ٹسا سے پیٹر بچو نے کہا کہ آپ کی بیٹی نے میری خوب آؤ بھگت کی۔ اور کہتی ہے کہ اگلے اتوار کو نکاح ہو جائے تو اچھا۔ کتھرائن نے اسپر مچل کر کہا۔ اتوار کو تمھین پھانسی مین لٹکا دیکھون تو اچھا۔ اور اپنے باپ کی طرف مخاطب ہو کر بولی یہ کس وحشی و بے ڈول کو آپ نے میرے لیے تجویز کیا ہے۔ پیٹر بچو نے کہا آپ اُنکی کرخت باتون پر نہ خیال کیجیے گا۔ میری اُنکی یہ صلاح ہو چکی ہے کہ اپنے باپ کے سامنے یہ اپنی کشیدگی خاطر ظاہر کرین۔ لیکن جب ہم دونون تنہا تھے تو اُنکی طرف سے عشق و محبت کا خوب اظہار ہوا (اور پھر کتھرائن کی طرف متوجہ ہو کر بولا) سویٹ ہاتھ تو ملاؤ۔ دیکھو بیاہ کے اگلے ہی دن تمھارے لیے کیسی اچھی پوشاک خریدتا ہون۔ حضرت آپ جائیے سامان شادی مہیا و مہمانون کی طلبی کا سامان کیجیے۔ مین بھی جا کر چھلون کی فکر اچھے وبیش بہا کپڑون کا تہیہ کرتا ہون جسے کتھرائن پہنکر اچھی معلوم ہو۔ سویٹ ذرا ایک بی تو دلوا دو آخر اتوار کو تو نکاح ہوتا ہی ہے۔

اتوار کو بہت سے لوگ شادی کی خبر سنکر جمع ہوے اور عرصہ تک اُنھون نے پیٹر بچو کے آنے کا انتظار کیا۔ کتھرائن کو اس انتظار سے بڑی کوفت تھی۔ کیونکہ اُسے یہ ڈر تھا کہ کہین پیٹر بچو نے تمسخر نہ کیا ہو۔ پس اُسنے انتظار بسیار کر وہ آیا بھی تو مہمانون عزیزون کے سامنے اُسکا مذاق کر گیا تھا کچھ بھی نہ لایا۔ اور نہ خود نہ شادی کیا

جیسا کہ بیاہ شادی کا دستور ہے۔ بلکہ ایک ایسا خراب کپڑا پہنکر آیا جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا عظیم کی تضحیک جسکے لیے وہ آیا تھا اُسکا دل منشا تھا۔ خادم اور گھوڑے جہیز وہ سوار تھے یہ سب بھی کچھ ویسے ہی مجہول و بے رونق تھے پیٹر بیچو سے کپڑے بدلنے کو بہتیرا کہا گیا مگر اُسنے ایک نہ سُنا۔ اور کہا کتھرائن کا میرے ساتھ بیاہ ہوگا۔ کپڑون کے ساتھ نہین ہوگا۔ اسپر بحث کرنا فضول سمجھکر اُسے گرجا مین لیگئے۔ وہان بھی اُسنے اپنا دیوانہ پن کم نہ کیا۔ پادری کے پوچھنے پر کہ کتھرائن کے ساتھ تمھین نکاح قبول ہے اُسنے زور سے پکار کر قسم کھائی کہ ہان ہمین قبول ہے۔ جسے سُنکر لوگ گھبرا گئے اور پادری کے ہاتھ سے کتاب گر گئی۔ جب وہ جھک کر اُسے اُٹھانے لگا تو اُس مخبوط الحواس دولھا نے ایسی زور کی ایک چپت رسید کی کہ پادری کتاب لیے ہوئے مُنھ کے بھل گر گیا اور جتنک رسوم بیاہ ہوا کین وہ پاؤن پٹتا اور قسمین کھاتا رہا جسے دیکھکر عالی دماغ کتھرائن فرط غضب سے کپ گئی۔ خطبہ ہو چکنے پر کہ ہنوز وہ گرجا سے باہر نہوئی تھی اُسنے شراب طلب کی اور سب کو خوب آسودہ ہوکر پلائی اور گلاس مین سے بھیگی۔ روٹی نکال ملا کے مُنھ پر پھینک دی اور اس حرکت مجنونانہ کے لیے بجز اُسکے اور کچھ نہ بیان کیا کہ ملا کی داڑھی بہت ہی دُبلی و فاقہ مست ہو رہی تھی۔ پیتے وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھ سے بھیگی روٹی مانگتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ایسا انوکھا بیاہ دیکھنے مین نہ آیا ہوگا لیکن پیٹر بیچو ایسی مجنونانہ حرکت نکرتا تو کیا کرتا جب اپنی بدمزاج عورت کے سیدھا کرنے کے لیے اس سے بہتر اُسنے کوئی دوسری ترکیب نہ پائی۔

بپ ٹسٹا نے کھانے کا خوب سامان کر رکھا تھا لیکن جب وہ گرجا سے لوٹے تو پیٹر بیچو نے کتھرائن کا ہاتھ پکڑ کہا کہ مین اپنی بی بی کو اسی وقت گھر لیجاؤنگا۔ اور اپنے سسرال کی شکایت یا برانگیختہ کتھرائن کے غصہ کی باتون سے ذرا بھی اپنا

اِرادہ نہ بدلا اور یہ حجت پیش کی کہ شوہر کو اِس بات کا استحقاق حاصل ہوتا ہے کہ جسطرح چاہے اپنی بی بی کو رکھے غرضکہ یہ کہکر وہ فوراً کتھرائن کو لیکر چلتا ہوا اور اُسوقت کچھ ایسی دلیری اور مستقل مزاجی اپنی ظاہر کی کہ کسی کو اُسکے روکنے کی پرجرات نہوئی۔

پیٹر پیچو نے اپنی عورت کو ایک ذلیل دُبلے پتلے گھوڑے پر سوار کرایا جسکو اِس غرض سے اُسنے پہلے سے منتخب کر رکھا تھا اور خود بھی کچھ ایسا اچھا گھوڑا اپنی سواری مین نہ رکھا۔ اور اُسکے نوکر نے بھی ایسا ہی کیا۔ اونچے نیچے گندے راستہ سے ہوکر وہ چلے اور جب کبھی کتھرائن کا گھوڑا ٹھوکر لیتا تو اُس بے دُم گھوڑے پر جو بہ مشکل اُسکا بار اُٹھاتا تھا غصہ ہوکر قسمین کھاتا اِسبات کے اظہار کے لیے کہ وہ بڑا ہی سریع الغیظ آدمی ہے۔ آخرکار بعد اُن مصائب سفر کے جسمین کتھرائن نے بجز پیٹر پیچو کے نوکر و گھوڑون پر غضب ناکی و ہرزہ گوئی کے اور کچھ نہ سُنا گھر تک پہونچی پیٹر پیچو نے اپنی بی بی کو گھر پر لیجا کر ظاہر اتو اُسکی بڑی خاطر و تواضع کی۔ مگر دلمین یہ اِرادہ کیا کہ آج کی رات کھانا یا کسی قسم کی آسائش اُسے نہ دینی چاہیے منیر پر فوراً کھانا تو چُنا گیا۔ مگر پیٹر پیچو نے اِس بہانے سے کہ کوئی کھانا اچھا نہین پکا ہے۔ کھانے کو تمام فرش پر پھینک دیا۔ اور نوکرون سے کہا بڑھاؤ۔ اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے صرف کتھرائن کی خاطر سے ایسا کیا کہ خراب کھانا اِسے کیا کھلاؤن۔ اور جب کتھرائن تھکی و بھوکی خواب گاہ کی طرف چلی پیٹر پیچو کو بچھونا اچھا نہ معلوم ہوا اور توشک و تکیہ سب اِدھر اُدھر اُسنے پھینک دیا اور کتھرائن بمجبوری ایک کرسی سے لگ کر اونگھ گئی۔ اور وہی اُسکی آنکھ لگ چلی تھی کہ اپنے شوہر کے شور و غل سے چونک پڑی اور دیکھا کہ وہ نوکرون پر اِسوجہ سے غیظ مین ہے کہ اُنھون نے اُسکی بی بی کی خواب گاہ کو اچھی طرح آراستہ نہین کیا

اگلے روز بھی پیٹر بیچو نے ایسا ہی کیا۔ کہ مزے مزے کی باتیں اُس سے کرتا رہا۔
لیکن جب ناشتہ رکھا گیا اور وہ اُسے کھانے چلی رات کی طرح سے اُسوقت بھی اُسنے
ویسا ہی کیا۔ اور کھانے کو فرش پر خفا ہو کر پھینک دیا۔ اور کہا کہ تم سب کیون ایسا
خراب کھانا پکاتے ہو۔ اب اُس مغرور کتھرائن کا بھوک سے یہ حال ہوا کہ اُسنے نوکرون
سے بالتجا چاہا کہ وہ چپکے سے ایک لقمہ کھانا اُسے لادین۔ مگر اُنھون نے بایما پیٹر بیچو
یہ جواب دیا کہ ہم کوئی چیز بلا علم اپنے آقا کے آپ کو نہین دے سکتے۔ اُسنے کہا کیا بھوکون
مارنے کے لیے اُسنے میرے ساتھ بیاہ کیا ہے۔ میرے باپ کے دروازے پر
فقیر و گدا اگر آتے ہین تو وہ بھی بھوکے نہین رہتے۔ اور مین کہ ابتک یہ بھی نہ جانتی تھی
کہ کسی سے درخواست کیونکر کیجاتی ہے شدت گرسنگی سے جان بلب و ساری رات کے
اُجاگ سے بیچین ہون۔ اور لطف تو یہ ہے کہ اُسکے ساتھ وہ محبت کا بھی دم بھرتا ہے۔
اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ گویا یہ اکھانا یا سونا مرگ مفاجات ہے۔ پیٹر بیچو کے آنے سے
اُسکی یہ خود کلامی بند ہو گئی۔ جو اپنے ساتھ تھوڑا سا گوشت لیتا آیا کیونکہ بالکل ہی مار ڈالنا
اُسکا اُسے منظور خاطر نہ تھا۔ اور کہا کہ یہ کیٹ کیا نقشے ہین۔ دیکھو تمھارے لیے مین نے کیسی
محنت کی ہے کہ خود مین نے اپنے ہاتھ سے یہ گوشت پکایا۔ این چپ کیون ہو۔ شاید
تمھین یہ گوشت ناپسند ہے۔ میری ساری محنت اکارت گئی۔ اور پھر آدمی کی طرف اشارہ
کیا کہ رکابی سامنے سے اُٹھا لیجاؤ شدت گرسنگی نے جس سے کتھرائن کی ساری خودبینی
خاک مین مل گئی تھی۔ اُسے اس کہنے پر مجبور کیا۔ (گو دلمین بہت کڑھی) کہ براہ مہربانی
رہنے دیجیے۔ مگر صرف اتنا کہنا پیٹر بیچو کے نزدیک اُس گوشت کے پھر رکھدیے جانے
کے لیے کافی نہوا۔ اور اُسنے کہا کہ تھوڑی سی خدمت پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے نہ کہ
مین تمھارے لیے ایسی محنت کر کے لاؤن اور تم ذرا بھی شکر نکرو۔ اسپر کتھرائن نے
اوپری دل سے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ جسے سنکر پیٹر بیچو نے کہا اچھا تھوڑا سا کھالو۔ اسوقت کا

کھانا بڑا مفید ہے۔ مگر جلدی کرو۔ پیاری۔ ہمین تمھارے باپ کے گھر بھی چلنا ہے جہان رشتی کرتے۔ لوپیان۔ طلائی انگوٹھیان۔ دلائی۔ اور بھی چھکے۔ دوسرے زیورات سمیت چلکر خوب جشن کرینگے۔ اور پھر اس امر کے یقین کرانے کے لیے کہ وہ مشک یہ چیزین اسے منگا دیگا۔ درزی و ریزہ فروش کو طلب کیا۔ جو حسب الحکم اسکے گھر لے کر حاضر ہوے۔ آدھی بھوک بھی وہ نہ کھانے پائی ہوگی کہ اسکے سامنے سے رکابی اٹھا کر خدمتگار کے حوالہ کی اور کہا۔ این تم نے تو کچھ کھایا ہی نہین۔ اتنے مین ریزہ فروش نے ایک ٹوپی نکال کر دکھائی کہ حضور کی فرمائش کے مطابق یہ ٹوپی بنی ہے۔ میٹر یچو یہ ٹوپی دیکھکر آگ ہو گیا۔ اور کہنے لگا تم نے یہ ٹوپی پیالے پر تو نہین بنائی ہے۔ ایسی چھوٹی کیون بنائی جسے دیکھنے مین گھونگھا یا اخروٹ کا چھلکا معلوم ہو۔ جاؤ دوسری اس سے بڑی بنا لاؤ۔ کتھرائن بولی شرفا کی عورتین ایسی ہی ٹوپیان اوڑھتی ہین۔ مجھے یہی پسند ہے۔ میٹر یچو نے کہا تم بھی تو شریف گھر کی ہو۔ کوئی ایسی ٹوپی تمھارے پاس ہے۔ مین تو نہین دیکھتا۔ کتھرائن کہ کھانے سے کسی قدر اسکی طبیعت مین زور آگیا تھا۔ یہ سنکر بولی کیون صاحب مین اپنی گفتگو کیون ترک کرون۔ مین ضرور بولونگی۔ مین کچھ لڑکی نہین ہون بہتر تو یہ ہے کہ جو کچھ مین کہون اسے آپ سنین۔ اور اگر آپ کو اسکی برداشت نہین تو کان بند رکھا کیجیے میٹر یچو ایسی کرخت باتین کب سننے والا۔ اسے تقدیر سے ایسی حکمت ہاتھ لگ گئی تھی کہ بلا جھگڑے و قضیہ کے اپنی بی بی اسنے راہ پر لگالی۔ چنانچہ اسکے جواب مین وہ بولا کیون۔ تمھین یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ ٹوپی اچھی نہین ہے۔ تم نے یہ ٹوپی ناپسند کی تو مین ضرور تمھین پیار کرونگا۔ کتھرائن بولی۔ مجھے پیار کرو یا نہ کرو۔ میرے نزدیک یہی ٹوپی اچھی ہے۔ لونگی تو یہی لونگی نہین تو لینے ہی کی نہین اسپر میٹر یچو نے اسے الجھانے کے لیے پوچھا۔ این کیا کہا۔ سایہ دیکھونگی یہ سنکر درزی آگے بڑھ آیا۔ اور

کہا دیکھیے یہ سایہ مین آپ کے لیے بنا لایا ہون - پیٹر بچو نے کہ اُسکا اصل منشا یہ تھا
کہ اُسوقت کوئی شے خریدی نہ جائے اُسے دیکھکر اُسمین بھی نقص نکالا - اور کہا
خدائے پاک یہ کیسا سامان ہے - این کیا تم اِسے آستین کہتے ہو - خاصہ توپ کا اوٹھا
ہے - اپل ٹارٹ کی طرح اوپر نیچے دونون طرف برابر - اُسے سُنکر درزی بولا آپ ہی
نے فرمایا تھا کہ جیسا لوگ پہنتے ہین بنا لانا اور کتھرائن نے کہا مین نے تو اِس سے اچھا
سایہ کبھی نہین دیکھا کتھرائن کے تنگ کرنے سے غرض تھی ورنہ اخیر مین اُنھین اُن اشیا کی
قیمت دیگئی - اور اِس مصنوعی غضب و بے اعتنائی کا عذر اُنسے کر لیا گیا تھا - چنانچہ
درزی و رینہ فروش دونون کو اُسنے بدسلوکی و بدگوئی کے ساتھ کمرے سے باہر نکلوا دیا
اور کتھرائن سے کہا ادھر آؤ کیٹ - کیا کرین - اِنھین کپڑون سے جواب پہنے ہین
تمھارے میکے چلینگے - اور گھوڑون کے کھینچنے کا حکم دے کر کہا بپ ٹُڈا کے گھر
کھانے کے وقت تک پہونچ جائینگے کیونکہ اب سات بجے ہین - یہ صبح کا وقت
نہ تھا بلکہ دوپہر ڈھل چکی تھی - اِسلیے امتیاز کے ساتھ کہ اُسکے سخت برتاؤ سے کسی قدر
دب نکلی تھی - اِسلیے اِس کہنے پر جرأت کی کہ جناب مین آپ کو اچھی طرح یقین دلا سکتی
ہون کہ دو بجے ہونگے اور رات کے کھانے کا وقت ہمارے پہونچنے سے پہلے
پہونچ جائیگا - لیکن - چونکہ پیٹر بچو کا یہ مطلب تھا کہ اپنے باپ کے گھر جانے سے
پہلے ایسے کامل طور پر یہ میری تابع ہو جائے کہ جو کچھ میرے مُنھ سے نکل جائے
اُسکے تسلیم کرنے مین اسے عذر نہو - اِسلیے اُسنے کہا گو یا کہ آفتاب کا ہی مالک ہی
اور گھنٹون پر ہی حکومت کر سکتا ہے - کہ اپنے چلنے سے پہلے مین جسوقت کا نام
لونگا اور چاہونگا وہی وقت ہو جائیگا - اِتنا تم نے میرے قول و فعل کا رد کرنا
نہ چھوڑا - مین آج نہین جانے کا - اور جب کبھی جاؤنگا بھی تو اُسی حالت مین کہ چلتے
وقت مین جو وقت چاہون وہ ہو جائے - ایک دن پھر اُس نئے ڈھنگ کی اطاعت مین

پیٹر پیچو نے کتھرائن کا امتحان لیا۔ اور ارادہ کیا کہ جبتک اُسکی متکبر طبیعت اسطرح سر نہوے کہ میرے خلاف کسی بات کا خیال بھی اُسکے دلمین نہ آنے پائے تب تک اُسے میکے نہین جانے دینے کا۔ چنانچہ ایک دن محض اِسوجہ سے کہ اُسنے کہا دیکھو آفتاب تو چمک رہا ہے ایسی حالت مین کہ پیٹر پیچو پہلے کہہ چکا تھا کہ آج شب ماہ جو ہے تو ماہتاب کیسا روشن ہے قریب تھا کہ وہ راستہ سے لوٹا دیجاے۔ اور پیٹر پیچو نے کہا مجھے ابن الام یعنے اپنی قسم ہے کہ تمھارے میکے چلنے کے پہلے ضرور ہے کہ چاند یا ستارے یا جو کچھ مین پسند کرون یہ ہو جاے۔ اور یہ کہکر اسطرح منہ پھیر اگویا اپنے گھر کی طرف پھر چلا۔ کتھرائن نے کہ اب کتھرائن بدمزاج نہ رہی تھی۔ اور خاصی ایک فرمان بردار عورت ہو گئی تھی یہ دیکھکر کہا۔ آگے بڑھیے۔ میری التجا قبول کیجیے۔ اب ہم سب بہت دور نکل آئے ہین چاند یا سورج یا جو تم چاہو یہ جائیگا۔ اور اگر اب سے آپ اسے قندیل روشن کہین تو میرے واسطے قندیل ہی ہے۔ پھر امتحاناً کہا۔ مین تو ماہتاب ہی جانتا ہون۔ کتھرائن نے کہا۔ ٹھیک۔ مجھے بھی ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ پیٹر پیچو نے کہا تم غلط کہتی ہو آفتاب ہے۔ کتھرائن نے کہا آفتاب ہی ہے۔ اور اگر آپ کہین نہین ہے تو بیشک نہین ہے۔ جس نام سے آپ اسے تعبیر کرین وہی ہے اور وہی کتھرائن کے لیے ہوگا۔ غرضکہ اسکے بعد وہ آگے بڑھے۔ مگر پیٹر پیچو کے دلمین ایک بار پھر اُسکی فرمانبرداری سے امتحان لینے کا ارادہ تھا۔ چنانچہ ایک پیر رو کو راستہ پر چلتا دیکھکر خطاب کیا۔ بی صاحبہ تسلیم عرض کرتا ہون۔ جیسے کوئی نوجوان عورت سے گفتگو کرتا ہے۔ اور پھر اُس پیر مرد کے سرخ و سفید رخسارون کی تعریف کرکے کتھرائن سے پوچھا تم نے ایسی حسین عورت بھی کبھی دیکھی ہے آنکھین ستارون کی طرح روشن ہین۔ اور ایک بار پھر اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا پھر تسلیم عرض کرتا ہون پیاری عورت اور اپنی بی بی سے کہا اچھی کیٹ ذرا جا کر

گلے تو لگا لو کیسی اچھی عورت ہے۔ کنھرائن کہ اب اپنے شوہر کی بالکل ہی مطیع ہو گئی تھی۔ یہ سنتے ہی اُسکے خیال کے مطابق باتین کرنے لگی۔ اور اُس پیر مرد سے پوچھنے لگی اُو غنچۂ ناشگفتہ حسین و تر و تازہ و خوش نما عورت۔ کہان گھر ہے اور کدھر کا ارادہ ہے۔ ایسی خوبصورت لڑکی کے والدین کو آفرین ہے۔ پیر بچو نے کہا۔ کیٹ۔ خیریت ہے۔ دشمن پاگل تو نہین ہو گئے۔ بڈھا آدمی جھریان پڑین بدن اُترا۔ اور تم کہتی ہو کہ دوشیزہ ہے۔ کنھرائن نے اسپر کہا۔ بڑے میان معاف فرمائیگا۔ آفتاب کی چمک سے میری انکھین ایسی بگڑ رہی ہین کہ جو چیز دیکھتی ہون تر و تازہ معلوم ہوتی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ آپ تو میرے باپ کے ہم سن ہین۔ مین اُمید کرتی ہون کہ اس غلطی پر مجھے آپ معاف فرماوینگے۔ پیر بچو نے کہا بڑے میان اب ہمین یہ بتلایئے کہ آپ کسطرف تشریف لیجاتے ہین اگر آپ اُسی طرف چلتے ہین جدھر ہم تو آپ کی معیت سے ہمین کمال مسرت ہے پیر مرد نے جواب دیا کہ آپ دونون صاحبون کے نئے انداز کی ملاقات سے تو مین کمال متحیر ہوا۔ میرا نام ون سن ٹیو ہے۔ اور مین اپنے لڑکے کی ملاقات کو جو پیڈو مین رہتا ہے جاتا ہون۔ اسپر پیر بچو نے پہچانا کہ یہ پیر مرد نوجوان لسن ٹیو کا باپ ہے جسکی شادی بپ ٹسٹا کی چھوٹی لڑکی بیانکا سے ہونے والی ہے اور پھر اُس پیر مرد کو اُسکے بیٹے کی ایسے مالدار گھر مین نسبت ہو جانے کا حال سُنا کر بہت خوش کیا۔ اور تینون بڑی خوشی آگے بڑھے اور ساتھ ہی بپ ٹسٹا کے گھر پہونچے۔ جہان بیانکا اور لسن ٹیو کی برات کے لیے اہل برادری جمع ہو کر خوشیان کر رہے تھے۔ اور کنھرائن کو دیکھکر بپ ٹسٹا نے بخوشی بیانکا کے نکاح ہو جانے کی اجازت دی۔

انھین بپ ٹسٹا نے آتے دیکھکر برات مین لیجا کر بٹھایا۔ جہان ایک

اور نئے بیاہے ہوے میان بی بی بھی بیٹھے تھے۔

بیانکا کے شوہر لسن ٹیڈ اور ہارٹن سیمود دونون نے کچھ تمسخر شروع کیا جس سے پیٹر بیچو کی بی بی کی بدمزاجی کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اُن دونون کو اپنی بی بیون کے حلم پر کمال نازش ہے۔ اور پیٹر بیچو کی بُری پسند پر طعن ہے۔ پیٹر بیچو مغز سخن کو تو پہونچ گیا مگر جبتک عورتین کھانا کھاتی رہین وہ خاموش بیٹھا رہا اور بعد اُسکے جب وہ آرام کرنے گئین تو اُسنے بھی کچھ کچھ تمسخر شروع کیا۔ اور بپ ٹسٹا کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بہ نسبت آنکی بی بیون کے میری بی بی میری زیادہ مطیع ہے۔ جسے سنکر بپ ٹسٹا نے بافسردگی جواب دیا نہین بیٹے پیٹر بیچو اسکا مجھے بھی اندیشہ رہتا ہے کہ تم نے سب سے زیادہ بدمزاج عورت پائی۔ پیٹر بیچو نے کہا کہنا سُننا فضول ہے۔ تصدیق بیان کے لیے میرے نزدیک عمدہ تدبیر یہ ہے۔ کہ ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی بی بی کے بُلانے کو آدمی بھیجے۔ جسکی بی بی سب سے پہلے آنے سے اپنا زیادہ مطیع و فرمانبردار ہونا دکھاوے وہ کچھ زر نقد جو آپس کی تجویز سے طے ہو دوسرون سے بطور شرط کے جیب لے۔ اُسپر وہ دونون بخوشی راضی ہو گئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اُنکی بیبیان بہ نسبت سرکش کٹھرائن کے فرمانبرداری مین کہین زیادہ ہین۔ اور کہا کہ اچھا بیس روپیہ کی شرط ہم لگاتے ہین۔ پیٹر بیچو نے ہنس کر کہا کہ اتنا تو مین اپنے بازو تنکارسی کبوترون پر لگاتا ہون۔ ہان اگر اسکا بس گونہ ہو تو مضائقہ نہین۔ غرضکہ لسن ٹیڈ اور ہارٹن سیمود سو روپیہ تک بڑھے۔ پہلے لسن ٹیڈ نے اپنی بی بی کے بلانے کو آدمی بھیجا۔ آدمی جواب لایا کہ بی بی صاحبہ کہتی ہین۔ اسوقت مین کام مین ہون آ نہین سکتی۔ پیٹر بیچو نے یہ سُنکر کہا۔ این۔ کیا کہتی ہے اسوقت مین کام مین ہون آ نہین سکتی۔ کیون صاحب عورتون کو ایسا ہی جواب دینا چاہیے۔ دونون یہ یہ سُنکر ہنسے۔ اور کہنے لگے جب اس سے بدتر جواب کٹھرائن کہلا بھیجگی اُسوقت

نہ معلوم ہوگا۔ اسکے بعد ہارٹن سیو کی باری آئی جسنے اپنے آدمی سے کہا کہ میری بی بی کے پاس جاؤ اور درخواست کرو کہ میرے پاس اسوقت آئے۔ یہ سنکر پیٹر پیچو نے کہا واہ درخواست کرو تب تو پھر ضرور آئی۔ ہارٹن سیو نے کہا مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ تمھاری بی بی درخواست بھی نہیں سنینگی۔ یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ ہارٹن سیو کا زنگ آدمی کو تنہا لوٹتے دیکھکر فق ہوگیا۔ اور بولا۔ کیوں۔ وہ کہاں ہیں۔ آدمی نے کہا۔ بی بی صاحبہ کہتی ہیں۔ وہ ہنسی سے بلاتے ہونگے۔ اب اسوقت کون جائے۔ آنے کو خود ہی کیوں نہیں چلے آتے۔ پیٹر پیچو نے یہ سنکر کہا۔ بس یہیں قدر بود۔ اور پھر اپنے آدمی کو پکارا۔ سراہ اپنی بی بی کے پاس تو جاؤ اور میرا نام لو کہ تمھیں یاد کرتے ہیں۔ لوگوں نے اچھی طرح یہ بھی نہ خیال کرنے پایا ہوگا کہ بھلا وہ یہ حکم کب سننے والی کہ بپ ٹسٹا نے متعجب ہوکر کہا۔ لو کٹھرائن تو آرہی ہے اور آنے آکر آہستہ سے پوچھا۔ کیا مرضی ہے۔ آپ نے یاد فرمایا ہے۔

پیٹر پیچو نے پوچھا تمھاری ہمشیرہ اور ہارٹن ٹیو یہ دونوں کہاں ہیں۔ کٹھرائن نے کہا آتش خانہ والے کمرے میں بیٹھی ہیں۔ پیٹر پیچو نے کہا انھیں جاکر بلا لاؤ۔ یہ سنکر وہ چپ چاپ پھر چلی گئی۔ لسن ٹیو نے کہا اگر دیکھو تو یہ بڑی حیرت کا مقام ہے۔ اسپر ہارٹن سیو نے بھی کہا کہ ہاں مجھے بھی حیرت ہے کہ اسکے کیا معنی۔ پیٹر پیچو نے کہا مجھ سے اسکے معنی کی تفصیل سنیئے۔ امن و امان۔ محبت۔ خوش گذرانی۔ ریاست۔ غرضکہ جتنی اچھی اور بھلی چیزیں ہیں۔ اپنی لڑکی کی یہ تہذیب دیکھ اسکا باپ بہت خوش ہوا۔ اور کہا بیٹے پیٹر پیچو آفرین ہے تمکو تمنے بیشک شرط جیت لی۔ اور میں علاوہ اس بیس ہزار کے جسکا تم سے عہد ہوچکا ہے بیس ہزار اور تمھارے جہیز میں بڑھاؤنگا کیونکہ اسکی طبیعت کو تمنے ایسا بدل دیا کہ گویا وہ دوسری ہوگئی۔ پیٹر پیچو نے کہا۔ نہیں۔ ابھی دیکھیے تو میں اور عمدہ طور پر اپنی بات کو ثابت کرتا ہوں۔ اور اسکی نئی تربیت و فرمانبرداری

کتنے طریقوں سے دکھاتا ہون۔ کٹھرائن کو مع اُن دونون عورتون کے آتے دیکھکر کہا دیکھو وہ آرہی ہے اور تم دونون کی گستاخ عورتون کو بھی قیدیون کی طرح ساتھ لیے ہوے ہے۔ کٹھرائن تمھاری ٹوپی سر پر ٹھیک نہین ہے اُتار کے پھینک دو پیر ٹلے مسل ڈالو۔ کٹھرائن نے فوراً ٹوپی اُتار کر پھینک دی۔ ہارٹن سیو سے اُسکی بی بی نے آن کر کہا کیون فضول اتنی دور دوڑایا۔ ناحق مین آئی۔ اور ایسا ہی بیانکا نے بھی کہا۔ واہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے حیران کیا۔ بیانکا کے شوہر نے کہا۔ نہین۔ آپ کی عقلمندی نے البتہ مجھے خواہ مخواہ زیر بار کیا۔ کہ آپ کی وجہ سے کھانا کھانے سے اور ابتک آتنے ہی عرصہ مین سو روپیہ مجھے دینے پڑے۔ بیانکا نے کہا۔ واہ یہ سب سے بڑھکے رہے کہ آپ نے دوسرے کے خود اختیاری فعل پر شرط لگائی۔ پیٹر بیچو نے اپنی بی بی سے کہا۔ تم اِن سرکش عورتون کو بتا دو کہ عورتون کو بمقابلہ اپنے شوہرون کے کہان تک غیر خود مختار رہنا چاہیے۔ جب اُس تربیت پذیر بدمزاج عورت نے سب کے سامنے بہ فصاحت تمام یہ بیان کرنا شروع کیا کہ عورتون کو کسطرح اپنے شوہرون کے مطیع بنکر رہنا چاہیے جسکی مشاقی اُسنے پیٹر بیچو کی بلاعذر تابعداری مین اچھی طرح حاصل کرلی تھی۔ تو ساری محفل دنگ ہوگئی۔ اور نئے سرے کٹھرائن کی شہرت پیڈو مین شروع ہوئی۔ ایسی شہرت نہین جیسی پہلے بدمزاجی کے ساتھ تھی۔ بلکہ یہ مشہور ہوا کہ کٹھرائن نہایت ہی تابعدار عورت ہے۔ اور پیڈو مین اِس سے بڑھکر کوئی دوسری عورت فرائض شوہری کی جاننے والی نہین ہے۔

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر خدائے پاک کا ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے مبین قصہ مومنین کا

بن معوضناع مکین ومکان فضل خلاق زوزما بن

یہ انگریزی کتاب سلیس فرانسیسکسپیر کی مجموعہ افسانہ ولیپذیر کے بیس قصون مین سے پندرھوان قصہ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہی موسوم بہ

[illegible]

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل منصفی بانس گانون ضلع گورکھپور نے بیاد مطبع اودھ اخبار بمعاونات سلیس انگریزی اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ کاپور مین بطبع چھپا

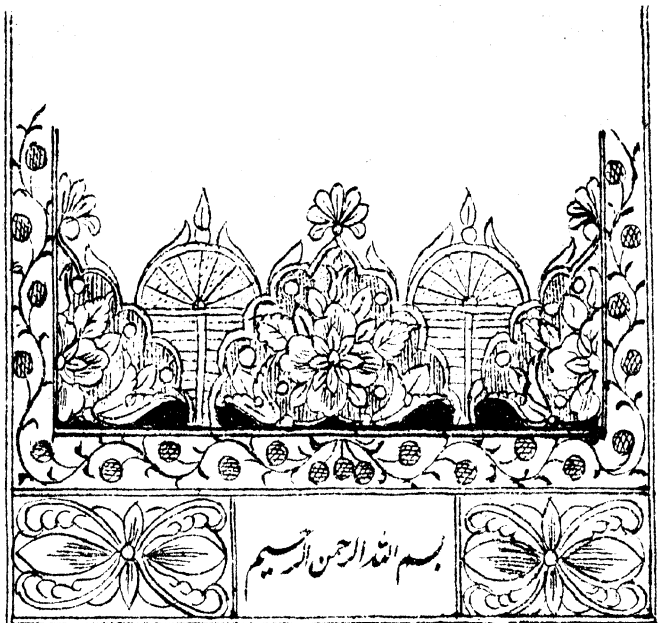

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سباسٹین اور اُسکی بہن وایولا یہ دونون جوان مرد وعورت مسی لائن مین توام پیدا ہوے تھے اور ایک تعجب کی بات تھی اور حین ولادت سے وہ دونون باہم ایسے متشابہ صورتون کے تھے کہ بجز اپنے اختلاف وضع لباس کے اور کسی طرح ممتاز نہو سکتے تھے - اتفاق دیکھیے کہ جسطرح وہ ایک ہی وقت پیدا ہوے تھے اُسی طرح ایک ہی وقت ساحل الیریا پر بحری سفر کرتے ہوے خطرۂ جانکاہ مین دونون مبتلا بھی ہوے - ہوا تند نے اس جہاز کو جسکے ایک تختے پر یہ دونون بھی سوار تھے ایک چٹان سے جا بھڑایا جسکے صدمے سے اُس جہاز والون مین سے اکثر مر گئے - اور چند لوگ جو زندہ بچے اُنھین کپتان جہاز نے ایک چھوٹی سی کشتی مین بٹھا کر کنارے لا اُتارا - اور اُسی کشتی مین وایولا بھی جو اُس صدمے سے بچ رہی تھی بیٹھکر بہ حفاظت تمام خشکی پر چلی آئی - جہان بجاے اِسکے کہ وہ اپنے صحیح وسالم نکل آنے پر خوشی کرتی بھائی کے ضائع ہو جانے پر

اسے رونا پڑا۔ مگر جب کپتان نے اُسے تسلی دی اور کہا کہ جب جہاز تباہ ہوا تھا تو مین نے دیکھا تھا کہ تمہارا بھائی ایک بڑے سے تختے سے لپٹا ہوا بہا چلا جاتا تھا۔ اور جہانتک میری نظر نے کام کیا مین نے یہی دیکھا کہ بحفاظت تمام وہ تختہ موجون پر چلا جاتا ہے اُسکے سُننے سے وآولا کو کسی قدر تسکین ہوئی اور بھائی کے پھر ملنے کی ایک تھوڑی سی اُمید دلمین پیدا ہوئی۔ اب اُسکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ اس دور دراز و اجنبی ملک مین میرا جی کیونکر لگیگا۔ اور کپتان سے پوچھا کہ تم الیریا کی کچھ کیفیت جانتے ہو۔ کپتان نے جواب دیا۔ لڑکی۔ مین خوب جانتا ہون کیونکہ میرا مقام ولادت یہان سے تین گھنٹہ کی بھی راہ نہین ہے۔ پھر پوچھا کہ یہان کا حکمران کون ہے کپتان نے کہا اس الیریا پر شاہان حکومت حلیم المزاج نواب اورسینو حکمران ہے۔ وآولا نے کہا مین نے اپنے باپ سے بھی اورسینو کا نام سُنا ہے مگر یہ اُسوقت کی بات ہے کہ اورسینو کا بیاہ نہین ہوا تھا۔ کپتان نے کہا کہ اُسکا بیاہ تو ابھی تک نہین ہوا ہے کیونکہ ایک مہینے کی بات ہے جب مین یہان سے گیا تھا تو اُسوقت یہ خبر عام مشہور تھی اجیسا کہ دستور ہے کہ امیرون کی خبر بہت جلد عوام مین شہرت پکڑ جاتی ہے کہ اورسینو ایک امیر کی حسین لڑکی اولیویا نام سے بیاہ کرنا چاہتا ہے جسکے باپ کو سال بھر کا عرصہ ہوا کہ اُسے اُسکے بھائی کی ولایت مین چھوڑ کر مگیا اسے ملک عدم ہوا اور اُسکے تھوڑے دنون بعد وہ بھائی بھی چلتا ہوا۔ لوگ کہتے ہین کہ بھائی کی موت کا اُسے ایسا صدمہ ہے کہ مردون کی صحبت مین اُسکا جی نہین لگتا حتی کہ مردون کی صورت دیکھنے سے اُسے نفرت ہے۔ وآولا کہ خود بھی بھائی کے رنج و غم مین گرفتار تھی یہ سُنکر بولی۔ کپتان۔ اگر کسی طرح تم مجھے اُس عورت کے پاس پہونچا دیتے تو بہتر تھا۔ مین بہ کمال خوشی اُسکی خدمت کرتی اور وہین پڑی رہتی۔ کپتان نے کہا یہ نہایت دشوار امر ہے کیونکہ بھائی کی تاریخ وفات کے

وہ کسی کو اپنے گھر مین آنے نہین دیتی تھی کہ نواب شہر کو بھی باریابی خدمت کی اجازت حاصل نہین ہے۔ دآولا نے اب دوسری حکمت یہ سوچی کہ مردانہ لباس بدل کر نواب اور سینو کی خدمت مین چلنا چاہیے۔ زنانہ لباس اُتار کر مردانہ لباس زیب بر کرنا اور اپنے کو مرد ظاہر کرنا یہ ایک نئی بات تھی جو اُس عورت کے دلمین آئی۔ سچ ہے وہ بیکس نہ کوئی والی نہ وارث باین حسن و خوبی تن تنہا ملک غیر مین رہکر حفظ آبرو کے لیے ایسا نکرتی تو کیا کرتی۔

دآولا نے کپتان کو کہ اُسے نیک خصلت آدمی جانتی تھی اور دیکھ چکی تھی کہ کمین کن وسائل سے آسنے اپنی دوستی کا اظہار کیا اور میرے غم کی تخفیف کا بڑا باعث ہوا اپنے اِس ارادے سے مطلع کیا اور کہا کہ اِس کار اہم مین تمھاری اعانت و امداد ضرور ہے۔ اور کچھ روپیے دیے کہ نہایت نفیس اور خوش اسلوب مردانی پوشاک مجھے بنوا دو جو اپنی قطع و برید و اپنی رنگت مین سباسٹین کے لباس سے مہ موفرق نہ رکھتی ہو۔ اور جسکے پہننے سے مین بالکل سباسٹین معلوم ہونے لگون حتیٰ کہ اگر کوئی اتفاق سے ہم دونون کو یکجا دیکھ لے تو اُسے فرق کرنا مشکل پڑ جائے۔ جیسا کہ آگے چلکر اُسکا بیان آئیگا کہ سباسٹین بھی پانی مین سے صحیح سالم باہر نکلا اور دونون بھائی بہن مین ملاقات ہوئی۔

دآولا کے سچے دوست کپتان نے اُسکا لباس بدل کر اور اُس حسین عورت کو خاصہ مرد بنا کر سی سیبر نو نام رکھا۔ اور کسی ذریعہ سے اُسے پادشاہ تک پہونچا دیا پادشاہ نے اُسے ایک حسین و خوبصورت جوان پاکر اپنی خدمت مین رکھ لیا۔ اور یہی وہ چاہتی تھی۔ دآولا نے اپنے کار منصبی کو ایسی عمدگی و پھرتی و چالاکی سے انجام دیا اور اُسکی ہوا خواہی و وفاداری مین ایسی مستعدی ظاہر کی کہ تھوڑے دنون مین مقرب بارگاہ سلطانی ہوگئی۔ اور سینو اُسے اپنا ہوا خواہ تصور کرکے

سارا احوال اولیویا کے عشق و محبت کا اُس سے بیان کر گیا۔ اور اپنی ناکامیابی کی پوری کیفیت کہ سُنائی کہ وہ اپنی نظروں مین مجھے بہت ہی حقیر سمجھتی ہے اور میرے پاس رہنا منظور نہین کرتی حتیٰ کہ وہ اسے بھی نارو سمجھتی ہے کہ مین اُسکے گھر جا کر اُس سے مِل آیا کرون۔ اِس بد معاملہ و نامہربان عورت کے پیچھے نواب کا عجب حال ہو گیا تھا کہ تمام سیر و شکار و انسانی مذاق جسمین ہنسی خوشی سے اُسے اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے تھی ترک کر کے سست و کاہل بنا ہمیشہ پڑا رہتا۔ اور بجز گریت کے کسی اور شے سے اُسے واسطہ نہ تھا۔ اور سوائے خوش الحان و دلسوز غزلون کے اور کچھ اُسے مرغوب طبع نہ تھا۔ حکما و علما و امرا سے جنسے اُسے کمال اُنس تھا کنارہ کش ہو کر تمام دن پڑا ہوا سیر لو (یعنی وادلا) سے باتین کیا کرتا۔ اور مدعیین دربار سیر یو کو اپنے ولی نعمت نواب اور سینو کی صحبت کے قابل نہ خیال کرتے۔

کنوارسی عورتون کا خوش رو و نوجوان نوابون کے پاس ہمراز بنکر رہنا کسی طرح خطرہ سے خالی نہین ہو سکتا۔ چنانچہ اولیویا کے عشق و محبت کی باتین سُنکر وادلا کو کمال تاسف ہوا اور ایک خاص اُنس بادشاہ کے ساتھ اُسکے دلمین پیدا ہو گیا۔ اور اُسے کمال حیرت ہوئی کہ میرے ایسے لاثانی سردار و بے مثال آقا کو جسکے حسن کا تمام مین شہرہ ہے اِسطرح اولیویا اپنی نظرون مین بے وقعت و قابل نفرت تصور کرتی ہے۔ اور نواب سے رمز و کنایہ کی باتین کرنی شروع کین کہ بادشاہ سلامت کوئی عورت اگر آپ کے ساتھ ویسا ہی عشق رکھتی ہو جیسا آپ کو اولیویا کے ساتھ ہے (خیالی بات نہین بلکہ فی الواقع کوئی ایسا ہو) مگر آپ کو اُسکی طرف توجہ نہو تو کیا آپ یہ نہ کہین گے کہ اُس عورت کو میرے ساتھ اُلفت نہین ہے۔ اور کیا وہ آپ کا جواب صاف سُنکر صبر نہ اختیار کر لیگی۔ یہ حجت سُنکر بادشاہ نے جواب دیا۔ ممکن نہین کہ میرا ایسا عشق کسی عورت کے دلمین جگہ پکڑ سکے کیونکہ عورتون کے

دلون مین عشق و محبت کی برداشت کی قابلیت نہین ہوتی اور نہ اتنی وسعت ہوتی ہے کہ اُنمین کسی کی سچی محبت کی گنجائش ہو۔ پس ایسی صورت مین مین کیونکر کہہ سکتا ہون کہ اُنکے عشق کو میرے عشق سے نسبت دینی غلط نہین ہے۔ گو بادشاہ کی تردید بیان مین داولا اصرار کرسکی مگر اپنے خیال کو بھی غلط نہ سمجھی۔ اور کیونکر غلط سمجھتی جب اُسکے پاس خود اپنے ہی دل کی ایک نظیر موجود تھی اور دیکھتی تھی کہ جتنی الفت نواب کو اولیویا کے ساتھ ہے کسی طرح مجھے نواب کے ساتھ اُس سے کم الفت نہین۔ اور کہا کہ مین تو جانتا ہون اور سینو نے پوچھا سی سیر یوتم کیا جانتے ہو اُسنے جواب دیا مین اچھی طرح جانتا ہون کہ عورتون کو مردون کے ساتھ کتنی محبت ہوتی ہے۔ عورتین بھی صدق دل سے مردون کے ساتھ الفت رکھتی ہین۔ میرے باپ کی ایک لڑکی تھی جو ایک مرد پر فریفتہ ہوگئی تھی شاید اگر مین عورت ہوتا تو حضور کے ساتھ میرے عشق کو ٹھیک ٹھیک وہی نسبت ہوتی جو میری بہن کے عشق کو اُس مرد کے ساتھ تھی۔ اور سینو نے کہا پھر اُسکا حال بیان کر دیا ہوا۔ داولا نے کہا اُسکے حال سننے مین کچھ لطف نہین ہے۔ کیونکہ اُسنے کبھی اپنے عشق کو کسی پر ظاہر نہ کیا۔ بلکہ غنچہ کے کیڑے کی طرح اپنے عشق کو چھپائے ہوے جان دار رخسارون کی بہار گنوایا کی۔ اور آپ ہی آپ بیٹھی ہوئی مرجھایا کرتی۔ و خفقان نوبنو مین مبتلا ہوکر نشان قبر پر صبر کرنے والون کی طرح خموش اپنی حالت پر لال پر مسکرایا کرتی۔ نواب نے پوچھا کیا وہ عورت اُسی غم مین مرگئی۔ مگر داولا نے کھل کے اُسکا جواب نہ دیا اور بادشاہ کو باتون مین بہلا دیا۔ غالبًا اور سینو پر جو اُسکی طبیعت آگئی تھی اُسی کے رنج و غم کو در پردہ اظہار کرنے کے لیے اُسنے اپنی بہن کا یہ چھوٹا حال دل سے گڑھ لیا تھا۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک مرد شریف نے رجے نواب نے اولیویا کے پاس بھیجا تھا آکر بادشاہ سے کہا کہ گو مین آپ کی معشوقہ تک نہ پہونچ سکا مگر آپ کے

پیغام کا جواب مجھے یہ مل گیا۔ کہ سات برس تک تو اور بوعناصر بھی میری صورت نہین دیکھ سکتے اس عرصہ مین مین بجز اسکے اور کوئی کام نہ کرونگی کہ اپنے برادر متوفی کے ماتم مین تمھ پر برقع ڈالے تمام مکان کو آنسوؤن سے بھگوتی پھرون۔ نواب یہ سنکر بولا کہ جب اپنے برادر متوفی کا ماتم اُس نازک مزاج عورت کے لیے گویا فرضہ ادا کرنا ہے تو جب اُسکا دل تیرون سے چھد جائیگا تو میری محبت کی گنجایش اُسمین کیسے ہوگی۔ اور پھر واولا کی طرف مخاطب ہوکر بولا اسی سے تم خوب جانتے ہو کہ مین نے اپنے سارے بھید سے تمھین واقف کر دیا۔ ایسی حالت مین اولیویا کے گھر تمھارا پیغام لیجانا انسب ہے اگر تمھین وہ لوٹائے تو لوٹ نہ آنا اور کہنا کہ جبتک میری بات پر کان نہ دوگی مین نہین جانے کا گو گھڑے میرے پیر جم ہی کیون نہ جائین۔ واولا نے کہا اگر مین اُس سے باتین کرون تب۔ اور سیزونے کہا پھر اس سے کیا بہتر میرے غم کی پوری کیفیت سے اُسے آگاہ کرنا میری وفاشعاری کی بابت جہانتک ہوسکے بڑھا کر بیان کرنا۔ تمکو میرے عشق کی کیفیت بیان کرنے کا خوب موقع ہاتھ آئیگا کیونکہ بہ نسبت اورون کے وہ تمھاری باتون کو زیادہ توجہ کے ساتھ سُنیگی۔

واولا روانہ تو ہوئی مگر خوشی سے روانہ نہوئی کیونکہ اُس عورت کے پاس ایسے شخص کے ساتھ نکاح کی ترغیب دینے کے لیے وہ بھیجی گئی تھی جسکے ساتھ اُسے خود نکاح کرنے کی آرزو تھی۔ لیکن اُس کام کے اُٹھا لینے کے بعد اُسنے نہایت دیانت داری و راست بازی سے انجام دینا چاہا۔ اولیویا کے نوکر نے جاکر اطلاع کی کہ ایک نوجوان دروازے پر کھڑا باصرار آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ پہلے تو مین نے آپ کے بیمار ہونے کا حیلہ کیا تو اُسنے کہا مین اسی وجہ سے آیا ہون کہ وہ بیمار ہین۔ اور پھر مین نے آپ کے سونے کا بہانہ کیا تو اُسنے ایسا جواب دیا کہ گویا وہ عالم الغیب ہے کہ مین یہی سُنکے آیا ہون کہ وہ سو رہی ہین۔ کوئی حکمت

میری پیش رفت نہین جاتی آپ جو کہین مین اُس سے جاکر کہ دون - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُس سے باتین کرین یا نہ کرین گروہ ضرور آپ سے آکر گفتگو کریگا - ایسے لاوقاصد کے دیکھنے کا اولیویا کو اشتیاق پیدا ہوا اور آنے کی اجازت دیدی - اور مُنھ پر نقاب ڈال کر بولی - مین جانتی ہون کہ سواسے اور سیزیو کے اور کون تمھین بھیجیگا - خیر کہو کیا کہتے ہو - ایک مرتبہ اور اُسکا پیغام سُن لیا جائے - واولا اتراتی ہوئی مکان مین داخل ہوئی - اور درباری انداز سے امرار کے نوکرون کی طرح بسنجیدگی تمام کہا - او نقاب دار سراپا حسن و محبوبی و اوخاتون ہمہ تن جلوہ و خوبی مین بالتجا تم سے استفسار کرتا ہون کہ آیا خاتون اِس مکان کی تمھین ہو - کیونکہ اگر کسی دوسرے کو مین نے اپنی باتین سناوین تو مجھے کمال افسوس ہوگا - کیونکہ علاوہ اِسکے کہ یہ عمدہ طور پر ضبط تحریر مین آئی ہین مین نے اِسکے سیکھنے مین بہت کچھ محنت اُٹھائی ہے - اولیویا نے پوچھا - آپ کہان سے آتے ہین - اُسنے کہا - اولا بولی جتنا مین نے سیکھا ہے اُس سے کسی قدر زیادہ بیان کرونگا - مگر اِس سوال کا جواب میرے اختیار سے باہر ہے - اولیویا نے کہا آپ نقال یا بہروپیے تو نہین ہین - واولا نے جواب دیا مین نہ نقال ہون نہ بہروپیا لیکن ہان جیسا کہ مین نے اپنے کو ظاہر کر رکھا ہے ویسا نہین ہون - جس سے اُسکی مُراد یہ تھی کہ دیکھنے مین مین مرد معلوم ہوتا ہون مگر حقیقت مین مرد نہین ہون اور پھر وہی سوال کیا - کہ آیا خاتون خانہ تمھین ہو - اُسنے کہا - ہان مین ہی ہون - اب واولا کو اپنے آقا کے پیغام پہونچانے سے زیادہ اُس عورت کی صورت دیکھنے کا خیال پیدا ہوا - اور کہا اپنا مُنھ ذرا مجھے دکھلایئے - اولیویا کو اُس بیباکانہ درخواست کے منظور کر لینے مین کچھ تامل نہوا - اور جس عورت پر اور سنیوریت سے عاشق تھا اور وہ ہاتھ نہ آتی تھی اُسکے غریب خدمتگار فرضی سی سیر پر وہ بیباک نگاہ فریفتہ ہوگئی - واولا نے جب اُسکے مُنھ دیکھنے کی تمنا ظاہر کی تو اُسنے کہا کیا تم نے اپنے

آقا سے میرے منھ دیکھنے کی اجازت حاصل کرلی ہے۔ اور پھر اُن تمام باتون کو جنسے سات برس تک منھ چھپانے کا مضمون مترشح ہوتا تھا اپنے دل سے بھلا کر اور یہ کہکر کہ اچھا دیکھو مین اپنا منھ کھولتی ہون۔ منھ سے نقاب اٹھادی اور کہا دیکھو مین کیسی ہون۔ داولا نے کہا سچ تو یہ ہے کہ تمھارا حسن قابل تعریف ہے۔ رخسارون کی سرخی و سفیدی جو دست قدرت نے اپنے ہاتھ سے جمائی ہے عجب لطف دکھا رہی ہے۔ یہ سب کچھ ہے مگر تمھارے بے رحم ہونے مین بھی کچھ شبہہ نہین۔ میرے نزدیک تم اس خصوص مین کسی کو ہمسر نہین رکھتین۔ اوکیویا نے کہا حضرت مین کچھ ایسی بیرحم تو نہین ہون۔ اور حسن کو جو کہتے ہو تو ہزارون مجھ سی دنیا مین ایسی نکلینگی جنکے میرے ہی سے مختلف ہونٹھ اور پلکون سے چھپی ہوئی دو بھوری آنکھین اور میری ہی سی ناک و ٹھوڑیان وغیرہ ہونگی۔ آپ یہ تو بتائیے کہ میرے پاس آپ پیغام لیکر آئے ہین یا مجھے بنانے آئے ہین۔ داولا نے کہا مین بناتا نہین بلکہ بغور دیکھتا ہون کہ تم کیسی ہو۔ تم تو بہت کچھ سمجھتی ہوگی مگر اسمین شک نہین کہ ایک اوسط درجہ کا حسن تم مین ضرور ہے جو میرے آقا کی فریفتگی و میلان خاطر کا باعث ہوا۔ اس سے کیا بحث تم کشور حسن کی ملکہ ہی کیون نہو مگر مقتضاے انسانیت یہی ہے کہ نواب کے عشق و دلسوزی پر تم خیال کرکے اس سے مخلوص پیش آؤ۔ کہ تمھارے عشق مین اسکی عجب حالت ہو رہی ہے۔ یہ دل زار و چشم اشکبار ہمیشہ بیٹھا ہوا تمھاری یاد کرتا ہے اُسکے نالے اور آہ آتشین مین رعد و برق کا لطف آتا ہے۔ اوکیویا نے کہا کہ تمھارے آقا میرے دل سے بخوبی واقف ہین اور انھین اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے اُنسے کچھ اُنس نہین۔ بلکہ مجھے اسکا بھی یقین نہین ہے کہ انھین میرے ساتھ الفت ہے۔ البتہ یہ کہ سکتی ہون کہ وہ ایک مرد شریف عالی مرتبہ و سجیلے جوان صالح ہین۔ اور تمام شہر کے مہذب و شریف لوگ انھین ذی علم و خوش اخلاق و بہادر جانتے ہین۔ مگر مین اپنے دل سے مجبور رہون جسمین اُنکی ذرا سی الفت سما نہین سکتی۔ مین نے

بار ہا اُنکے پاس جواب صاف کہلا بھیجا پر نہین معلوم کیون وہ میرے پیچھے پڑے ہوئے
ہین - واولا نے کہا یہ کیا اگر کہین مین آپ پر عاشق ہوتا تو آپ دیکھتین کہ ایک جھوپڑی
ڈال کر مین آپ کے دروازے کے سامنے آن پڑتا اور دن رات آپ کا نام لیا کرتا -
اور آپ کے عشق مین دل سوز غزلین اپنے حسب حال بنا کر رات کے سناٹے مین پڑھتا
اور پہاڑون مین آپ کا نام لے کر چلاتا جسمین آپ کے نام کی صدا لوٹ پھیر کر پھر میرے
کانون تک پہونچتی - کیا مجال کہ باین لیل و نہار آپ کو میرے حال پر رحم نہ آتا - اور
میری آہ اپنا اثر نہ دکھاتی - اور آپ کا دل ملائم کیے بغیر رہتی - اولیویا نے کہا کہ آپ
تو سب کچھ کرتے - یہ تو بتلایئے کہ آپ کس خاندان سے ہین - واولا نے کہا گو اسوقت
اقبال مجھ سے روٹھا ہوا ہے مگر میرے نجیب الطرفین ہونے مین کوئی شک نہین - غرضکہ
اولیویا نے اُسے بے دلی سے رخصت کیا - اور کہا کہ اپنے آقا کو سمجھا دو کہ جب مجھے
اُس سے محبت نہین ہے تو پھر کیون وہ اپنے آدمیون کو تکلیف دیتا ہے - لیکن ایک
درخواست مین کرتی ہون کہ جب کبھی تمھارا اِدھر سے گذر ہو تو مجھ سے مل لینا تا مجھے معلوم
ہو کہ نواب نے میرا جواب سُنکر کیا کہا - واولا نے اُسے سنگ دل حسین سے تعبیر کر کے
کہا نواب مین رخصت ہوتا ہون - واولا کے چلے جانے پر دیر تک اولیویا مکرر سہ کرر
یہی عبارت رٹا کی - گو اسوقت اقبال مجھ سے رُوٹھا ہوا ہے مگر میرے نجیب الطرفین ہونے
مین کوئی شک نہین - اور آپ ہی آپ قسم کھائی کہ ضرور وہ ایک شریف آدمی معلوم
ہوتا ہے کیونکہ اُسکی گفتگو - صورت - تناسب اعضاء - اطوار و افتاد طبیعت سے
صاف نجابت و شرافت آشکارا ہے - اور اپنے دلمین سمجھی کہ اگر کہین کا آفت زدہ
نواب زادہ ہو تو بعید نہین - اور پھر آپ ہی آپ اپنے ندیدہ ہونے پر کہ ایک مرد اجنبی پر
بیک نگاہ دل دے بیٹھی کسی قدر نادم بھی ہوئی - لیکن ندامت جو قصور کے بعد اچھے
لوگ اُٹھاتے ہین وہ بالکل بے سود ہوتی ہے اور مکافات ماسبق ہرگز اُس سے ممکن نہین ہوتا

الحاصل اپنے حالی مرتبہ ہونے اور اُس قاصد کے ادنیٰ خدمتگار ہونے کا فرق درمیان سے جدا کر دیا۔ حالانکہ عورتوں کو اسکا بہت کچھ لحاظ ہوتا ہے اور ایسا امتیاز کرنا اپنا جو ہر واتی تصور کرتی ہیں۔ اس بن بیاہی لڑکی نے اِن سب خیالات کا ذرا پاس نہ کیا اور استحکام نسبت کی فکر میں ہوئی۔ اور ایک ہیرے کی انگوٹھی باین حیلہ کہ بادشاہ نے نظر باستحکام نسبت میرے پاس بھیجی تھی مگر مجھے اسکا لینا منظور نہیں ہوا اپنے خدمتگار کے حوالہ کی اور کہا کہ بادشاہ کا قاصد ابھی راستہ ہی میں ہوگا دوڑ کر دیدو۔ اور اس حکمت سے مقصد دلی یہ تھا کہ سی سیرو ایک ہوشیار آدمی ہے میری انگوٹھی پاکہ میرے دلی ارادہ کو سمجھ جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انگوٹھی کے پانے سے واولا کو حیرت ہوئی کہ نواب نے کب مجھے انگوٹھی دی تھی۔ اور پھر اولیویا کی حیرت فریفتگی کی نظر یاد کر کے خیال کیا کہ شاید اس انگوٹھی بھیجنے سے اسکا یہ مطلب ہے کہ نواب تو نہیں لیکن اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو مجھے منظور ہے اور صداقت بیان کے لیے میرے ہاتھ کی انگوٹھی موجود ہے۔ اور پھر افسوس کیا کہ میرے ساتھ اس عورت کا عشق کرنا بعینہٖ خواب کی سی مثال ہے کہ اپنے معشوق سے ملتے ہیں مگر لطف حقیقی نہیں اُٹھا سکتے۔ دیکھتی ہوں تو یہ تبدیل وضع میری زیست خراب کیا چاہتی ہے۔ اور جسطرح آہ سرد بلا سود ہیں نواب کے لیے کھینچتی ہوں ویسا ہی اولیویا میرے لیے کھینچا چاہتی ہے۔

واولا لوٹ کر اور سیزیو کے پاس آئی۔ اور اس معاملے میں اپنے ناکامیاب رہنے کی کیفیت بیان کی کہ اولیویا نے کہا ہے کہ نواب سے کہدینا کہ مجھے زیادہ تکلیف نہ دے۔ اس سُننے پر بھی نواب کی یہ اُمید قائم رہی کہ ایک نہ ایک روز سی سیریو خوش خصال اس قابل ہو جائیگا کہ اسے مجھ پر رحم دل کر دے۔ چنانچہ نواب نے اخیر میں واولا سے کہا کہ کل صبح ایک مرتبہ اور جاؤ اور دیکھو کہ اب کیا جواب دیتی ہے۔ اور پھر وہ دن کاٹنے کے لیے ایک گیت جو اسے کمال مرغوب تھا گائے جانے کا حکم دیا اور کہا۔ بیارے سی سیریو شب گذشتہ میں جو یہ گیت میں نے سُنا تو مجھے معلوم ہوا کہ اسکا سُننا میری بیقراری و بیچینی رفع کرنے کے لیے بہت

مناسب ہے۔ سی سیریو خوب خیال کرو۔ یہ پرانے وقتوں کا گیت ہے اور نہایت صاف ہے۔ چھوکریاں جب سوت کاتنے اور کشیدہ کاڑھنے دھوپ مین بیٹھتی ہین۔ یا جالی بننے کے لیے سوت اور بڑی لیکر بیٹھتی ہین اُسوقت اس گیت کا لطف دیکھیے۔ گو اسمین کوئی مضمون نہین ہے مگر مجھے بہت ہی پسند ہے کیونکہ اگلے وقتون کی پاک محبت کا اسمین ذکر ہے مضمون اُس گیت کا یہ تھا۔ موت آ اور سُن سان قبر مین مجھے لیجا کر سُلا۔ دم جلدی سے نکل جاکہ مین ایک بے رحم معشوقہ کا کشتہ ہون۔ میری قبر پختہ بنا کر یو کے درخت تمام لگا دو کیونکہ میرے نزدیک اُس سے بڑھکر کوئی دوسرا رفیق بعد مرنے کے نہین ہوتا۔ میرے سیاہ کفن پر پھول نہ بکھیرو۔ اور نہ کوئی دوست میرے ساتھ قبر تک چلے جہان میری ہڈیان ڈالی جائینگی۔ اور ایسی جگہ مجھے رکھو کہ کوئی اداس عاشق میرا مزار رونے کو نہ پا سکے۔

واولا نے بڑے غور سے اُس پرانے گیت کو سنا جس سے بے سود محبت کی کلفتون کا پوری پوری طرح سے انکشاف ہوتا تھا۔ اور اُسکے سُننے سے جو کیفیت اُسکے دل پر طاری ہوئی اُسکے چہرہ سے صاف نمایان ہوئی۔ چنانچہ نواب نے اُسے مایوس و اُداس دیکھکر کہا۔ جانم فدات۔ سی سیریو۔ گو تم محض کم سن لڑکے ہو مگر تمھاری آنکھین اسوقت ایسی ہین جیسے کوئی اپنے معشوق کو نظارہ کرتا ہو۔ تم ہی بتا دو کیا ایسا نہین ہے۔ واولا نے کہا کچھ آپ کی عنایت سے کیون نہین ہو۔ اور سیزو نے پوچھا کہ جس عورت پر تمھاری طبیعت ہو۔ اُسکی کیا عمر ہے۔ اور کیسی شکل ہے۔ واولا نے جواب دیا کہ بجنسہ آپ ہی کی سی صورت اور آپ ہی کی سی عمر ہے۔ نواب یہ سُنکر ہنسا کہ ایسا خوبصورت نوجوان اور اپنے سے زیادہ عمر والی عورت اور مردون کی سی سانولی صورت کی معشوقہ پر فریفتہ ہو۔ لیکن در پردہ واولا اپنے بیان سے اور سیزو کی ذات مراد لیتی تھی۔ اُسکی ہمشکل عورت مراد نہ تھی۔

جب واولا نے دوبارہ اولیویا سے ملنا چاہا تو اُسے کوئی دقت اُٹھانی نہ پڑی۔ نوکرون کو بہت جلد معلوم ہو جایا کرتا ہے جب اُنکی بیبیان کسی آنے جانے والے سے

محبت پیدا کرلیتی ہین - وا ولا کے پہونچنے کے ساتھ ہی دروازے مکان کے کھل گئے اور بڑی عزت سے اولیویا کے کمرے تک یہ نواب کا نوکر پہونچایا گیا - وا ولا نے کہا کہ آج پھر مین اپنے آقا کے بارے مین کچھ گفتگو کرنے آیا ہون - اُس عورت نے کہا کہ مین چاہتی ہون کہ نواب کا ذکر تم سے نہ سنون - ہان اگر کچھ اور بات کرنی ہو تو مین تمھاری درخواست کو بلبل کے نغمہ سے بھی کسی قدر زیادہ توجہ سے سنونگی - گو اس تقریر سے اولیویا کا مافی الضمیر ظاہر ہو گیا مگر اُسنے فوراً ہی اور بھی وضاحت کے ساتھ اُسے بیان کیا جس سے صاف صاف اُسکی فریفتگی کا حال کھل گیا - یہ بات وا ولا کو ناگوار گذری اور کسی قدر انتشار اُسکے چہرے پر پیدا ہوا - جسے دیکھکر اولیویا نے کہا کہ مجھے حقیر سمجھکر اپنا غصہ دکھانا اُسکے ہونٹھون پر کیا بھلا معلوم ہوتا ہے - سی سیریو - قسم ہے مجھے موسم بہار کے پھولون کی - اور قسم ہے مجھے کنوارپن کی پاکدامنی کی اور قسم ہے مجھے راست بازی کی کہ مین تم سے کمال محبت رکھتی ہون - تمھاری طرح نہ مجھ مین نخوت ہے اور نہ اتنا فہم و شعور کہ جوش محبت کو چھپائے رہون مگر اولیویا کی یہ ساری ناز و نیاز کی باتین بے سود گئین - وا ولا منھ بنا کر اُسکے پاس سے اُٹھ کھڑی ہوئی - اور کہتی ہوئی چلی کہ اور سینو کے بارے مین گفتگو کرنے مین اب کبھی نہین آنے کا - جسکو اولیویا کی درخواست و اظہار اشتیاق پر اُسنے جو کچھ کہا اُس سے یہی بات نکلی کہ اُسے ہرگز کسی عورت سے عشق و محبت پیدا کرنی منظور نہین ہے -

اولیویا کے مکان سے نکلتے ہی وا ولا ایک آفت مین گرفتار ہو گئی - ایک مرد شریف اولیویا کے عاشق ناکامیاب کو کسی طرح یہ خبر ملگئی کہ اولیویا نواب کے پیام برکی طرف میلان طبیعت رکھتی ہے - اور یہ سُنکر اُس پیام بر کے ساتھ وہ خانہ جنگی کرنے کو مستعد ہوا - ایسی حالت مین بیچاری وا ولا کا کچھ بس نہ چلا جسنے گو مردانہ بھیس بدل رکھا تھا مگر اپنی زنانی طبیعت کو کیا کرتی کہ اپنی ہی تلوار دیکھنے سے اُسے خوف آتا تھا -

ایک خوفناک حریف کو خنجر بکف اپنی طرف حملہ آور دیکھکر وا ولا کے ہاتھ پیر پھول گئے -

قریب تھا کہ وہ اپنا عورت ہونا اُسپر ظاہر کردے کہ ایک راہ چلتے شخص اجنب نے اُسے اُس تکلیف اور راز فاش ہونے کی شرم سے نجات دی۔ اور اُن دونوں کو اِسطرح الگ کردیا گویا وہ مرد اجنب اُسکا پیارا دوست اور مدتوں کا رفیق تھا۔ اور اُسکے دشمن سے کہا کہ اگر اِس نوجوان نے تمھارا کوئی قصور کیا ہے تو اُسے مین اپنے سر لیتا ہون۔ اور اگر تم اِسکے ساتھ بُری طرح پیش آؤگے تو مین تم سے لڑے بغیر نہین رہنے کا۔ قبل اِسکے کہ وہ اولاً اُسکی دستگیری کا شکریہ ادا کرتی یا اُسکی مہربانی کا سبب پوچھتی اُسکا وہ نیا دوست ایسے دشمنون کے ہاتھ پڑا جہان اُسکی بہادری کچھ کام نہ کرسکی۔ یعنی وہ اولاً سے نجات پاتے ہی عہدہ داران دربار کا اُس طرف سے گذر ہوا۔ جنھون نے اُس مرد اجنب کو جو اِسی کے لیے کہ اُسنے کئی برس پہلے کوئی جرم کیا تھا نواب کے پاس لے جانے کے لیے گرفتار کرلیا۔ گرفتار ہونے کے بعد اُسنے وہ اولاً سے کہا کہ تمھاری ہی تلاش کی بدولت مین گرفتار ہوا۔ اور پھر ایک کیسہ زر اُس سے مانگ کر کہا کہ اِس وقت ایسی ضرورت آن پڑی ہے کہ مین تم سے اپنا کیسہ مانگتا ہون۔ مجھے اپنے گرفتار ہونے سے زیادہ تمھارا خیال ہے کہ مین اِسوقت تمھارے لیے کچھ نہین کرسکتا۔ تمھارے چہرہ سے انتشار پیدا ہے مگر یہ وقت تسکین و دلجمعی کا ہے وہ اولاً کچھ چند اُن متحیر تو نہ تھی مگر اُسکی باتین سُنکر البتہ اُسے انتشار پیدا ہوا۔ اور اُس سے اپنی اجنبیت ظاہر کرکے بولی نہ مین تمکو جانتا اور نہ کبھی تم سے کوئی کیسہ پایا۔ مگر اِس مہربانی پر خیال کرکے جو اُسنے اُسکے مقابلہ مین ابھی ظاہر کی تھی۔ کسی قدر روپیہ جو اُسکے پاس تھا اُسے حوالہ کیا وہ اولاً کا یہ انداز دیکھکر اُس مرد اجنب نے بہتیری باتین کہین جس سے اُسکی ناشکر گزاری و نامہربانی کی شکایت مترشح ہوتی تھی۔ اور عہدہ داران دربار سے کہا دیکھیے یہ وہ شخص ہے جسے مین نے موت کے مُنھ سے چھڑایا تھا اور صرف اِسی کی خاطر سے مین اسیر یا مین آیا جہان یون معرض زوال مین گرفتار ہوا۔ لیکن اُنھون نے

اُسکی بات پر ذرا بھی کان نہ دیا اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ ہمین اِس سے کیا بحث الحاصل جب اُسے پکڑکر وہ لوگ لیچلے تو اُسنے واولا کو سباسٹن کے نام سے مخاطب کیا اور راستہ مین جہانتک آواز سنائی دی فرضی سباسٹن کی توہین و احسان فراموش ہونے کے کلمات اُسکی زبان پر جاری تھے۔ واولا نے اُسکے مُنہ سے اپنا نام سباسٹن سُنکر گو اُس عجلت مین یہ موقع نہ پایا کہ اِس لفظ کی توضیح کرائے۔ مگر اتنا سمجھی کہ بھائی کے مشابہ ہونے سے یہ مُعاملہ اگر وقوع پذیر ہُوا ہو تو کچھ بعید نہین ہی اور اُسے یہ اُمید پیدا ہوئی کہ وہ میرا ہی بھائی ہوگا جسکی نسبت یہ آدمی اپنا موت کے مُنہ سے چھوٹنا ظاہر کرتا ہی۔ اور فی الواقع ایسا ہی تھا۔ اِس مرد اجنب کا حال سُنئے کہ اُسکا نام اِیرن تھانیو تھا اور بحری کپتان کا عہدہ رکھتا تھا۔ سباسٹن مستول کے سہارے سے چمٹا ہُوا جسے طوفان مین اُسنے ذریعۂ زیست سمجھا تھا بہا چلا جاتا تھا اور ماندگی سے بالکل بے دم ہو رہا تھا کہ اِیرن تھانیو نے اُسے دیکھکر اپنے جہاز مین اُٹھا کر رکھ لیا اور پھر کچھ ایسی دوستی اُن دونون مین ہوگئی کہ سباسٹن کا پیچھا وہ نہ چھوڑتا اور جہان کہین وہ جانا چاہتا وہ ساتھ ہولیتا۔ جب سباسٹن نے اورسینو کے دربار دیکھنے کا ارادہ کیا تو اِیرن تھانیو بھی اُسکے ساتھ الیریا مین آیا۔ اور سرچند کہ وہ جانتا تھا کہ اگر مجھے کسی نے پہچان لیا تو میری جان نہین بچنے کی کیونکہ ایک مرتبہ بحری لڑائی مین نواب کے برادرزادے کو اُسنے سخت زخمی کیا تھا مگر پھر بھی اُسکا ساتھ چھوڑنا اُسنے گوارا نہ کیا۔ چنانچہ وہ یہی جرم تھا جسکے سبب سے عہدہ داران دربار نے اُسے دیکھکر گرفتار کر لیا۔

اِیرن تھانیو اور سباسٹن جہاز سے ساتھ ہی اُترے مگر دو تین گھڑی پہلے اِیرن تھانیو اور واولا مین مُلاقات ہوئی۔ کیونکہ جہاز سے اُتر کر اِیرن تھانیو تو سرائے مین چلا گیا اور سباسٹن سے کہا مین سرائے مین چلکر ٹھہرتا ہون تم شہر کی سیر دیکھ بھال کر آنا۔

اور روپیون سے بھری ہوئی ایک تھیلی اُسکے حوالہ کی اور کہا اِسے اپنے ساتھ لیتے جاؤ شہر کی جو چیز تمھین پسند آئے اُسے خرید نا۔ وقت معہودہ تک شہر کی سیر دیکھکر سباسٹن جب نہین لوٹا تو اِن تھانیو اُسکی تلاش مین نکلا۔ اور چونکہ وہ اولا لباس اور صورت شکل مین بالکل سباسٹن کے ہمشکل دکھائی دی اِسلیے اُسنے تلوار نکال کر اُسکے بچانے کے لیے اُسکے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور جب سباسٹن اجیسا کہ وہ خیال کیا گیا تھا اُسکے احسان سے مکر گیا اور خاص اُسی کے زر امانت کے دینے مین اُسے تامل ہوا تو کوئی حیرت کا مقام نہین ہے جو اُسکی احسان فراموشی کا شکوہ اِن تھانیو کی زبان پر آیا۔

اِن تھانیو کے پکڑ جانے پر اولا کو دوبارہ اپنے خطرہ مین پڑنے کا خوف پیدا ہوا۔ اور قدم بڑھاکو بہت جلد اُس موقع سے نکل گئی۔ وہ بہت دور نہ نکل گئی ہوگی کہ اُسکے دشمن کو وہ پھر لوٹتے ہوے نظر آئی دی۔ مگر اب یہ اُسکا بھائی سباسٹن تھا جسکا اتفاقیہ اُدھر سے گذر ہوا۔ اُسے دیکھکر وہ بولا۔ کیون صاحب۔ اب تو ملے۔ آپ کی موت معلوم ہوتا ہے یہین لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ کہکر ایک ڈگ صیح کیا۔ سباسٹن ایک بہادر آدمی تھا اُسے اُسکی کہان تاب۔ اُسنے بھی ایک ڈگ صیح کرکے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی۔

اولیویا اِس لڑائی کے فرو ہونے کی باعث ہوئی۔ شور وغل سنکر وہ اپنے مکان سے نکل آئی اور سباسٹن کو سی سیریو سمجھکر گھر مین لیگئی۔ اور اِس سخت بلا مین گرفتار ہونے پر بہت کچھ افسوس ظاہر کیا۔ ہرچند کہ سباسٹن کو اِس عورت کے اخلاق پیش آنے پر اُتنا ہی تعجب ہوا جتنا اُس ناشناسا دشمن کی جہالت سے مگر اُسکے مکان مین بخوشی چلا گیا۔ اولیویا اپنے سی سیریو کو (جیسا کہ اُسنے سمجھا تھا) اپنی تواضع و تکریم پر رضامند پاکر بہت خوش ہوئی کیونکہ اُنکی صورتین گو ایک سی تھین۔ مگر اُسکے چہرے پر وہ غصہ دکھانے اور حقیر سمجھنے کا کچھ بھی اثر نہ دکھائی دیا۔ جیسا کہ اُسے اِسکے پہلے دن کو سی سیریو کا عاشق کہنے پر ممتاز ہوا تھا اُس عورت کے اظہار عشق و محبت پر سباسٹن بالکل معترض نہوا۔ بلکہ نہایت محظوظ ہوا

مگر اس امر کا تعجب اُسے ضرور ہُوا کہ یہ عورت کیون اسطرح خاطر داری سے پیش آتی ہی۔ اور کسی قدر اُسکے فتورِ عقل کا شبہہ بھی اُسکے دل مین گذرا۔ مگر اُسکے ساتھ ہی اس امر کا بھی خیال آیا کہ یہ بڑے گھر کی لڑکی ہے اور تمام اپنے کاروبار کو درست کر رکھا ہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی ہوشیاری سے تمام گھر کے لوگون کو اُسنے ہموار کر لیا ہے۔ اور محض مجھ پر دلمتہ فریفتہ ہوجانے نے اسے اسطرح بے قابو بنا رکھا ہی اور پھر بڑی توجہ سے رازونیاز کی باتین اُس سے کرنے لگا۔ اولیویا نے اپنے حال پر سی سیر لیو (یعنی سباسٹین) کا اسطرح مخاطب ہونا بہت مغتنم سمجھا اور اس خیال سے کہ تھوڑی دیر بعد کہین اسکا دل بدل نجائے بولی۔ کہ میرے گھر مین ایک پادری موجود ہے۔ بہتر ہے کہ اسی وقت ہم تم نکاح کر لین۔ سباسٹین نے اس تجویز سے اپنا اتفاق رائے ظاہر کیا اور خطبۂ نکاح کے ختم ہونے پر تھوڑی دیر کے لیے باہر گیا کہ اپنے دوست این تھانیو کو تلاش کر کے اس اپنی خوش قسمتی کا مژدہ سُنائے۔ سباسٹین کے جاتے ہی خود اور سینو اولیویا کی ملاقات کو آیا اور اولیویا کے گھر کے پاس پہونچا ہی تھا کہ عہدہ داران دربار اپنے قیدی این تھانیو کو لیے ہوے نواب کے حضور مین پیش کرنے کے لیے آن موجود ہوے۔ نواب کے ساتھ واولا بھی آئی تھی جسے دیکھکر این تھانیو کو پھر سباسٹین کا دھوکا ہُوا اور سمندر کے خطرہ سے اُسکی جان بچانے کی کیفیت نواب سے بیان کی اور پھر اخیر کے جھگڑے کا پورا حال بیان کرنے پر اپنا شکوہ اس امر کے اظہار کے ساتھ ختم کیا کہ تین مہینے تک یہ جوان میرے ساتھ رہچکا ہی۔ مگر اولیویا کو سامنے سے آتے ہوے دیکھکر نواب نے این تھانیو کی بات کا کچھ ایسا خیال نہ کیا۔ اور کہا بیگم صاحب چلی آتی ہین یا ملک زمین پر سیر کرنے کو اُتر آیا ہی۔ اور پھر اُسکے بعد این تھانیو کی بات کا جواب دیا۔ کہ بھئی تمھارے ہی سخن سے تمھارا دیوانہ پن ثابت ہوتا ہی کیونکہ تین مہینے سے تو یہ جوان میرے ہی پاس ہی۔ اور پھر این تھانیو کے الگ کیے جانے کا حکم دیا۔ مگر اولیویا اس امر کی سبب ہوئی کہ این تھانیو کے حسب بیان واولا کو

نواب احسان فراموش ہونے کا اتہام لگائے کیونکہ نواب کے سامنے اولیویا نے قحبنی باتین کہین سب سے سی سیریو کے حال پر اُسکا مہربان ہونا نکلتا تھا۔ نواب اپنے نوکر کی ایسی عزت اولیویا کے نزدیک دیکھکر بہت ناخوش ہوا۔ اور اولیویا کے سامنے وہین اُسے لعنت ملامت کی اور اپنے تازہ رنج کے بدلہ لینے کے لیے اپنا بہت کچھ غصہ دکھایا۔ اور چلتے وقت واولا کو اپنے ساتھ لیتے جانے کو پکار کر کہا۔ لڑکے۔ یہان آؤ۔ مین تمھاری شرارت کو بخوبی جان گیا۔ گو نواب کی بدگمانی اور غصہ سے واولا کو یقین کامل تھا کہ پہونچتے ہی مین ہلاک کیجاؤنگی۔ مگر جوش عشق مین وہ نڈر ہو کر بولی کہ اگر نواب کو میری موت ہی مین راحت ہے تو مجھے اُسکے بخوشی قبول کرنے مین کوئی تامل نہین۔ اولیویا نے اپنے شوہر کو یون ضائع ہوتے دیکھکر شور مچایا کہ میرے سی سیریو کہان جاتے ہو۔ واولا یہ سُنکر بولی کہ مین ایسے شخص کے ساتھ جاتا ہون جسے مین اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز جانتا ہون۔ یہ سُنکر اولیویا نے پکار کر کہا کہ سی سیریو میرا شوہر ہے اور پادری کو پیش کیا جسنے نواب سے بیان کیا کہ دو گھنٹے بھی نہ گذرے ہونگے کہ مین نے یہین اِن دونون کا نکاح پڑھایا ہے۔ یہ سُنکر تھوڑی دیر تک نواب ٹھہر گیا۔ نجلات اسکے دیر تک واولا اپنے نہ بیاہے جانے کی محبت پیش کیا کی مگر کچھ فائدہ نہ نکلا۔ اولیویا اور اُس پادری کے بیان سے نواب کو یقین آگیا کہ بیشک اِس چھوکرے نے اُس خزانے پر ہاتھ مارا جسے مین سے زیادہ عزیز جانتا تھا۔ اور گذری ہوئی بات کے ذکر کو بے سود سمجھکر اُس بے وفا عورت اور دروغ گو جوان اُسکے شوہر سے رخصت ہو اور کسی قدر بختی واولا سے یہ کہکر کہ تم کبھی میری نظر کے سامنے نہ آنا وہان سے چلنا چاہتا تھا کہ ایک طرفہ تماشا (جیسا کہ اِنھین معلوم ہوا) یہ دکھائی دیا کہ دوسری طرف سے ایک دوسرے سی سیریو نے آکر اولیویا کو بی بی کہکر پکارا۔ یہ نیا سی سیریو اولیویا کا اصلی شوہر سباسٹین تھا۔ جب لوگون نے اپنا اظہار تعجب جو دو شخصون کو ایک ہی صورت

ایک ہی آواز ایک ہی ہیبت کا پانے سے آنھین لاحق ہوا تھا کسی قدر کم کیا۔ تو بھائی بہن نے باہم پوچھنا شروع کیا۔ کیونکہ واولا نے تو یہ مشکل یہ معلوم بھی کر لیا کہ یہ میرا بھائی ہے مگر سباسٹین جس بہن کو غرق آب تصور کرتا تھا اُسے مردانہ لباس مین دیکھکر کیونکر پہچان سکتا۔ غرضکہ اخیر مین واولا کو صاف صاف بیان کرنا پڑا کہ مین تمھاری بہن واولا ہون کہ بہ مصلحت مردون کی سی پوشش اختیار کر لی ہے۔

جب ان توام بھائی بہن کے متشابہ ہونے کی بھول لوگون پر ظاہر ہوئی تو اولیویا کے دھوکہ کھانے پر کہ ایک عورت پر وہ فریفتہ ہو گئی تھی وہ لوگ بہت ہنسے۔ اور اولیویا اس معاوضہ سے کچھ بدل نہوئی۔ جب اُسنے دیکھا کہ بجاے ایک عورت کے مین نے اُسکے بھائی سے نکاح کیا۔

اولیویا کے نکاح ہو جانے سے ہمیشہ کے لیے اورسینو کی امیدین منقطع ہو گئین۔ اور امیدون کے ساتھ تمام اُسکے بے سود عشق کے ولولے بھی جاتے رہے اور اب سارے خیالات اُسکے عزیز و نوجوان سی سیریو کی طرف متوجہ ہوے جو اسوقت مرد سے عورت بنگیا تھا۔ اُسنے واولا کو بڑے غور سے دیکھا اور خیال کیا کہ یون تو مین اُسے خوبصورت ہمیشہ سے سمجھتا ہی ہون۔ عورتون کا لباس پہنے پر تو اور بھی حسین معلوم ہوگا۔ اور پھر واولا کی باتون پر خیال کیا جو ہمیشہ نواب کے چاہنے کا دم بھرتی تھی۔ اسوقت تو اُسکا اظہار محبت وفادار نوکرون کی معمولی عادات پر خیال کیا جاتا تھا مگر اُسوقت معلوم ہوا کہ در پردہ اُس کہنے کا کچھ اور مطلب ہوتا تھا۔ اور پھر تمام اُسکی باتون کا خیال کر کے جو وہ میعتے مین کہا کرتی تھی نواب نے اُس سے نکاح کرنا اپنے دلمین ٹھان لیا۔ اور کہا (جیسا کہ ابھی تک سی سیریو یا لڑکا کہنے کی عادت چھوٹی نہ تھی) لڑکے تم نے مجھ سے ہزارون بار کہا ہوگا کہ جیسی مجھے آپ سے محبت ہے ویسی آپ کو ہرگز کسی عورت سے نہوگی اور تم نے نہایت وفاداری سے میرے کام انجام دیے اور بڑی شفقت اور فراست سے

تم اتنے دنون تک میرے ساتھ رہین۔ ہرگاہ کہ اتنے دنون تک تمنے مجھے میان کہکر پکارا اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آج سے تم اپنے میان کی بی بی اور اور سینو کی بیگم کہلاؤ۔

اولیویا نے یہ دیکھکر کہ نواب نے اپنے اُس ارادے سے جسے وہ مکروہ سمجھتی تھی انحراف اختیار کیا اور وادولا کی طرف اپنا دل مائل کیا۔ اُن دونون کو اپنے گھر مین بلایا اور اُس نیک پادری سے مدد چاہی جسنے صبح اُسکا نکاح سباسٹین سے پڑھایا تھا۔ اور کہا کہ یہ جو دن باقی رہگیا ہی اسمین اور سینو کا نکاح وادولا کے ساتھ کردو۔ اسطرح دونون توام بھائی بہن ایک ہی دن بیاہے گئے۔ طوفان کا اُٹھنا اور جہاز کا تباہ ہونا جس سے وہ دونون بچھڑ گئے تھے اُنکی بلند اقبالی اور مفرح الحالی کا باعث ہوا۔ وادولا اور سینو نواب الیریا کی بیگم ہوئی اور سباسٹین مالدار و شریف بیگم اولیویا کا شوہر ہوا۔

خاتمۃ الطبع

الحمد اللہ کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پندرھوان قصہ کہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکہ جناب منشی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف اللہ رسقام کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سے ماہ مارچ سنہ ۹۰ء مین پہلی مرتبہ طبع ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوا۔

—

بن سو صناع مکین و ممکان فضل خلاق زوزما

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام سلیپ کی محمود افسانہ و دلپذیر کے میں فصون مین کا
سو لھوان دلچسپ فسانہ ہے حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے مرسوم ہے

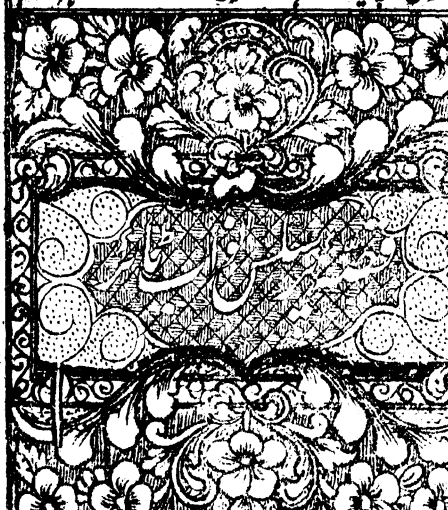

حسب علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب جو یا کوئی دوم کمل منصفی بانس گانو
ضلع گورکھپور نے بیا مار مطبع اودھ اخبار بجاور ات ٹیلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ

مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ مین بہ طبع چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرسلس نواب ٹائر نے یونان کے بدذات شہنشاہ اینٹی اوکس کے ڈر سے خود بخود اپنی ریاست سے جلاوطنی اختیار کی۔ کیونکہ نواب نے اُسکے کسی فعل زبون کو افشا کر دینے سے جسے اُسنے خفیۃً کرنا چاہا تھا اپنے کو اُس خوف مین ڈال رکھا تھا کہ شہنشاہ یونان اُسکی رعایا اور شہر ٹائر پر عنقریب کوئی آفت ڈالا چاہتا ہی معمولات سے ہو کہ بڑون کے جرائم مخفیہ مین جاسوسی کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہین ہو سکتا غرضکہ ایک لائق و فائق قائم مقام ہلی کنس نام کو انتظام ریاست سپرد کر پرسلس جہاز پر سوار ہوا۔ اور یہ سمجھا کہ جبتک اینٹی اوکس کا غصہ جو اسوقت نہایت بڑھا ہوا ہی کم نہوے اپنے کو یہان سے غائب رکھنا مناسب ہے۔

پہلا مقام جہان نواب جاکر ٹھہرنے کو تھا تھرسس کے نام سے مشہور تھا۔ نواب نے یہ سنکر کہ شہر تھرسس مین نہایت سخت قحط پڑا ہے اپنے ساتھ اُسکے دفعیہ کے لیے بہت سی خوراک لے لی تھی۔ وہان پہونچ کر اُسنے دیکھا کہ شہر والے سخت تکلیف مین

گرفتار ہین۔ کلین حاکم تھرسس نے اُسکا اسطرح اعانت غیر مترقبہ کے ساتھ آنا ایک تائید غیبی سمجھی۔ اور خوب آؤ بھگت کی۔ پرسلس یہان تھوڑے ہی دنون تک ٹھہرا تھا۔ کہ اُسکے وفادار قائم مقام کا خط اس مضمون کا پہونچا کہ تھرسس مین آپ کا ٹھہرنا خلاف مصلحت ہی کیونکہ این ٹی سس کو آپ کا پتہ لگ گیا۔ خفیہ مخبرون سے جو اس غرض کے لیے تعنیات کیے گئے تھے۔ اُسے آپ کا حال معلوم ہو گیا۔ جب اس مضمون کے چند خطوط پہونچے تو پرسلس نے پھر سفر بحری کا سامان کیا۔ اور اُن تمام رعایا کی دعائین لیکر جنھون نے اُسکے کرم وجود سے پرورش پائی تھی۔ جہاز پر سوار ہوا۔

کچھ بہت دور نہ پہونچا تھا کہ اُسکا جہاز ایک طوفان عظیم سے تباہ ہوا۔ اور بجز پرسلس کے تمام جہاز والے غرق آب ہوے۔ جو موجون پر بیٹھا ہوا ایک کنارے جا لگا۔ جہان پہونچکر کچھ بہت دیر تک یہ عالم حیرت مین نہ تھا۔ کہ چند غریب ماہی گیرون کا گذر ہوا اور وہ اپنے گھر اُٹھا کر اُسے لیگئے اور کھانے کپڑے سے اُسکی خبر لی۔ اُن ماہی گیرون سے پرسلس کو معلوم ہوا کہ اس ملک کا نام پنٹی پولیس اور بادشاہ یہانکا سی مونیڈس ہے جسے باعتبار اُسکی باامن حکومت وحسن انتظام کے نیک سی مونیڈس کہتے ہین۔ اور اُنھین سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ بادشاہ سی مونیڈس کے ایک نوجوان خوبصورت لڑکی ہی جسکی چند روز بعد سالگرہ ہونے والی ہے اور اُسوقت ایک بڑی محفل دربار شاہی مین آراستہ ہوگی۔ بہت سے نواب اور امرا ہر طرف سے آکر جمع ہونگے۔ اور اُس خوبصورت بیگم تھیسا کے عشق مین اپنی اپنی مشاقی فن سلاح بازی مین دکھلائینگے۔ اسی حالت مین کہ نواب بیٹھا یہ باتین سن رہا تھا اور اپنے دلمین اپنے ہتھیار کے گم ہوجانے کا رنج کر رہا تھا۔ جسکی وجہ سے اُن بہادر امرا کے ساتھ جاکر بیٹھنے کی قابلیت جاتی رہی تھی کہ ایک دوسرے ماہی گیر نے بالکل ساز وسامان ہتھیار کے جنکو اُسنے ماہی جال مین دریا کے اندر پایا تھا لاکر نواب کے سامنے حاضر کیا۔ اور جسے دیکھکر نواب نے کہا

یہ وہی ہتھیار میرا ہی جو سمندر مین ڈوب گیا تھا - اور پھر اپنے خاص ہتھیار کو پاکر اُسنے کہا تقدیر تیرا شکریہ ادا کرتا ہون - کہ بعد تکالیف کے اب تو کسی قدر میری موافقت کرتی ہے - یہ وہ ہتھیار ہے - جسے میرا باپ نشانی چھوڑ مرا تھا - جسکی یاد مین مین اُسکو ایسا عزیز سمجھتا ہون کہ جہان کہین مین جاتا ہون اُسے ضرور ساتھ رکھتا ہون - اب موج زن دریا نے جسنے اسے مجھ سے جدا کر دیا تھا مطمئن ہونے پر مجھے پھر واپس دیا - جسکا شکر کرنا مجھے چاہیے کیونکہ جیسے میرے باپ کی نشانی مجھے پھر ملگئی - مین یہ خیال کرتا ہون کہ جہاز کی تباہی سے کچھ حرج نہین ہوا -

دوسرے دن پرسلس اپنے دلیر باپ کے ہتھیار لگا سی مونیڈس کے دربار عالی شان مین پہونچا - جہان اُسنے تمام بہادر امرا و شجاع نوابون کو جنھون نے تھیسا کے عشق مین اُسکے ساتھ سلاح بازی پر آمادگی ظاہر کی - نہایت آسانی سے مغلوب کرکے تمام حضار جلسہ کو حیرت مین ڈال دیا - وہان کا دستور تھا کہ مشق سلاح بازی مین جو سب پر غالب رہتا اُسکی طرف وہ بڑے خاندان والی عورت جسکے لیے وہ آپس مین لڑتے ہمہ تن متوجہ ہوتی - چنانچہ اُن بہادرون کی لڑائی ہو چکنے پر تمام مغلوب امرا اور نواب سی متنفر ہوکر پرسلس کو اُس شاہزادی نے قابل اعزاز تصور کیا - اور سہرا فیروزمندی کا اُسکے سر پر لا بندھایا - جسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اُس یوم طرب کا وہی بادشاہ ہے - ادھر پرسلس کی بھی یہی کیفیت تھی کہ بیک نگاہ اُس شاہ حسن پر فریفتہ و از خود رفتہ ہوگیا -

پرسلس کہ ایک بڑا ہی خوش خصال آدمی تھا اُسکی بہادری و حسن اخلاق سے سی مونیڈس بہت رضامند ہوا - اور اُسکے عمدہ عمدہ فنون کو اُسنے اچھی طرح دریافت کیا اور جب اپنی لڑکی کے عشق و محبت کی کیفیت اُسے معلوم ہوگئی تو اُس اجنبی پہلوان کو اپنی داماد مین قبول کرتے کوئی حقارت نہ سمجھی - باوجود اُسکے کہ اُس غریب الوطن شریف کے

درجہ سے وہ آگاہ نہ تھا۔ (کیونکہ این ٹی سس کے خوف سے اُسنے یہ بتایا تھا کہ میں ٹائر کا ایک معمولی شریف زادہ ہوں)۔

تھیسا کے ساتھ بیاہ ہونے کے تھوڑے ہی دنوں بعد پرسلس کو یہ خبر پہونچی کہ اُسکا دشمن این ٹی سس مرگیا اور تمام رعایا ٹائر اُسکے عرصہ تک غیر حاضر رہنے سے گھبرائی ہوئی ہے اور بغاوت پر آمادہ ہے۔ اور چاہتی ہے کہ ہی لی کی نس کو بجاے اُسکے تخت نشین کرے۔ یہ خبر خود ہی لی کی نس کی بھیجی ہوئی تھی جسنے بہ سبب اپنے آقا نامدار کی وفاداری کے اِس امر کو گوارا نہ کیا کہ جو عزت اُسے دیجاتی تھی اُسے قبول کرے بلکہ خود پیغام بھیج کر اُسے رعایا کے ارادوں سے مطلع کیا۔ اور چاہا کہ وطن کی طرف لوٹ کر وہ اپنے حقوق کی حفاظت کرے۔ سی مونیڈس کے لیے یہ بڑا ہی تعجب و خوشی کا مقام تھا۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ اسکا داماد (پہلوان اجنب) نواب ٹائر نامدار ہے۔ تاہم یہ دیکھکر کہ اب مجھے اپنے داماد عالی وقار اور پیاری لڑکی جسکو حاملہ ہونے سے خطرات سمندر کے حوالہ کرتے ہوے اُسے ڈر معلوم ہوا تھا دونوں کو چھوڑنا پڑا۔ اُسے یہ خیال آیا۔ اے کاش یہ وہی شریف زادہ ہوتا جو ہم پہلے سمجھے ہوے تھے۔ پرسلس نے بھی چاہا کہ لڑکا جننے تک تھیسا اپنے باپ کے پاس ٹھہر جائے مگر اُس غریب عورت نے ایسی سرگرمی سے اپنے شوہر کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی کہ آخر کار وہ سب اِسبات پر راضی ہوگئے اور سمجھے کہ قبل از ولادت ٹائر میں پہونچ جائینگے۔

بحری سفر بچارے پرسلس کے لیے کچھ ایسا ناموافق تھا کہ ہنوز ٹائر کا پہونچنا بہت دور تھا کہ ایک دوسرا طوفان عظیم اُٹھا۔ جسکی دہشت سے تھیسا کے درد پیدا ہوا۔ اور ایک لمحہ بعد مامالی چارڈیا اپنے ہاتھ پر ایک لڑکا لیے یہ کہتی ہوئی پہونچی کہ اس بچے کے پیدا ہوتے ہی بیگم صاحبہ کی جان نکل گئی۔ اور پھر اُس بچے کو باپ کی طرف بڑھا کر کہا ابھی دن پورے نہ ہوے تھے۔ دیکھیے بیگم صاحبہ کی یہی نشانی ہے اپنی بی بی کی موت کی خبر سنکر جیسا

سخت صدمہ پرسلس کو پہونچا کسی کی زبان مین یہ طاقت نہین کہ اُسکا اظہار کرسکے - یہ خبر سنتے ہی وہ بولا اے خدا تو ہم لوگون کو ایسی چیزون پر کیون فریفتہ کردیتا ہے جنکا پھر اُٹھا لینا تجھے مکروز خاطر رہتا ہے - لی چارڈیا نے کہا - جناب والا صبر کیجیے یہ ننھی بچی جو بیگم مردہ کی نشانی ہے سب کچھ ہے - ذرا اِس لڑکی پر خیال کرکے آپ اپنے دل کو رو کیجیے - اور اِس بے بہا امانت سے تسلی دیجیے - پرسلس نے اُس لڑکی کو گود مین لیکر اُس سے کہا اے تو تیری زندگی امن و امان سے گذرنی چاہیے کیونکہ ایسی سخت حالت مین شاید ہی کوئی لڑکا پیدا ہو - کسی شاہزادی کی آمد ایسی پُرخطر حالت مین نہوئی ہوگی - اِس سے تو چاہیے کہ تو نہایت سنجیدہ و تمیز دار نکلے - آب و آتش و خاک و باد کے اختیار مین جو سخت سے سخت طریقہ مرجم سے تیرے باہر لانے کا تھا اُسے اُنھون نے برتا جس سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ آگے چلکر جو کچھ وقوع پذیر ہو وہ خالی از مسرت و انبساط نہو - لیکن اِسمین بھی شک نہین کہ اول اول جو چیز تجھ سے جاتی رہی یعنی ماں وہ تمام اُن چیزون سے بہتر ہے جنھین تو بالقوہ اِس زمین پر پاسکتی ہے جسکو نئے نئے آکر تو نے دنیا مین دیکھا -

طوفان کی یہ کیفیت تھی کہ ہر لمحہ وہ رو بترقی تھا - اور ملاحون نے اپنے مذہب باطل سے یہ سمجھکر کہ جبتک نعش جہاز مین پڑی رہیگی طوفان کم نہین ہونے کا پرسلس سے کہا کہ آپ مردہ جہاز مین سے پھینک دیجیے - اُس افسردہ دل نواب نے جواب دیا تم کیسے بزدل ہو اللہ حافظ حقیقی ہے - دل کڑا کیے رہو - اِس طوفان نے میرا کیا کیا نقصان نہ کیا مگر مجھے اِس سے ذرا خوف نہین - ذرا اِس معصوم بچی کی وجہ سے جسے پیدا ہوتے ہی ایسا سفر نصیب ہوا البتہ مین چاہتا ہون کہ یہ طوفان کم ہوجائے - ملاحون نے یہ سنکر کہا - آپ کو ضرور پھینکنا پڑیگا - آپ دیکھتے نہین کہ کیسی موجین اُچھلتی ہین اور کیسی تند ہوا چلتی ہے - جبتک جہاز سے مردہ پھینکا نہ جائیگا طوفان ہرگز نہین تھمنے کا - گو پرسلس خوب جانتا تھا کہ اُنکا خیال بالکل ضعیف و بے بنیاد ہے مگر کیا کرتا - آخرکار استقلال سے

کام لیا۔ اور کہا بہت مناسب اگر تمھارا ایسا ہی خیال ہے تو وہ کمبخت جہاز مین بھی نہ رہنے پائیگی۔ اور پھر وہ بیچارہ وہان سے اُٹھا کہ چل کر ایک نظر اپنی پیاری بی بی کو دیکھ آئے۔ اور دیکھکر بولا۔ کس مصیبت مین تو لڑکی جنی۔ میری پیاری کہ نہ روشنی ہے نہ آگ۔ ناسزا وار عناصر نے تجھے بالکل بھلا دیا۔ یہ موقع بھی نہین کہ تیرے جنازے کے لیے قبر بناؤن۔ بلکہ بمشکل کفن مین لپیٹ کر پانی مین پھینک دینیکا وقت ہی۔ جہان گھونگھیون سے لپٹا ہوا تیرا لاشہ بجاے کتبہ کے پتھر کے بانسون پانی کے نیچے دبا ہوا پڑا رہیگا۔ اور پھر لی چارڈ یا سے کہا کہ لسٹر سے کچھ خوشبودار چیزین۔ دوات قلم۔ کاغذ۔ صندوق اور کچھ جواہرات منگواؤ اور نے سنڈرسے کہو کہ ایک اطلس کا کفن لائے۔ لڑکی کو تکیہ پر رکھکر تم اسکا سب انتظام کرو مین اتنے مین کچھ مذہبی کلمے کہکر اپنی تھیسا سے رخصت ہو رہتا ہون۔

انھون نے ایک بڑا سا صندوق لاکر ساٹن کے غلاف مین منڈھا اور پرسلس کے سامنے رکھدیا۔ جسمین اُسنے اپنی بیگم کا جنازہ رکھا اور اُسپر سے خوشبودار مصالحہ چھڑک دیے۔ اور علاوہ اسکے کچھ از قسم جواہرات اور ایک کاغذ بھی تحریر کرکے اُسمین رکھدیا۔ جس سے یہ معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے اور جسمین اس مضمون کی درخواست لکھی ہوئی تھی کہ اگر شاید یہ صندوق جسمین میری بی بی کی لاش بند ہی کسی کے ہاتھ لگ جائے تو قبر کھود کر دفن کر دے اور پھر اپنے ہاتھون وہ صندوق اُٹھا کر پانی مین چھوڑ دیا۔ طوفان تھمنے پر پرسلس نے ملاحون سے کہا کہ تھرسس مین لے چلکر جہاز کو لنگر دو۔ کیونکہ ہمارے ٹائر ہو پہنچنے تک یہ بچہ زندہ نہین رہسکتا تھرسس مین اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ وہان اچھی طرح اسکی پرورش ہو سکیگی۔

شب قیامت جسمین تھیسا سمندر مین پھینکی گئی تھی۔ اُسکی صبح کو سری من ایلی کس کا

ایک رئیس وہوشیار طبیب دریا کے کنارے کھڑا تھا۔ کہ اُسکے نوکرون نے ایک صندوق اُسکے سامنے لاکر رکھا اور کہا کہ دریا کی موجون نے اُسے خشکی پر لاڈالا تھا۔ اُسمین ایک بولادہ کیسی موج تھی جسمین اتنا بڑا صندوق بہ آیا۔ سری من وہ صندوق اپنے گھر اُٹھوا لایا۔ اور کھلوایا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نوجوان وجوبصورت عورت کی نعش اُسمین رکھی ہے۔ خوشبودار مصالحہ وجواہرات کی بیاری سے اُسے معلوم ہوا۔ کہ یہ کوئی بڑا آدمی ہے جو اس عجیب طور سے دفن کیا گیا ہے اسکے بعد اِدھر اُدھر ٹٹولنے سے ایک کاغذ ہاتھ لگا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ یہ مُردہ جو سامنے پڑا ہے بیگم پرسلس نواب ٹائر کی بی بی ہے۔ اور پھر اُس ناگہانی موت پر تعجب اور اُس شوہر کی حالت پر جس سے ایسی اچھی عورت چھوٹ گئی افسوس کرکے بولا پرسلس اگر تم زندہ ہوگے تو دلمین سوراخ ضرور ہوگیا ہوگا۔ اور پھر جو بغور تھیسا کا چہرہ دیکھا۔ تو تر و تازہ تھا۔ مردنی ذرا بھی نہ چھائی تھی۔ یہ دیکھکر اُسنے کہاڑے جلد باز لوگ تھے جنھون نے تمھین سمندر مین پھینک دیا۔ اُسے یقین نہ آیا کہ یہ مرگئی ہے۔ اِسلیے اُسنے آگ روشن کرائی۔ اور مفرحات کا استعمال کرایا۔ کچھ گانا بھی شروع کرادیا کہ اگر کچھ زندگی ہوگی تو اِن چیزون سے اُسکی روح پریشان کو تسکین ہوگی۔ اور پھر اُن لوگون کے دیکھنے پر جو اُسکے گرد آجمع ہوگئے تھے متحیر ہوکر بولا براہ عنایت آپ ہوا چھوڑ کے کھڑے ہون۔ ابھی یہ بیگم اُٹھ بیٹھتی ہے۔ پانچ گھنٹے بھی اُسے غشی مین نہ گذرے ہونگے دیکھو کچھ کچھ سانس تو آنے لگی۔ بیشک جیتی ہے۔ وہ آنکھین ملتی ہین۔ اپنی حکایت غم سُنا کر ہمین رُلانے کے لیے یہ ہر روز ضرور جی اُٹھیگی۔ فی الحقیقت تھیسا مری نہ تھی بلکہ لڑکا جنمنے پر اُسے غش آگیا تھا جسے سب کسی نے موت خیال کیا۔ اور اب کہ اُس رئیس نیک مزاج کی تدبیر سے اُسکے ہوش وحواس بجا ہوے تو آنکھ کھول کر بولی اَین مین یہان کہان۔ میرا شوہر کیا ہوا۔ اور یہ کون مقام ہے رفتہ رفتہ اُسے

سری من نے آگاہ کیا کہ اُسپر کیا کیا واقعات گذرے۔ اور جب دیکھ لیا کہ آنکھونمین اچھی طرح طاقت آئی۔ تو اُسکے شوہر کی تحریر اور جواہرات لاسامنے رکھدیے۔ جسے دیکھکر وہ بولی۔ بیشک یہ میرے شوہر کی تحریر ہے۔ اور پھر کہا یہ تو مجھے خیال آتا ہے کہ مین جہاز پر سوار ہوئی۔ مگر یہ امر کہ وہان مین لڑکا جنی بخدا مجھے یاد نہین۔ اور اخیر مین یہ کہا کہ جسکے ساتھ میرا بیاہ ہوا جبتک آسے دیکھونگی نہین کنواری لڑکیون کا لباس پہنا کرونگی۔ اور خوشی کے پاس بجاؤنگی۔ سری من نے کہا جیسا تم کہتی ہو اگر واقعی تمھارا ارادہ ہے تو عبادت خانہ ڈانیا یہان سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہے۔ وہان تم کنواری عورت بنکر مزے سے قیام کرسکتی ہو۔ اور اسپر بھی اگر چاہو تو میری بھانجی وہان تمھارے ساتھ رہیگی۔ یہ تدبیر تھیسا کو بہت پسند آئی اور سری من کا شکریہ اُسنے ادا کیا۔ چنانچہ جب وہ حالت اصلی پر آگئی تو سری من نے عبادت خانہ ڈانا مین لیجاکر پہونچا دیا۔ جہان جاکر وہ دیبی کی پروہتن بنی۔ اور اپنے شوہر کی فرضی موت کے غم مین اور نیز اس زمانے کے موافق مذہبی عبادت مین دن گزارنے لگی۔

پرسلس اپنی ننھی لڑکی جسکا نام مرنیا یعنے دریائی رکھا گیا تھا۔ (اس اعتبار سے کہ وہ دریا مین پیدا ہوئی تھی) تھرسس مین اس غرض سے لیگیا کہ وہان کے حاکم کلین اور اُسکی بی بی ڈیانسا کے پاس اُسے چھوڑ دے۔ اور یہ خیال کیا کہ ایام قحط مین جو کچھ سلوک مین نے اُنکے ساتھ کیے ہین اُسکی وجہ سے اس بے مان کی لڑکی پر وہ بہت شفقت کرینگے۔ پرسلس کو کلین نے دیکھکر اور جو مصیبت اُسپر پڑی تھی اُسے سُنکر کہا۔ افسوس خدا نے وہ دن نہ دکھایا کہ تم اپنی بیگم کو ساتھ لاکر اُسکے دیدار سے میری آنکھون کو تازگی پہونچاتے۔ پرسلس نے اُسکے جواب مین کہا۔ بہرحال اُس قادر مطلق کے حکم کو ماننا ہی پڑتا ہے۔ اگر اُس سمندر کی طرح جسمین تھیسا پھینکی گئی ہم غصہ کرتے و شور و غل مچاتے جب بھی یہی ہوتا جو اب ہوا۔ مین تمھاری لطف و احسان کو

اپنی اس لڑکی کے شامل حال کیا چاہتا ہون اور یہ ارادہ رکھتا ہون کہ اُسے یہین تمھارے پاس چھوڑ جاؤن اور تم شاہزادیون کیطرح اسکی تربیت کرو۔ اور پھر کلین کی بی بی ڈیانسا کی طرف مخاطب ہوکر بولا۔ اگر تم اس لڑکی پرورش کرو تو مین بہت خوش ہونگا۔ اُسنے جواب دیا کہ بہتر آپ چھوڑ جایئے۔ اپنی خاص لڑکی سے زیادہ مین اسکا خیال رکھونگی۔ اور اسی طرح کلین نے بھی کہا کہ نواب صاحب آپ کی توجہ جو میری تمام رعایا کی پرورش پر تھی (جسکا وہ ابتک شکریہ ادا کرتے ہین) آپ کی لڑکی کی پرورش مین ضرور اسکا لحاظ کیا جائیگا۔ اور اگر مین غفلت بھی کرونگا تو تمام لوگ جنھین آپ کی ذات سے آرام پہونچا ہے مجھے کب غافل رہنے دینگے۔ علاوہ برین اگر مین کچھ حرض کو دخل دونگا۔ تو میری اولاد کے آگے آتریگا۔ پرسلس کو جب اپنی لڑکی کی پرورش کا اچھی طرح اطمینان ہوگیا۔ تو اُسے کلین اور اُسکی بی بی ڈیانسا کے پاس چھوڑ دیا اور اُسی کے پاس مامی چارڈیا کو بھی رہنے دیا۔ پرسلس جب چلنے لگا تو میرنیا کو تو کیا خبر ہوتی لیکن مامی چارڈیا بہت روئی اور پرسلس نے سمجھایا مامی چارڈیا روتی کیون ہے۔ اس اپنی ننھی بی بی پر دھیان کر جسکے سہارے تجھے یہان رہنا ہے غرضکہ بحفاظت پرسلس ٹارنٹ مین پہونچ گیا۔ اور بہ امن و امان تخت حکومت پر رونق افروز ہوا۔ اور یہان اسکی ماتم زدہ بی بی جسکو وہ مُردہ خیال کرتا تھا۔ ایفی سس مین دن گذارتی تھی اور اُسکی ننھی بچی میرنیا جسکو اُس کمبخت مان نے کبھی دیکھا نہ تھا بہ انداز شاہانہ کلین کے پاس تربیت پاتی تھی۔ کلین نے اسکی تعلیم مین بہت سعی کی تھی کہ چودھوین سال اُسکے علم و فضل کی یہ کیفیت تھی کہ اُسوقت کے اچھے اچھے عالم اُس سے ٹکر نہ کھاتے تھے۔ گانے مین اُسکی یہ کیفیت تھی جیسے فرشتہ ہیئت انسانی مین ناچنے کا ایسا ڈھنگ معلوم تھا جیسے کوئی دیبی کھڑی ناچ رہی ہو سوئی کا کام بنانے مین پرند پھل پھلہری پھول کی اصلی صورت کھینچ کر رکھ دیتی تھی

فطرتی پھول بھی ایسے کیا باہم متشابہ ہونگے جیسے وہ ریشمی سوت سے بناتی تھی۔ لیکن جب اُسنے یہ کمالات جس سے لوگون کی عام توجہ اُسکی طرف ہونے لگی حاصل کی تو ڈیانسا کلین کی بی بی اُسکی جانی دشمن ہوگئی۔ کیونکہ اپنی کند ذہنی سے اُسکی خاص لڑکی نے وہ باتین حاصل نہ کین جو میرنیا مین پائی جاتی تھین۔ اور وہ اسبات کو دیکھ نہ سکتی تھی کہ ساری خلقت میرنیا کی تعریف کرے اور وہین اُسکی لڑکی کی جسنے میرنیا کے ساتھ ہی تربیت پائی تھی اور عمر مین بھی برابر ہی تھی بات بھی نہ پوچھی جائے۔ چنانچہ اُسکے دلمین یہ آیا کہ میرنیا کو کسی طرح یہان سے دفع کرنا چاہیے۔ غالباً اُسکی غیبت مین میری سرکش لڑکی کی قدر کیجائے۔ چنانچہ اُسنے یہ بات دلمین ٹھان کر ایک آدمی اُسکے قتل پر تعینات کیا اور اتفاق سے اِس خبیث باطنی کا موقع بھی اُسے اچھا ملا کہ انھین دنون اُس وفادار مامائی چارڈیا نے بھی دار البقا کا راستہ لیا۔ ایک روز میرنیا مامائی چارڈیا کے ماتم مین رو رہی تھی کہ ڈیانسا نے ایک آدمی کو بلایا۔ اور اُس ارتکاب قتل ناحق مین اُس سے گفتگو کرنے لگی۔ ہرچند لیولائن جسے اُسنے اِس فعل بد کے ارتکاب کے لیے تعینات کیا تھا بڑا ہی خبیث النفس آدمی تھا۔ مگر میرنیا کے لوگون کے دلون کو اپنی طرف ایسا فریفتہ کر رکھا تھا کہ اُسے بھی ایک مرتبہ اِس حکم کی تعمیل مین تامل ہوا اور کہا وہ تو نہایت نیک لڑکی ہے۔ ڈیانسا نے کہا اگر نیک ہے تو دیوتاؤن کے پاس جانے کے قابل ہے۔ دیکھو اپنی مامائی چارڈیا کے لیے وہ روتی چلی آتی ہے۔ کیون جیسا مین کہتی ہون منظور ہے لیولائن اُسکے حکم کی نافرمانی سے مخوف ہوکر بولا مجھے کچھ عذر نہین۔ غرضکہ ایک چھوٹے سے فقرہ مین اُس بے مثل لڑکی کی مرگ مفاجات تجویز ہوگئی۔ میرنیا اپنے ہاتھ مین بہت سے پھول لیے سامنے سے آئی اور کہا مامائی چارڈیا کے مزار پر چڑھانے جاتی ہون۔ جب گرمیون کے دن اخیر ہونگے تو یہ بنفشہ اور

گیندے کے پھول غالیچہ کی طرح اُسکی قبر پر خوش نما معلوم ہونگے۔ مجھ کمبخت و بیکس عورت کی حالت بھی کیسی قابل تاسف ہے۔ پیدا ہوئی تو ایسی مصیبت مین کہ جنتے ہی ماں نے کنارہ کیا۔ دنیا میرے لیے ایک طوفان اتمراری سمجھو جو اپنون کو جلدی جلدی میرے پاس سے اڑائے لیے جاتا ہے۔ یہ سُنکر مکار ڈیانسا بولی۔ میرنیا کیا ہے کیون اکیلی رو رہی ہو۔ آج کیا ہے جو میری لڑکی تمھارے ساتھ نہین ہے۔ لی چاریڑیا کا غم نکرو۔ تمھارے لیے مین کیا ماما سے کم ہون۔ دیکھو اِس ناحق کے ماتم سے تمھاری صورت کیسی بگڑگئی ہے۔ لاؤ یہ پھول مجھے دیدو۔ ہوا سے بھر مین اُڑجائینگے اور تم لیولائن کے ساتھ ہوا کھاؤ دیکھو کیا اچھی ہوا ہے تمھاری طبیعت اِس سے بہت بہل جائیگی اور پھر لیولائن کی طرف مخاطب ہوکر بولی۔ اونکا ہاتھ پکڑکر ہوا کھلا لاؤ۔ میرنیا نے کہا نہین بی اپنے نوکر کے ساتھ مجھے نہ بھیجو۔ نوکر اسلیے کہا۔ کہ لیولائن ڈیانسا کے ساتھ رہنیوالون مین تھا۔ اُس مکار کو تو یہ منظور تھا کہ کسی طرح لیولائن کے ساتھ اُسے تنہا بھیجے۔ اسلیے اُسنے کہا سُنو سُنو۔ مین تمھارے باپ نواب ٹاسے بڑی موانست رکھتی ہون اور تم سے بھی اُنس ہے تمھارے باپ کے آنے کا روز انتظار رہتا ہے۔ اگر وہ آئے اور تمکو دیکھا کہ غم سے چہرہ اُترا ہے اور وہ حسن و تازگی نہین ہے جسکی اطلاع مین اُنکو دیچکی ہون تو وہ یہی خیال کرینگے کہ مین نے اچھی طرح تمھاری داشت نہ کی۔ دیکھو کہنا مانو جاؤ طبیعت بہلا لاؤ۔ اِس اپنے خوبصورت چہرہ کا جسنے ہر پیر و برنا کا دل اپنی طرف مائل کرلیا ہے بہت خیال رکھا کرو۔ اِس تقاضے پر میرنیا نے کہا بہت اچھا جاؤنگی۔ لیکن طبیعت چاہتی نہین۔ یہ کہکر ڈیانسا وہان سے چلی گئی اور چلتے وقت لیولائن کی طرف مخاطب ہوکر کہتی گئی۔ مین نے جو کہا ہے اِسکا خیال رہے۔ جسکا یہ مطلب تھا۔ کہ میرنیا کا قتل بھرل نہ جانا۔

میرنیا نے اپنی جاے پیدائش سمندر کو دیکھکر کہا۔ کیا پھیلا ہوا چلتی ہے۔ لیولائن نے

کہا نہین۔ گوشۂ جنوب و مغرب سے آتی ہو۔ میرنیا بولی۔ جب مین پیدا ہوئی تھی اُسوقت شمالی ہوا چلتی تھی۔ اور پھر اسکے بعد گویا طوفان باپ کی مصیبت ماں کی موت یہ تمام چیزین اسکے سامنے آگئین۔ اور وہ کہنے لگی کہ اماں چارڈیا کے بیان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے باپ کو ذرا بھی خون نہ تھا۔ اور ملاحون سے برابر یہی کہتا تھا کہ میان بڑھا لے جاؤ۔ اور خود اپنے ہاتھون سے رسّی پکڑ مستول کھینچتا تھا۔ اور اُس سمندر کی موجون سے گھبراتا نہ تھا۔

جسسے قریب قریب تمام تختے جہاز کے ہلے جاتے تھے۔ لیولائن نے پوچھا یہ کب کا واقعہ بیان کرتی ہو۔ میرنیا نے جواب دیا۔ جب مین پیدا ہوئی اُسوقت کا کہ کچھ ایسی تند ہوا و موجین نہ تھین مگر ملاحون کے طریقہ عمل کپتان کی سیٹی ناخدا کے شور و غل نے تمام جہازوالون کو گھبرا دیا تھا۔ اماں چارڈیا اسکی نامنہاد اور پیدائش کا ذکر اکثر سنایا کرتی تھی جس سے یہ چیزین اسکے متعلق مین ہر وقت موجود رہتی تھین۔ لیولائن نے اسکی بات یہ کہکر کاٹ دی کہ کلمہ پڑھنا چاہو تو پڑھ لو۔ میرنیا نے یہ نہ سمجھا اور بھیا نک ہوکر پوچھا کیون کلمہ پڑھنا کیا معنی۔ لیولائن نے کہا یعنی اگر کلمہ وغیرہ پڑھنے کے لیے کچھ مہلت چاہو تو مین منظور کرسکتا ہون۔ لیکن سستی نکرو۔ دیوتاؤن کے کان بہت جلد سنتے ہین مجھ سے یہ عجلت تعمیلی ارشاد کرنے کی قسم لے لی گئی ہے۔ میرنیا نے کہا کیا تم مارنا چاہتے ہو۔ کیون کیا وجہ۔ لیولائن نے کہا محض مالک کے حکم کی تعمیل۔ میرنیا نے کہا اچھا وہ جو میرے خون کی پیاسی ہے اسکا سبب۔ میری اتنی عمر ہوئی مگر مین خیال کرتی ہون کو کبھی مجھ سے اُسے ایذا نہ پہونچی مین نے کبھی بُرے الفاظ منھ سے نہ نکالے اور نہ کبھی کسی جاندار کو کسی طرح تکلیف پہونچائی۔ یقین مانو مین نے چوہیا تک تو کبھی ماری ہی نہین۔ کھٹمل تک کو تو ستایا ہی نہین۔ اتفاق سے کوئی کیڑا میرے پیر تلے دب جاتا ہی تو ضرور مین رو دیتی ہون۔ مجھ سے وہ بیزار ہوئی تو کیون۔ اُس قاتل نے جواب دیا کہ ارتکاب فعل سے نہ مجھے

مطلب ہی اُسکی علت سے کیا بحث۔ یہ کہکر وہ اُسے ہلاک کیا چاہتا تھا کہ چند وزدان بحر کا اُس طرف سے گذر ہوا۔ جنھون نے میرنیا کو دیکھا اور بطور غنیمت اُٹھا کر اپنے جہاز مین بٹھا لیا۔

میرنیا کو وزدان بحر بطور مال غنیمت مٹلائن مین لے گئے اور بطور رجاریہ کے فروخت کر ڈالا۔ میرنیا گو اُسوقت ایک بُری حالت مین تھی پھر بھی اُسکے حسن و لیاقت کا بہت جلد مٹلائن مین شہرہ ہو گیا۔ جس آدمی نے اُسے خرید کیا تھا اُسے تھوڑے ہی دنون مین اپنی کمائی سے اُسنے مالامال کر دیا۔ گانا۔ ناچنا۔ سینا۔ یہ سب لوگون کو بتاتی اور جو کچھ حق المحنت متامیان بی بی پاس لا رکھ دیتی۔ حتی کہ اُسکے علم و محنت کا چرچا مٹلائن کے نوجوان و شریف حاکم لی سماچس کے کان تک پہونچا۔ اور وہ خود اُسکی پاس آیا کہ دیکھین ایسی کیا خوبی اُسمین ہے۔ جسکی تمام شہر والے تعریف کرتے ہین۔ اُسکی ملاقات سے لی سماچس کو حد سے زیادہ خوشی ہوئی۔ ہرچند کہ میرنیا کا شہرہ وہ بہت سُنتا تھا۔ مگر اُسکا اُس درجہ کو ہوشیار۔ لئیق و نیک ہونا جیسا کہ دیکھنے پر اُسے معلوم ہوا پہلے سے خیال مین نہ آتا تھا۔ اور چلتے وقت کہا مجھے اُمید ہے کہ تم اپنے استقلال و عصمت پر ثابت قدم رہوگی۔ اگر یہی کیفیت چندے رہی تو تمھارے حق مین بہتر ہوگا حسن و دیگر خوبیون کی طرح میرنیا کی عقل۔ تربیت۔ چال چلن بھی لی سماچس کو اعجوبہ معلوم ہوئی۔ اور اُسکے ساتھ نکاح کرنے کی اُسے آرزو پیدا ہوئی اور گو وہ ذلیل حالت مین تھی مگر لی سماچس نے اُسے دیکھکر ہی قیاس کیا کہ کسی بڑے شریف خاندان کی لڑکی ہے لیکن میرنیا سے جب کبھی اُسکے باپ کا نام پوچھا جاتا تو وہ رونے لگتی اور کوئی جواب نہ دیتی اِدھر کی تو کیفیت ہے اب تھرسس کا حال سُنئے کہ لیولائن نے ڈیانا کے خوف سے اِسکا اِسطرح ڈاکوؤن کے ہاتھ لگنا ظاہر کیا۔ اور کہا کہ مین نے ہلاک کر ڈالا چنانچہ اُس مکار عورت نے میرنیا کو مشہور کیا کہ مر گئی اور ایک تربت اُسکی بنا کر بڑا سا پتھر

یادگاری کا نصب کردیا۔ اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد پرنسس مع اپنے وفادار مصاحب ہیلی کی نس کے وہان پہونچا۔ کہ اپنی لڑکی میرنیا کو اپنے ساتھ گھر لیجائے۔ جیسے اُس طفل شیرخوارہ کو کلین اور اُسکی بی بی کی حفاظت مین وہ چھوڑ گیا تھا دیکھنے کا اتفاق اُسے کبھی نہوا تھا۔ اسلیے ظاہر ہے کہ اپنی بیگم مرحومہ کی اُس نشانی کے دیکھنے کی اُسے کس درجہ تمنا رہی ہوگی۔ یہان آکر جو لوگون کی زبانی اُسے میرنیا کی موت کی کیفیت معلوم ہوئی اور اپنی آنکھون اُسکی تربت بھی (جو لوگون نے بنا رکھی تھی) دیکھی تو اُسکے دل پر ایسا سخت صدمہ گذرا کہ وہ برداشت نکرسکا۔ اور اُس مقام مین جہان اُسکی آخری اُمید کا یہ نتیجہ نکلا اور جہان اُسکی پیاری تھیسا کی یادگار یون تہ خاک دبادیگئی اور ایک لحظہ بھی ٹھہرنا گوارا نکرسکا۔ اور فوراً جہاز پر سوار ہوکر وہان سے روانہ ہوا۔ نواب کے لیے یہ ایسا سخت وجانکاہ صدمہ تھا کہ جس سے جہاز پر چڑھنے کے بعد اُسنے گفتگو بالکل موقوف کردی اور دیکھنے مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسمین قوت مدرکہ بالکل باقی نہین رہی۔

تھرسس سے ٹائر جاتے مٹلائن کی راہ سے جہان میرنیا رہتی تھی اُس جہاز کا گذر ہوا۔ وہان کا حاکم لی سماچس ساحل بحر پر شاہی جہاز آتا دیکھ ایک چھوٹے سے بجری پر سوار ہوا کہ چلکر جہاز کے پاس دریافت کرے کہ اِس جہاز مین کون ہے۔ ہی لی کی نس نے اُس حاکم شہر کی بڑی آؤبھگت کی۔ اور کہا کہ یہ جہاز ٹائر کا ہی۔ ہم سب اپنے نواب پرنسس کو اسمین چڑھائے ٹائر کو لئی جاتے ہین۔ جسکی کیفیت یہ ہے کہ تین مہینہ کا عرصہ گذرا کہ اُسنے ہم سبھون سے ایک بات بھی نہ کی اور نہ کچھ غذا کھائی۔ ہر دم اپنے غم والم مین ڈوبا رہتا ہے اُسکی بدمزاجی کی پوری کیفیت بیان کرنے مین تو بڑا طول کلام ہے لیکن خلاصہ یہ ہے کہ ایک پیاری لڑکی اور بی بی کے ماتم نے اُسے اِس درجے کو پہونچایا۔ لی سماچس نے اُس غم زدہ نواب کے دیکھنے کی اجازت چاہی۔ اور

جب قریب اُسکے پہونچا۔ تو دیکھکر معلوم کیا کہ بیشک پرسلس کوئی اچھا آدمی رہا ہوگا۔ اور اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا بادشاہ سلامت خدا آپ کو بہ حفاظت و بے ملامت رکھے۔ لیکن اِسکا یہ کہنا کچھ سودمند نہوا۔ کیونکہ اُسنے تنکر نہ تو پرسلس نے کچھ جواب دیا اور نہ اُسکے بشرے سے یہ معلوم ہوا کہ کسی اجنبی شخص کے آنے کا اُسے کچھ علم ہوا۔ اب اِسوقت لی سماچس کو اِس لاثانی عورت مرنیا کا خیال آیا۔ اور سوچا کہ اگر وہ آئے تو کیا عجب کہ اپنی شیرین کلامی سے کچھ اِس نواب ساکت کو بلائے مغز ضلکہ باستمزاج ہیکی کی اُسنے مرنیا کے پاس آدمی بھیجا۔ اور جب وہ اُس جہاز مین داخل ہوئی جہان اُسکا باپ شدت رنج و غم سے سکتہ کے عالم مین بیٹھا تھا۔ تو لوگون نے اُسے اِس تپاک سے بُلایا کہ گویا اُنھین یہ مسلّم تھا کہ وہ اُنکی شاہزادی ہے اور سب کے سب اُسکا بھڑکیلا پن دیکھ متعجب ہوگئے۔ لی سماچس اُنکی بڑائی کرنے سے بہت خوش ہوا۔ اور بولا بیشک یہ ایسی ہی ہے۔ مین اچھی طرح سمجھتا ہون کہ یہ کسی بڑے خاندان کی لڑکی ہے۔ اِس سے اچھی مین کسی دوسری کو نہین سمجھتا۔ مجھے بڑا خوش قسمت کہنا چاہیے جو ایسی بی بی مجھے ملی۔ اور پھر اُسے بڑے تپاک سے پکارا گویا کہ وہ عورت اُسکے نزدیک کسی بڑے خاندان کی شریف زادی تھی۔ اور کہا او حسین و خوبصورت مرنیا یہان تو آؤ۔ دیکھو کوئی بڑا نواب ہے۔ کسی رنج کی وجہ سے اُداس و خموش ہے۔ اور پھر اِسطرح پر کہ گویا خوشی و توانائی کا دنیا اُسی کے اختیار مین تھا اُس سے کہا کہ تم کوئی ایسی حکمت کرو کہ اِسکا رنج دور ہو جائے۔ مرنیا نے کہا بہت بہتر۔ اپنے مقدور بھر نگاہ رکھونگی بشرطیکہ مین اور آپ صرف دو ہی شخص اُسکے پاس چلین۔

اِس خیال سے کہ اپنے ایسے معزز خاندان کو کمینہ کہکر کیا ہنسائے بڑی احتیاط سے وہ اپنی اصلی کیفیت اب تک دلمین چھپائے ہوے تھی۔ مگر اِسوقت بہ مصلحت پرسلس سے اُس انقلاب زمانہ کی کیفیت بیان کرنے لگی جو خود اُسپر گذری تھی۔ اور

کہنے لگی کہ ایک بڑے معزز خاندان سے مجھے تعلق ہے۔ غرضکہ اسنے اسطرح بیان کرنا شروع کیا جسطرح اپنے باپ کے سامنے اپنی مصیبت کوئی بکھڑا بیان کرتا ہو۔ اور جتنی باتین اسنے کہین وہ سب اُسی کے متعلق تھین تھین اور وجہ اسکی یہ تھی کہ مرنیا سمجھی تھی کہ آفت زدون کے مخاطب کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین کہ انکے سامنے اپنے رنج و مصیبت کی باتین شروع کر دے۔ چنانچہ مرنیا کی خوش بیانی سے نواب کی طبیعت کچھ درست ہوئی۔ اور آنکھ جو ایک عرصہ سے بند و بے حس و حرکت تھی کھول کر دیکھنے لگا۔ اور تیرنیا کو کہ اپنی مان سے وہ بہت مشابہ تھی اپنی بی بی کے ہمشکل دیکھکر متحیر ہوا۔ اور مہینون بعد یہ الفاظ لوگون نے اسکے منہ سے سُنے کہ میری پیاری بی بی اسی عورت کے ہمشکل تھی اور میری لڑکی بھی ایسی ہی رہی ہوگی۔ یعنیہ میری بیگم کی سی بھوین ہین اور قد مین ویسی ہی ہر ہر انچہ پر استقامت برستی ہے۔ آنکھین دیکھو جیسے موتی چمکتا ہو۔ لڑکی تم کہان رہتی ہو اور کس خاندان سے ہو۔ مین خیال کرتا ہون کہ تم ابھی کہتی تھین کہ ظلم نے مجھے ایذا مین ڈال رکھا ہے اور یہ بھی کہتی تھین کہ اگر آپ کے امور میرے دونون کے مصائب بیان کیے جائین تو میری مصیبت آپ سے کم نہ نکلیگی۔ تیرنیا نے جواب دیا ان کچھ ایسا ہی مین کہتی تھی اور جو کچھ مین نے کہا اپنے خیال سے ٹھیک ٹھیک کہا۔ نواب نے کہا اچھا تم اپنا حال بیان کر جاؤ۔ مین دیکھونگا اگر میرے رنج سے ہزارون حصہ بھی تمھین رنج پہونچتا ہے تو سمجھونگا کہ رنج و غم کھانے مین تم مرد ہو اور مین عورت۔ اور ایسی صبر کی نگاہ سے کیون دیکھتی ہو اور آنا زیادہ مسکرانا کسوجہ سے ہے۔ تمھارا زمانہ تم سے کیونکر پھر گیا۔ اپنا سارا قصہ کہ سناؤ۔ مین سننا چاہتا ہون۔ آؤ ادھر بیٹھ جاؤ۔ جب اُسنے اپنا نام تیرنیا بتایا۔ بادشاہ کو کمال حیرت ہوئی اور اُسنے سوچا کہ ایسا کسی کا نام نہین ہوتا مین نے البتہ یہ نام اپنی لڑکی کے لیے اُسکے دریا مین پیدا ہونے کی رعایت

مدنظر رکھ کر تجویز کیا تھا۔ اور کہا مجھے چھیڑتی تو نہین۔ معلوم ہوتا ہے دیوتا لوگ مجھسے خفا ہین اور اُنھین کے حکم سے میرے بنانے کے لیے تم یہان آئی ہو کہ ساری خلقت مجھ پر ہنسے۔ میرنیا نے یہ سُنکر کہا حضور صبر کرین یا کہین تو مین اُٹھ جاؤن۔ پرسلس نے کہا نہین۔ تم کہو مین اب نہین بولنے کا۔ سچ ہے تمھین کیا معلوم کہ تمھارے میرنیا نام بتانے نے میرے دل پر کیا اثر پیدا کیا۔ پھر میرنیا نے کہا اور یہ نام میرے باپ ایک ذی اقتدار بادشاہ کا رکھا ہوا ہے۔ پرسلس سنکر بولا کیا بادشاہ کی لڑکی اور میرنیا نام۔ کہو گوشت و خون سے تمھارے ہی ترکیب ہے یا کسی اور شے سے۔ تم از قسم پریزاد تو نہین ہو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم کس جگہ پیدا ہوئین اور میرنیا کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ میرنیا نے جواب دیا کہ مجھے میرنیا اِسلیے کہتے ہین کہ مین دریا مین پیدا ہوئی تھی۔ میری ماں ایک بادشاہ کی لڑکی تھی جو میرے پیدا ہوتے ہی جان بحق تسلیم ہوگئی اور جسکا ذکر مامائی چارڈ یا اکثر رو رو کر کیا کرتی تھی۔ میرے باپ نے پرورش کے لیے مجھے تھرسس مین چھوڑ دیا۔ جہان کلیئن کی بے درد بی بی میرے مارنے کی فکر مین ہوئی۔ اور چند دزدان بحر نے مجھے اُس سے بچایا۔ اور اپنے ساتھ ٹملائن مین لا اُتارا۔ لیکن جناب عالی آپ رُوتے کیون ہین۔ آپ کو باور نہ آئیگا مگر مین سچ کہتی ہون کہ شاہ پرسلس میرا باپ ہے شاید جیتا بھی ہو۔ پرسلس نے مارے خوشی کے گھبرا کر اور نیز کسی قدر مشکوک ہو کر کہ شاید یہ سچ ہی ہو زور سے نوکرون کو آواز دی وہ اپنے نواب کی آواز سُنکر بہت خوش ہوے اور دوڑے چلے آئے۔ نواب ہی لی کی نس کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ مجھے خوب ٹھونکو چاہو زخمی بھی کردو بہرکیف جلدی سے مجھے درد پہونچاؤ کہین ایسا نہو کہ یہ دریاے فرط خوشی مجھے ساحل عدم تک پہونچا دے۔ اور پھر میرنیا کی طرف مخاطب ہو کر بولا ۵ اے بدریا مولد و مدفن بہ تھرسس سافتہ ہ بازو در دریا ملاقات تو شد اینجا بیا ہ

ہی لی کی نس خدا پاک کی درگاہ مین شکر کا سجدہ کرو۔ دیکھو یہ میرنیا ہے۔ اُسکے لیے دعا خیر کرو۔ اور میرے کپڑے لاؤ تو بدل ڈالون۔ یہ تھرسس مین مری تھی۔ کمبخت ڈیا نسا نے غلط اُسکی موت کی خبر مشہور کر رکھی تھی۔ جب اُسکے پاس بیٹھوگے اور شاہزادی کہکر پکاروگے تو آپ ہی یہ تمسے سب کیفیت بیان کر جائیگی۔ اور پھر لی سماچس کی طرف دیکھکر گویا اُسکے پہلے دیکھا ہی نہ تھا پوچھا یہ کون صاحب ہین۔ ہی لی کی نس نے کہا حضور یہ مٹلائن کے حاکم ہین۔ آپ کے رنج وغم کا حال سنکر آپ کو دیکھنے آئے ہین۔ یہ سنکر پرسلس نے کہا۔ ٹھہریے مین آپ سے ملتا ہون۔ کپڑے تو میرے دیجانا۔ آج اسے دیکھکر مجھے کمال توانائی ہوئی۔ خدا میری لڑکی کو سلامت رکھے۔ لیکن سنو تو یہ گانے کی آواز کہان سے آرہی ہے۔ یا تو کسی دیوتا نے اسوقت میرے حال پر رحم کھاکر بھیج دیا ہے یا فرط انبساط سے متخیلہ نے گانے کی صورت پیدا کر لی ہو رہی لی کی نس نے کہا حضور مجھے تو کوئی آواز سنائی نہین دیتی پرسلس نے کہا نہین کیون۔ یہ کیا چرخ کی سی آواز آرہی ہے۔ چونکہ وہان کوئی آواز آتی نہ تھی اسلیے لی سماچس نے تصور کیا کہ فرقۂ خوشی کے پہونچ جانے سے نواب کی عقل مین کچھ فتور آچلا ہے اور لوگون سے کہا کہ اسوقت اُسکی بات مین دخل دینا مناسب نہین ہے اسکو جس حالت مین یہ ہے رہنے دو۔ اور پھر اُن سب نے کہا ہان کچھ آواز تو سنائی دیتی ہے۔ اور پھر لی سماچس نے نواب کی آنکھین جھپکتے اور کچھ ناک بولتے دیکھکر کہا حضور اچھی طرح چارپائی پر آرام فرمائین۔ غرضکہ سر کے تلے ایک تکیہ رکھکر وہ لیٹ گیا اور کثرت انبساط سے اُسکی تمام قوتین درست تو ہو ہی گئی تھین اسلیے لیٹتے ہی سو گیا۔ اور میرنیا باپ کی چارپائی سے الگ ہو کر چپ چاپ بیٹھ گئی۔ پرسلس نے سوتے مین ایک ایسا خواب دیکھا جس سے اسے فی الحال جانے کا

اُسکا ارادہ ہوگیا۔ خواب مین اُسنے دیکھا کہ ڈائنا یعنے اسے نی سس کی دیبی میرے پاس آئی ہے اور کہتی ہے کہ میرے معبد اسے نی سس کی طرف تم چلو اور وہان پہونچکر میرے مذبح کے قریب کھڑے ہوکر اپنے رنج و غم کی حکایت بیان کرنی شروع کردو۔ قسم ہے مجھے کمان نقرئی کی کہ اگر تم میرے کہنے پر کاربند ہوگے تو عجیب طور کی خوشی تمھین وہان حاصل ہوگی۔ جب اُسکی آنکھ کھلی تو اس بشارت پر کمال خوش ہوا۔ اور اپنا خواب لوگون سے بیان کرکے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ دیبی کے کہنے کے موافق مین اسے نی سس ضرور جاؤن۔

پھر اسکے بعد لی سماچس اُسے مٹلائن مین لیگیا اور جہانتک ممکن ہوا بڑی دھوم دھام سے اُسکی ضیافت کی۔ اور اُسکی ضیافت پر سلس نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ اور دو ایک روز تک مقیم بھی رہا۔ اب ہمکو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ جب تیرنیا کے بر سے دونمین وہ خلق و محبت سے پیش آیا تھا تو اب اُسکے عالی وقار باپ کی تواضع و مدارات مین کیسے کیسے نہ کھانے پکوائے ہونگے اور کیا کیا نہ خوشی و تماشے اُسنے کیے ہونگے۔ اسکے بعد لی سماچس نے درخواست نکاح پیش کی۔ جب پرسلس کو معلوم ہوگیا کہ اُسنے میری لڑکی کے ساتھ بڑے بڑے سلوک کیے ہین تو پھر اس درخواست پر اُسنے کچھ بُرا نہ مانا۔ اور تیرنیا کو بھی اپنے اظہار رضامندی مین کچھ تامل نہوا۔ مگر پرسلس نے صرف یہی ایک شرط لگائی کہ تم دونون کو اسوقت معبد ایفی سس تک ساتھ چلنا چاہیے اسکے بعد پھر جیسا تم کہو۔ چنانچہ ایفی سس کی طرف وہ تینون روانہ ہوے۔ اور دیبی نے خود بادبان جہاز مین ہوا موافق بھر کر چند ہفتون بعد بحفاظت تمام ایفی سس مین پہونچا دیا۔

مدتی من (جو اب بہت بڈھا ہوگیا تھا) جسنے تھیسا نوجہ پرسلس کو زندہ کیا تھا اور خود تھیسا جو اب اس معبد کی پروہتن بنگئی تھی یہ دونون مذبح کے پاس کھڑے تھے

کہ پرسلس مع اپنے ساتھیون کے اُس معبد مین داخل ہوا۔ ہرچند کہ تھیسا کے رنج وغم سے جسے کھاتے برسون گذر گئے تھے پرسلس کی صورت بہت تبدیل ہوگئی تھی مگر پھر بھی تھیسا نے دیکھتے ہی اُسکا چہرہ پہچان لیا اور جب مذبح کے قریب پہونچکر حسب بشارت دیبی کے وہ بولنے لگا۔ تو تھیسا نے اُسکی آواز فوراً پہچان لی اور اُسکے الفاظ نہایت حیرت و مسرت آمیز اضطراب کے ساتھ سُنے۔ الفاظ جو پرسلس نے مذبح کے قریب کھڑے ہوکر منھ سے نکالے یہ ہین۔ مبارک ڈانٹا حسب الحکم تیرے مین اب اپنی رام کہانی شروع سے بیان کرتا ہون کہ مین ٹائر کا نواب ہون۔ کسی ڈر سے مین اپنے ملک سے چند روز تک غیر حاضر رہا اُس ایام جلاوطنی مین تھیسا نامے ایک حسین عورت سے بمقام پین ٹوپولس مین نے اپنا نکاح کیا۔ سمندر مین وہ ایک لڑکی میرنیا نامے جنی اور لڑکی جننے کے ساتھ ہی اُسکی جان نکل گئی۔ میرنیا کو مین نے پرورش کے لیے ڈیانسا کے حوالہ کیا۔ چودہ برس کی جب وہ ہوئی تو ڈیانسا اُسکے مارنے کی فکر مین ہوئی مگر اُسکی قسمت اچھی تھی جو کسی طرح بچکر مٹلائن مین پہونچگئی۔ اتفاق سے ساحل مٹلائن کی طرف سے میرا گذر ہوا اور وہ اپنی رہبری طالع سے میرے جہاز مین داخل ہوئی اور اپنے پورے پورے تیے دیکر اپنا لڑکی ہونا مجھے باور کرایا۔

اُسکی باتین سُنکر جو جوش تھیسا کے دلمین پیدا ہوا وہ اُسکی برداشت نکر سکی اور زور سے پرسلس تم ہو تم ہو کہکر بیہوش ہوگئی۔ پرسلس نے یہ دیکھکر کہا۔ این۔ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ سری من بولا حضرت اسکی خبر لیجیے کہین مرنجائے۔ مذبح ڈانا کے سامنے کھڑے ہوکر جو باتین سُنے گی ہین اگر صحیح ہین تو یہ تمھاری زن منکوحہ ہے پرسلس نے کہا نہین جناب مین نے خود اپنے ہاتھون اُسے پانی مین پھینکا تھا۔ اسپر سری من نے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا کہ جس رات کو یہ پھینکی گئی اُسکی صبح کو کنکر یہ ایفی سس مین پہونچی اور پھر کیونکر کفن کھول کر جواہرات اور ایک کاغذ کا لکھا ہوا ٹکڑا نکالا گیا

اور پھر کیونکہ مین نے اُسکی زیست کی تدبیرین کین اور اچھتے ہوئے پر مجھ ڈائنا مین لا پہونچایا
اتنے مین تھیسا کو بھی غشی سے افاقہ ہوا اور کہنے لگی کیون صاحب کیا آپ پرسلس نہین
ہین۔ بہ گفتگو اور صورت شکل تو ویسی ہی ہے۔ ابھی تم لوگون ولادت و موت کے
تذکرے نہین کرتے تھے۔ پرسلس نے بخیرت تمام اتنا جواب دیا آواز تو تھیسا ہی کی سی
معلوم ہوتی ہے اُسنے کہا ہان مین تھیسا ہون جسے تم ابتک مردہ و معدوم سمجھتے تھے
اسپر ایک متقدانہ جوش پرسلس کے دلمین پیدا ہوا اور چلا کر کہا بیشک ڈائما صادق القول
ہے اور پھر اسکے بعد تھیسا بولی کہ مین نے تمھین اچھی طرح پہچان لیا۔ دیکھو تمھاری
انگلی مین جو انگوٹھی ہے اُسے مین پہچانتی ہون وہی انگوٹھی ہے جو میرے باپ نے
پن ٹوپولیس مین رخصتی کے وقت بچشم اشکبار تمھین دی تھی پرسلس بولا اے خدا
تیری اسوقت کی عنایتین گذشتہ زمانے کی پریشانیون مین بھی ایک لطف دکھاتی ہین۔
تھیسا پاس آکر ذرا گلے سے تو لگ جاؤ۔

میرنیا نے کہا ماں سے لپٹنے کو میرا بے اختیار جی چاہتا ہے۔ پرسلس نے اپنی
بی بی کی طرف متوجہ ہو کر کہا دیکھو یہ جو تمہارے پاس دوزانو بیٹھی ہے تمھاری لخت جگر
ہے جو سمندر مین پیدا ہوئی تھی اور سمندر مین پیدا ہونے سے جسکا نام میرنیا رکھا گیا
تھا۔ تھیسا نے کہا یہ وہی لڑکی ہے اور پھر فرط انبساط سے اچھل کر اُسے گلے لگا لیا
اُدھر وہ دونون آپسمین ملنے لگین۔ ادھر پرسلس مذبح کی طرف مخروب بیٹھ گیا۔
اور کہنے لگا۔ پاک ڈائنا مین تیری بشارت کا بہت شکر گزار ہون اور اس عنایت
کو تیری ہمیشہ رات کو یاد کیا کرونگا۔ اور پھر بابستر فرار تھیسا عمدہ طور پر لی تماچس کو
جو لائق اسکے تھا واپس مین قبول کیا۔

پرسلس اور اُسکی بی بی اور اُسکی لڑکی کی خوبیان آج تک ضرب المثل زمانہ ہین
گو لوگون کی تنبیہ و صبر و استقلال سکھلانے کو خدا نے کچھ دنون تک آنھین مبتلا

آفت رکھا مگر پھر دیکھو کسطرح دریائے رحمت جوش مین آیا - اور اُن اتفاقی وخلاف قیاس صدمون سے انھین نجات دی ہی لی کی نس کی صداقت و وفاداری وخیرخواہی آج تک مشہور ہے جسنے بمقابلہ پرسلس اپنے آپ تخت سلطنت پر بیٹھنا اور سچی سلطنت کو محروم کہ لوگون کے کہنے سے آپ بڑا بنکے رہنا پسند نہ کیا - پاکباز سرہی من جسنے تھیسا کی جان بچائی بنی نوع انسان کے افادہ کے لیے کیسی لیاقت بہم پہونچائی تھی - جسکے دیوتاؤن کے سے فعل دیکھ ہمین سخت حیرت ہوتی ہے - صرف یہ کہنا باقی رہگیا کہ ڈیانسا بد ذات زوجہ کلین کا انجام کیسا اُسکے فعل قبیح کے موافق ہوا - باشندگان تھرسس کو جب وہ ظلم جو تیرنیا پر کیا گیا تھا معلوم ہوا تو ایک کے جی مین آیا کہ اپنے محسن کی لڑکی کا عوض لینا چاہیے - چنانچہ اُسنے محل شاہی مین آگ لگا ڈیانسا اور اُسکے شوہر کلین اور نیز تمام اُنکے خاندان کو برباد کر دیا جو فالیگاندا کو بھی بھلا معلوم ہوا ہوگا کہ اُس قتل زبون کا اگو اقدام ہی سہی کہ ارتکاب قتل کی نوبت نہ آئی تھی اُس طور پر عوض دیا گیا جو اُس گناہ کبیرہ کے نہایت مناسب تھا -

خاتمہ الطبع

شکر خدا کا ہے کہ افسانۂ دلپذیرین کا سولھوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکہ جناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای لکھنؤ مین چھپا تھا اب شائع مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوتدیال صاحب سے مارچ ۱۸۷۹ء مین پہلی مرتبہ بصحت تمام چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا -

بن موصناع مکین ومکان وفضل خلاق زوزما

یہ انگریزی کتاب جیس ورام سلیسبری کی مجموعہ افسانہ و پند ریکے بیس قصون مین کا
ستر عنوان و بجسب فیازہ حقیقت مین حکمت اموزی کا خزانہ ہے مرسومہ

قصہ سلیسبری کی کہانی

بسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب مرید کی دلیل منصفی بانس گانوین
ضلع گورکھپور نے بایما مطبع ہذا اردو عبارت سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ کانپور مین بہ مطبع چھپا

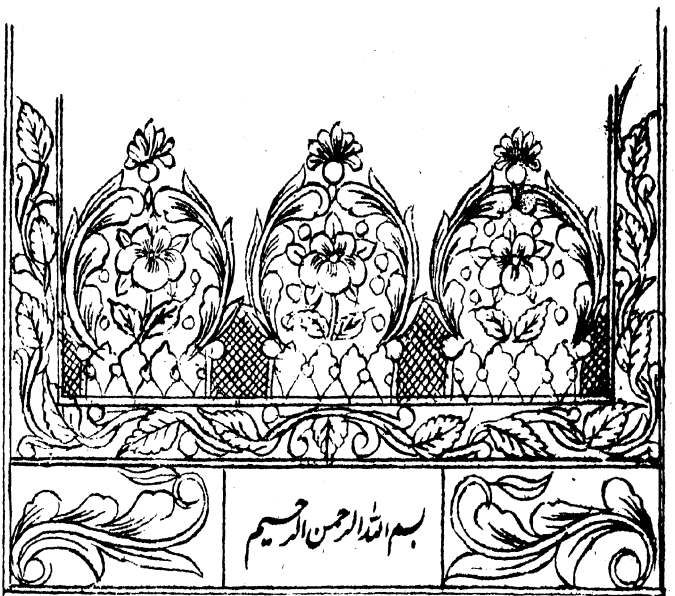

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی زمانے مین لٹن ٹس شاہ سی سیلی اور اُسکی حسین دنیک بخت بیگم ہرمین دونون بڑے لطف سے زندگی بسر کرتے تھے۔ لئن ٹس اپنی اس معقول بی بی کی محبت مین ایسا سرشار تھا کہ دنیا کی کوئی خواہش یا تمنا اُسکے دل مین جگہ نہ پانے پاتی۔ ہان کبھی کبھی اُسے یہ خیال آجاتا کہ اپنے ہم مکتب دیرانے یار پولک زنس شاہ بوہیمیا سے ایک بار کسی طرح پھر ملتا اور اپنی بی بی سے اور اُس سے ملاقات کرانا چاہیے۔ لئن ٹس اور پولک زنس نے ساتھ ہی تربیت پائی تھی اور بچپن سے ساتھ ہی زہ آئے تھے۔ مگر اپنے والدون کے مرنے پر وہ اپنی اپنی سلطنتون پر بلائے گئے تھے۔ گو اُنمین سلسلہ خط و کتابت بند نہ تھا اور اکثر تحائف اور پیغام اشتیاق آتے جاتے تھے مگر کئی برس گذر گئے تھے کہ اُنمین ملاقات نہوئی تھی۔

آخر کار کئی بار بلانے پر پولک زنس بوہیمیا سے دارالحکومت سی سیلی مین آیا کہ اپنے دوست لئن ٹس سے ملاقات کرے۔

اول اول تو لئن ٹس اسکی ملاقات سے کمال مسرور ہوا اور اپنی بیگم سے تاکید کی کہ اس یار قدیم کی تواضع و تکریم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنے پیارے و دوست دہمدم دیرینہ سے ملکر نہایت درجہ کی خوشی و خرمی اسے حاصل ہوئی۔ انھون نے بیٹھکر گذرے ہوے دنون کا ذکر چھیڑنا شروع کیا۔ طالب العلمی کے وقت کی باتین اور شباب کی کود پھاند و دھول دھپے یاد کرتے اور ہر مین کو سناتے جسے ان باتون کے سننے مین انتہا درجہ کا حظ ملتا۔

جب ایک عرصے کے بعد پولک نرنس نے وہان سے چلنے کی تیاری کی تو حسب ایما لئن ٹس اسکے روک رکھنے پر ملکہ نے اپنا اصرار بڑھایا۔

اب اس نیک بخت ملکہ کے برے دن کی آمد شروع ہوئی۔ کیونکہ لئن ٹس کی درخواست پر پولک نرنس نے وہان کا کچھ دنون کے لیے اور ٹھہرنا منظور نہ کیا۔ لیکن ہرمین کی سنجیدہ و دلکش تقریر سے چند ہفتون کے لیے اپنا سفر ملتوی رکھا۔ ہرچند کہ لئن ٹس اپنے دوست پولک نرنس کی دیانت داری و دین داری کو مدت سے جانتا تھا اور اپنی نیکبخت بی بی کی نیک طینتی سے بھی بخوبی واقف تھا۔ مگر اسکے دلمین کچھ ایسا ناحق کا شک بیٹھ گیا کہ جتنا ہی تواضع و تکریم سے ہرمین پولک نرنس کے ساتھ پیش آتی تھی حالانکہ اپنے شوہر کی حسب خواہش اور خاص اسی کے خوش کرنے کے لیے وہ کرتی تھی اتنا ہی اس کمبخت بادشاہ کے شک کو ترقی ہوتی جاتی تھی کہان تو لئن ٹس ایسا صادق و کامل دوست تھا۔ اور بہتر اور جان نثار شوہرون مین اسکا شمار ہوتا تھا اور اب یہ ہوا کہ اسنے وحشیانہ طور پر بے دردی و بدمعاشی کا برتاؤ کرنا شروع کیا۔ اپنی کچہری کے ایک سردار کی میلو نامے کو بلوا کر اپنی دلی بدگمانی سے مطلع کیا اور حکم دیا کہ پولک نرنس کو زہر دیکر مار ڈالو۔

کی میلو ایک نہایت اچھا آدمی تھا اور بخوبی جانتا تھا کہ لئن ٹس کے وہم و شک کی

کچھ بھی اصلیت نہین - اسلیے بجاے اسکے کہ وہ پولک زنس کو زہر دیتا اُسنے بادشاہ کو اپنے آقا کے حکم سے خبردار کر دیا اور سلطنت سی سیلی سے بھاگ جینے کی راے دی - چنانچہ کی سیلو کو ساتھ لیکر بحفاظت تمام پولک زنس اپنی خاص سلطنت بوہیمیا مین چلا آیا اور وہان پہونچکر بادشاہی محل مین کی سیلو نے رہنا شروع کیا اور پولک زنس کے خاص دوستون اور ہوا خواہون مین اُسکا شمار ہونے لگا -

پولک زنس کے بھاگ جانے سے لئن ٹس کے وہم و شک کو اور بھی قوت ہوئی اور اُٹھکر ملکہ کے کمرے کی طرف چلا - جہان وہ نیکبخت ملکہ اپنے چھوٹے لڑکے میمی لس کو پاس لیے ہوے بیٹھی تھی - اپنی مان کے دل بہلانے کے لیے اُس لڑکے نے ایک اچھی سی کہانی شروع کی تھی کہ بادشاہ پہونچا اور اُس لڑکے کو الگ کر کے ہرمین کو محبس مین بھیجدیا -

میمی لس گو نہایت ہی کم سن تھا مگر اپنی مان کو بہت مانتا تھا - اور اپنی مان کی ایسی بے وقری دیکھکر (کہ اُسکے پاس سے کھینچکر یون محبس مین بھیج دیگئی) اُسکے دل پر سخت صدمہ پہونچا اور اُسی روز سے وہ مرجھانا اور یوگانیو گاسو کھنا شروع ہوا - اور خورد و خواب اُسکا بالکل چھوٹ گیا حتیٰ کہ لوگون کو یقین ہوا کہ یہ غم اُسکی جان لیے بغیر نہین رہنے کا -

ملکہ کو قید خانے مین بھیج کر کلیمی نس اور ڈیون دو سردارون کو بادشاہ نے حکم دیا کہ ڈل فس مین جاکر معبد اپولو مین استخارہ دیکھین کہ ملکہ نے بادشاہ کے ساتھ بیوفائی کی یا نہین -

قید خانے مین پہونچنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہرمین کے ایک لڑکی پیدا ہوئی - اُس بیکس کو اُسوقت اُس خوبصورت بچی کے دیکھنے سے بہت کچھ تسکین و دلجمعی ہوئی اور کہا اور میری غریب و بیچارہ مجموسہ مین بھی تمھاری طرح سے

معصوم ہون۔

ایک نیک خصلت عورت پلینا نامے سلطنت سی سیلی کے ایک سردار
اپین ٹی جنس کی بی بی تھی اور ہرمین سے اُس سے بہت بنتی تھی۔ جب پلینا نے
سنا کہ ملکہ کے لڑکا ہوا ہے تو وہ محبس کے پاس جہان ملکہ قید تھی آئی۔ اور ایمیلیا سے
کہ اُس قید خانے مین ہرمین کے پاس رہتی تھی۔ کہا۔ ایمیلیا براہ عنایت تم ملکہ
کے حضور مین جا کر عرض کرو کہ اگر مجھ پر آپکین اطمینان ہو تو ذرا جرات کو کام
فرمائین اور تھوڑی دیر کے لیے اپنا لڑکا مجھے دین کہ اُسکے باپ ظل سبحانی کو دکھلا دونگی
مین نہین کہ سکتی کہ اس معصوم بچے کو دیکھکر وہ کتنے ملائم ہونگے۔ ایمیلیا نے جواب
دیا۔ بہت اچھا بی بی۔ ملکہ کو جا کر تمھارا پیغام سناتی ہون۔ آج تو کتنی بھی تھین۔ کہ
ایسا ذی جرات و مہربان حال ہوتا جو اس بچے کو لیجا کر بادشاہ سلامت کو دکھلاتا
پلینا نے پھر کہا کہ یہ بھی کہدینا کہ تمھارے لیے مین لنن ٹس سے خوب جھگڑونگی۔ ایمیلیا
یہ سنکر بولی کہ ہماری نیک نہاد ملکہ پر جو تم اتنا مہربان ہو تو اسکی جزا خیر تمھین الله دیگا
اور پھر ایمیلیا بچہ لیکر ہوئی ہرمین کے پاس گئی جسنے بخوشی پلینا کے دینے کو اپنا بچہ اُٹھا دیا
کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتی تھی اگر مین نے اسوقت پلینا کو نہ دیا تو پھر کسی دوسرے مین
ایسی ہمت نہین ہے کہ اس لڑکی کو اُسکے باپ کے حضور لیجا سکے۔

پلینا اُس شیر خوار لڑکی کو لائی اور ہرچند کہ بخوف غضب سلطانی اُس لڑکی کے
نہ پیش کرنے پر اسکا شوہر اصرار کرتا رہا مگر اُسنے لیجا کر بادشاہ کے پیر کے پاس اُسے
رکھدیا۔ اور ہرمین کی براءت کے لیے ایک نہایت اچھی تقریر کی۔ اور بادشاہ
اُسکی بے دردی پر بڑی بیباکی کے ساتھ ملامت کی۔ اور اُس پاک دامن ملکہ اور
اُسکے معصوم بچہ کے حال زار پر رحم کرنے کے لیے اُس سے بہت کچھ التجا کی۔ مگر
پلینا کی اس دلیرانہ عرضداشت سے بادشاہ کی ناخوشی اور بھی بڑھگئی اور اپین ٹی غضب کو

حکم دیا کہ اپنی بی بی کو میرے پاس سے اُٹھا لیجاؤ۔

پلینا جب وہاں سے چلی تو اُس بچی کو اُسکے باپ کے پہرے پاس چھوڑ گئی تھی۔ لیکن خیال کو جب تنہائی مین اُسے دیکھیگا تو اُسکی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اُس معصوم بچی کی حالت زار پر رحم کریگا۔

پلینا سے یہان بڑی چوک ہوئی۔ کیونکہ اُسکے چلے آنے کے ساتھ ہی اُس بے رحم باپ نے اُسکے شوہر این ٹی جنس کو حکم دیا کہ اُس بچی کو لیجا کر سمندر پار کسی ریتیلے ساحل پر پھینک آؤ جسمین یہ دہین مر کر رہجائے۔

این ٹی جنس نے بخلاف کی میاز خصال کے پوری پوری طرح سے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی۔ اور فوراً اس بچی کو جہاز پر بٹھا کر لیچلا کہ جہان پہلے ساحل دکھائی دے وہین چھوڑ آئے۔

بادشاہ کے دلمین ہرمین کی خطاکاری کچھ ایسی مضبوطی سے جگہ پکڑ گئی تھی کہ کلیمی نس وڈین کے لوٹ آنے تک جنھین ڈلفس کے اپولو مین فال دیکھنے کو اُسنے بھیجا تھا وہ صبر نہ کرسکا۔ اور قبل اسکے کہ تکلیف ولادت سے ملکہ کو صحت ہوتی اور اپنی خوبصورت لڑکی کے اسطرح ضائع ہوجانے سے جو اُسے غم تھا اُسمین تخفیف ہوتی بادشاہ نے اُسے دربار عام مین طلب کیا تا سروران سلطنت و امرا دربار کے سامنے اُسکے جرم کی تحقیقات کیجائے۔ بموجب حکم شاہ تمام بڑے بڑے سردار و حکام و امرا گرد و نواح ہرمین کی تحقیقات جرم کے لیے جمع تھے اور وہ بدبخت ملکہ بھی قیدیون کی طرح اپنی رعایا کے سامنے اُنکی تجویز سننے کے لیے کھڑی تھی۔ کہ اتنے مین کلیمی نس اور وڈین نوشتۂ فال لفافہ مین بند مہرین لگی ہوئین ہاتھ مین لیے ہوئے دربار مین پہونچے۔ لئن ٹس نے حکم دیا کہ لفافہ کھول کر نوشتۂ فال نکالا جائے اور بلند لفظ بہ لفظ سنایا جائے۔ پڑھنے پر معلوم ہوا کہ اُسمین یہ عبارت

لکھی ہوئی تھی - ہرمین پاکدامن ہے - اور پولک زنس بگیا ہے - کی سیلو ایک دیانت دار محکوم ہے اور لئن ٹس ایک نیک اور خود مختار شخص ہے اور اگر گم گشتہ کا کچھ پتہ نہ ملا تو بادشاہ بے وارث کا رہجائیگا - بادشاہ نے اس نوشتہ پر اعتبار کیا - اور کہا ملکہ کے ہواخواہوں نے جھوٹ اپنی طرف سے لکھ لیا ہوگا - بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ انصاف کے لیے جو لوگ اسوقت جمع ہیں وہی ملکہ کے جرم کی تحقیقات کریں - لئن ٹس یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ شاہزادہ میمی نس کو اس خبر کے سننے سے کہ اسکی ماں کی تجویز قتل کی تحقیقات پیش ہے نہیں معلوم دفعۃً کیا ایسا سخت صدمہ پہونچا اور کچھ ایسا شرمندہ ہوا کہ اسکی جان نکل گئی -

ہرمین کو اس پیارے وفادار لڑکے کی خبر موت سنکر اور یہ خیال کرکے کہ مجھ ہی بدبخت ماں کے رنج و غم سے اسکی جان لی غش آگیا - اور اس خبر سے لئن ٹس کے دل پر بھی ایک چوٹ سی لگی - اور اس بدنصیب ملکہ کی حالت پر کچھ رحم آگیا - اور پلینیا اور اسکے ساتھ کی دوسری عورتوں کو حکم دیا کہ ملکہ کو یہاں سے اٹھا لیجاؤ - اور اسکی صحت کی تدبیر کرو - پلینیا اپنے جانے کی تھوڑی ہی دیر کے بعد لوٹ کر یہ خبر لائی کہ ہرمین کا بھی کام تمام ہوا -

ملکہ کی موت سنکر لئن ٹس اپنی پیرہی پر پچتایا اور جب اپنی ناحق کوشی کو دیکھا کہ ملکہ کے دل پر اسنے کیسا اثر بد پیدا کیا تو اسنے ملکہ کی پاکدامنی کا یقین ہوا - اور اب اسنے خیال کیا کہ نوشتۂ فال بیشک صحیح تھا - اور اسنے سمجھا کہ اگر گم گشتہ کا کچھ پتہ نہ ملا سے اس دختر خرد سال کی طرف اشارہ ہے تو بادشاہ بے وارث رہجائیگا یہی صحیح ہے کیونکہ شاہزادہ میمی نس تو مر ہی گیا - اگر وہ دختر خرد سال ہوتی تو وارث تخت و تاج ہوتی - غرضکہ اپنی حرکت سے لئن ٹس سخت پشیمان ہوا - اور مدت تک متاسف و مبتلا رنج و ماتم رہا -

جہاز جسمین اس شیر خوار شاہزادی کو بٹھاکر این ٹی جنس سمندر پار لیے جاتا تھا
یہ سبب ہوائے تند کے ساحل بوہیمیا خاص دار السلطنت شاہ پولک زنس
کی طرف چلا گیا۔ اور این ٹی جنس نے اُتر کر اُس بچی کو وہین چھوڑ دیا۔
این ٹی جنس کو سی سیلی مین لوٹ کر لئن ٹس سے یہ کہنا نصیب نہوا کہ اُسنے
وہ لڑکی کہان چھوڑی۔ کیونکہ خشکی مین اُس لڑکی کو چھوڑ کر جہاز کی طرف وہ
لوٹتا تھا کہ جنگل سے ایک ریچھ نکلکر اُسپر حملہ آور ہوا اور پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالا۔ اور بادشاہ کے فرمان ناجائز کی تعمیل کا فوراً عوض دیدیا۔
یہ لڑکی بیش بہا کپڑون اور زیورون سے پیراستہ تھی کیونکہ ہرمین نے لئن ٹس
کے پاس بھیجنے کے لیے اُسے خوب آراستہ کر دیا تھا اور این ٹی جنس نے اُسکے
کپڑے مین ایک کاغذ کا پرچہ باندھ دیا تھا جسپر اُسکا نام پرڈیٹا اور چند ایسے
فقرے لکھے تھے جس سے کچھ کچھ اُسکی عالی خاندانی و ناموافقت تقدیر کی طرف
اشارہ ہوتا تھا۔
یہ غریب و بیکس لڑکی ایک گڈریے کے ہاتھ لگی۔ گڈریا کہ ایک رحم دل
آدمی تھا۔ پرڈیٹا کو اسطرح پڑے ہوے دیکھکر اپنے گھر اُٹھا لاکر اپنی
بی بی کے حوالہ کیا جسنے بڑی شفقت سے اُسکی پرورش شروع کی۔ اُس گڈریے
نے اس نعمت غیر مترقبہ کا مخفی نکرنا اپنی حالت افلاس کے خلاف سمجھکر وہان کی
سکونت ترک کر دی جسمین کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ دولت کہان اُسکے ہاتھ لگی
اور پرڈیٹا کے کچھ زیورات فروخت کرکے بہت سی بھیڑیون کے گلے خرید کیے
اور اس ذریعہ سے ایک مالدار گڈریا ہو گیا۔ اُسنے اپنے خاص بچون کی طرح
اُسکی پرورش کی جس سے اُسے یہ نہ معلوم ہوا کہ مین گڈریے کی لڑکی نہین
کوئی دوسری ہون۔

پرڈیٹا جوان ہوئی پر ایک دلکش محبوبہ نکلی۔ ہرچند کہ گڑریون کی لڑکیون کی طرح اُسنے تربیت پائی تھی مگر فطرتی خوبیان جو اپنی مغزمان سے اُسنے ارث مین پائی تھین اُسکی ناآموختہ طبیعت کو ایسا روشن و درست رکھتی تھین کہ اُسکی چال وچلن سے کوئی یہ نہین کہ سکتا تھا کہ اُسنے پادشاہی محل مین پرورش نہین پائی ہے۔

پولک زنس شاہ بوہیمیا کے صرف ایک ہی لڑکا فلورزیل نامے تھا ایک روز اُس نوجوان شاہزادے نے گڑریے کے مکان کے پاس شکار کھیلتا ہوا اُسکی فرضی لڑکی کو دیکھ لیا۔ اور دیکھنے کے ساتھ ہی اُسکے حسن و شائستگی و اندازِ امیرانہ پر فریفتہ ہوگیا۔ اور فوراً ایک مرد شریف کی صورت بن اور اپنا تمام ڈوری کلس رکھ اُسکے مکان مین داخل ہوا۔ اور ہر روز اُس گڑریے کے مکان مین جاکر دیدہ بازی کا معمول رکھا۔

محل شاہی سے فلورزیل کے اکثر غائب رہنے سے بادشاہ کو اندیشہ پیدا ہوا اور محافظون کو تعینات کرکے دریافت کیا کہ ایک گڑریے کی دختر جمیلہ پر اُسکی طبیعت آگئی ہے۔

پولک زنس نے کی میلو کو بلایا (یہ وہی وفادار کی میلو تھا جسنے لٹن ٹس کے غضب سے اُسکی جان بچائی تھی۔م) اور کہا کہ میرے ساتھ برڈیٹا کے (فرضی) باپ گڑریے کے مکان تک چلو۔

پولک زنس اور میلو دونون بھیس بدلے ہوے گڑریے کے مکان پر ایسے روز پہونچے کہ بھیڑون کے بال کترنے کا دہان کھانا تھا۔ گو یہ لوگ اجنبی تھے مگر حسب دستور مشل اور مہمانون کے کہ وہ ایک جلسۂ عام تھا یہ لوگ بھی اندر بلاکر مجمع عام مین شریک کیے گئے۔

سب کے سب خوش و خرم تھے۔ میزین بچھی تھین۔ باعتبار دیہات کے

بہت کچھ سامان وتیاری سے کھانے پک رہے تھے۔ چند چھوکرے وچھوکریان مکان کے سامنے سبزے پر ناچ رہی تھین دروازے کے پاس ایک طرف بسالمی بھی بیٹھا تھا۔ لڑکے ریشمی فیتے وستانے مٹی کے کھلونے کھڑے خرید رہے تھے۔

سب تو اسطرح مشغول شادی وطرب تھے۔ اور فلورنیل پرڈیٹا کو لیے ہوے ایک طرف بیٹھا باتین کر رہا تھا۔ اور بہ نسبت اور تماشائیون کے جو اُنکے گرد مشغول جشن وتماشا تھے ظاہرا وہ دونون زیادہ خوش وخرم معلوم ہوتے تھے۔

بادشاہ نے اپنا بھیس ایسا بدل رکھا تھا کہ اُسکے بیٹے کے لیے اُسکا پہچاننا غیر ممکن تھا اسلیے اُنکی باتین سننے کے لیے بادشاہ اُنکے بہت قریب چلا گیا۔ پرڈیٹا کی امتیاز کے لیے ہوے بھولے پن کی باتین (جو شاہزادے سے وہ کرتی تھی) سنکر بادشاہ کو تھوڑا تعجب نہین ہوا۔ اور کی میلو سے کہا کہ کمینون کی لڑکیون مین یہ بات کہان ہوتی ہے۔ دیکھو نہ کچھ کرتی ہے نہ کہتی ہے مگر کچھ ایسی نظر سے دیکھتی ہے جو اُسکی حالت وحیثیت سے کہین بعید ہے ایسے گانؤن مین ایسی عورت کا ہونا بہت ہی مغتنم ہے۔

کی میلو نے جواب دیا۔ اسمین شک نہین کہ دودھ والیون مین یہ شاہزادی معلوم ہوتی ہے۔

بادشاہ نے گڈریے سے کہا شفیق حال یہ تو بتلاؤ وہ کون حسین گڈریا ہے جو تمھاری لڑکی سے بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہے۔ گڈریے نے جواب دیا لوگ اُسکو ڈوری کلس کہتے ہین۔ اور یہ میری لڑکی کے عشق کا دم بھرتا ہے۔ اگر اس نوجوان ڈوری کلس سے میری لڑکی کی شادی ہوئی تو اس ذریعہ سے اسکو ایسی ایسی چیزین دستیاب ہونگی جو اُسے خواب مین بھی کم نظر آئی ہونگی۔ اس کہنے سے پرڈیٹا کے باقیماندہ زیورات مراد تھے۔ کیونکہ بھیڑ خریدنے سے جو کچھ پرڈیٹا کے زیورات بچ رہے اُنھین پرڈیٹا کے بیاہ مین جہیز دینے کے لیے وہ گڈریا باحتیاط تمام رکھے ہوے تھا۔

پولک زنس نے پھر اپنے لڑکے کو پکار کر یون مخاطب کیا۔ کہ اُدمر و جوان یہ سان کیا کرتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے کشتی شتے سے تمھارا پیٹ بھرا ہوا ہے جو کھانے کیطرف تم راغب نہین ہوتے۔ مین جب جوان تھا تو اپنی محبوبہ کے لیے تحفے ہدیے لاتا تھا۔ تم کیسے عاشق ہو کہ بسا طمی دروازے سے اُٹھا جاتا ہے اور تمنے اپنی معشوقہ کے لیے ایک کھلونا تک نہین خریدا۔

شاہزادہ کو ذرا بھی خیال نہ آیا کہ مین اپنے باپ بادشاہ وقت سے باتین کر رہا ہون اور جواب دیا۔ کہ حضرت اُن چیزون کی اُسے خواہش نہین۔ جس تحفہ کی یہ مجھ سے متوقع ہے۔ اُسکا مجھے آپ ہی خیال ہے۔ اور پھر پرڈیٹا کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ یہ پیر مرد بھی عاشق مزاج معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو اسکے سامنے مین قول و اقرار کرتا ہون جسمین یہ بھی سن رکھے۔ اور پھر اُس مرد ضعیف کو جسے اپنے نزدیک اجنبی سمجھا تھا شاید ایجاب و قبول ٹھہرانے کے لیے مخاطب بنا کر کہا کہ آپ بھی یاد رکھیے کہ اسوقت مین نے پرڈیٹا کے ساتھ کیا عہد و پیمان کیا۔

بادشاہ نے اپنے کو ظاہر کر کے کہا سیان لڑکے اس عہد و پیمان کو فسخ کرو اور بہت کچھ لعنت ملامت کی کہ تمھین اور یہ جرأت کہ کمینون کی چھوکریون سے یون قول و قرار کرو۔ اور پھر پرڈیٹا کو گڈریے کی چھوکری بھیڑون کی پکڑنے والی اور نیز ایسے ہی چند ذلیل ناموں سے تعبیر کر کے کہا خبردار اگر پھر یہ تیرے مکان پر دیکھا گیا تو تجھے اور تیرے بڈھے باپ گڈریے کو بڑی ہی بے دردی سے قتل کرونگا۔

بحالت غصب بادشاہ وہان سے چلا گیا اور کی میلوس سے کہتا گیا کہ شاہزادہ فلورزیل کو اپنے ساتھ لیتے آنا۔

بادشاہ کے چلے جانے پر پرڈیٹا کہ اُسکی شاہانہ طبیعت پولک زنس کے ان توہین کے فقرون سے جذبے مین آگئی تھی۔ بولی۔ گو ہم دونون بے قصور تھے

مگر مجھے تو کچھ خوف نہ آیا۔ وہی ایک بار تو گفتگو کا بھی اتفاق ہوا ہوگا۔ اُس سے صاف صاف کہہ دینا چاہیے کہ جو آفتاب اُسکے شاہی محل مین روشنی پھیلاتا ہے وہی میرے اِس غریب جھوپڑے کو بھی روشن رکھتا ہے۔ اُسکے نزدیک کوئی وجہ امتیاز نہین۔ اور پھر سبرت بولی۔ لیکن اب مین خواب غفلت سے بیدار ہوئی۔ مجھ سے اور بیگمون کے انداز سے واسطہ۔ آپ لوگ مجھے اجازت دیجیے تو بھیڑون کا دودھ دوہنا بھی باقی ہے اب وہین جاکر رُونگی۔

پرڈیٹا کی شائستگی و نیک چلنی دیکھکر رحم دل کی میلو بہت رضامند ہوا اور معلوم کیا کہ شاہزادہ پرڈیٹا کی محبت مین بدرجۂ غایت سرشار ہے مگر کیا کرے کہ اپنے باپ کے شاہی حکم سے مجبور ہے۔ اور پھر سوچ کر اُن عاشقون کی دستگیری کی ایک تدبیر نکالی اور چاہا کہ اُسی وقت اپنی اُس مفید حکمت پر جو اُسکے دلمین تھی کاربند ہو۔

کی میلو عرصے سے جانتا تھا کہ لئن ٹس شاہ سی سیلی اپنی پہلی حرکات سے بہت ہی نادم اور پشیمان ہے۔ اور ہر چند کہ لی میلو پولک نرنس کے معزز درباریون مین تھا اور اُسکے پاس بڑے آرام سے تھا۔ مگر اپنے پہلے آقا نامدار کے شوق ملازمت اور اہل وطن کے شوق دیدار کو دل سے نہ نکال سکا چنانچہ اُس نے فلورزیل اور پرڈیٹا سے کہا کہ مصلحت وقت اِسی مین ہے کہ تم لوگ میرے ساتھ سی سیلی چلو وہان پہونچکر لئن ٹس شاہ سی سیلی سے ملاقات سفارش کرکے شاہی محل مین جگہ دلوا دونگا اور تا وقیکہ لئن ٹس واسطہ پڑکے پولک نرنس سے تمھارے قصور معاف نہ کرادے اور تمھارے عقد نکاح پر اُسے راضی نکردے تم وہین رہنا۔

اس رائے سے اُنھون نے بخوشی اتفاق کیا۔ اور کی میلو نے بدستیۂ اسباب سفر

گرڑیے کو حکم دیا کہ تم بھی اُنکے ساتھ چلو۔

گرڑیے نے چلتے وقت پرڈیٹا کے بقیہ زیورات اور اُسکے بچپن کے کپڑے اور وہ پرچہ جو اُسکے کپڑون سے لپٹا ہوا پایا تھا ساتھ لے لیا۔

بعد طے کرنے اِس سفر سود مند کے فلورنزیل اور پرڈیٹا اور کی میلو اور گرڑیا بہ حفاظت تمام دربار لنن ٹس مین پہونچے۔ لنن ٹس کہ ہنوز اُسکے دلے پیاری ہرمین اور اُسکی دختر کا غم دور نہوا تھا۔ کی میلو کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آیا۔ اور شاہزادۂ فلورنزیل کی بہت کچھ تواضع و تکریم کی۔ لیکن پرڈیٹا کی طرف جسے شاہزادۂ فلورنزیل نے اپنی بی بی بتلائی تھی۔ لنن ٹس کی خاص توجہ دیکھی گئی۔ اور اُسکی صورت کو اپنی بیگم مرحومہ ہرمین کی صورت سے مشابہ پاکر اپنے رنج و الم کو اُسنے تازہ کیا اور کہا کہ اگر مین اپنی لڑکی کو اِسطرح بے دردی سے پھنکوا نہ دیتا تو آج وہ بھی ایسی ہی دلکش عورت ہوتی۔ اور پھر فلورنزیل کی طرف مخاطب ہوکر بولا۔ تمھارے جوانمرد باپ کی صحبت و دوستی سے مین نے ہاتھ سے کھو دی مگر اب مین دل و جان سے چاہتا ہون کہ ایک بار پھر اُسے دیکھون۔

جب اُس بڈھے گرڑیے نے پرڈیٹا کے حال پر بادشاہ کو اتنا متوجہ پایا اور یہ بھی سُنا کہ حالت شیرخواری مین بادشاہ نے ایک لڑکی پھنکوا دی تھی تو اُس زمانہ کو وہ خیال کرنے لگا جب پرڈیٹا اُسنے پڑی پائی تھی۔ اور اُسکی حالت بکسی اور زیورات اور دیگر نشانات امارت کو جو اُسکے ساتھ تھے اُسنے مقابلہ کیا جس سے معلوم ہوا کہ بیشک پرڈیٹا اور جس لڑکی کو بادشاہ نے پھنکوا دیا تھا دونون ایک ہی ہین۔

فلورنزیل پرڈیٹا کی میلو اور وفادار پلینا سب کے سب موجود تھے کہ

بڈھے گڈریے نے پرڈیٹا کے اٹھا لانے کی حالت اور اینی ٹی خنس کے ہلاک ہونے کی کیفیت کہ ریچھ کو اُسپر حملہ کرکے پکڑتے ہوے اُسنے بچشم خود دیکھا تھا بادشاہ سے بیان کرنی شروع کی اور اُسنے ایک دوشالہ پیش کیا جسے دیکھکر پلینا نے پہچانا کہ ہرمین نے اسے بادشاہ کے پاس بھیجتے وقت اپنی بچی پرڈالدیا تھا۔ اور ایک گوہر نکال کر دکھایا جسے پلینا نے تبلایا کہ بیشک یہ وہی گوہر ہے جو ہرمین نے پرڈیٹا کی گردن مین باندھدیا تھا۔ اور پھر ایک کاغذ دکھایا۔ جسے پلینا نے دیکھکر کہا کہ خاص میرے شوہر کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور کہا اسمین شک نہین کہ یہ پرڈیٹا خاص لئن ٹس کی بیٹی ہے۔ پلینا اُسوقت عجب جانکنی مین تھی۔ کچھ تو اپنے شوہر کی موت کی خبر سُنکر رنج اور کچھ بابت وراثت کے فال کی صداقت پر خوش کہ دختر گم گشتہ کا تپلا ملا۔ جب لئن ٹس کو معلوم ہوا کہ پرڈیٹا میری خاص بیٹی ہے تو اُسے بڑا صدمہ اس امر کا ہوا کہ آج ہرمین زندہ ہوتی تو کس خوشی سے اپنی لڑکی کو دیکھتی۔ اور بحالت یاس دیر تک یہی کہتا رہا۔ ہے ہے تیری ماں تیری ماں۔

پلینا نے اس خوشی و نیز رنج آمیز حالت کو یہ کہکر مبدل کر دیا کہ مین نے فی الحال اٹلی کے ایک کاریگر جولیو رومینو نامے سے ایک ایسی نادر مورت بنوائی ہے جو بعینہ ملکہ ہرمین کی ہمشکل ہے اگر حضور میرے مکان پر چل کر اُسے دیکھین تو کمال مسرور ہونگے۔ اور یہی سمجھینگے کہ خود ہرمین زندہ موجود ہے یہ سنکر سب کے سب اُسکے مکان کی طرف چلے۔ لئن ٹس کو ہرمین کی صورت دیکھنے کی خوشی تھی۔ اور پرڈیٹا کو کہ اُسنے کبھی اپنی ماں کو دیکھا نہ تھا۔ یہ آرزو تھی کہ دیکھین اُسکی شکل کیسی تھی۔

جب پلینا نے پردہ اٹھا کر وہ مورت دکھائی تو بادشاہ کو وہ بالکل ہی ہرمین کے

مشابہ معلوم ہوئی اور از سر نو آگا تازہ ہوا۔ اور دیر تک اسپر سکتہ کی حالت طاری رہی۔
پلینا نے کہا پادشاہ سلامت آپ کی خموشی مجھے پسند ہے۔ کیونکہ اس سے اور بھی آپ کی حیرت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ ہی کہیے کہ یہ مورت ٹھیک ٹھیک آپ کی بیگم کے مشابہ ہے یا نہین۔

آخر کار پادشاہ نے جواب دیا کہ بیشک یہ ملکہ کی صورت ہے اور ویسا ہی جاہ و جلال اسکے چہرے سے عیان ہے جیسا ابتدا سے ملاقات مین مین نے ملکہ مین دیکھا تھا۔ مگر اتنا مین کہہ سکتا ہون کہ ہرمین کی اتنی عمر نہ تھی جتنی کہ اس مورت کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہے۔ پلینا نے کہا اس سے اور بھی بنانے والے کی خوبی نکلتی ہے کیونکہ اسنے اس انداز سے اس مورت کو بنایا ہے کہ اگر ہرمین اب تک زندہ ہوتی تو ایسی ہی ہوتی۔ لیکن جہان پناہ اب مجھے پردہ چھوڑنے دیجیے کہین ایسا نہو کہ یہ آپ کو متحرک دکھائی دینے لگے۔

پادشاہ نے یہ سنکر کہا۔ ابھی پردہ نہ ڈالو۔ بہتر تھا کہ مین بھی مرجاتا۔ کی میلو کیا تم اسے بے جان کہہ سکتے ہو۔ دیکھو اسکی آنکھ ہلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پلینا نے کہا اتو جہان پناہ مین ضرور پردہ چھوڑونگی۔ آپ کی بدحواسی دیکھکر مین ڈرتی ہون۔ کہین آپ اسے ذی روح نہ تصور کرنے لگین۔ لئن ٹس نے کہا۔ پیاری پلینا۔ بیس برس تک علی الاتصال مین ایسا ہی خیال کرونگا۔ چپ کرو۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے منہ سے سانس آتی جاتی ہے۔ کیا سانس بھی ایسی شے ہے جو کسی اوزار سے بن سکتی ہو۔ کوئی صاحب ہنسین نہ تو اسکا منہ چومنے کو میرا بے اختیار جی چاہتا ہے۔ پلینا نے کہا حضور والا صبر کرین اسکے ہونٹون کی سرخی اچھی طرح خشک نہین ہوئی ہے۔ حضور کے ہونٹون مین رنگ کا تیل لگ جائیگا۔ اور پوچھا کہ ابتو پردہ ڈال دون۔ لئن ٹس نے کہا۔ اس بیس سال کے اندر تو آپ پردہ

نہین چھوڑنے پاتین۔

پرڈیٹا جو اب تک دوزانو بیٹھی ہوئی اپنی انوکھی مان کو بڑے غور و تعجب سے دیکھ رہی تھی اُسوقت بولی کہ اتنے عرصہ تک تو مین بھی اپنی پیاری مان کی زیارت کے لیے یہان بیٹھ سکتی ہون۔

پلینا نے لئن ٹس سے کہا۔ آپ اپنی بدحواسی کو کم کرین اور مجھے پردہ گرانے دین نہین تو پھر اچھی طرح آپ کی گھبراہٹ کا سامان درست کر دیتی ہون۔ کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مورت خود بخود حرکت مین آئے۔ اور بن ستون سے اُتر کر حضور کو چمٹ جائے۔ مگر تامل یہی ہے کہ آپ ایسی حالت مین اسے شیطانی کھیل سمجھینگے اور حالانکہ مجھسے اور شیطانی کھیل سے کچھ واسطہ نہین۔

لئن ٹس متحیر ہو کر بولا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ تو دل و جان سے مین دیکھنے کو تیار ہون۔ اور اگر بولی بھی سُنا دو تو اسکا بھی مشتاق ہون۔ کیونکہ جب ہلا دیا تو بلا دینا کیا بڑی بات ہے۔

پھر پلینا نے بہ سنجیدگی تمام ایک سہل سا گیت گایا جسے پہلے سے متعین کر رکھا تھا۔ اور جسکے سُننے کے ساتھ ہی تمام حاضرین کو یہ دیکھکر کمال حیرت ہوئی کہ وہ مورت بن ستون سے اُتری اور لئن ٹس کی گردن مین اپنے ہاتھ ڈال دیے۔ اور اپنے شوہر اور تازہ وارد لڑکی پرڈیٹا کے واسطے دعائین مانگنے لگی۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہ تھی جو وہ مورت لئن ٹس کی گردن مین باہین ڈال کر اپنے شوہر اور لڑکی کی خیر منانے لگی کیونکہ وہ مورت درحقیقت خود ہرمین تھی جو اب تک مری نہ تھی۔

پلینا نے ہرمین کی موت کی خبر بادشاہ کے پاس اسلیے پہونچا دی تھی کہ اُسکے نزدیک اُسکی جان بچانے کے لیے اُسوقت سوائے اسکے کوئی دوسری تدبیر

نہ تھی۔ ورنہ ہرمین فی الحقیقت مری نہ تھی۔ بلکہ پلینا خوش خصال کے پاس وہ چھپی ہوئی رہتی تھی۔ اور پرڈیٹا کی خبر سننے کے پہلے اپنے حال سے بادشاہ کو اطلاع دینا روانہ رکھتی تھی۔ کیونکہ۔ گولڈن لٹس کی زیادتیوں کو مدت ہوئی تھی کہ وہ بھول گئی تھی مگر اسکی شیرخوار لڑکی پر جو بیدردی کی گئی تھی اُسے ہرگز دل سے بھلا نہ سکتی تھی۔

لٹس کو مدت سے مبتلا رنج و آلام تھا۔ اسطرح بے سان و گمان بی بی کے زندہ ہو جانے اور لڑکی کے مل جانے سے اُسے اتنی زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ مشکل اُسے برداشت کر سکا۔

ہر طرف سے صدائے مبارک و سلامت بلند ہوئی۔ پرڈیٹا کے والدین نے شاہزادہ فلورزیل کا بہت کچھ شکریہ ادا کیا جسکے عشق و محبت کے باعث سے انھیں اپنی لڑکی کا دیکھنا نصیب ہوا۔ اور پھر بڈھے گڈریے کو بہت کچھ دعائیں دیں جسنے انکی لڑکی کی جان بچائی تھی۔ کی میلو اور پلینا زیادہ اِسبات پر خوش ہوئے کہ ہم آج اپنی نمک حلالیوں کا انجام خیر دیکھنے کو زندہ ہیں۔

اسوقت شاہ پولک زنس کے پہونچ جانے سے اس نعمت غیر مترقبہ و مسرت مفاجات کی گویا پورے طور پر تکمیل ہوگئی۔

پولک زنس نے جب اپنے لڑکے اور کی میلو وہاں سے غائب پایا۔ تو اُسنے قیاس کیا کہ سوائے سی سلی کے وہ اور کہیں نہیں مل سکتے کیونکہ کی میلو کی زبانی وہ اکثر وطن جانے کی آرزو سنا کرتا تھا۔ چنانچہ اسی قیاس پر وہ بعجلت تمام اُنکے تعاقب میں روانہ ہوا۔ اور شہر سی سلی میں ایسے وقت داخل ہوا کہ بادشاہ کے گھر یہ سب سامان خوشی کے مہیا کیے۔

اسی جلسۂ شادی و طرب میں پولک زنس بھی شریک ہوا۔ اور اپنے دوست لٹس کی ساری خطاؤں کو معاف کرکے اور اسکی بدگمانیوں کو دل سے بھلا کر

سچا دوست بنگیا - اور یون صلح ہوجانے پر پھر امین ویسی ہی گرمجوشی کے ساتھ محبت قائم ہوئی جیسی بچپن مین تھی - اور اب اسبات کا بھی خوف جاتا رہا کہ پولک زنس اپنے لڑکے کا عقد پرڈیٹا کے ساتھ منظور نکریگا - کیونکہ اب پرڈیٹا گڑریے کی چھوکری سے سلطنت سی سلی کی ولیعہد ہوگئی تھی -

مصیبتون پر اتنے عرصہ تک صبر کرنے سے دیکھو کیسا اچھا اجر ہرمین کو ملا کہ مدت تک وہ نیک بخت عورت اپنے لئن لس اور پرڈیٹا کے ساتھ رہکر عمدہ بگیچون اور ماؤن مین خیال کی گئی -

---

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا ستروان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی - آئی - ئی - مین چھپا تھا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین باہتمام مخدوم مکرم کمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سے پہلی مرتبہ ماہ جون سنہ ۹۰ء مین چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا

بن صناع مکین و مکان فضل خلاۃ زوزما

یہ انگریزی کتاب ملیس ولیم شیکسپیر کی مجموعہ افسانہ موسومہ پیریسے ملیس لیمنون کا

دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے مرسومہ

قصہ ہائے شیکسپیر

جسکو علامہ کرشان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چغتائی فضیل مسمی باس اول

فضلاے گورنمنٹ نے بایا ہ مطبع اودھ اخبار بمجاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

درمطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بطبع شد

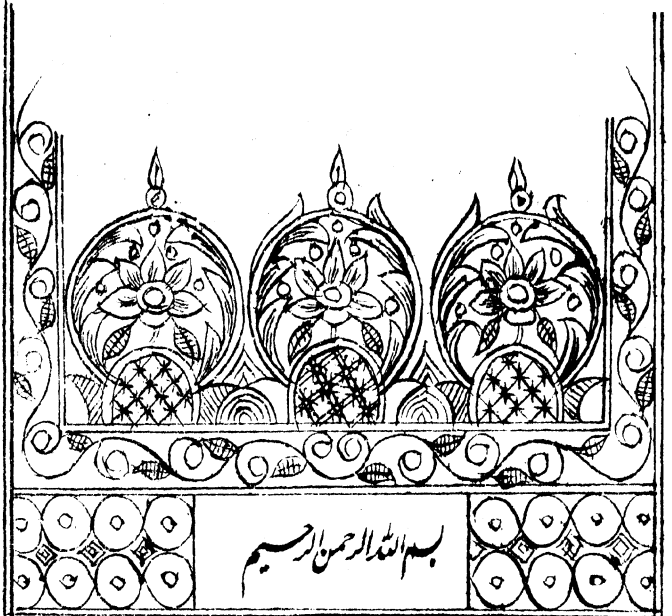

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برٹرم نواب رودسی لین نے باپ کے مرنے پر خطاب نوابی و اختیار ریاست حاصل کیا۔ شاہ فرانس برٹرم کے باپ سے کمال محبت رکھتا تھا اُسنے اُسکی موت کی خبر سُنکر ایک سردار بھیجا کہ برٹرم کو نورگ دار السلطنت پیرس مین لائے۔ کیونکہ مقتضی اُسکے باپ کی دوستی کا یہی ہے کہ اُسوقت اُسکی تشفی اور تسلی کیجائے۔ برٹرم اپنی مان راندر بیگم کے پاس تھا کہ لیفیو ایک فرانسیسی سردار اُسے بادشاہ کے پاس لیجانے کے لیے آیا۔ شاہ فرانس ایک خود مختار بادشاہ تھا اور اُسکی طلبی ایک حکم شاہی تھی جسے کوئی اُمتحت چاہے کیسے ہی اعلیٰ رتبہ کا کیون نہو رد نہین کر سکتا تھا۔ اسلیے۔ گو بیگم کے دل پر لڑکے کے جدا ہونے سے وفات شوہر کا غم جسے وہ ابھی تک بھولی نہ تھی تازہ ہوا۔ مگر اُسکے ایک دن کے لیے بھی روک رکھنے پر وہ جرأت نکر سکی۔ اور سُننے کے ساتھ ہی جانے کی اجازت دیدی۔ لیفیو بد نواب زادے کو لینے آیا تھا نواب کے غم سے بیگم کو کچھ تسکین دینے کے لیے کچھ دن لوان

کی طرح تملق کی باتین شروع کین کہ یہ ایسا رحم دل بادشاہ ہے کہ اسکے عہد مین ممکن ہے کہ تم دو سہر اشوہر کرو جو نواب زادے پر باپ کی جگہ قائم رہے جسکا فشا یہ تھا کہ بادشاہ کو برٹرم کی بہبودی و فلاح کا بہت کچھ خیال ہے۔ بات ہی بات مین لیئیو کے مُنھ سے نکل گیا کہ بادشاہ ایک ایسے سخت عارضہ مین مبتلا ہو رہا ہے کہ اسکو طبیبون نے جواب دیدیا ہے۔ بادشاہ کی علالت کا یہ حال سُنکر بیگم نے کمال تاسف کیا اور کہا آج ہیلینا (یہ ایک شریف زادی تھی کہ بیگم کے پاس رہا کرتی تھی اور اسوقت اسکے پاس ہی تھی) کا باپ زندہ ہوا اور نہ بیشک بادشاہ کی علالت رفع کردیتا۔ اور پھر تھوڑا سا حال ہیلینا کا بیان کیا۔ کہ یہ ایک نامی طبیب جیرارڈ ڈی نربن کی لڑکی ہے جو مرتے دم اسے میرے سپرد کرتا گیا۔ جیسے یہ میرے ہی پاس ہے۔ اور پھر ہیلینا کی پاکدامنی و نیک خصلتی کی تعریف شروع کی جو اپنے پدر خوشخصال سے اسنے ورثہ مین پائی تھی۔ بیگم کی یہ باتین سُنکر ہیلینا افسردہ دل کی آنکھ سے اشک جاری ہوے جسے دیکھکر بیگم نہایت نرمی نصیحت کرنے لگی کہ بھلا باپ کی موت پر کوئی اتنا بھی رنج و غم کرتا ہے۔ برٹرم اب اپنی ماں سے رخصت ہوا۔ بیگم نے اس اپنے پیارے لڑکے کو روتے ہوے اور دعائین دیتے ہوے اپنے پاس سے جدا کیا۔ اور لیئیو کی حفاظت مین یہ کہکر دیا کہ میرے نیک سردار اسنے کبھی دربار کا مُنھ دیکھا نہین ہے۔ وہان جو طور و طریقے ہون اسے بتاتے رہنا۔

چلتے چلاتے برٹرم نے ہیلینا کی طرف بھی مخاطب ہوکر اسکے خوش کرنے کے لیے بہ شائستگی تمام دو ایک باتین کین اور اخیر مین کہا کہ میری ماں کی تسکین و دلجمعی کرنا اور بخبرداری اسکے ساتھ رہنا۔

ہیلینا عرصہ سے برٹرم کے ساتھ محبت رکھتی تھی اور وہ آنسو جو بافسردہ دلی اسکی آنکھ سے بہے تھے کچھ باپ کے لیے نہ تھے۔ ہیلینا کو باپ سے بھی محبت تھی۔

مگر برٹرم ایسے معشوق کو چھٹتے ہوے دیکھکر اُسکے عشق نے ایسا غلبہ کیا کہ پیارے باپ کی صورت کا اُسے ذرا بھی خیال نہ آیا۔ اور اُسکی قوت متخیلہ مین اُسوقت سواے برٹرم کے خیال کے اور کوئی خیال نہ تھا۔

ہیلینا عرصہ سے برٹرم پر عاشق تھی۔ مگر ہمیشہ سے اِسبات کا خیال رکھتی تھی کہ برٹرم نواب روسی لین اور پیرس کے قدیم خاندان کی نسل سے ہے۔ اور مین ایک غریب زادی ہون۔ اُسکے آبا واجداد بڑے بڑے معزز گذرے ہین۔ اور میرے مان باپ کو کوئی جانتا تک نہین۔ اور اِسی وجہ سے اُس عالی خاندان برٹرم کو وہ اپنا آقا اور سردار جانتی تھی۔ اور سواے خدمت مین حاضر رہنے کے حرف مطلب زبان پر لا نہ سکتی تھی اور چاہتی تھی کہ مثل رعایا کے اُسکی تابعداری مین رہکر اپنی زندگی بسر کرے اُسکے علو مرتبت اور اپنی حالت ردی مین اُسے اتنا تفاوت معلوم ہوتا تھا کہ وہ برٹرم کو ستارہ سے نسبت دیکر کہتی کہ میرا برٹرم سے عشق کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کسی روشن ستارے سے عشق کا تصور اور اُس سے ملنے کی آرزو ہو۔

برٹرم کے چلے جانے سے وہ ہر وقت چشم تر و دل آزردہ رہنے لگی۔ کیونکہ گو اُسے مطلب براری کی کچھ امید نہ تھی مگر یہ کتنی بڑی بات تھی کہ اُسکا معشوق ہر دم آنکھ کے سامنے رہتا تھا۔ ہیلینا کا دستور تھا کہ سامنے بیٹھکر ایسے غور سے اُسکی سیاہ آنکھین خمدار بھوین اور گھونگھر والے بال دیکھا کرتی گویا اپنے صفحۂ دل پر اُسکے چہرے کا عکس اُتارا چاہتی اور دل بھی کیسا موضوع جسمین ذرا ذرا سے نشانات ایک بار دیکھنے مین ہمیشہ کے لیے نقش کالحجر ہو جائین۔

جو رڈی نرین نے مرتے وقت اپنی لڑکی کے لیے سواے چند عمدہ و مجرب نسخون کے جو بکمال غور و فکر عمدہ و پرتاثیر دواؤن کے برسون تجربہ کرنے سے اُسنے ترتیب دیے تھے۔ اور کوئی اثر نہ چھوڑا۔ انھین نسخون مین ایک نہایت مجرب دوا اُس مرض کی

بھی لکھی ہوئی تھی جسمین لیفیو نے بادشاہ کا جان بلب ہونا بیان کیا تھا۔ ہیلینیا جو یون عاجز و مایوس تھی بادشاہ کی بیماری سُنکر اُسکا حوصلہ بڑھا اور اُسنے منصوبہ کیا کہ خود پیرس مین چلکر بادشاہ کے مرض کا علاج کرے۔ گو ہیلینیا کے پاس ایک نہایت اچھا نسخہ تھا مگر یہ بات بعید القیاس تھی کہ بادشاہ اور اُسکے اطبا جس مرض کو لاعلاج سمجھ چکے تھے ایک غریب و نا تعلیم یافتہ چھوکری کو اُسکے اچھا کرنے پر مستعد ہو جانے سے باریابی خدمت سلطانی کی اجازت ملجائیگی بشرط اجازت ہیلینیا کو اپنی دوا کی کارگر ہونے کی ایسی قوی اُمید تھی کہ باوجود اُسکے کہ اُسکا باپ اپنے وقت کا ایک مشہور حکیم تھا مگر اُسکا تجربہ و ملکہ اُسے ایسی قوی اُمید رکھنے کی اجازت نہ دیتا کیونکہ ہیلینیا کو اس امر پر اعتقاد تھا کہ آسمان کے تمام مبارک ترین ستارون نے اِس دوا کو مقدس ٹھہراکر میرے لیے مال متروکہ بنایا ہے جسپر میرے ازدیاد دولت کا انحصار و لواب روسی لین کی بی بی کے رتبہ تک پہونچنے کا مدار ہے۔

برٹرم کچھ بہت دور نہ نکل گیا ہوگا کہ باورچی نے آکر بیگم کو اطلاع دی کہ ہیلینیا بیٹھی ہوئی کچھ آپ ہی آپ باتین کر رہی تھی مین نے اوٹ سے سُنا اور اُسکے الفاظ پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ برٹرم پر وہ فریفتہ ہے اور اُسکے ساتھ خود بھی پیرس جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بیگم نے یہ سُنکر باورچی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جاکر ہیلینیا کو یہان بھیجدو کہ بیگم کچھ بات کرنے کو بلاتی ہین۔ ہیلینیا کا یہ حال سُنکر بیگم کو اپنا وہ زمانہ یاد آیا جب برٹرم کے باپ سے اُسنے شروع شروع عشق و محبت پیدا کی تھی اور اپنے دلمین کہا کہ شروع جوانی مین مجھپر بھی یہ کیفیت گذر چکی ہے۔ محبت یہ ایسا خار ہے کہ گل جوانی کے لیے ضروریات سے ہے۔ اگر ہم مخلوق ہین تو ایسی برائیون کا ارتکاب ایام جوانی مین ہمارے لیے ضروریات سے ہے۔ چاہے اسوقت ہم اُسے برائی سمجھین یا نہ سمجھین۔ بیگم اپنے عالم جوانی کے عشق و محبت کی برائیون کو سوچ رہی تھی کہ ہیلینیا سامنے سے آئی اور بیگم نے اُسے دیکھکر کہا ہیلینیا تم جانتی ہو مین تمھاری ماں ہون۔ ہیلینیا نے جواب دیا کہ آپ

میری بی بی اور مالک ہین - بیگم نے پھر کہا کہ تم میری بیٹی ہو - مین تو خود اپنے کو تمھاری
مان کہتی ہون - تم کیون اسطرح بہ بجاجت انکار کرتی ہو اور زرد ہوئی جاتی ہو - ہیلینا ڈری
کہ بیگم کو شاید میرے تشنج کا حال کسی طرح معلوم ہو گیا ہے - اور گھبرا کر بولی بیگم مین آپ سے
معافی چاہتی ہون - آپ میری ماں نہین ہین - نواب رزسی لیون نہ تو میرا بھائی ہو سکتا اور
نہ مین آپ کی بیٹی - بیگم نے کہا لیکن ہو تو ہو سکتی ہو اور پھر کہا کہ مین حیران ہون کہ تم ماں
اور بیٹی ہونے کے کیا معنی سمجھتی ہو جو اتنا گھبرا رہی ہو - اچھا یہ بتاؤ کہ میرے بیٹے کو تم
چاہتی ہو - خوف زدہ ہیلینا نے جواب دیا بی بی جانے دیجیے - بیگم نے پھر وہی سوال کیا
کہ تم میرے لڑکے کو چاہتی ہو - ہیلینا نے کہا کیا آپ اسے نہین چاہتین - بیگم نے - یہ
جواب سُنکر کہا مجھے بہلاؤ مت - قریب آجاؤ - اور اپنے عشق کی کیفیت بیان کرو کیونکہ
تمھارے عشق کی کیفیت مجھے اچھی طرح معلوم ہو چکی ہے - ہیلینا نے سر بہ زانو ہو کر اپنے
عشق کی کیفیت بیان کرنی شروع کی - پہلے شرما کر و دہشت زدہ ہو کر اُس شریف بیگم سے
خواستگار معافی ہوئی اور پھر اسبات کو ظاہر کیا کہ برٹرم مین اور مجھ مین جتنا تفاوت مدارج
ہے اُسکا مین بہت کچھ لحاظ رکھتی ہون - اور برٹرم کو ابتک میرے میلان طبیعت کا حال
نہین معلوم - مجھ افسردہ دل کے عشق کی کیفیت بالکل غریب ہندوستانیون کی سی ہے کہ
آفتاب کو پوجتے ہین اور وہ سوائے اسکے کہ پرستش کرنیوالون کی طرف دیکھتا ہے
اور کچھ اُنکے حال سے خبر نہین رکھتا - بیگم نے پوچھا کیا پیرس نے کا تمھارا ارادہ نہین ہے
ہیلینا نے کہا جسبے لیفیو کی زبانی مین نے بادشاہ کی علالت کی خبر سُنی ہے تب سے
بادشاہ کا علاج کرنے کے لیے پیرس جانے کو جی چاہتا ہے - بیگم نے کہا - پیرس
جانے کا کیا یہی سبب ہے - ہیلینا نے صاف صاف بیان کیا کہ حضور آپ ہی کے صاحبزادے
نے مجھے یہ سمجھایا ورنہ پیرس دو اور بادشاہ کا مجھے کیا خیال ہیلینا کا بیان سُنکر بیگم نے
نہ تو اپنی آزردگی ظاہر کی نہ خوشی - اور منھ بنا کر پوچھا - کیا فی الواقع تمھارے پاس

کوئی ایسی دوا ہے جسکا کارگر ہونا یقینی تصور کیا جائے اور آخر کار بیگم کو بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ یہ دوا انھین عمدہ نسخون مین سے ہے جنھین جبرجرڈوی نرین استعمال کیا کرتا تھا اور مرتے دم انھین اپنی لڑکی کو دیگیا تھا - اور پھر اُس ہولناک وقت کے وعدۂ مستحکم کا خیال آیا - جب مرتے دم جبرجرڈوی نرین نے اپنی لڑکی اُسکے سپرد کی تھی جسکی قسمت اور بادشاہ زندگی اُسوقت ایک ہی تدبیر سے متعلق معلوم ہوئی جسے گو ایک دل دادہ عورت کے خیال نے پیدا کیا تھا مگر بیگم کو کیا معلوم کہ قضا و قدر آپہی سے بادشاہ کا اچھا کرنا اور جبرجرڈوی نرین کی بیٹی کے لیے فلاح و بہبودی کی بنیاد قائم کرنا منظور ہے) اور ہیلینا کو وہان جانے کی اجازت دیکر بحوالگروی اسکا پورا سامان درست کر دیا اور خدمت کے لیے مناسب تعداد آدمیون کی ساتھ کر دی - اور جب ہیلینا چلنے لگی تو اُسے بہت کچھ دعائین دین اور نہایت مہربان ہو کر اُسکے کامیاب ہونے کی تمنا ظاہر کی -

ہیلینا پیرس مین پہونچی - اور اپنے دوست لیفیو امیر دربار کی توجہ سے تقرب بارگاہ سلطانی حاصل کیا - لیکن پھر بھی اُسے دقتین اُٹھانی پڑین کیونکہ ایک نوعمر طبیب کی بآسانی بادشاہ نے اُس دوا کا لیکر استعمال کرنا قبول نہ کیا بلکہ جب ہیلینا نے اپنے باپ جبرجرڈوی نرین کا نام بتایا (جسکی شہرت سے بادشاہ واقف تھا) اور اُس بیش قیمت دوا کو اسطرح پیش کیا جسطرح کوئی معزز شے دیتا ہے - اور کہا کہ میرے باپ نے اسے مدتون کے تجربہ اور ملکہ سے حاصل کیا تھا - اور بہ دلیری یہ شرط لگائی کہ اگر بخیر و عافیت دو دن کے اندر بادشاہ سلامت تندرست نہو جائین تو مین اپنی زیست سے باز آؤن - اُسوقت بادشاہ اُسکے استعمال پر راضی ہوا اور کہا اگر مین دو دن کے عرصہ مین صحیح نہو گیا تو ضرور ہیلینا ہلاک کی جائیگی اور اگر مجھے صحت ہو گئی تو مین وعدہ کرتا ہون کہ ہیلینا کو اختیار دیدونگا کہ اپنے بیاہ کے لیے جس کسی کو چاہے (جس سے صرف امیرزادے مراد تھے) پسند کر لے - چنانچہ ہیلینا نے بادشاہ کے صحیح ہو جانے پر اجازت مین شوہر کا انتخاب کرنا منظور کیا

اپنے باپ کی دوا کی تاثیر پر ہیلینا کو جیسی توقع تھی اُسکے خلاف ظہور پذیر نہوا اور ابھی دو دن بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ بادشاہ بالکل صحیح ہوگیا اور بنظر اظہار وعدہ کہ اُس حسین طبیب سے ایک شوہر دینے کا قرار ہوا تھا اُسنے اپنے دربار کے تمام امیرزادون کو کھڑا کیا اور ہیلینا سے کہا کہ اچھی طرح دیکھ بھال کر اس قطار مین سے جس امیرزادے کو تم چاہو اپنے لیے چن لو۔ ہیلینا کے پسند کرنے مین کچھ عرصہ ہوا کیونکہ اُس جماعت مین برٹرم کو دیکھتے ہی وہ اُسکی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ مین اسی کو پسند کرتی ہون۔ اور پھر برٹرم کی طرف مخاطب ہوکر بولی اور میرے آقا مجھ مین یہ جرأت نہین کہ تمکو لے سکون۔ تم یہ سمجھو کہ مین اپنی جان کو ہمیشہ کے لیے تمھاری مرضی کے تابع کرتی ہون اور جبتک مین زندہ رہونگی تمھاری خدمت سے منہ نہ موڑونگی۔ بادشاہ نے کہا نوجوان برٹرم کیا دیکھتے ہو اسے تو یہ تمھاری بی بی ہے۔ برٹرم نے اپنے اظہار ناخوشی مین کچھ تامل نہ کیا اور بادشاہ کے اس تحفہ کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہیلینا ایک غریب طبیب کی چھوکری ہے اور اُسنے میرے ہی گھر تربیت پائی ہے۔ عرصہ سے یہ میری ہی ماں کی خدمت مین رہتی ہے۔ ہیلینا برٹرم کی زبانی اپنی تحقیر و توہین کے کلمے سنکر بولی بادشاہ سلامت آپ انکو جانے دیجیے۔ میری خوشی کے لیے یہ کیا کم ہے کہ آپ صحیح و تندرست ہین۔ لیکن بادشاہ نے اپنے شاہی حکم کا اسطرح ٹلکا ہونا گوارا نہ کیا کیونکہ امیرون کا اپنی پسند سے بیاہ دینے کا اختیار اُسوقت شاہان فرانس کے خاص حقوق مین داخل تھا۔ اور اسلیے اسی دن برٹرم کا ہیلینا کے ساتھ جبراً بیاہ کر دیا جس سے برٹرم کو سخت بے چینی حاصل ہوئی اور اُس بیچاری عورت کو بھی کوئی وجہ تسکین کی حاصل نہوئی۔ ہرچند کہ جس شوہر کے لیے ہیلینا نے اپنے کو خطرہ مین ڈالا تھا اُسے

پالیا مگر یہ پانا محض ظاہری بھڑک تھی کیونکہ اُسکے شوہر کا ملتفت ہونا کوئی ایسی شے نہ تھی جسکا عطا کرنا پادشاہ کے اختیار مین ہوتا۔

بیاہ کی تھوڑی ہی دیر بعد برٹرم نے ہیلینا سے کہا کہ پادشاہ سے کہکر یہان سے جانے کی مجھے اجازت دلوا دو۔ اور جب اُسنے پادشاہ سے اجازت دلوادی تب اُس سے برٹرم نے کہا کہ مین اِس عجلت کے بیاہ پر راضی نہین ہون اور یہ بالکل میرے خلاف طبیعت ہے۔ اور اسلیے میرے کسی فعل پر تمھین متحیر نہین ہونا چاہیے۔ ہیلینا کو حیرت تو نہین ہوئی بلکہ نہایت غم ہوا جب اُسنے دیکھا کہ برٹرم میرے چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ برٹرم نے اُسے حکم دیا کہ میری ماں کے پاس تم گھر چلی جاؤ۔ ہیلینا نے یہ بے درد حکم سُنکر جواب دیا جناب مین اِسپر کچھ کہہ نہین سکتی۔ مگر ہان اتنا کہتی ہون کہ مین آپ کی تابعدار خادمہ ہون۔ اور ہمیشہ اِس استحقاق کے بڑھانے مین جسمین ہمارے بدبخت ستارے قاصر رہے سچی اطاعت سے کوشش کرتی رہونگی۔

ہیلینا کی اِس فروتنی کا اُس مغرور برٹرم کے دل پر کچھ بھی اثر نہوا اور اپنی نیک بی بی کے حال پر ذرا سا بھی رحم نہ آیا۔ حتی کہ چلتے وقت سلام کا بھی روادار نہوا جو بطور رسم ہر خاص و عام مین جاری ہے۔

غرضکہ برٹرم کے کہنے سے وہ بیگم کے پاس چلی آئی۔ گو وہ اپنے مقصد سفر مین کامیاب ہوئی۔ بادشاہ کو اچھا بھی کیا اپنے عزیز دل آقا نواب روسی لین سے نکاح بھی کیا مگر پھر بھی جب اپنی ساس کے پاس لوٹ کر آئی باخاطر حزین آئی۔ اور اپنے گھر پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد برٹرم کا ایک ایسا خط پایا جس سے اور بھی اُسکا کلیجہ پھٹ گیا۔

عیکنجت بیگم ہیلینا کے ساتھ بڑے خلق و اخلاص سے پیش آئی۔ گویا اُسکے لڑکے نواب روسی لین نے اُسے نکاح کے لیے انتخاب کیا تھا۔ اور وہ کسی

عالی خاندان سے تھی۔ اور برٹرم کی بے التفاتی کی کیفیت سُنکر کہ عین شب عروسی مین اُسنے اپنی بی بی کو گھر بھیج دیا اُسکی نامہربانی پر تسکین و دلجمعی دینے کے لیے ہیلینا کے ساتھ بہت کچھ لطف و کرم کے الفاظ استعمال کیے۔ مگر اِس تواضع و تکریم سے اُس آزردہ دل ہیلینا کی تشفی نہوئی اور بولی بی بی میرا سردار مجھسے چھوٹ گیا اور مین جانتی ہون کہ ہمیشہ کے لیے چھوٹ گیا۔ اور پھر برٹرم کے خط کی یہ عبارت پڑھکر بیگم کو سُنائی۔ جب تم میری اُنگلی کی انگوٹھی پالو جسکا پانا ایک امر محال ہے تب تم مجھے اپنا شوہر سمجھو۔ مگر یہ ابھی سے لکھے دیتا ہون کہ اِس شرط کی خبر اغیر ممکن الوقوع ہے۔ اور بیگم سے کہا دیکھیے یہ کتنا خوشنما فقرہ ہے بیگم نے کہا صبر کرو برٹرم چلا گیا تو کیا مین تو تمکو اپنی بیٹی کی جگہ سمجھتی ہون۔ دوسرے یہ کہ تم ایسے سردار کے سزاوار ہو جسکے سامنے برٹرم کے ایسے بیسیون گستاخ چھوکرے خدمت کے لیے اور ہر دم تمکو بی بی بی کہنے کو حاضر ہین۔ اِس لاثانی مان نے بہتیری امتیاز و حلم کی باتین کین و چاہا کہ اپنی بہو کو باتون مین بہلا کر رنج و غم سے تسکین دے۔ مگر ہیلینا کے رنج و غم دفع کرنے مین اُسکی باتین کارگر نہوئین ہیلینا کہ ابتک اُس خط کو دیکھ ہی رہی تھی چلا کر بولی ہوا اس ہو کر یہ عبارت پڑھی۔ جبتک میری کوئی بی بی نہین ہے فرانس سے مجھسے کچھ واسطہ نہین۔ بیگم نے پوچھا کیا یہ عبارت بھی خط مین لکھی ہوئی ہے۔ بیچاری ہیلینا نے کہا۔ بی بی۔ ہان یہ بھی لکھا ہے۔

دوسرے دن صبح کو ہیلینا وہان سے چلدی اور چلتے وقت ایک خط لکھکر رکھی گئی تا اُسکے چلے جانے کے بعد بیگم کے ہاتھ لگے۔ اور اُس خط مین اپنے دفعتہً چلے جانے کی یہ وجہ لکھی تھی کہ جب سے مین نے برٹرم کے خط سے معلوم کیا کہ اُسنے میرے ہی سبب سے فرانس کی سکونت اور اپنے گھر کا رہنا چھوڑا تب سے مجھے کمال افسوس ہے اور کفارۂ عصیان کے لیے سنٹ جی کوئس آف گراناڈ کی زیارت کرنے کا مین نے

ارادہ کیا ہے۔ اور اخیر مین یہ لکھا تھا کہ بیگم اگر اپنے صاحبزادے سے ملاقات ہو تو کہ دیجیے گا کہ جس بی بی سے تم آزردہ تھے اُسنے ہمیشہ کے لیے تمہارا گھر چھوڑ دیا۔ برٹرم نے پیرس چھوڑ کر فلورنس کا راستہ پکڑا اور وہان پہونچ کر نواب فلورنس کی فوج مین کوئی جگہ پائی۔ کسی لڑائی کے فتح کرنے سے وہان بہت کچھ شہرت حاصل کی تھی کہ اُسکی ماں کے کئی ایک خطوط اس خوش خبری کے پہونچے کہ ہیلینا سے اب تمکو اذیت نہ پہونچیگی۔ یہ سُنکر وہ گھر لوٹ آنے کی تیاری مین تھا۔ کہ ہیلینا خود زائرون کا سا ماتمی لباس پہنے ہوے شہر فلورنس مین داخل ہوئی۔

فلورنس ایک شہر تھا جسمین سے ہوکر لوگ سنٹ جی کوئس لی گرانڈ کی طرف جاتے تھے جب ہیلینا اُس شہر مین پہونچی تو اُسے معلوم ہوا کہ یہان کوئی مسافر نواز رانڈ عورت ہے جو اُس سنٹ کے جانے والی عورتون کو اپنے گھر ٹھہراکر بہت کچھ تواضع و تکریم سے مہمانداری کرتی ہے۔ اور پوچھتے پوچھتے اُسکے گھر پہونچی۔ وہ رانڈ اُسکے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئی۔ اور شہر کے مشہور مقامات کی سیر کرانے کا وعدہ کیا۔ اور کہا کہ اگر تمھین نواب کی فوج دیکھنی ہو تو مین ایسے موقع پر لیجاؤن جہان سے تم بخوبی دیکھ سکو اور وہان تمھارا ایک ہموطن نواب روسی لین بھی ہے جسنے نواب کی طرف سے لڑائی مین کارنمایان کیے ہین۔ برٹرم کی خبر سننے پر کہ وہ اُس فوج مین ہے دوبارہ کنہی کی ہیلینا کو ضرورت نہ رہی اور اپنی مہمان دار عورت کے ساتھ فوج کے دیکھنے کو روانہ ہوئی۔ اُس مایوسی کے عالم مین اپنے پیارے شوہر کی صورت دیکھنی اُسکے لیے اور بھی رنج افزا بات تھی۔ اُس عورت نے ہیلینا سے پوچھا کیا یہ خوبصورت جوان نہین ہے۔ ہیلینا نے صدق دل سے جواب دیا کہ مجھے تو بہت پسند آیا۔ راستہ بھر وہ زیادہ تر عورت برٹرم کا ذکر کرتی رہی۔ پہلے تو اُسنے ہیلینا سے برٹرم کے نکاح کی کیفیت بیان کی۔ کہ کسطرح اُسکا نکاح ہوا اور کسطرح اُسنے اپنی غریب بی بی کو

ناپسند کیا اور محض اُسی کے خلاف طبیعت ہونے سے اپنا وطن چھوڑکر یہان نواب کی فوج مین بھاگ آیا ہے۔ ہیلینا اپنی بدبختی کی یہ سرگذشت چپ چاپ سُنا کی یہان تک تو وہ عورت کہ گئی مگر برٹرم کا حال ابھی ختم نہوا۔ کیون اب یہان سے اُسکا دوسرا بیان شروع کیا جسکے سُننے سے ہیلینا کے دل پر چوٹ سی لگتی تھی۔ کیونکہ اس بیان مین برٹرم کا اُسکی لڑکی پر مائل ہونے کا ذکر تھا۔

گو بادشاہ کے جبراً بیاہ کر دینے سے برٹرم ناخوش تھا مگر ایسا نہ تھا کہ عشق بازی کا اُسے تُطف نہ آتا کیونکہ یہ دیکھا گیا کہ فلورنس کی فوج مین آنے پر ڈائنا نامے ایک نوجوان شریف زادی پر جو اُس زاہد عورت کی جسنے ہیلینا کو ٹھہرایا تھا بیٹی تھی وہ عاشق ہوگیا تھا۔ اور ہمیشہ رات کو نغمہ و سرود کے ساتھ ڈائنا کی تعریف مین غزلین پڑھتا اور اُسکی کھڑکی مین آکر اُس سے توجہ و التفات کا خواہان ہوتا اور کہتا کہ اگر تم اجازت دو تو رات کو جب سب آرام کرین۔ مین چپکے سے آکر تم سے ملجایا کرون۔ مگر ڈائنا نے کبھی اس بے ڈھنگی درخواست کو منظور نہ کیا اور یہ سمجھ کر کہ وہ ایک مرتبہ بیاہ جائیگا اُسکی التجا پر کبھی خیال نہ کیا۔ کیونکہ ڈائنا نے ایک نہایت دور اندیش ماں کی گود مین پرورش و تربیت پائی تھی جس سے گو تھوڑے دنون سے زمانے نے ناموافقت کرلی تھی۔ مگر پھر بھی وہ ایک پاک نہاد عورت اور کیپولٹ ایسے شریف خاندان کی نسل سے تھی۔

اُس نیک بخت عورت نے ہیلینا سے یہ سب حالات بیان کیے اور اپنی باامتیاز لڑکی کی نیک طینتی کی بہت کچھ تعریف کی اور کہا کہ میری عمدہ تعلیم و تربیت نے اُسکی عادات پر بہت کچھ اثر کیا ہے اور پھر کہا کہ آج کی رات کو ڈائنا سے ملاقات کرنے پر برٹرم اور بھی معرہے کیونکہ کل صبح یہان سے جانے والا ہے۔

اُس راندۂ عورت کی بیٹی پر برٹرم کے فریفتہ ہونے کی کیفیت سُنکر گو ہیلینا کو کمال

رنج ہوا مگر اُسکے سُننے سے اُس پریشان خاطر ہیلینا نے اپنے کو چہ گرد شوہر کی تشفی کے لیے ایک نہایت اچھی حکمت کر پہلی ناکامیابی سے اُسکی ہمت مین کچھ فرق نہ آیا تھا سوچ کر نکالی۔ اُس رانڈ عورت سے ہیلینا نے کہا کہ مین ہی ہیلینا برٹرم کی زن منکوحہ ہون۔ اور پھر اُس مہمان نواز عورت اور اُسکی لڑکی سے التجا کی کہ آج کی رات برٹرم کی ملاقات کی مجلس آراستہ کرو اور بجائے ڈیانا مجھے اُسکے پاس بھیجو۔ اور یون دھوکے سے ملنے کی مجھے آرزو محض اُسکی انگوٹھی لینے کے لیے ہی جسے وہ کہہ چکا ہے کہ اگر میری انگوٹھی ہیلینا کے قبضہ مین آجائے تب البتہ وہ اپنے کہ میری بی بی خیال کر سکتی ہے۔

بیوہ اور اُسکی لڑکی نے اُس زوجۂ متروکہ کی حالت بیچارگی پر رحم کھا کر اور کچھ روپیہ کی طمع مین آکر کہ ہیلینا نے روپیہ کا بھرا ہوا ایک کیسہ اُنکے حوالہ کیا۔ اور بشرط کامیابی اور بھی بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا۔ اِس معاملے مین اُسکی امداد کا وعدہ کیا۔ اور ہیلینا نے اُسی دن اپنی موت کی خبر کسی طرح برٹرم کے کان تک پہونچوادی باین اُمید کہ جب اِس خبر کے سُننے سے وہ اپنے کو دوسرا نکاح کرنے کا مجاز سمجھیگا تو ڈیانا کی صورت مین مجھے پاکر درخواست نکاح ضرور زبان پر لائیگا۔ اور جب اُس دھوکے سے انگوٹھی مل جائیگی اور بہ رضامندی ایجاب و قبول ہو جائیگا تو ضرور کچھ نہ کچھ اُسکا فائدہ نکل ہی آئیگا۔

دن چھپے جب اندھیرا ہوا تو برٹرم ڈیانا کے حجرے مین آیا جہان ہیلینا اُسکے آنے کے انتظار مین بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسکا پاک کا سلام اور محبت اور تملق کی باتین سُنکر گو وہ سمجھتی تھی کہ یہ سب ڈیانا کے لیے ہو رہا ہے مگر پھر بھی اُسے بہت کچھ مسرت حاصل ہوئی۔ اور برٹرم اُسوقت کچھ ایسا محظوظ ہوا کہ فوراً ایجاب و قبول کی باتین کر کے عقد نکاح کر لیا اور ہمیشہ کے لیے ایک تعلق پیدا کر لیا۔ جسکو ہیلینا نے سچی محبت کی

پیشین گوئی سمجھا اور خیال کیا کہ جب برٹرم کو معلوم ہوگا کہ میری بی بی ہیلینا کی باتون نے مجھے اُس شب مین اتنا خوش کیا تھا تو اُسکا یہ علم ضرور کچھ فائدہ کریگا۔

خاتون ہیلینا کی فطانت و ہوشیاری کا حال برٹرم پر کبھی کھلا نہ تھا۔ ورنہ اُسکی طرف وہ ایسی بے پروائی کی نگاہ سے نہ دیکھتا۔ اور یہ بھی ایک بات تھی کہ روز روز کے دیکھنے سے اُسکے حسن و جمال کی بھی وقعت برٹرم کے دل سے اُٹھ گئی تھی۔ دستور ہے کہ اگر کسی صورت کو ہم کئی بار دیکھین تو پہلی مرتبہ کے دیکھنے کا اثر جو ہمارے دل پر ہوتا ہے وہ یوماً فیوماً گھٹتا جاتا ہے۔ برٹرم کے لیے خاتون ہیلینا کی عقل و فہم کا اندازہ کرنا غیر ممکن تھا جب وہ اُسکے سامنے مؤدب بیٹھکر عشق و محبت کی نظر سے تاکتی تھی۔ مگر چونکہ اب اُسنے دیکھا کہ آیندہ کی خوش نصیبی و نیک انجامی اِس تدبیر پر منحصر ہے کہ آج کی رات کی ملاقات مین برٹرم کے دل پر ترحم کا نقشہ جمائے۔ اِسلیے اُسنے بیباک ہوکر اپنے سادے انداز و خوش آیند گفتگو اور دلکش طریقون سے برٹرم کو اپنے اوپر ایسا فریفتہ کر لیا کہ اُسنے اِسے اپنی زوجیت مین لینے کا وعدہ کیا۔ ہیلینا کی درخواست پر نظر باستحکام تعلق جدید برٹرم نے ایک انگوٹھی ہیلینا کو حوالہ کی جسکے بدلہ مین ہیلینا نے بھی اُسے ایک انگوٹھی دی جو بادشاہ نے بطور انعام کے اُسے عطا کی تھی۔ قبل اِسکے کہ صبح صادق کی روشنی نمودار ہوتی۔ اُسنے برٹرم کو رخصت کیا اور فوراً اپنی ساس کے مکان کی طرف روانہ ہوئی۔

ہیلینا نے ڈائنا اور اُسکی مان کی ہمرہی پیرس تک اپنی حکمت پر پوری طرح سے کامیاب ہونے کے لیے ضروری تصور کرکے اُنھین ساتھ چلنے کی ترغیب دی۔ پیرس مین پہونچنے پر اُنھین معلوم ہوا کہ بیگم سے ملنے کو بادشاہ روسی لین کیطرف گیا ہے۔ اور یہ عجلت تمام وہ سب بادشاہ کے تعاقب مین روسی لین کی طرف روانہ ہوئین۔

پادشاہ اب بہت اچھا تھا اور جسکے سبب سے اُسے صحت حاصل ہوئی تھی اُسکا
ایسا احسان مند و شکر گزار تھا کہ پہونچنے کے ساتھ ہی بیگم سے اُسکا ذکر شروع کیا - اور کہا
کہ ہیلینا ایک نہایت بیش قیمت شے تھی مگر کیا کیے تمھارے لڑکے کی ناقدر شناسی نے
اُسے ضائع کر دیا - لیکن بیگم کو اس مضمون سے دل آزردہ پاکر کہ وہ بے اختیار ہیلینا
کی موت پر گریہ و زاری کرنے لگی پادشاہ نے کہا - میری پیاری بیگم - مین نے سب
عفو کر دیا گویا مجھے کچھ بھی یاد نہین - مگر لیفیو پیر نیک طینت سے جو حاضر موقع تھا یہ دیکھا
نہ گیا کہ اُسکی عزیز ہیلینا کی یاد اسطرح بے پروائی سے درگذر کر دیجائے - اور کہا
کہ یہ مین ضرور کہونگا کہ اُس نوعمر نواب نے پادشاہ اپنی ماں اور بی بی کے مقابلہ مین
بڑی ہی خطا کا ارتکاب کیا - اور اپنے حق مین تو بہت ہی بڑا نقصان کیا جو ایسی عورت
کو ہاتھ سے کھو دیا جسکے حسن کی طرف تمام آنکھین بحیرت نگران - اور جسکی باتون پر
تمام عالم کے دل کھنچے ہوے - اور جسکے کمال پر ایک عالم خدمتگزاری کے لیے
مستعد - پادشاہ نے یہ سُنکر کہا کہ گم شدہ کی صفت سے باقی کی وقعت بڑھتی ہے
دیکھو اُسکو یہان بُلا لاؤ - جس سے مراد برٹرم تھا جسنے سُنتے ہوے پادشاہ کے
پاس اپنے کو حاضر کیا اور ہیلینا کو جو کچھ اُسنے ایذا پہونچائی تھی اُسپر اپنا کمال افسوس
ظاہر کیا - پادشاہ نے بپاس خاطر اُسکے پدر مُردہ و دار مستوجب الثنا کے
اُسکی خطا معاف کر کے نظر عنایت بحال رکھی - مگر وہ نظر عنایت فوراً ہی بدلگئی جب
پادشاہ نے دیکھا کہ برٹرم کی اُنگلی مین وہی انگوٹھی ہے جسے اُسنے ہیلینا کو دی
اور اُسے خوب یاد تھا کہ لیتے وقت ہیلینا نے تمام ملائک آسمانی کو گواہ قرار دیا تھا
کہ وہ انگوٹھی کبھی اپنے پاس سے جدا نہ کریگی - اور اگر کسی آفت مین مبتلا ہو کر جدا
بھی کریگی تو سوائے بادشاہ کے کسی دوسرے کو نہ دیگی - اور برٹرم نے بادشاہ
کے پوچھنے پر کہ یہ انگوٹھی کہان پائی ایک بعید از قیاس حال بیان کیا کہ ایک عورت نے

دریچہ سے میری طرف پھینک دی تھی اور کہا کہ تاریخ نکاح سے آجتک مجھ سے اور ہیلینا سے تو ملاقات ہی نہین ہوئی بادشاہ کو کہ برٹرم و ہیلینا کی نا اتفاقی کا حال معلوم ہوا تھا یہ سنکر اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین برٹرم نے ہیلینا کو قتل نکر ڈالا ہو۔ اور اپنے ساتھ کے محافظون کو حکم دیا کہ برٹرم کو ابھی گرفتار کرلو۔ اور کہا مجھے اسوقت نہایت اندوہگین خیال پیدا ہوا کہ شاید بددیانتی سے ہیلینا کی جان ضائع کی گئی۔ اسی حالت مین ڈائنا مع اپنی ماں کے وہان پہونچی اور ایک درخواست بادشاہ کے پاس اس مضمون کی پیش کی کہ برٹرم نکاح کرنے کا پورا وعدہ ڈائنا کے ساتھ کرچکا ہے حضور رسوم شادی کی تکمیل بزور کرادیجیے۔ برٹرم نے بخوف غضب سلطانی ایسے وعدہ کرنے سے انکار کیا۔ ڈائنا نے اپنی تصدیق کلام کے لیے ایک انگوٹھی (جو ہیلینا نے اسکی انگلی مین پہنادی تھی) پیش کی اور کہا کہ جسوقت برٹرم نے مجھ سے نکاح کرنے کا وعدہ کیا تھا اسوقت اسی انگوٹھی کے بدلہ مین وہ انگوٹھی مین نے برٹرم کو دی تھی جو اسوقت اسکی انگلی مین موجود ہے۔ یہ سنکر بادشاہ نے ڈائنا کے بھی گرفتار کیے جانے کا حکم دیا۔ اور برٹرم کی انگوٹھی سے اسکی انگوٹھی مین فرق ہونے کی توجیہ سنکر اور بھی اسکے اشتباک کو تقویت ہوئی اور اسنے کہا کہ اگر انھون نے بیان نہ کیا کہ ہیلینا کی انگوٹھی کیونکر انکے ہاتھ لگی تو یہ دونون قتل کیے جائینگے۔ ڈائنا نے درخواست کی کہ اگر میری ماں کو اجازت ملے تو جس جوہری سے یہ انگوٹھی ملی تھی اسے جاکر بلا لائے۔ درخواست قبول ہونے پر وہ بیوہ باہر گئی اور فوراً ہیلینا کو لیے ہوے چلی آئی۔

نیکبخت بیگم کو کہ اداس بیٹھی ہوئی اپنے لڑکے کی خطرناک حالت دیکھ رہی تھی اور ڈر رہی تھی کہ برٹرم کی نسبت اپنی بی بی کے ہلاک کرنے کا شبہہ ممکن ہے کہ صحیح ہو۔ اپنی پیاری ہیلینا کے زندہ پانے سے جسپر قریب قریب ماں کی سی شفقت رکھتی تھی اتنی

مسرت حاصل ہوئی کہ وہ طاقت کی تحمل ہو سکی اور بادشاہ کو بھی مارے خوشی کے اسکے
پہچاننے مین اتنا استفسار کرنا پڑا۔ کیا واقعی برٹرم کی بی بی یہی ہے جسے مین
دیکھ رہا ہون۔ ہیلینا کہ اپنے کو بے وقر و ناچیز بی بی دیکھتی تھی یہ سنکر بولی نہین
حضور یہ بی بی کا عکس ہے نام ہی نام کو بی بی ہے ورنہ اصل مین کچھ نہین۔ برٹرم
سنکر بولا نہین نہین قصور معاف کرو تمھارا نام بھی بی بی ہے اور اصل مین بھی
تم بی بی ہو۔ ہیلینا نے کہا اگر میرے آقا اس لڑکی کی صورت بننے پر البتہ تمھاری
مہربانی میرے شامل ہوئی۔ دیکھیے یہ تمھارا حلقہ ہے۔ اور جو عبارت کہ بہ تکرار
آپنے رنج و غم مین اپنے مُنھ سے نکالی تھی اب خوشی کی حالت مین آواز بلند
پڑھکر سنائی کہ جبتک تم میری انگلی کی انگوٹھی نہ پالو۔ یہ کوئی نہین وہ مین ہی ہون
جسے تمنے اپنی انگشتری دی۔ برٹرم نے کہا کہ اگر تم اسبات کو ثابت کر دو کہ تم ہی
وہ عورت ہو جس سے مین نے اس رات کو باتین کی تھین تو مین تمھین دل سے
عزیز جانونگا اور ہمیشہ عزیز سمجھونگا۔ اسبات کا ثابت کرنا کوئی بڑی بات نہ تھی
کیونکہ دائنا اور اسکی ماں اسی واسطے ساتھ آئی تھین۔ دائنا کی مدد دینے کی
کیفیت سنکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس خدمت کے عوض مین کسی نامی
سردار سے اُسے بیاہ دینے کا وعدہ کیا کیونکہ ہیلینا کے حالات سے اُسے
معلوم ہوا کہ خوبصورت عورتین جب کوئی عمدہ خدمت انجام دین تو امیرون
و شریفون سے انکی شادی کر دینے کے برابر انکے لیے کوئی دوسرا
انعام نہین۔

ہیلینا کو آخر مین معلوم ہوا کہ اسکا ترکہ پدری آسمان کے مبارک ترین
ستارون سے بھی زیادہ مقدس ہے جسکے ذریعہ سے وہ اپنے پیارے برٹرم
کی دلربا بی بی۔ اور اپنی نیکبخت بیگم کی ہوا اور خود روسی کلین کی بیگم ہوگئی۔

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر اس پاک پروردگار کا ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس
قصوں میں کا اٹھارھواں قصہ جو اس سے پہلے مطبع آودھ اخبار واقع شہر
لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای میں
چھپا تھا اور قدردانوں نے بہت جلد خرید لیا تھا۔ اب شائق مطبع موصوف الصدر
واقع کانپور میں اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال سے چھپکر ہدیۂ
شائقین و ناظرین ہوا

بن معوضتا ع مین مکان فضل خلاق زوزما ن

انگریزی کتاب ٹیلس فرام سکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصون مین کا
انیسوان دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم بہ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چرپاکوٹی وکیل مصطفی بانیکل ٹرین
ضلع گورکھپور نے بایما مطبع اودھ اخبار بجاور ات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بطبع چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر ویرونا مین دو نوجوان شریف زادے ولیم ٹائن اور پروتھس نامے رہتے تھے۔ جنمین بچپنہ سے غایت درجہ کی باہم محبت ہوگئی تھی۔ لکھنے پڑھنے مین وہ ہمیشہ ساتھ ہی رہتے۔ اور وقت فرصت کو بھی آپس ہی کی صحبت مین گذارتے بجز اسکے کہ پروتھس جب ایک عورت کے پاس جس سے اُسے محبت تھی جاتا تو ولیم ٹائن اُسکے ساتھ نہوتا۔ صرف اُس عورت کی ملاقات وجوش محبت یہی ایک امر ایسا تھا جسمین اُن دونون کے اختلاف رہتا۔ اور چونکہ ولیم ٹائن کی طبیعت مین فریفتگی نہ تھی اسلیے اُسے اپنے دوست کے مُنھ سے ہر وقت اُس عورت کا ذکر سُننے جسکا نام جولیا تھا بھلا نہ معلوم ہوتا۔ اور ہمیشہ پروتھس کی حالت پر ہنسا کرتا۔ اور نہایت لطف کے ساتھ جوش الفت کی تقریر بیان کرتا۔ اور کہتا کبھی ایسے خیالات میرے دماغ مین نہین جگہ پاتے۔ اور ظاہر کرتا کہ میری یہ آزاد وخوش گذران زیست پروتھس عاشق مزاج کی رجاد بیم کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے کہین اچھی ہے۔

ایک دن صبح کو ولین ٹائن نے آکر اپنی جدائی کی خبر سنائی اور کہا کہ مین میلین جانیوالا ہون پر وتھس نے کہ اُسے دوست کی جدائی منظور نہ تھی۔ بہتیری تحقیق ولین ٹائن کے روک رکھنے کے لیے پیش کین۔ مگر ولین ٹائن نے جواب دیا میرے پیارے پروتھس میرا سمجھانا آپ موقوف رکھین۔ مین یہ نہین چاہتا کہ کاہلون کی طرح گھر پر پڑا ہوا اپنی جوانی خراب کرون۔ گھر مین رہنے والے جوانون کی عقل گھر ہی کی ہوتی ہے۔ اگر جولیا جبین کی طرف تمھارے دل کا اُلکاؤ نہوتا۔ تو مین تمھین بھی اپنے ساتھ لے چلتا۔ اور جہاز پر چڑھا کر عجائبات دنیا کی سیر کراتا۔ لیکن اب کہ تم نے عشق پیدا کر لیا ہے۔ اسی کے مزے مین رہو۔ اور عشق تمھین نائٹ المرامی کا مزہ دکھائے۔ غرضکہ دونون نے وقت رخصت اپنی اپنی مستحکم دوستی کا خوب اظہار کیا۔ اور پروتھس نے اخیر مین کہا اچھا بھئی ولین ٹائن خدا کو سونپا۔ لیکن راستہ مین جو کوئی عمدہ بات قابل اطلاع تمھارے ملاحظہ سے گذرے تو میرا خیال کرنا۔ اور مجھے اطلاع دیکر شریک انبساط بنانا۔

ولین ٹائن اسی دن میلین کی طرف روانہ ہوا اُسکے چلے جانے سے جو پروتھس تنہا رہگیا تو بیٹھے بیٹھے ایک خط جولیا کے نام اُسنے لکھ ڈالا۔ اور اُسکی کنیز لکسیٹا کو دیا کہ اپنی بی بی کے پاس پہونچا آئے۔

جولیا کو جتنا پروتھس چاہتا تھا اتنی محبت اُسے بھی پروتھس کے ساتھ تھی۔ مگر چونکہ وہ ایک ذی شعور عورت تھی اور سمجھتی تھی کہ بآسانی کسی مرد کی طرف مائل ہو جانا شان دوشیزگی کے خلاف ہے۔ اسلیے وہ اُسکی بیقراری پر اپنی بے التفاتی ظاہر کرتی اور تدبیر حصول مطلب کی فکر مین بے چین رہنے دیتی۔

جب لکسیٹا نے جولیا کے سامنے خط پیش کیا۔ تو اُسنے نہ لیا۔ اور پروتھس کا خط لانے پر بہت خفا ہوئی۔ اور کہا کمرے سے نکل جا۔ مگر چونکہ در پردہ وہ اُسے

مضمون خط کے دیکھنے کا اشتیاق تھا - اسلیے لکٹا کو پھر آواز دی - اور قریب آنے پر پوچھا کہ بچے ہونگے - لکٹا اُسکا مافی الضمیر سمجھ گئی - کہ وقت دریافت کرنے سے زیادہ مضمون خط دیکھنے کا اشتیاق ہے اور بغیر کچھ کہے سنے وہی انکاری خط پھر اُسکے سامنے لا رکھدیا - جولیا کو اسبات پر کہ اُسکی کنیزک نے اُسکے مافی الضمیر کے سمجھ جانے کا اظہار کیون کیا غصہ آگیا - اور خط کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے فرش پر پھینک دیا - اور کنیزک کو باہر نکال دیا - لکٹا نے چلتے وقت چاہا کہ اُن ٹکڑون کو چُنتی جاے - مگر جولیا نے کہ در پردہ اُسے خط کا دیکھنا منظور تھا غصہ سے منہ بناکر لکٹا کو ڈانٹا - ارے کہا کہ سامنے سے چلی جا کیون چھوتی ہے — تجھے بھی کیا میرا چھیڑنا منظور ہے -

اُسکے چلے جانے پر جہانتک احتیاط سے ممکن ہوا جولیا نے اُن ٹکڑون کو اکٹھا کیا اور پہلے جو الفاظ پڑھے گئے وہ یہ تھے - پروتھس مجروح عشق اور اُسکے بعد اور بھی ایسے ہی الفاظ محبت خیز اُس سے ظاہر ہوے - جنھین دیکھکر اُسنے کہا (جیسا کہ پروتھس مجروح عشق کے دیکھنے سے اُسکے خیال مین مجروح کا لفظ جگہ پکڑ گیا تھا) اے مجروح فقرہ جبتک تمھارا زخم بھر نہ جائیگا بجاے بچھونے کے اپنے سینہ پر تمھین لٹاؤنگی - اور تم مین سے ہر ایک کو چوم چاٹ کر درست کرلونگی -

اسی طرح وہ دیر تک لڑکیون کی سی بھولا پن کی باتین کرتی رہی - لیکن جب دیکھا کہ اُس خط کے تمام مضامین اچھی طرح معلوم نہین ہوسکتے - تو اپنی کج ادائی پر کہ اُن شیرین فقرون کو جیسا کہ وہ تعبیر کرتی تھی بیوجہ پھاڑ ڈالا بہت کڑھی - اور ایک خط بڑے تپاک سے لکھکر جیسا کبھی لکھا نہ تھا پروتھس کے پاس بھیجا -

پروتھس کو ایسے خوش آیند جواب کے پانے سے کمال مسرت حاصل ہوئی -

اور پڑھتے پڑھتے ایک مرتبہ بآواز بلند کہ اُٹھا اچھا عشق ابھی سطرین اچھی زیست
اسی اثنا مین سامنے سے اُسکا باپ آگیا۔ اور کہنے لگا کیا ہے۔ کیسا خط دیکھ رہے ہو
پروتھس نے جواب دیا۔ حضرت یہ خط ویلن ٹائن نے میلن سے بھیجا ہے۔
باپ نے کہا۔ دیکھین تو سہی۔ کیا خبرین لکھتا ہے۔
پروتھس یہ سنکر بہت ڈرا۔ اور ہلکے سے کہا۔ کچھ خبرین تو نہین ہین صرف
اتنا ہی لکھا ہے کہ نواب میلن مجھے بہت مانتا ہے۔ اور ہر روز برابر کی ملاقات
ہوتی ہے ایسی صورت مین اگر تم بھی میرے ساتھ ہوتے تو کیا خوب ہوتا۔
باپ نے کہا۔ اچھا پھر تمھاری کیا صلاح ہے۔
پروتھس نے کہا۔ جو حضور کی مرضی ہو اُسکے مطابق مین کاربند ہون۔
دوستون کی خواہش سے مجھے سروکار نہین۔
اتفاق سے اُسکے باپ کا کوئی دوست سامنے سے گذرا۔ اور بسبیل تذکرہ
اُس معاملہ کا ذکر بھی آیا۔ وہ دوست بولا۔ کہ تمام لوگ اپنے لڑکون کو ننگ
سرفراری مین دور دور بھیجتے ہین۔ نہ معلوم کیون آپ اپنے لڑکے کی جوانی
گھر بٹھائے خراب کرتے ہین۔ دیکھیے کوئی فوج مین نوکری ڈھونڈھکر قسمت
آزمائی کرتا ہے۔ بعض دور دور جاکر جزیرون کی تلاش کرتے ہین۔ بعض
ایسے ہین کہ غیر ملکون مین جاکر علم ہی سیکھتے ہین۔ خود اُسکے ساتھی ویلن ٹائن ہی کو
دیکھیے کہ آج کل نواب میلن کے دربار مین سرفراز ہے۔ آپ کا لڑکا کچھ ایسا بھی
نہین ہے کہ اُنمین سے کسی کے بھی لائق نہو۔ اگر جوانی مین سفر نہ کریگا تو اخیر
وقت مین اُسکے لیے بڑی قباحتین ہین۔
پروتھس کے باپ نے اپنے دوست کے کہنے کو بہت پسند کیا۔ اور کہا
کہ ابھی اپنے لڑکے کو میلن بھیجتا ہون۔ ویلن ٹائن بھی اسکا پاس رہنا چاہتا ہے

چنانچہ اُسنے پروتھس سے جیسا کہ اُس خود سر بڈھے کا قاعدہ تھا۔ کہ جو حکم اپنے لڑکے کو دیتا اُسکے ساتھ کوئی علت نہ بیان کرتا۔ یہ کہا کہ میری مرضی وہی ہے جو ولین ٹائن چاہتا ہے۔ اور تم ابھی چلنے کی تیاری کرو۔ اور پھر اپنے لڑکے کو متحیر پاکر کہا۔ کہ مین جو دربار میلین مین تمھارے بھیجنے کے لیے ایسی عجلت کرتا ہون یہ کوئی حیرت کا مقام نہین ہے تم جانتے ہو کہ جو جی مین آتا ہے مین کر ڈالتا ہون اور میری جو بات ہوتی ہے محکم۔ پس ایسی صورت مین میرے لارڈ حکم مین عذر کرنے کا ارادہ نکرو اور کل یہان سے روانہ ہو جاؤ۔

پروتھس نے خیال کیا کہ اسمین بحث کرنی فضول ہے۔ اپنی مرضی کے خلاف کوئی تقریر سُننی وہ گوارا نکریگا اور پھر جولیا کے خط کی بابت جھوٹھ تقریر کرنے سے وہ بہت نادم ہوا کہ جس سے اب خواہ مخواہ اُسکا چھوڑ دینا اُسپر لازم آیا ہے۔

اب جولیا نے یہ دیکھکر کہ بہت دنون کے لیے پروتھس چھوٹتا ہے اپنے انداز تغافل کو چھوڑ بڑے تپاک سے اُس سے ملی اور دونون نے ایک دوسرے کو نہایت غم والم کے ساتھ آخری سلام کیا اور آپسمین اُنکے بہت کچھ وفاداری و ثابت قدمی کے وعدے ہوے اور آپسمین چھلے بھی بدل گئے اور یہ اقرار ہوے کہ ہر ایک تادم زیست اُسے بطور یادگار دوسرے کے اپنے پاس رکھے۔ غرضکہ اسطرح رخصت ہوکر بحالت غم پروتھس نے اپنے دوست ولین ٹائن کے پاس جانے کو میلین کا راستہ پکڑا۔

فی الحقیقت ولین ٹائن کو نواب میلین کے دربار مین اُتنا ہی رسوخ تھا جتنا بلا دریافت پروتھس نے اپنے باپ سے ظاہر کیا تھا بلکہ مزید بران ایک امر اور بھی تھا جسے پروتھس نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا۔ وہ یہ کہ ولین ٹائن مین

اب وہ آزادی جسپر وہ فخر کیا کرتا تھا باقی نہ رہی تھی - پروتھس کی طرح اسکا بھی دل کسی پر فریفتہ ہو گیا تھا -

وہ عورت جسنے ایسا حیرت افزا اختلاف ولین ٹائن کے دلمین پیدا کر رکھا تھا نواب میلن کی دختر سلویا نامے تھی جو خود بھی ہزار جان سے اسپر عاشق تھی - لیکن اپنے عشق کو وہ دونون نواب سے مخفی رکھتے تھے - کیونکہ گو نواب میلن اسکا باپ مہربان حال تھا اور روز اپنے پاس بلواتا - مگر سلویا کے نکاح کے لیے اسنے ایک دوسرے امیر تھریو کو تجویز کیا تھا اور سلویا کی یہ کیفیت تھی کہ اسے تھریو کے ساتھ نکاح کرنا پسند نہ تھا - کیونکہ ولین ٹائن کے سے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ وہ اسمین پاتی نہ تھی -

ایک دن تھریو اور ولین ٹائن دونون سلویا کے پاس بیٹھے تھے - اور ولین ٹائن ازراہ تمسخر سلویا کے دل بہلانے کو تھریو کی تمام باتون کو ہنسی مین ٹالتا تھا - کہ نواب اس کمرے مین آیا - اور ولین ٹائن کو اسکے دوست پروتھس کے آنے کی خوشخبری سنائی - ولین ٹائن نے کہا - کہ اگر مجکو کوئی تمنا تھی تو یہی تھی - کہ پروتھس میرے پاس آجاتا - اور پھر نواب سے اسکی بڑی تعریف کی - اور کہا - حضور - گو مین نے اپنی اوقات کی قدر نہ کی اور کاہلی مین برباد کی - مگر میرے اس دوست نے اپنے وقت اچھی اچھی باتون کے حاصل کرنے مین صرف کیے - اور آج کل جتنی باتین شریفون مین ہونی چاہئین باعتبار ظاہر و باطن اسکے پاس سب موجود ہین -

نواب نے سلویا اور تھریو کی طرف مخاطب ہو کر کہا - ولین ٹائن سے کہنے کی تو کچھ ضرورت ہی نہین - مگر تم دونون سے کہتا ہون - کہ جب وہ اس پایگاہ کا آدمی ہے تو تم خوب اسکی آؤ بھگت کرنا - یہ باتین ہو ہی رہی تھین

کہ پروتھس بھی وہان پہونچ گیا۔ اور ویلن ٹائن نے اُسکی طرف سلویا کو متوجہ ہوکر کہا۔ کہ اِسے بھی آپ میری طرح اپنا خدمتگزار سمجھین۔

اِسکے بعد جب اُن دونون مین تخلیہ ہوا تو ویلن ٹائن نے پروتھس سے کہا کہو کیا حال ہے تمھاری معشوقہ کی کیا کیفیت ہے۔ اور عشق و محبت کی تمھاری اب کیا حالت ہے۔ پروتھس نے کہا تمھاری شمع خراشی کون کرے۔ کیا مین نہین جانتا کہ تمھین اِن باتون مین مذاق نہین۔

ویلن ٹائن نے اِسپر کہا پروتھس اب وہ اگلا دل میرا نہ رہا۔ عشق کی تقصیر کا کفارہ مجھے ادا کرنا پڑا۔ کہان تو مین عشق سے نفرت کرتا تھا اور کہان اب یہ ہو کہ عشق نے خواب بالکل میری خلوب آنکھون سے منتزع کر لیا ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عشق بڑے صاحب اقتدار ہین۔ اور اُنکے ہاتھون ایسا عاجز ہو رہا ہون کہ میرے نزدیک اُنکی تنبیہ سے بڑھکر نہ تو کوئی رنج ہے اور نہ دنیا مین کوئی ایسی خوشی جو اُنکی مہربانی مین حاصل نہو۔ اب بجز عشق کے چرچون کے مجھے کوئی دوسرا ذکر بھلا نہین معلوم ہوتا۔ اور اب میرا خور و خواب عشق ہی کے نام پر ہے۔

ویلن ٹائن کی افتاد طبیعت کو عشق کے ہاتھون بدلی دیکھکر اُسکا دوست پروتھس بہت خوش ہوا۔ مگر اب پروتھس کے نام سے دوست کا لفظ الگ کر دینا چاہیے کیونکہ اُنھین حضرت عشق نے جسکا ذکر تھا اور جسکی بابت یہ بیان کیا جاتا تھا کہ ویلن ٹائن کی طبیعت مین اُنھون نے بڑا اختلاف پیدا کیا۔ یہان پروتھس کے دلمین بھی جگہ کرنی شروع کی۔ اور پروتھس جو ابھی تک سچی محبت اور پکی دوستی کا ایک نمونہ تھا۔ سلویا کو ایک نگاہ دیکھتے ہی ایک دغا باز دوست اور ایک بیوفا یار بن بیٹھا۔ کیونکہ سلویا کو دیکھتے ہی اُسکا جتنا عشق

جولیا کے ساتھ تھا خواب و خیال ہوگیا۔ اور بلا لحاظ ولین ٹائن کی قدیم رفاقت کے وہ اس فکر مین ہوا کہ کسی حکمت سے ولین ٹائن کو سلویا کی نظرون سے گرانا چاہیے۔ دستور ہے کہ جب اچھی طبیعت والے کا میلان کسی بُرے کام کی طرف ہوتا ہے تو اُسکو پہلے بڑا انتشار ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اُسنے جولیا کے چھوڑنے کا ارادہ کیا تو اول اول اُسے بہت پس و پیش ہوا۔ لیکن آخکار اُسکی عقل حق پسند پر ولولۂ عشق غالب آیا۔ اور بلا خیال ندامت اُسکی طبیعت کو بر انگیختہ کیا۔

ولین ٹائن نے بلا خوف اپنے عشق و محبت کی پوری کیفیت اُسے سُنائی اور یہ بھی بیان کیا کہ ہم اپنی محبت کو اُسکے باپ سے چھپائے ہوے ہین اور چونکہ ہمارے نزدیک اب بادشاہ کی رضامندی مشکل ہے ہم چاہتے ہین کہ آج رات کو میلٹو کی طرف سلویا کو بھگا لیجائین اور پھر ایک کمند دکھا کر کہا کہ اسی کی اعانت سے محل شاہی کے کسی جھروکہ سے سلویا کو تاریکی شب مین نکال لاؤنگا۔

اپنے پیارے دوست کی یہ تقریر سُنکر اور اُسکا راز دل معلوم کر یقین تو نہ آیا مگر فی الواقع ایسا ہوا کہ پروٹھس نے یہ ارادہ کیا کہ نواب سے جاکر یہ ساری کیفیت بیان کرے۔

اس دغا باز دوست نے نہایت ہوشیاری سے نواب سے باتین کین۔ کہنے لگا کہ جس بات کو مین بیان کرنا چاہتا ہون آئین دوستی اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکا اظہار نہو۔ لیکن حضور کی فرط نوازش اور میری شان خدمتگذاری مجھے بیان کرنے پر مجبور کیا۔ ورنہ اس سے کوئی دنیاوی فائدہ میرا متعلق نہین اور پھر اسکے بعد جتنی باتین ولین ٹائن سے سُنی تھین سو بسو کہ سنائین۔ حتی کہ کمند اور اُس فرغل کا بھی ذکر جسمین اُسنے کمند چھپا کر لیجانا بیان کیا تھا کچھ چھوڑا۔

پروٹھس کی دیانت داری پر نواب کو بڑا اچنبھا ہوا۔ اور یہ سمجھکر کہ صرف اُسکی

دیانت نے ایک ناجائز فعل کے چھپانے سے دوست کے ارادے کا ظاہر کردینا
انسب تصور کیا اسکی بڑی تعریف کی۔ اور یہ کہا کہ تم خاطر جمع رکھنا ولین ٹائن پر یہ
ظاہر ہونے دونگا کہ یہ خبر مجھے کہاں سے پہونچی۔ بلکہ بزور فطرت خود ولین ٹائن سے
یہ راز فاش کرا دونگا۔ چنانچہ شام کے وقت ولین ٹائن کی آمد کا نواب منتظر ہی
تھا کہ سامنے سے وہ مل شاہی کی طرف بہ عجلت جاتا ہوا نظر پڑا۔ اور یہ بھی
دیکھا گیا کہ اسکے زیر بغل کے اندر کوئی شے دبی ہوئی ہے۔ جسے دیکھکر نواب نے
سمجھا کہ بیشک یہ وہی کمند ہے۔

یہ دیکھا کہ نواب نے پوچھا ولین ٹائن کدھر جارہے ہو۔ جسے سنکر وہ ٹھہر گیا
اور جواب دیا کہ حضور ایک آدمی مین نے اپنے دوستون کے پاس خط لیجانے
کو ٹھہرایا ہے اب اسی وقت اسی کے پاس خط لیے جاتا ہون۔ ولین ٹائن کا
یہ جھوٹ بولنا ویسا ہی بے سود گیا جیسا کہ پروتس کا اپنے باپ کے مقابلہ مین۔
نواب نے کہا کیا کوئی ضروری خط ہے۔

ولین ٹائن نے کہا کچھ ایسا ضروری تو نہین ہے صرف باپ کو یہ اطلاع دینی
ہے کہ مین بخیریت مانٹوا کے دربار مین ہون۔

نواب نے کہا پھر کیا ایسی جلدی ہے۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ چند معاملات مین تمسے
رائے لینی ہے۔ اور دل سے ایک بات گھڑ کر کہنی شروع کردی جو درپردہ
اُس سے اظہار راز کرانے کی ایک تمہید تھی۔ ولین ٹائن تمکو معلوم ہے کہ
مین اپنی لڑکی کے نکاح کا ارادہ تھریو کے ساتھ رکھتا ہون۔ مگر وہ نافرمانی دسرکشی
کرتی ہے اور میری تجویز سے اتفاق نہین کرتی۔ نہ تو اُسے اسبات کا لحاظ ہے
کہ وہ میری لڑکی ہے اور نہ اسبات کا ڈر ہے کہ مین اُسکا باپ ہون۔ مین تم سے
کہتا ہون کہ اس لڑکی کی نخوت نے بالکل اُسکی طرف سے میرا دل پھیر رکھا ہے

مین اتبک یہ سوچتا تھا کہ میری زندگی اس لڑکی کی خبرگیری مین بسر ہو جائیگی - مگر اسکا
چال چلن دیکھکر یہ جی چاہتا ہے کہ مین اپنا کوئی دوسرا نکاح کرلون اور اس لڑکی کو مطلق العنان
کردون جسکے ساتھ اسکا جی چاہے رہے اور جب مجھے اور میری ملکیت کو یہ کوئی چیز
نہین سمجھتی تو صرف اپنے حسن ہی کو اپنا جیز تصور کرے -

ویلن ٹائن اس تقریر کا کوئی ماحصل نہ سمجھکر گھبرایا اور پوچھا پھر حضور مجھسے
اسبارے مین کیا چاہتے ہین -

نواب نے کہا جس عورت سے مین نکاح کرنا چاہتا ہون - وہ نہایت نازک
و شرمیلی ہے - اور میری پرانی باتون پر وہ لحاظ نہین کرتی - علاوہ برین اپنی
جوانی سے اور آجتک جو دیکھتا ہون تو عورتون کے مائل کرنے کے اور اُنسے
بات چیت کرنے کے ڈھنگ بہت بدلگئے ہین - اب مین تم سے یہ سیکھنا چاہتا ہون
کہ کسطرح وہ میرے ہاتھ آسکتی ہے -

ویلن ٹائن نے اُسے عام دستور راج الوقت سے مطلع کیا اور بتادیا کہ
جب کوئی جوان شخص کسی عورت سے محبت پیدا کرنا چاہتا ہے تو کثرت ملاقات
و ارسال تحائف مین کن کن برتاؤ کا لحاظ رکھتا ہے -

نواب نے جواب دیا کہ مین نے ایک مرتبہ کچھ تحفہ اُسکے پاس بھیجا تھا مگر اُسنے
لینے سے انکار کیا - اور علاوہ برین اپنے باپ کی نگرانی مین وہ اسطرح رہتی ہے
کہ دن کو کوئی شخص اُسکے پاس جا نہین سکتا -

ویلن ٹائن نے اسپر کہا اچھا آپ رات کو اُس سے کیون نہین ملتے -

نواب اتنی دیر کے بعد اپنے مقصد گفتگو تک پہونچا اور جواب دیا کہ رات کو اُسکے
دروازے مقفل رہتے ہین -

ویلن ٹائن نے اپنی شومی طالع سے یہ تدبیر بتائی کہ حضور بذریعہ کمند اُسکے

مکان مین رات کو پہونچ سکتے ہین - اور اس غرض کے لیے ایک نہایت عمدہ کمند مین آپ کو دونگا - اور اخیر مین یہ بھی بتایا کہ جیسا فرغل مین اسوقت پہنے ہوے ہون - ویسا ہی ایک کمند چھپانے کے لیے آپ پہن لیجیے گا - نواب نے ہنسکر کہا اچھا یہ فرغل بھین دیدو - کیونکہ یہ لمبی چوڑی تقریر نواب نے اسی غرض سے کی تھی کہ اسکے فرغل اُتار لینے کا کوئی حیلہ ہاتھ لگے - اور یہ کہکر اسکا فرغل اُتار لیا جسمین تلاش کرنے پر صرف کمند ہی نہین بلکہ سلویا کا ایک خط بھی ملا - جسے جلدی سے کھول کر پڑھا تو اسمین ساری کیفیت اُنکے فرار کی مندرج تھی - نواب نے ولین ٹائن کی اس نمک حرامی پر کہ اسکی مہربانیون کے عوض اسکی لڑکی کے چرا لیجانے کا اُسنے ارادہ کیا تھا بہت برا بھلا کہا - اور دربار و دیار شہر مین سے ہمیشہ کے لیے نکلوا دیا جس سے بلا ملاقات سلویا اسی رات اُسے شہر چھوڑنا پڑا -

یہان پروتھس ایون ولین ٹائن کی فکر مین تھا - وہان ویرونا مین اُسکے بغیر جو لیا کو چین نہ تھی - اور جسکی عقل سلیم پر جوش محبت نے اسقدر غلبہ کیا کہ ویرونا سے تلاش محبوب مین میلین تک آنے کا ارادہ کیا - اور بخوف خطر ہاے راہ وہ اور اسکی کنیز کئی مسلح و نوجوان مردانہ بھیس بدل چل کھڑی ہوئین - اور ولین ٹائن کے شہر بدر کر دیے جانے کی دوہی دن بعد وہ میلین مین داخل ہوئین - جولیا اور پروتھس مین پہلے ہی اور ایک سراے مین جا فروکش ہوئی - چونکہ ہر وقت اُسے پروتھس ہی کا خیال رہتا تھا اسلیے اُسنے بھٹیارے یا مہتمم سراے (جو کہو) سے باتین کرنی شروع کین کہ شاید اس سے کچھ پروتھس کی کیفیت معلوم ہو -

بھٹیارا یہ دیکھکر کہ یہ خوبصورت و نوجوان شریف زادہ (جیسا کہ اُسنے اپنے کو ظاہر کیا تھا) جسکے بشرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑی پایگاہ کا

آدمی ہے ایسے تپاک سے باتین کرتا ہے بہت خوش ہوا۔ اور اُسے اُداس پاکر بولا کہ آج شام کو ایک شخص اپنی معشوقہ کے پاس گانے بجانے کو جانے والا ہی اگر تمھارا جی چاہے تو کہو تمھین بھی بچل کر بہلا لاؤن۔

جولیا کی اُداسی کا سبب یہ تھا کہ اُسکے دلمین یہ خیال آیا کہ مجھے اس حالت بے امتیازی مین دیکھکر پروتھس کیا خیال کریگا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ صرف میرا ناز و نخرہ و خوبی اطوار پروتھس کی فریفتگی کا سبب ہے۔ کہین ایسا نہو کہ میری یہ حالت اُسکی نظرون سے میرا وقر اُٹھا دے۔ غرضکہ انھین سب توہمات نے اُسکے چہرے کو اُداس و متوحش بنا رکھا تھا۔

اُسنے بھٹیارے کے ساتھ جانا اور گانا سُننا بخوشی قبول کیا۔ کیونکہ در پردہ اُسے اُمید تھی کہ شاید راستہ مین کہین پروتھس سے ملاقات ہوجاے۔

لیکن جب وہ اُس مقام پر پہونچی جہان بھٹیارہ اُسے لایا۔ تو بھٹیارے کی باتون مین اُسے بڑا فرق نظر آیا۔ کیونکہ وہان یہ دیکھکر اُسے سخت حیرت ہوئی کہ اُسکا عاشق پروتھس سلویا کے سامنے بیٹھا کچھ گا رہا ہے اور عشق و محبت کی باتین کر رہا ہے۔ اور سلویا اُسے اپنی اصلی معشوقہ کے چھوڑ دینے پر اور اپنے دوست ویلنٹائن کے ساتھ بہ دغابازی پیش آنے پر ملامت کر رہی ہے۔ اسکے بعد اُسکے گانے اور باتین کرنے سے سلویا متنفر ہو اُس کھڑکی کے پاس سے جہان کھڑی ہوئی اُس سے باتین کر رہی تھی چلی گئی۔ کیونکہ وہ اپنے جلاوطن ویلنٹائن کی وفادار معشوقہ تھی۔ اور اُسکے دغاباز دوست پروتھس کے ملنے کو مکروہ جانتی تھی۔

ہرچند جولیا کو اس دیکھنے سے بہت مایوسی ہوئی تاہم کوچہ گرد پروتھس کی محبت اُسکے دلمین ویسی ہی قایم رہی۔ اور یہ سُنکر کہ پروتھس نے فی الحال کوئی

نوکر اپنا موقوف کر دیا ہے چاہا کہ بہ سفارش اُس متہم سرا سے کے پردھتس کی
ملازمت مین سرفراز ہو۔ غرضکہ پیش ہونے پر اُسے پردھتس نے نہ پہچانا۔ اور
کچھ تحفہ دا یک خط دیکر سلویا اُسکی سوتن کے پاس اُسے روانہ کیا۔ اور ساتھ اُسکی
وہ چھلا بھی اُسکے پاس بھیجا جو جولیا نے اُسے چلتے وقت ویرونا مین دیا تھا۔
وہان پہونچنے پر اُسے اِس امر سے نہایت مسرت ہوئی کہ سلویا نے بالکل پردھتس
کی درخواست پر توجہ نہ کی۔ اور جولیا یا سباسٹین رجیسا کہ اب اُسنے اپنا نام ظاہر
کیا تھا) ملازم نے سلویا کے سامنے پردھتس کی معشوقۂ قدیم جولیا مہجور کا حال
بیان کرنا شروع کیا۔ اور کہنے لگی کہ مین جولیا کو خوب جانتا ہون۔ وہ
نہایت اچھی عورت ہے غرضکہ جہانتک وہ اُسکی جولیا کی تعریف یعنی اپنی توصیف
مین کوئی دقیقہ لگا نہ رکھا۔ اور کہا کہ جولیا میرے آقا پردھتس کو بہت چاہتی ہے
مگر اُسکی غفلت اُسے ہمیشہ آتش زیر پا رکھتی ہے۔ اور پھر ذو معنی الفاظ مین یون
مخاطب ہوئی۔ کہ جولیا کا قد و قامت و صورت و شکل بجنسہ میری سی ہے۔ اُسکی
آنکھ و بال کی رنگت بعینہ ویسی ہے جیسی میری۔ اور کبھی مرد کا لباس جو بدلیتی ہے
تو کیا ہی حسین جوان معلوم ہونے لگتی ہے۔ سلویا کو اُسکا حال سُنکر کہ اپنے
معشوق سے وہ یون مہجور رہے بڑا ترس آیا۔ اور جب جولیا نے اُسکے سامنے
وہ چھلا پیش کیا۔ تو یہ کہکر اُسنے لینے سے انکار کیا۔ کہ بڑے شرم کی بات ہے
جو اُسنے میرے پاس یہ چھلا بھیجا۔ مین اِسے ہرگز نہین لے سکتی۔ مین نے اُسے
اکثر کہتے سُنا ہے کہ یہ چھلا جو لیا کا دیا ہوا ہے۔ اور پھر ایک تھیلی اُسکے سامنے
پیش کرکے کہا چونکہ بیچاری جولیا کے حال پر تمھین دردمند پاتی ہون۔ اِسلیے یہ
تھیلی اُس غریب عورت کی یاد مین تمھین دیتی ہون۔ غرضکہ اپنی مہربان سوتن سے
یہ تسلی بخش باتین سُن۔ اِس متبدل الوضع عورت کے دل پژمردہ کو خوشی کی

بہت کچھ تازگی پہونچی۔

اب ولین ٹائن کا حال سنیے کہ اُسنے یون بے عزت و شہر بدر ہوکر اپنے باپ کے پاس جانا پسند نہ کیا۔ اور مآل کار کی فکر مین نہایت پریشانی اُٹھائی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ میلن کے پاس ہی جہان متاع دل و جان اُسکی سلویا موجود تھی ایک جنگل مین وہ تنہا پھر رہا تھا۔ کہ ڈاکوؤن نے آکر اُسپر حملہ کیا اور چاہا کہ اُسکا نقد و جنس سب چھین لین۔

ولین ٹائن نے اُن ڈاکوؤن سے کہا کہ مین اسوقت بڑی تباہی مین مبتلا ہون شہر سے بدر کر دیا گیا ہون۔ کوئی نقد و جنس میرے پاس موجود نہین۔ کپڑے جو بدن پر دیکھتے ہو یہی ساری کائنات ہے۔

اُسکی حالت مصیبت سن۔ بوے شرافت اُنمین پا۔ ریاست و انسانیت پر اُسکے خوش ہوا اُن ڈاکوؤن نے اُس سے کہا کہ اگر تم ہمارے لوگون مین رہنا پسند کرو اور یہ چاہو کہ ہم لوگون مین سردار بنکر رہو۔ تو ہم سب بخوشی تمھارے زیر حکم ہوکر رہینگے۔ لیکن باین شرط کہ اگر تم ہماری بات چیت مین شریک ہونے سے انکار کروگے تو پھر ہم زندہ نہین چھوڑنے کے۔

ولین ٹائن جسے ڈرا بھی خیال نہ آتا تھا کہ میرا کیا ہونا ہے یہ سُنکر بولا بہتر مجھے تمھارے ساتھ سردار بنکر رہنا منظور ہے بشرطیکہ عورتون یا بیچارے مسافرون کو نہ ستاؤ۔

غرضکہ یون بیچارے حلیم المزاج ولین ٹائن کو رابن ہڈ کی طرح جسکا ذکر گیتون مین اکثر آتا ہے۔ اُن ڈاکوؤن و مردود لٹیرون کا سردار بننا پڑا۔

سلویا نے تھرلیو کے ساتھ نکاح ہونے سے جسپر اُسکا باپ بہت مصر تھا بچنے کے لیے آخرکار یہ ارادہ کیا کہ بھاگ کر مانٹا مین جہان لوگون کی زبانی ولین ٹائن

اپنے عاشق زار کے پناہ گزین ہونے کی خبر سُنی تھی چلی جائے۔ لیکن یہ خبر اُسے غلط پہونچائی گئی کیونکہ ولین ٹائن یہان جنگل مین ڈاکوؤن کے غول مین تھا اور اُنکا سردار کہلاتا تھا گو اُنکی لوٹ پاٹ مین شریک نہوتا۔ اور اپنے اختیارات سرداری کا برتاؤ صرف اِس امر مین کرتا کہ جب وہ مسافرون کو لوٹتے تو بروز ترس کھانے پر اُنھین مجبور کرتا۔

سلویا نے گھر سے بھاگتے وقت ایک لیق و پُرانے آدمی اگلو مورنامی کو ساتھ لگا لیا جسکا ساتھ رہنا اُسکے نزدیک رفاقت سبیل کے لیے مناسب معلوم ہوا اُسی جنگل سے ہوکر جسمین ولین ٹائن رہتا تھا وہ دونون جارہے تھے کہ لٹیرون مین سے ایک نے اُنھین دیکھ پایا۔ سلویا تو گرفتار ہوگئی مگر اگلو مور کسی حکمت سے چھپ گیا۔

اُس قزاق نے سلویا کو رنجیدہ پاکر کہا تم کچھ اندیشہ نکرو۔ مین تمھین صرف اپنے سردار کے پاس ایک غار مین لیچلتا ہون جسکا دل نہایت اچھا ہے اور عورتون کے ساتھ بڑی ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ سلویا کو یہ سُنکر کہ وہ گرفتار ہوکر لٹیرون کے سردار کے پاس جاتی ہے فی الجملہ تسکین ہوئی۔ اور آہ کھینچ کر کہا ولین ٹائن تیرے لیے یہ دن بھی دیکھنا پڑا۔

پروتھس کو جب سلویا کے بھاگنے کی خبر ملی۔ تو جولیا اپنے ملازم متبدل الوضع کو ساتھ لے خود بھی اُسکے پیچھے روانہ ہوا۔ اور پیر کے کھوج پر اُسی جنگل مین پہونچا۔ وہ قزاق سلویا کو لیکر غار مین داخل ہوا چاہتا تھا کہ پیچھے سے پروتھس نے آکر اُسے قزاق کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ سلویا اِس احسان کا اچھی طرح شکریہ بھی نہ ادا کرنے پائی تھی کہ پروتھس نے درخواست نکاح پیش کی۔ جسے سُنکر اُسے سخت انتشار ہوا۔ پروتھس بداب ناجائز اُس سے قبول ایجاب کرایا چاہتا تھا اور

اُسکا ملازم (بکیس جولیا) ایک طرف مضطرب الحال کھڑا ڈر رہا تھا کہ مبادا جو احسان پروتھس نے کیا ہے وہ اُسکے التفات کا سبب نہو کہ ولین ٹائن کے دفعتہً دکھلائی دینے سے جو ایک عورت کی گرفتاری کا حال سُن اُسکی دلجمعی دستگیری کو غار سے نکلا تھا اُنھین اچنبھا سا ہو گیا۔

سلویا کے ساتھ یہ عاشقانہ باتین کرتے ولین ٹائن نے جو دیکھ پایا تو پروتھس کمال درجہ نادم و پشیمان ہوا اور اسطرح اپنی خطا ہاے سابقہ پر گڑ گڑایا۔ اور خواستگار معافی ہوا کہ ولین ٹائن کی شرافت و عالی حوصلگی نے خلاف قیاس و توقع صرف یہی نہین کیا۔ کہ اُسکی خطا معاف کرے قدیم رفاقت مین سرفراز کیا بلکہ بہ سیر چشمی تمام یہ کہا۔ کہ مین نے تمھارے تمام خطائین معاف کردین اور ساتھ ہی اُسکے سلویا کے لطف صحبت کو بھی تمپر مباح کیا۔ جولیا جو اپنے آقا کے پاس ملازم کی طرح کھڑی تھی۔ یہ بات سُنکر بہت متحیر ہوئی۔ اور اس خوف سے کہ پروتھس نے گو اپنے ارادون سے پشیمانی اُٹھائی۔ پھر بھی اُسمین یہ ظرف نہین کہ سلویا کے قبول کرنے مین کچھ اپنی طرف سے اظہار انکار کرے اُسے غش آگیا۔ اور سب اُسکی صحت کی فکر مین ہوے ورنہ سلویا اسطرح اپنے دیدیے جانے سے ضرور کشیدگی ظاہر کرتی۔ گو اُسے بمشکل یہ خیال آتا کہ ولین ٹائن اتنے بڑے سخت و اہم کار دوستی مین چندے قائم رہیگا۔ جب جولیا کو غشی سے افاقہ ہوا۔ تو ایک چھلا اُنکا اُسے بولا مین بھول گیا تھا۔ میرے آقا نے سلویا کے دینے کو اُسے میرے حوالے کیا تھا۔ پروتھس کو دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ وہی چھلا ہے جو مین نے جولیا کو عطا کیا تھا۔ اور جسکے بدلے مین مین نے وہ چھلا پایا تھا۔ جسکو اپنے آدمی کے ہاتھ سلویا کے پاس مین نے بھیج دیا۔ اور کہا۔ رین یہ کیا یہ تو جولیا کا چھلا ہے۔ لڑکے تو نے کہان پایا۔ جولیا نے جواب دیا۔

کہ جولیا ہی نے مجھے یہ دیا۔ اور جولیا ہی اسے یہان لائی ہے۔

پروسپس نے جو بغور دیکھا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ جسے وہ اپنا ملازم سباسٹین سمجھتا تھا۔ خاص جولیا خاتون ہے اور جولیا کے استقلال و سچی محبت کے اظہار نے ایسا کچھ اثر اسکے دلمین پیدا کیا کہ اسکے پہلے عشق نے پھر عود کیا۔ اور اپنی بی بی کو پاکر خوشی سے سلویا کو ولین ٹائن کے لیے جو اسکا سزاوار تھا۔ چھوڑا۔

پروسپس اور ولین ٹائن اس مصالحہ پر خوشی کر رہے تھے اور اپنی اپنی وفادار بیبیان پاکر محظوظ تھے کہ نواب اور تھریو کے دکھائی دینے نے جو سلویا کے عقب مین آرہے تھے انھین سخت گھبرا دیا۔ تھریو نے پہلے لپک کر چاہا کہ سلویا کو چھین لے۔ اور کہا سلویا میری ہی ہے مگر اسے دیکھکر ولین ٹائن نے شجاعت کے ساتھ للکارا اور کہا تھریو۔ بس خیریت اسی مین ہے کہ تم پیچھے لوٹ جاؤ۔ اگر پھر سلویا کا نام تمنے سنا تو یاد رکھنا کہ تمہارا سر تن سے جدا نظر آئیگا۔ لینا تو کیا معنی یہ کھڑی ہے ہاتھ لگا دو تو جانون۔

تھریو دل کا بودا تھا۔ یہ دھمکی سن پیچھے ہٹ گیا۔ اور کہنے لگا۔ ایک چھوکری کے لیے جسے اپنے۔ ساتھ محبت نہ کشت وخون کرنا عقلمندون کا کام نہین ہے۔

نواب کا دل بڑا ہی جری تھا۔ تھریو کی یہ کیفیت دیکھکر غضب مین آیا اور کہنے لگا نہایت ذلت و بیحرمتی کا کام تمنے کیا۔ کہان تو وہ گرمجوشی اور کہان یون خفت کے ساتھ چھوڑ الگ ہوجانا۔ اور پھر ولین ٹائن کی طرف متوجہ ہوبولا ولین ٹائن تمھاری جرأت پر آفرین ہے۔ میرے نزدیک بیشک تم مین شاہزادی بیاہ لانے کی قابلیت ہے۔ تمکو سلویا ضرور ملیگی۔ کیونکہ تم اسکے سزاوار ہو۔ ولین ٹائن نے نہایت عجز سے نواب کے ہاتھ چومے اور نہایت شکر گزاری کے ساتھ اسکی لڑکی کو اپنے نکاح مین قبول کرنے پر اظہار رضامندی کیا۔ اور پھر یہ وقت خوش پاکر

ان کیڑون کی عفو تقصیر کے لیے جنکے ساتھ وہ جنگل مین تھا درخواست کی - اور کہا کہ جب حضور انکی خطائین معاف کر بار یابی خدمت کی اجازت دینگے تو حضور کو معلوم ہوجائیگا کہ انمین سے اکثر نہایت عمدہ اور بڑے بڑے عہدون پر امور کرنے کے لائق ہین - کیونکہ اکثر انمین وہ تھے جو ولین ٹائن کی طرح خانگی خطا پر شہر بدر کر دیے گئے - کسی ایسے سنگین جرم کا ارتکاب انسے نہوا تھا - نواب نے اسکی درخواست منظور کی - اب سوائے اسکے اور کچھ کہنا باقی نہ رہا کہ نواب کے سامنے پروتس کی یاری و بیوفائی دونون کی کیفیت بالتصریح ذکر کی گئی جسے سنکر اسے کمال شرم و ندامت حاصل ہوئی - اور جسکا حاصل ہونا بالبداہ اسکے متبنہ دل کے پوری سزا تصور کی گئی - اور اسکے بعد وہ چارون عاشق و معشوق ملین مین آئے جہان انکے نکاح کی دینی رسمین پورے طور سے نواب کے روبرو ادا کی گئین - اور ایک بہت بڑی محفل جشن و طرب آراستہ ہوئی

خاتمۃ الطبع

الحمدللہ کہ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا انیسوان قصہ جو اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ مملکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای - مین چھپا تھا اب شائع مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین اہتمام جناب منصرم بالکمال منشی بھگوان دیال صاحب سے پہلی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوا -

معوضاء مکین و مکان فضل خلاء زوزما
ن ع مکین ن ول ق مین ن

یہ انگریزی کتاب شیکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ ڈرامہ کے بیس قصوں میں کا
بیسواں دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

قصہ سیمبلائن

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چیریا کوٹی وکیل منصفی بانس کانوں
ضلع گورکھپور نے بامہار مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہوا چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس زمانے مین شہنشاہ اگسٹس قیصر فرمانروائے ملک روم تھا اُسوقت ملک انگلینڈ مین (کہ اُسوقت برٹین کے نام سے مشہور تھا) سیمبیلائن نامے ایک بادشاہ حکمران تھا۔

سیمبیلائن کی پہلی بی بی محض خرد سال تین لڑکے (دو بیٹے ایک بیٹی) چھوڑ کر مرگئی۔ اِی موجبین جو سب مین بڑی تھی بادشاہی محل مین پرورش کی گئی مگر اور دو لڑکے جنمین سے بڑے کی عمر تین برس کی تھی اور چھوٹا محض شیر خوار تھا اتفاق سے کوئی اُنھین دایہ خانہ سے چرا لے گیا۔ اور سیمبیلائن پتا نہ لگا سکا کہ اُنپر کیا گذری اور اُنھین کون اُٹھا لیگیا۔

سیمبیلائن دوبارہ بیاہا گیا۔ اور یہ دوسری بی بی بڑی بدذات و متفنی نکلی۔ اِی موجبین کہ سیمبیلائن کی پہلی بی بی سے تھی اِس سوتیلی ماں کی بیرحمی سے بڑی تکلیف اُٹھائی۔

Digitized by Google Original from Oxford University

ملکہ گو اسے موجین سے دلمین کینہ رکھتی تھی مگر ضرور یہ چاہتی تھی کہ میرے بیٹے سے جو پہلے شوہر سے پیدا ہوا تھا (کیونکہ اسکی بھی یہ دوسری شادی تھی) یہ بیاہی جاے کیونکہ اس ذریعہ سے وہ سمجھتی تھی کہ سیمبیلائن کے مرنے پر تاج برٹین میرے لڑکے کلوئن کے سر پر رکھا جائیگا اسلیے کہ اگر بادشاہ کے لڑکے دستیاب نہوے تو سواے اسی موجین کے وارث ملک اور کون ہوسکتا ہے۔ مگر اسی موجین نے اسکی تمنا پوری نہونے دی اور اپنے باپ کے بلا علم و مرضی دوسرے شخص سے اپنا بیاہ کرلیا۔

پوس تھمس (جسکے ساتھ اسی موجین نے اپنا عقد کیا تھا) اپنے وقت کا فاضل اور بڑا ہی مغز آدمی تھا۔ سیمبیلائن کی طرف سے لڑتا ہوا اسکا باپ ایک لڑائی مین مارا گیا تھا جسکے رنج و الم سے اسکے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن پیچھے اسکی ماں بھی مرگئی تھی۔

پوس تھمس[1] (چونکہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد یہ پیدا ہوا اسلیے بادشاہ نے اسکا یہی نام رکھدیا) کی بیکسی و یتیمی پر بادشاہ کو رحم آیا اور اسے لاکر اپنے محل مین پرورش کیا۔

اسے موجین اور پوس تھمس نے ایک ہی اُستاد سے تعلیم پائی تھی۔ اور بچپن سے دونون ساتھ ہی رہ آئے تھے۔ ایام طفلی مین ان دونون مین بڑی ہی محبت تھی اور جتنا ہی وہ ہوش سنبھالتے گئے اُنکے عشق و محبت مین ترقی ہوتی گئی حتی کہ جوان ہوے پر انھون نے خفیہ طور پر آپسمین بیاہ کرلیا۔

چونکہ اسے موجین کے حالات دیکھنے کے لیے ملکہ کی طرف سے ہمیشہ مخبر لگے رہتے تھے اسلیے مخبرون نے اس نکاح کی خبر فوراً اس نا امید ملکہ تک پہونچائی

[1] پوس تھمس Posthumous کے لغوی معنی باپ کی موت کے بعد پیدا ہونا ۱۲ من مترجم

اور اُسکے سُننے کے ساتھ ہی بادشاہ تک پہونچا دیا کہ ای موجین نے پوتھمس کے ساتھ اپنا بیاہ کر لیا۔
بادشاہ یہ سُنکر کہ اُسکی لڑکی نے اپنی عزت و آبرو کا بالکل پاس نہ کیا اور ایک اونی سے اپنا عقد کر لیا بہت ہی غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ پوس تھمس برمٹین مین رہنے نہ پائے اور ہمیشہ کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔
شوہر کی مفارقت کے رنج و غم مین اے موجین کو مبتلا پاکر ملکہ نے بہت کچھ اپنی ہمدردی ظاہر کی اور کہا قبل اسکے کہ پوس تھمس ملک روم کی طرف جہان وہ اب مستقل سکونت اختیار کرنا چاہتا ہے روانہ ہو اے موجین کو چاہیے کہ مخفی طور پر جاکر ایک بار اُس سے مل آئے۔ یہ ظاہرداری کا پتلا محض اسوجہ سے تھا تا کلوٹن کی بھلائی کے لیے تدابیر آیندہ مین وہ کامیاب ہو سکے۔ کیونکہ اُسکے دلمین تھا کہ پوتھمس کے جانے کے بعد یہ حجت پیش کرے کہ ای موجین کا کلاح درحالیکہ بادشاہ راضی نہ تھا کیونکہ جائز خیال کیا جا سکتا ہے۔
بڑی ہی دلسوزی کے ساتھ پوس تھمس رخصت ہوا اور چلتے وقت اے موجین نے ایک سرے کی انگوٹھی جو اُسکی ماں کی تھی اُسے دی اور پوس تھمس سے وعدہ کرا لیا کہ اسکو کبھی علیحدہ نہ کریگا۔ اسکے عوض مین پوس تھمس نے ایک کنگن اے موجین کے ہاتھ مین پہنا دیا اور تاکید کر دی کہ اس نشان محبت کو ہرگز اپنے ہاتھ سے جدا نکرنا۔ یہ کہ سُنکر وہ دونون جدا ہونے اور مستحکم عہد و پیمان آمنین ہوا کہ اُس محبت و الفت پر نہایت دیانت داری سے ثابت قدم رہینگے۔
غرضکہ اس مصیبت زدہ اے موجین نے تر یہان شاہی محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان پوس تھمس ملک روم مین جسے اپنے رہنے کے لیے اُسنے پسند کیا تھا داخل ہوا۔
پوس تھمس کو ملک روم مین پہونچکر مختلف فرقون کے چند ایسے زندہ دل نوجوان

پیش آئی مگر جب اُسنے اپنے عشق و محبت کا اظہار کرنا شروع کیا تو ذلت و خواری کے ساتھ اُسنے اسنے نکلوا دیا اور یہ نا اُمید ہوا کہ اب کسی طرح مین اِس نامشروع قصد پر کامیاب نہین ہو سکتا۔

غرضکہ جب آئی ای کی موت نے دیکھا کہ اسطرح بات بنتے نظر نہین آتی تو فغانا ری کی طرف اُسکی خواہش نے میلان کیا اور جا کر ای موجین کے خدمتگارون کو گانٹھا جنھون نے ایک بڑے سے صندوق مین بند کر کے ای موجین کی خوابگاہ مین اسے چپکے سے پہونچا دیا۔ جب آی موجین اپنی آرام گاہ مین آئی اور بالکل بیخبر سوگئی تو یہ صندوق سے نکلا اور اُس مکان کو اچھی طرح سے دیکھکر وہان کے سب علامات و نشانات لکھ لیے حتی کہ ای موجین کی گردن پر ایک خال تھا اُسے بھی لکھ لیا اور پھر وہ کنگن جو پوس تھس سے اُسے ملا تھا آہستہ سے اُسکے ہاتھ سے اُتار کر صندوق مین ہو رہا۔ اور دوسرے دن بعجلت تمام روم کی طرف روانہ ہوا۔ اور پوس تھس سے آکر فخریہ بیان کرنے لگا کہ ای موجین نے یہ کنگن مجھے دیا۔ اور ایک روز اپنی آرام گاہ مین مجھے بلایا۔ اور پھر وہان کے علامات و نشانات بیان کیے اور کہا کہ اُسکے مکان مین ریشمین زردوزی کے پردے پڑے ہوے تھے اور اُسپر کلی پیٹر کی کہانی کا وہ بیان جہان وہ مغرور عورت اپنے اینی تھس سے ملی ہے اور جس سے اِس عورت کی بہادری ظاہر ہوتی ہے۔ لکھا ہوا تھا۔

پوس تھس نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ مگر تمنے اپنی آنکھ سے نہین دیکھا کسی سے سُن لیا ہوگا۔

پھر آئی ای کی موت نے کہا۔ کہ اُسکے مکان کے جنوبی سمت مین ایک آتشدان ہے جسکے اوپر ڈائی نابلی ڈنگ کی مورت اُس صفائی سے بنی ہے کہ جسکے

دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی زندہ انسان کو وہان ٹھلا دیا ہے۔
پوس تھمس نے کہا اسے بھی کسی سے سن لیا ہوگا کیونکہ برٹین کے ہر خاص و عام اسے جانتے ہین۔
آئی آمی کی موت نے ٹھیک ٹھیک اس کمرے کی چھت کا بیان کیا۔ اور اخیر مین کہا تو یہ تو بھول ہی گیا وہان چاندی کی دو مورتین بھی ایک پیر سے کھڑی ہین دیکھین۔ اور پھر کنگن نکال کر کہا۔ کیا اسے آپ پہچانتے ہین۔ یہ اسنے اپنے بازو سے کھول کر دیا تھا۔ میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ یہان موجود ہے۔ اسکے اخلاق اس کنگن دینے سے کہین زیادہ بھلے معلوم ہوے مگر پھر بھی اسکا دینا وہ اپنے پندار مین زیادہ مناسب سمجھی۔ اور دیتے وقت یہ بھی کہنے لگی کہ کسی زمانہ مین میری نظرون مین اسکی بڑی قدر تھی۔ اور سب کے بعد اس خال کا ذکر کیا جو اسکی گردن مین دیکھا تھا۔
پوس تھمس ابتک تو آئی آمی کی موکی باتون کو چالاکی پر محمول کرتا تھا اور اسکا ذہن قبول نہین کرتا تھا کہ ای موجین اس سے ملی ہوگی۔ مگر کنگن دیکھکر تو اسکے بدن مین آگ لگ گئی اور اپنی ہیرے کی انگوٹھی اتار کر (جیسا کہ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر ای موجین اپنا کنگن دیدیگی تو مین بے تکلف اپنی انگوٹھی اتار دونگا) آئی آمی کی موکے حوالے کی۔
اور اسی حالت شرم و غضب مین برٹین کے ایک مرد شریف پی سے نامے کو جو ای موجین کے خدمتگارون مین تھا اور ایک مدت تک پوس تھمس کا وفادار دوست رہچکا تھا ایک خط لکھا اور اسمین اپنی بی بی کی بیوفائی کی ساری کیفیت تحریر کردی اور لکھا کہ میری دلی آرزو یہ ہے کہ ویلس کی بندرگاہ ملڈفارڈ ہیون پر لیجاکر تم اسے قتل کرڈالو۔ اور چالاکی تو یہ کی کہ اسی وقت

ای موجین کے نام بھی ایک خط لکھا اور اسمین تحریر کیا کہ مین دیکھتا ہون تو تمھاری مفارقت مین یہان میری جان جایا چاہتی ہے۔ گو برہمن مین آنا میرے لیے جان پر کھیلنا ہے مگر کیا کیا جاے۔ جی چاہتا ہے کہ بلڈفارڈ صیون پر تمسے ملون بہتر ہوتا کہ پی سے نیا کو لیکر تم وہان پہونچی رہو۔ یہ نیک و سادہ دل عورت کہ اپنے شوہر کو تمام دنیا کی چیزون سے زیادہ پیارا جانتی تھی اور اُسکے دیکھنے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی تھی۔ خط پاتے ہی پی سے نیا سے ملی۔ اور اُسے ساتھ لیکر رات ورات وہان سے روانہ ہوئی۔

اسمین شک نہین کہ پی سے نیا پوس تھمس کا ایک وفادار دوست تھا مگر قتل ناحق کے لیے وفادار دوست نہ تھا اور جب اُسنے دیکھا کہ بلڈفارڈ صیون تھوڑی دور رہگیا تو اُسنے ای موجین کو آگاہ کردیا کہ اُسکے شوہر نے اُسکے لیے کیا حکم دیا ہے۔

ای موجین کو اس سننے سے کہ جس پیارے و عزیز جان نثار شوہر کے ذوق ملاقات مین مین اسطرح گرفتار ہون اُسنے یون میرے قتل کا سامان درست کر رکھا ہے بہت زیادہ رنج ہوا۔

پی سے نیا نے سمجھا بجھا کر اُسے تسلی دی اور کہا اتنے صبر و استقلال ہی کام لاؤ جب کبھی اُس سے ملاقات ہوگی تو دیکھنا کہ اپنی بیرحمی پر وہ کیسا پشیمان ہوتا ہے۔ اُسی حالت یاس مین کہ وہ اپنے مکان پر لوٹ جانے سے انکار کر رہی تھی پی سے نیا نے اُسے لباس بدل کر مردکے بھیس مین سفر کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ تمھارے لیے بامن وامان سفر کرنے کو تغیر لباس ضروریات سے ہی ای موجین نے اس رائے سے اپنا اتفاق ظاہر کیا اور دلمین خیال کیا کہ یہ تو خوب اچھی ترکیب ہاتھ آئی۔ اب اسی طرف سے بالا بالا ملک روم کی طرف

چل دنیا چاہیے۔ گو پوس تھمس نے میرے ساتھ بڑا ہی وحشیانہ برتاؤ کیا مگر عشق و محبت کا پاس نکرنا مجھسے کب ممکن ہے۔

ای موجین نے پی سے نیا کو لوٹ جانے پر مجبور کیا۔ چنانچہ ای موجین کو امرود کی صورت بناکر اُسنے گھر کا راستہ لیا اور چلتے وقت دوار مقوی کی ایک شیشی اُسے دی اور کہا یہ دوا مجھے ملکہ نے دی تھی جسکا اثر یہ ہے کہ طبیعت کیسی ہی بے لطف کیون نہو گر ذرا سا کھا لیجے تو بہت کچھ اصلاح ہوجاتی ہے۔

پی سے نیا چونکہ ای موجین اور پوس تھمس کا دوست تھا اسلیے ملکہ اس سے عداوت رکھتی تھی اور اپنی دانست مین سم قاتل سے بھری ہوئی سمجھ کر یہ شیشی اُسے عطا کی تھی۔ کیونکہ ملکہ نے اپنے طبیب سے ایک دن زہر کی ایک شیشی مانگی کہ مجھے جانورون پر اُسکا اثر دیکھنا ہے چونکہ طبیب اُسکی بدطینتی سے واقف تھا اسلیے اُسنے اصلی زہر نہ دیا بلکہ ایک ایسی دارو دی جسکے کھانے سے ذی روح پر تھوڑی دیر کے لیے ایسی غفلت کی نیند طاری ہوجائے جس سے دیکھنے والون کے نزدیک یہی معلوم ہو کہ مرگیا۔ اُسوقت کہ پی سے نیا کے پاس وہ دوا موجود تھی اسلیے حسب بیان ملکہ اُسنے ایک سپید سے سمجھکر ای موجین کو دی اور کہا راستہ مین اگر طبیعت نادرست ہوجاے تو اسکا استعمال کرنا۔ اور پھر بہت کچھ دعائیں دیکر اللہ کی حفاظت مین سونپا اور کہا خدا تمھین اس ناحق کی تکلیف سے جلد نجات بخشے غرضکہ یہ سب کہہ سُنکر اُس سے رخصت ہوا۔

قدرت خدا دیکھیے کہ ای موجین راستہ بھول کر اپنے اُن دو بھائیون کے مکان پر پہونچی جو ایام طفلی مین گم ہوگئے تھے بی سے ری اُن جو اُنھین چرا لایا تھا سیمبلائن کی کچہری کے امیرون مین تھا ایک روز بادشاہ نے کسی الزام خیانت مین اُسے متہم کرکے دربار سے نکلوا دیا تھا جسکے بدلہ مین بادشاہ کے اُن

دونون لڑکون کو وہ چرا کر ایک جنگل مین اٹھا لایا اور جیسے وہین کسی غارمین مخفی طور پر رہنے لگا۔ گو بادشاہ کی تکلیف دینے کو وہ انھین پرا لایا تھا مگر ایسی شفقت و محبت سے انکی پرورش کی جیسا کوئی اپنے لڑکون کی پرورش کرتا ہے اور ایسی اچھی طرح سے انکی تربیت کی کہ تھوڑے دنون مین وہ دونون بڑھکر اچھے خاصے جوان ہوے اور بہادری و شجاعت جیسی شاہزادون کو چاہیے انمین موجود تھی اور چونکہ انکا مدار زرق شکار ہی کھیلنے پر تھا اسلیے وہ بڑے ہی چالاک و مضبوط ہو گئے تھے۔ اور ہمیشہ اپنے مصنوعی باپ سے بضد ہوتے اور کہتے کہ ہماری تمنا ہے کہ لڑائیون مین جاکر ہم اپنی قسمت آزمائی کرین۔

اسی موجبین کی خوش قسمتی دیکھیے کہ جہان اسکے بھائی رہتے تھے وہین پہونچی کیونکہ ایک بڑے بھاری جنگل مین جسمین سے ہوکر بلڈ فارڈ ہیون کو ڈھرہ جاتا تھا (کیونکہ اسکا قصد تھا کہ بلڈ فارڈ ہیون مین جاکر روم کے جہاز پر سوار ہو جائے) وہ اپنا راستہ بھول گئی جنگل مین کیا چیز ملتی تھی کہ وہ خرید سکتی۔ مارے بھوک و اضمحلال کے قریب تھا کہ اسکی جان نکل جائے کیونکہ محض مردانہ لباس پہن لینا کسی عورت کو ہرگز اس قابل نہین بنا سکتا کہ مردون کی طرح تکلیف صحرانوردی برداشت کر سکے۔ یہ غار دیکھکر اسنے سوچا کہ کیا عجب یہان کوئی ایسا ہو جس سے کوئی چیز کھانے کی مل سکے اور بے تکلف اندر چلی گئی۔ مکان تو خالی تھا مگر ڈھونڈھنے کھوجنے سے تھوڑا سا کھانا دیر کا پکا ہوا ہاتھ لگا۔ بھوک نے اسکو ایسا بیتاب کر رکھا تھا کہ بے تامل بیٹھکر کھانے لگی۔ اور اپنے آپ باتین کرنے لگی۔ کہ آدمی کی زندگی بھی کیا وبال جان ہے۔ دیکھو مین کیسا تھک گئی ہون۔ دو رات پہم زمین پر سونے کا اتفاق ہوا۔ میری ہی ایسی ہمت تھی۔ ورنہ بیمار پڑنے مین کیا رہگیا تھا۔ بنی سے نیا نے پہاڑ پر سے دکھلایا تھا تو بلڈ فارڈ ہیون کیسا نزدیک معلوم ہوا تھا۔ اور پھر

اپنے شوہر اور اُسکے برہم حکم کو جوای موجین کی شان مین آئے لکھ بھیجا تھا۔ یاد کرکے بحسرت بول اٹھی اُو میرے پیارے پوتس مس اسمین شک نہین کہ تم ایک دغا باز شخص ہو۔

ای موجین کے دونون بھائی اپنے فرضی باپ بی لے ری اس کے ساتھ شکار کھیلنے گئے تھے اُسی وقت وہ بھی واپس آئے۔ بی لے ری اس نے اُنکا نام **پولی ڈر اور کاڈول** رکھا تھا حالانکہ اُن شاہزادون کا اصلی نام **چوڈی رس** اور **اروی رے** جس تھا۔ اُنھین یہ سب کیا معلوم وہ سمجھتے تھے کہ بی لے ری اُنکا ہمارا باپ ہے۔

پہلے بی لے رس مکان مین داخل ہوا اور ای موجین کو وہان دیکھکر اُن لڑکون سے کہا کہ تمکو ابھی مت آؤ نہین معلوم یہ کیا ہے کہ بیٹھا ہوا ہمارا کھانا کھا رہا ہے اگر کھاتا نہوتا تو خیر یون بھی سمجھ لیتے کہ کوئی از قسم جن و پری ہے۔

لڑکون نے پوچھا کیا ہے۔ اُسکے جواب مین بی لے ری اس نے کہا واللہ نہین معلوم یہ کوئی فرشتہ ہے یا کوئی صورت خاکی ہے کہ میرے مکان مین بیٹھا ہی۔ غرض ای موجین کی زنانی صورت جوامرد کے لباس مین دکھائی دی تو بی لے رس اس کو اُسکے حسن و جمال نے کمال متحیر کیا۔

اُنکا شور سنکر وہ باہر نکل آئی اور اسطرح مخاطب ہوئی کہ اُو مالکان نیک کردار میری اذیت کا قصد نکرنا۔ مین نے جو کچھ کھایا ہے اُسی کے مانگنے یا خریدنے کے ارادے سے مین اس مکان مین داخل ہوا تھا۔ مین نے تمھاری کوئی چیز نہین چرائی اور نہ میرا قصد چوری کا تھا۔ گو زمین پر مین نے پڑی ہوئی اشرفی بھی دیکھی تھی۔ مین نے جو کچھ کھایا ہے اُسکے عوض مین یہ روپیہ تیار ہے۔ تم نہ بھی آتے تو جب مین کھاکر بسلامت آلہی یہان سے چلتا تو اُسے میز پر رکھتا جاتا۔ اُنھون نے

بڑی سنجیدگی سے اِس روپیہ کے لینے سے انکار کیا۔ خوف زدہ ہوکر اِی موجین نے کہا۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مجھ سے کچھ خفا ہو۔ لیکن آپ لوگ یاد رکھیے کہ اِس خطا پر اگر آپ مجھے مار بھی ڈالینگے تو کیا۔ مین ایسا نکرتا تو یون بھی مرنا ہی تھا۔

بی لے ری اِس نے پوچھا کِس طرف جانے کا تمھارا ارادہ ہے اور کیا نام ہے۔

اِی موجین نے اپنا نام فای ڈل بتایا اور کہا کہ میرا ایک رشتہ مند ملنڈ فار دیہون کی طرف گیا ہے کہ وہان سے جہاز پر سوار ہوکر اٹلی کو روانہ ہو۔ مین وہین جاتا تھا کہ راستہ مین غلبۂ گرسنگی سے بیتاب ہوکر مرتکب ایسے جرم کا ہوا۔

بی لے ری اس یہ سنکر بہ ہمدردی بولا کہ او جوان خوش رو دہین دہقانی نہ سمجھو اور نہ اِس مقام کی سخت آب وہوا پر جہان ہم رہتے ہین ہماری اچھی طبیعتون کو قیاس کرو۔ اچھا ہوا کہ تم یہان پہونچ گئے رات بھی قریب ہے تمھارے لیے اِسوقت کوئی اچھی چیز مکپوائی جائیگی اگر تم منظور کروگے تو ہم بڑے شکر گزار ہونگے اور اُسوقت لڑکون نے بھی مرحبا۔

اُسکے شریف بھائیون نے مکان مین جاکر اُسکے آنے سے اپنی کمال مسرت ظاہر کی اور بڑے تپاک سے ملے اور کہا کہ تم خاطر جمع رکھو ہلوگ بھائیون کیطرح اُنس ومحبت سے تمھارے ساتھ پیش آئینگے۔ اور ہرن کا گوشت جو شکار کرلائے تھے وہان رکھدیا۔ اِی موجین نے اُسکے پکانے مین اُنکا ساتھ دیا۔ اور اپنے انتظام خانہ داری سے اُنھین بہت کچھ مسرور کیا۔ گو آج کل عالی خاندان عورتون مین کھانا پکانے کا دستور نہین ہے۔ مگر اُس زمانے مین یہ بڑا ہی مفید ہنر سمجھا جاتا تھا۔ اور امیرون کے گھرون کی عورتین اِسمین بڑی مہارت رکھتی تھین۔ اور خاصکر اِی موجین تو بڑی ہی اُستاد تھی موافق حکم اپنے بھائیون کے اُسنے

اُس شکار کو بنا کر خوب چٹکالا شوربا لگایا۔ اور اِس مزے سے کھانا تیار ہوا گویا جو تو بیمار ہے اور ای موجین اُسکی بیمارداری کو آئی ہے۔ کھانا پک لیا تو پوتی دڑنے اپنے بھائی سے کہا۔ دیکھو یہ کیا اچھا گاتا ہے۔

اُن دونون مین چشمکین ہوئین کہ گوفائی ڈل اِسطرح ہلگرگن کے ساتھ ہنستا بولتا ہے مگر اُسکے چہرے پر کچھ ایسی اُداسی و افسردگی برستی ہے گویا اُسکے دل پر کوئی بڑا صدمہ ہے مگر صبر و شکیب کو ہاتھ سے دیکر کسی سے کہہ نہین سکتا۔

بسبب اپنی نیک خصلتون کے (یا بسبب اتحاد خون کے گو وہ جانتے نہون)۔ ای موجین نے اُنکے دلون مین بہت جلد جگہ پیدا کرلی۔ اور کسی قدر خود بھی اُنسے مانوس ہوئی۔ اور سمجھی کہ جب پیارے پوتی شمس ہی کی یاد مین جان دینی ٹھہری تو یہ بات اِس غار مین اِن وحشیون کی صحبت مین بھی رہکر ممکن ہے۔ اور بخوشی وہان کا رہنا منظور کیا۔ اور کہا اچھا چندے یہان رہکر آرام کرونگا اور جب ماندگی سفر دور ہوجائیگی تو ملڈز فارد ھیون کو جاؤنگا۔

جب وہ گوشت جو وہ شکار کرلائے تھے صرف ہوگیا تو بفکر صید انگنی پھر گھر سے نکلے۔ مگر ای موجین بسبب ناسازی طبع اُنکے ساتھ نہ جاسکی۔ شوہر کے وحشیانہ برتاؤ کا غم تو تھا ہی اُسپر سے دشت نوردی کی یہ نئی مصیبت ایسی بیڈھب تھی کہ ایسی حالت مین بیمار نہ پڑنا ہی تعجب تھا۔

غرضکہ جب وہ رخصت ہوکر شکار کھیلنے گئے تو راستہ بھر ای موجین ہی کی باسلیقہ خدمتگزاری کی تعریف اور اُسکی خوش وضعی کا چرچا کرتے رہے۔

اُنکا جانا تھا کہ ای موجین کو پی سے نیا کی وارد کا خیال آیا اور اُٹھا کر اُسمین سے تھوڑا سا پی گئی جسکے پیتے ہی اُسے غفلت کی نیند آگئی اور تمام چہرے پر مُردنی سی چھاگئی۔

جب بی لے رہی اس اور اسکے بھائی شکارگاہ سے واپس آئے۔ تو پہلے پولی ڈر مکان مین داخل ہوا۔ اور اُسے سوتا دیکھکر اپنے بھاری جوتون کو پرے نکال ڈالا۔ تا اسکی رفتار سے فامی ڈرل کی نیند مین خلل نہ واقع ہو۔ مقام غور ہے کہ اسی موجین کے ساتھ یہ جنگلی شاہزادے کیسا جلد مانوس ہوگئے اور کیسی تہذیب و امتیاز کے ساتھ اُس سے برتاؤ کرنے لگے۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد اُسے معلوم ہوگیا کہ کیسا ہی شور کیون نہو مگر یہ جگ نہین سکتا اور ایسی نیند آرہی ہے کہ جسکے سونے والے کو پھر عمر بھر جاگنا نصیب نہین ہوتا۔ اور بحسرت و یاس اسطرح گریہ وزاری شروع کی گویا فامی ڈل اسکا کوئی پیارا دوست یا حقیقی بھائی تھا اور بچپن سے اُسکے ساتھ رہ آیا تھا۔

بی لے رہی اس نے تجویز کیا کہ اس غار سے نکال کر اُسکے جنازے کو جنگل مین لے چلنا چاہیے اور مامی راگ و دیگر مذہبی رسوم کے ساتھ جیسا کہ وہان کا دستور تھا۔ تجہیز و تکفین کرنی چاہیے۔

چنانچہ اسی موجین کے دونون بھائی اُسکے جنازے کو باہر لیگئے اور آہستہ سی ایک سایہ دار جھاڑی کے نیچے گھاس پر رکھکر اسکی روح پرواز کردہ کے لیے دعا خیر کی۔ اور پتون اور پھولون سے اُسے چھپا کر پولی ڈر نے کہا فامی ڈل انتہار گرما تک بشرط قیام یون ہی ہر روز آن کر تیری سن سان قبر پر پھول چڑھا جایا کرونگا زرد گلاب کے پھول جو تیرے چہرے سے زیادہ مشابہت رکھتے ہین۔ بی لوبل جو تیری صاف رگون کی طرح دکھلائی دیتی ہین ایگلنٹائن کے پتے جو تیری جان عزیز سے زیادہ پیارے نہین ہین۔ گرمیون مین چڑھانے کے لیے تو یہ سب موجود ہی ہین۔ ہان جاڑون مین کہ پھول میسر نہین آتے تہ بہ تہ جمی ہوئی کائی لاکر بچھا جایا کرونگا۔ جب اُسکی تجہیز و تکفین کے سب مدارج پوری طرح سے طے پالیے

تب اُنھون نے بحالت یاس اپنے گھر کا راستہ لیا۔

کچھ زیادہ عرصہ تک ای موجین پر وہ حالت طاری نہ رہی۔ بلکہ اُسکے چلے جانے کے تھوڑے ہی دیر بعد اُس دارو سے خواب آور کے اثر زائل ہونے پر وہ بیدار ہوئی۔ اور پتون اور پھولون کو جو اُسکے اوپر پڑے تھے آہستہ سے ٹال کر اُٹھ بیٹھی۔ اور واقعات گذشتہ کو خواب و خیال سمجھکر دلمین کہنے لگی کہ مین تو اُن پاکباز دن کے مکان کی محافظ اور اُنکے مطبخ کی مہتمم تھی یہان پھولون مین مجھے کون لاکر دبا گیا۔ اور پھر جب نہ اُس غار کے راستہ کا کچھ پتہ ملا اور نہ اُن نئے ساتھیون کا کچھ نشان۔ تو اُسے یقین کامل ہوگیا کہ بیشک مین خواب ہی دیکھ رہی تھی اور پھر ایکبار اسی حالت زار مین کر ہمت چست باندھی اور سوچی کہ گرتی پڑتی کسیطرح ملڈفارڈ ہیون تک تو پہونچ ہی جاونگی۔ اور پھر وہان سے اٹلی جانا کیا بڑی بات ہے بہتیرے جہاز مل جائینگے۔ غرضکہ اُسکا دلی منشا یہ تھا کہ جب پوس تمس کے پیچھے اپنا بھیس تک بدل ڈالا تو اب کچھ ہی ہو مگر اُس سے ملے بغیر نہین رہنا چاہیے۔

لیکن اُسی زمانے مین وہان ایک بڑا واقعہ ہوگیا تھا جس سے ای موجین بالکل ہی بیخبر تھی۔ وہ یہ کہ شہنشاہ روم اکسٹس قیصر اور سیمبلائن شاہ برٹین مین دفعتہً ایک لڑائی ٹھن گئی تھی اور رومی فوج برٹین پر حملہ کرنے کے لیے سمندر اُتر کر اُسی جنگل مین سے گذر رہی تھی جسمین سے ہوکر ای موجین ملڈفارڈ ہیون کی طرف جاتی تھی۔ اور پوس تمس بھی اُس فوج کے ساتھ آیا تھا۔

گو پوس تمس رومی فوج کے ساتھ برٹین پر چڑھائی کرکے آیا تھا۔ مگر یہ نیت نہ تھی کہ رومیون کی طرف سے ہوکر اپنے ہموطنون سے جنگ کرے بلکہ اُسکا یہ ارادہ تھا کہ بوقت کارزار فوج برٹین مین ملکر اپنے ملکی بادشاہ کی جانب سے جسنے اُسے نکلوا دیا تھا مخالفون کا مقابلہ کرے۔

ای موجین کی بیوفا ہونے کا خیال گو اُسکے ذہن سے ابھی تک اُترا نہ تھا تاہم ایسی پیاری معشوقہ کے مارے جانے سے اور وہ بھی اُسکے حکم سے (کیونکہ کپی آپنیا نے لکھ دیا تھا کہ بہ تعمیل اُسکے حکم کے ای موجین قتل کر دیگئی) پوس تھمس کے قلب پر سخت صدمہ پہونچا اور اپنی زیست سے آزردہ ہوکر وہ برٹین مین واپس آیا کہ پہلے تو لڑائی ہی مین مارا جاؤنگا اور اگر وہان سے بچ گیا تو سیمیلائن کے حضور اس جرم مین کہ جلاوطن کیے جانے کے بعد اپنے وطن مین کیون آیا ضرور ہی گردن ماری جائیگی۔ قبل اسکے کہ ملدفارڈ ہیون تک ای موجین پہونچے راستہ مین رومیون کے ہاتھ پڑی اور بسبب اُسکی خوش وضعی و نیک رویہ کے لُسی پس سپہ سالار نے اُسے اپنے خدمتگارون مین رکھ لیا۔

اب سیمیلائن کی فوج بھی دشمنون کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھی۔ اور جب اُس جنگل مین پہونچی تو لوپولی ڈر اور کاڈول بھی اُسکے ساتھ ہو لیے۔ اُنھین کچھ یہ علم نہ تھا کہ ہم اپنے عالی منزلت باپ کی طرف سے ہوکر لڑائی پر جاتے ہین۔ گرچونکہ بہادری کے کامون مین شریف ہونے کے وہ ازحد مشتاق تھے۔ اسلیے بے پوچھے گچھے اُنکے ساتھ ہولیے۔ بی ڈے ری اس بھی اُن نوجوانون کے ساتھ میدان کارزار کی طرف متوجہ ہوا۔ سیمیلائن کے لڑکون کے اُٹھالانے کے بعد وہ بہت نادم ہوا تھا۔ اور چونکہ اپنی جوانی مین وہ بڑی بڑی لڑائیون مین شریک ہوچکا تھا اسلیے اب اُسے مکافات ماسبق کے لیے بادشاہ کی طرف سے جسکے مقابلے مین وہ ایسی بڑی خطا کا مرتکب ہوچکا تھا میدان کارزار مین جانے کا بہت اچھا موقع ہاتھ آیا۔

دونون فوجون کے ملنے پر اب ایک بہت بڑی لڑائی شروع ہوئی جسمین قریب تھا کہ برٹین والے پس پاہون اور اُنکا بادشاہ مارا جاے۔ کہ دفعتہً

پوس تھمس بی لے ری اس اور سیمیلائن کے دونون لڑکون کی کمک نے بادشاہ کی جان بچائی اور صورت کارزار بالکل ہی پلٹ دی۔ اور انجام کار فوج برٹن غالب رہی۔

پوس تھمس نے جب دیکھا کہ جنگ ختم ہوگئی مگر موت جسکی تلاش مین مین یہانتک آیا نصیب نہوئی۔ تو کسی عہدہ دار شاہی کے پاس اپنے کو حاضر کیا کہ باشتیاق موت جیساکہ برآقدیر واپسی میرے لیے تجویز ہوئی تھی مین حاضر آیا ہون۔

ای موجین مع اپنے نئے آقا کے گرفتار ہوکر بادشاہ کے پاس حاضر کیگئی اور ای موجین کا دشمن قدیم آئی ای کی موبھی کہ رومی فوج کا ایک افسر تھا اسی طرح گرفتار ہوکر بادشاہ کے پاس حاضر لایا گیا۔ یہ سب قیدی تھے ہی کہ پوس تھمس تجویز قتل سنانے کے لیے بادشاہ کے حضور مین پیش کیا گیا۔ اور اسی حالت مین بی لے ری اس پولی ڈور۔ اور کاڈول اس خدمت کے انعام پانے کے لیے جو انھون نے بادشاہ کے ساتھ جنگ مین انجام دی تھی طلب کیے گئے۔ اور پی سی نیا بھی کہ بادشاہ کے مقربون مین تھا اسوقت وہان موجود تھا۔

غرضکہ اسوقت بادشاہ کے دربار مین سب کے سب موجود تھے (مگر مختلف رجاروبیم کے ساتھ) پوس تھمس اور ای موجین مع اپنے نئے آقا سپہ سالار روم کے وہان موجود تھے۔ وفادار نوکر پی سے نیا اور بیوفا دوست آئی ای کی موبھی وہان حاضر تھے سیمیلائن کے دونون پسران گم گشتہ بھی مع بی لے ری اس کے جو انھین اٹھا لیگیا تھا ایک طرف کھڑے تھے۔

گو انمین ایک سے ایک بڑھکر بولنے والے تھے مگر اسوقت سب کے سب خاموش رہے اور صرف رومی سپہ سالار ایک ایسا تھا جسنے سب کے پہلے بادشاہ سے خطاب کیا۔

ای موجین نے پوس تھمس کو دیکھا۔ ہرچند کہ وہ دیہاتون کی سی صورت بنائے ہوے تھا مگر پہچان لیا۔ لیکن وہ اسے مردانہ بھیس مین نہ پہچان سکا۔ ائی ای کو موکو بھی دیکھکر ای موجین نے پہچانا اور اُسکی اُنگلی مین وہ انگوٹھی دیکھکر غور گانٹھ لیا کہ یہ میری ہی انگوٹھی ہے۔ لیکن اتنک یہ نہ سمجھی تھی کہ ان تمام میری مصیبتون کا بانی یہی شخص ہے۔ غرضکہ مثل ایک قیدی جنگ کے اپنے خاص باپ کے سامنے چپ چاپ کھڑی ہوئی دل مین یہ سب سوچ رہی تھی۔

پی سے نیا نے ای موجین کو دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ اسی نے اسے امرد کا لباس پہنایا تھا۔ اور خیال کیا کہ اتنک تو میری خاتون صحیح وسلامت رہی۔ مگر دیکھیے آگے کیا ہوتا ہے۔ بی لے ری اس نے بھی اُسے پہچانا اور چپکے سے کاڈول سے کہا کہ یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے جسے ہم سب نے مردہ سمجھکر جھاڑی کے نیچے چھپا دیا تھا کاڈول نے کہا بیشک اُس لڑکی کی صورت اور فامی ڈل مردہ کی صورت مین سرمو فرق نہین۔ ریگ بیابانی کے ذرے بھی کیا ایسے باہم متشابہ ہونگے۔ پولی ڈر نے کہا فامی ڈل جی اُٹھا ہوگا بی لے ری اس نے کہا چپ چاپ رہو اگر وہی ہے تو ہمسے خواہ مخواہ بولیگا۔ پولی ڈر نے پھر کان مین کہا۔ مگر ہلوگ تو اُسے مُردہ چھوڑ آئے تھے۔ بی لے ری اس نے جواب دیا کہ اچھا خاموش بھی رہو۔

پوس تھمس اپنے قتل کی تجویز سُننے کا منتظر چُپ چاپ بادشاہ کے آگے کھڑا تھا اور اس امر کا اظہار مدنظر نہ تھا کہ مین نے لڑائی مین بادشاہ کی جان بچائی ہے کہ مبادا اس کہنے سے سیمبلائن کی رائے بدل جاے اور میرے خون سے درگذرے۔

لی یس پہ سالار رومی جسنے ای موجین کو پناہ دیکر اپنے پاس انجام خدمتگزاری کے لیے رکھ لیا تھا پہلا شخص تھا (جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے)۔ جسنے بادشاہ سے

گفتگو کی۔ یہ سپہ سالار بڑا ہی اہل ہمت و ذی عزت آدمی تھا۔ اور بادشاہ سے جو گفتگو کی وہ یہ ہے۔

مین سنتا ہون کہ اپنے قیدیون کو زرتا وان لیکر تم چھوڑنا نہین جانتے اور انکی جان لیے بغیر تم نہین رہتے۔ خیر مین تو اہل روم ہون لڑنا مرنا میرا کام ہی ہے۔ مگر ایک امر ایسا ہے جسکے لیے کچھ التجا کرنا مجھے ناگزیر ہے۔ یہ کہکر ای موجین کو پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ لڑکا برٹین نژاد ہے۔ اسکی جان بخشی ضرور ہونی چاہیے۔ یہ میرے خدمتگارون مین ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ایسا حلیم ایسا فرمانبردار ایسا مستعد ایسا سچا ایسا دلسوزی سے کام کرنے والا نوکر ملنا مشکل ہے۔ اتنے روز تک یہ رومی کے پاس تھا مگر برٹنی بدیان اسمین کبھی دیکھی نہ گئین۔ اورون کو رہا کردیا نکرو مگر اسکو ضرور رہا کردینا چاہیے۔

سیمبلائن نے خوب غور سے اپنی لڑکی ای موجین کو دیکھا۔ مگر بسبب تغیر لباس کے اُسے نہ پہچان سکا۔ اُسوقت کی گفتگو سُنکر ایسا معلوم ہوا کہ قادر مطلق اُس سے یہ سب کہلواتا ہے۔ کیونکہ اُسکی طرف متوجہ ہوکر سیمبلائن بولا بیشک مین نے اِسے کہین دیکھا ہے۔ اِسکی صورت مجھے غیر مانوس نہین معلوم ہوتی۔ نہین معلوم کیون بے اختیار میرا جی یہی کہنے کو چاہتا ہے کہ لڑکے۔ تمھین خدا سلامت رکھے۔ مین تمھارا خون معاف کردونگا۔ اور پھر کہا۔ لڑکے جو تمھارا جی چاہے اسوقت مجھ سے مانگ لو۔ اگر کسی بڑے قیدی کی بھلائی کے لیے بھی کچھ کہوگے تو مین اُسے منظور کرلونگا۔

ای موجین نے کہا کہ حضور کی عنایتون کا شکریہ مین بڑے عجز و انکسار کے ساتھ ادا کرتا ہون۔

حسب خواہش مانگ لینے سے یہ مطلب تھا کہ کچھ ہی مانگو مین اُسے دیدونگا۔

یعنی جس شخص سے یہ کہا گیا اُسے اختیار دیا گیا کہ کوئی شے پسند کرکے مانگ لے۔ اُسوقت سب کے سب منتظر تھے کہ دیکھین یہ خدمتگار کیا چیز مانگتا ہے۔ لشی لیس اُسکے آقا نے کہا لڑکے۔ مین جانتا ہون کہ تم میری زندگی یا دشاہ سے مانگوگے۔ مگر مجھے اپنی زندگی کی چندان آرزو نہین۔ ای موجین نے کہا۔ نہین۔ نہین۔ نہین۔ مجھے بہتیرے کام ہین۔ تمھاری زندگی مین نہین مانگنے کا۔

لڑکے کی یہ ظاہری ناشکرگزاری دیکھکر سپہ سالار کو کمال تعجب ہوا۔

پھر ای موجین نے آئی اے کی مو کی طرف دیکھکر کہا سوائے اسکے مین اور کچھ نہین چاہتا کہ اِس آدمی سے دریافت کیا جاے کہ یہ انگوٹھی جو اُسکے ہاتھ مین ہے اِسنے کہان پائی۔

سیبیلائن نے اُسکی عرض قبول کی اور آئی اے کی مو سے کہا خبردار جھوٹ بولوگے تو تھین جانوگے۔ سچ سچ کہو تمنے یہ ہیرے کی انگوٹھی کہان پائی۔

آئی اے کی مو اپنی خباثتون کا پورا پورا اظہار کرگیا اور ساری پوس تمس سے شرط لگانا۔ اور پھر بہ سبب اُسکی سریع الاعتقادی کے اپنا بہ دغا بازی کامیاب ہونا شروع سے اخیر تک جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے کہ گیا۔

ای موجین کی پاک دامنی سُنکر جو حالت پوس تمس پر طاری ہوئی وہ احاطۂ بیان سے باہر ہے۔ سُننے کے ساتھ ہی وہ بادشاہ کے سامنے چلا آیا۔ اور بے تکلف وہ بیدرد حکم اپنا جو ای موجین کے قتل کے بارہ مین پی سے نیا کر لکھا تھا کہ سُنایا۔ اور زور سے چلاکر پکارا اوای موجین۔ میری ملکہ۔ میری زیست۔ میری بی بی افسوس اوای موجین۔ ای موجین۔ ای موجین۔

ای موجین اپنے پیارے شوہر کی وہ مصیبت نہ دیکھ سکی اور فوراً اپنے کو پھنوا دیا۔ جس سے اُسے لا انتہا مسرت حاصل ہوئی۔ اور وہ بارغم و عصیان سے

اسطرح سُبکدوش ہوا اور یون اپنی فیکبخت و پیاری بی بی سے جسکے ساتھ وہ ایسی بیرحمی سے پیش آیا تھا ملگیا۔

سیمبیلائن اپنی دخترگم گشتہ کو ایسی حالت حیرت افزا مین پاکر قریب قریب اُتنا ہی ملول خاطر ہوا جتنا اُسے سرور حاصل ہوا۔ اور حسب دستور قدیم بہ شفقت پدری اُس سے پیش آیا اور صرف اُسکے شوہر لوپس تمس کی جان بخشی ہی نہ کی بلکہ اُسے اپنی داماد مین قبول کرنا بھی منظور کر لیا۔

بی بی رمی اس نے اپنی عرضداشت کے لیے یہ خوشی و رسائحہ کا وقت مناسب تصور کیا۔ اور پولی ڈر اور کاڈول کو بادشاہ کے سامنے پیش کرکے کہا۔ یہ دونون آپکے پسران گم گشتہ کی ڈمی رس و اروی رمی جس ہین۔

سیمبیلائن نے بی بی رمی اس کا قصور معاف کر دیا۔ کیونکہ ایسی کامل خوشی و خرمی کی حالت مین سزادہی کا کسے خیال آتا۔ اور اپنی لڑکی کو زندہ پاکر اور پسران گم گشتہ کو جنھون نے میدان کارزار مین بہادرانہ اُسکی امداد کی تھی نوجوان و اپنی جان کے بچانیوالے دیکھکر کمال خوشی اُسے حاصل ہوئی۔ خدا نے اپنی طرف سے اُسے ایسا دن دکھایا ورنہ آسے کب ایسی اُمید تھی۔

اب امی موجین کو اپنے آقا لشی لیس سپہ سالار رومی کے حق خدمت ادا کرنے کی مہلت ملی اور بادشاہ اپنی بیٹی کی شفارش سُنتے ہی اُس سپہ سالار کے خون سے درگذرا۔ اور پھر اُسی لشی لیس کے بیچ بچاؤ سے روم اور برٹین مین ایسی صلح ہوگئی کہ مدت تک وہان امن و امان قائم رہا۔

سیمبیلائن کی بدکردار بیگم اپنے منصوبے پر اسطرح ناکامیاب رہنے سے سخت پشیمان ہوئی۔ اور اس اثنار مین اُسکا بیٹا کلوٹن کسی جھگڑے مین جو خود ہی اُسنے اُٹھایا تھا مارا گیا جس سے اُسکے دل پر اور بھی صدمہ پہونچا اور کچھ عرصہ تک بیمار رہکر

راہی مُلک عدم ہوئی - اُن واقعات رنج والم سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ انجام بخیر نہین ہوا کیونکہ آخر مین جمیع مستحقین کے لیے سامان طرب مہیا ہو گیا حتی کہ اسے کی تو ایسے دغا باز آدمی کا بھی اس لحاظ سے کہ اسکی خباثت و دغا بازی کا اخیر انجام ناکامیابی پر ہوا بلا کچھ سزا پائے چھٹکارا ہو گیا -

تاریخ طبع از افضل الاشال والاقران مولنا محمد حامد علیخان حامد مصحح مطبع ہذا خلف اکبر حافظ غلام علیخان رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی تلمیذ رشید شعرا حضرت امیر مینائی مدظلہ العالے

انہین سبب تھے یہ چھاپے گئے	خزانے ہین حکمت کے والدیہ
کہا مین نے حامد یہ مصرع طبع	بہت خوب تھے لکھے واہ یہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر جسکا ہر ایک فسانہ حکمت اموزی کا خزانہ اور اپنی خوبیون مین اپنا آپ ہی نظیر ہے اور اس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی - ئی - دام اقبالہ واقع لکھنؤ مین زیور طبع سے آراستہ ہوا - اب شائع مطبع موصوف الصدر واقع کانپور صانہ اللہ عن شر الدہور مین منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب ایجنٹ کے عمدہ انتظام اور پاکیزہ اہتمام سے ماہ جولائی سنہ ۹۰ء مین پہلی مرتبہ لباس الطباع سے آراستہ و پیراستہ ہوا -

اکسٹرا اسسٹنٹ کھیری۔

نورتن ۔ مصنفہ میاں محمد بخش تخلص مہجور۔

جادۂ سخن ۔ نادر عبارت مسجع مصنفہ نواب محمد حیدر علیخان بہادر۔

قصۂ اگر گل ۔ مولفہ عاصی تخلص۔

اسیر مقبول ۔ نادر عبارت مصنفہ رسید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

قصۂ گوپی چند بھرتری۔

سنگاسن بتیسی ۔ قصۂ راجہ بھوج باتصویرات

بتیال پچیسی ۔ قصۂ راجہ بکرم مع تصویرات ہر

گل بکاؤلی ۔ مولفہ نہال چند شاہجہان آبادی

طوطا کہانی ۔ تصنیف سید حیدر حسین۔

قصۂ گل وصنوبر ۔ مولفہ منشی ہم چند۔

طوطی نامہ ۔ مع قصۂ ابراہیم ادہم مولفہ شاہ غلام حیدر

کتب فسانۂ نظم

الف لیلہ منظوم ۔ چار جلد تصنیف مختلف

۱۔ جلد ۔ بہ نظم دلکش مرزا اصغر علی خان نسیم دہلوی سخنور نامی۔

۲۔ جلد ۔ نتیجۂ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا رام صاحب تخلص شایان۔

۳۔ جلد ۔ ایضاً ایضا

۴۔ جلد ۔ از منشی شادی لعل صاحب شاگرد مرزا اصغر علی دہلوی

مجموعۂ قصص ۔ مشتملہ پانچ قصہ مولف مختلف۔

۱۔ قصہ سودا گر بچہ ۔ ۲۔ قصہ ماہی گیر۔

۳۔ قصہ حجمہ ۔ ۴۔ قصہ منصور ۔ ۵۔ قصۂ شاہ روم اور ہر قصہ علیحدہ علیحدہ بھی ملسکتا ہے

سنگاسن بتیسی ۔ منظوم منشی نگین لال۔

گلزار ابراہیم ۔ ابراہیم ادہم کا سچا فسانہ مولفہ رحسن تخلص۔

چشمۂ شیرین ۔ فرہاد و شیرین کا قصہ۔

مخبر ہمت ۔ تصنیف منشی جے گوپال صاحب ثاقب تخلص۔

ایجاد رنگین ۔ مختصر مختصر حکایات مصنفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی۔

مجموعہ ۔ چوہے نامہ دہلی نامہ دافیونی نامہ جوکن نامہ مصنفہ رسیان باطن اکبر آبادی

قصۂ مقتول جفا ۔ معروف باسم تاریخی فسانۂ غم مولفہ حافظ محمد امیر الدین۔

پدماوت بھاکھا ۔ مخزن با جل معنی از ملک محمد جائسی۔

ایضاً ۔ بھاکھا سے اردو میں ترجمہ بشعر نظم فرمایا مولوی قاسم علی بدایونی نے۔

ایضاً ۔ از عبرت و عشرت۔

مجموعہ ۔ قصۂ قاضی جوہر پور ۔ و قصۂ بندر ۔ و قصۂ حفاظت شیطان ۔ و قصہ چار لڑکیونکا ۔ دل لگی کا قصہ ۔ عقل و حمق کا مقابلہ ۔ مولفہ مولوی لطاف

مثنوی گلزار نسیم - قصہ گل بکاولی منظوم از دیا شنکر نسیم لکھنوی -
فسانۂ عجائب منظوم - مولفۂ منشی بھولا ناتھ فراغ تخلص -
نل دمن - راجہ نل اور دمن کا فسانۂ منظوم
ہدیۂ انتظار - از مولوی ممتاز علی سندیلوی
مثنوی میر حسن -
یوسف زلیخا - اردو منظوم تصنیف وگا
شیرین خسرو - باتصویر مصنفۂ گوبند پرشاد تخلص فنا -
بنجارہ نامہ - مصنفۂ میان نظیر اکبر آبادی
لیلیٰ مجنون - تصنیف میر تقی ہوس -
بہار دانش - منظوم تصنیف بنیش -
مجموعۂ قصۂ سیاہی زادہ - باتصویر پارچہ قصہ ۱- قصہ سیاہی زادہ - ۲- قصہ چار باغ رنگین - ۳- قصہ محمود شاہ - ۴- قصہ سوداگر بچہ - ۵- عاشق کا جنازہ - ۶- قاصد نامہ - ۷- ہیس نامہ - ۸- تندرستی نامہ - ۹- دکھ سکھ نامہ - ۱۰- دولت نامہ - ۱۱- بھوپنچال نامہ - ۱۲- رنگین نامہ
بحر دانش - یعنے قصۂ سوداگر بچہ -
شاہنامہ اردو منظوم تصنیف منشی مونگ
طلسم شایان - یعنی داستان امیر حمزہ منظوم مصنفۂ منشی طوطا رام شایان -

بالۂ منظور منظوم - مولفۂ سید منظور احمد -
مثنوی ابر کرم -
مجموعۂ - قاصد نامہ و قصہ شاہ روم وغیرہ گیارہ قصہ ۱- قصہ شاہ روم - ۲- قاصد نامہ - ۳- ہیس نامہ - ۴- رنگین نامہ - ۵- آٹا دال نامہ ۶- گرہ بند نظیر - ۷- پیسے نامہ - ۸- کوڑی نامہ ۹- بنجارہ نامہ - ۱۰- جوگن نامہ - ۱۱- روٹی نامہ
بکٹ کہانی - تصنیف مولوی آغا بخش بطور بارہ ماسہ -
سراپائے تصویر غم - نظم و نثر میں سراپا کا بیان ہے تصنیف اشرف علی تخلص مست -
باغ عاشق - قصہ گل و صنوبر مصنفۂ پنڈت کنہیا لال صاحب -
سکندر نامہ - بری و بحری اردو ترجمہ نظم سکندر نامۂ نظامی از خوش فکری سخنور کامل مولوی غلام حیدر گوپاموی ثم ہردوئی -
داستان عبرت افزا -
سراپائے پیری -
مثنوی زینت انجمن - در مدح نواب غوث محمد خان والی جاورہ -
مثنوی سعدین - تصنیف مولوی انوار حسین تسلیم -